موضوعات تصوف پر مشتمل نادر کتاب معہ سوانح حیات

تجلیاتِ مرشد

شیخ الاسلام حجۃ الکاملین وسند الواصلین

حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تالیف مرصنف

صاحبزادہ علامہ عرفان الٰہی قادری

آستانہ عالیہ ساہو چک شریف نزد بڈیانہ تحصیل وضلع سیالکوٹ

Marfat.com

موضوعات تصوف پر مشتمل نادر کتاب معہ سوانح حیات

تجلیاتِ مرشد

شیخ الاسلام حجۃ الکاملین وسند الواصلین

حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تالیف مرصنف ۶۲

صاحبزادہ علامہ عرفان الٰہی قادری

آستانہ عالیہ ساہو چک شریف نزد بڈیانہ تحصیل وضلع سیالکوٹ

Marfat.com

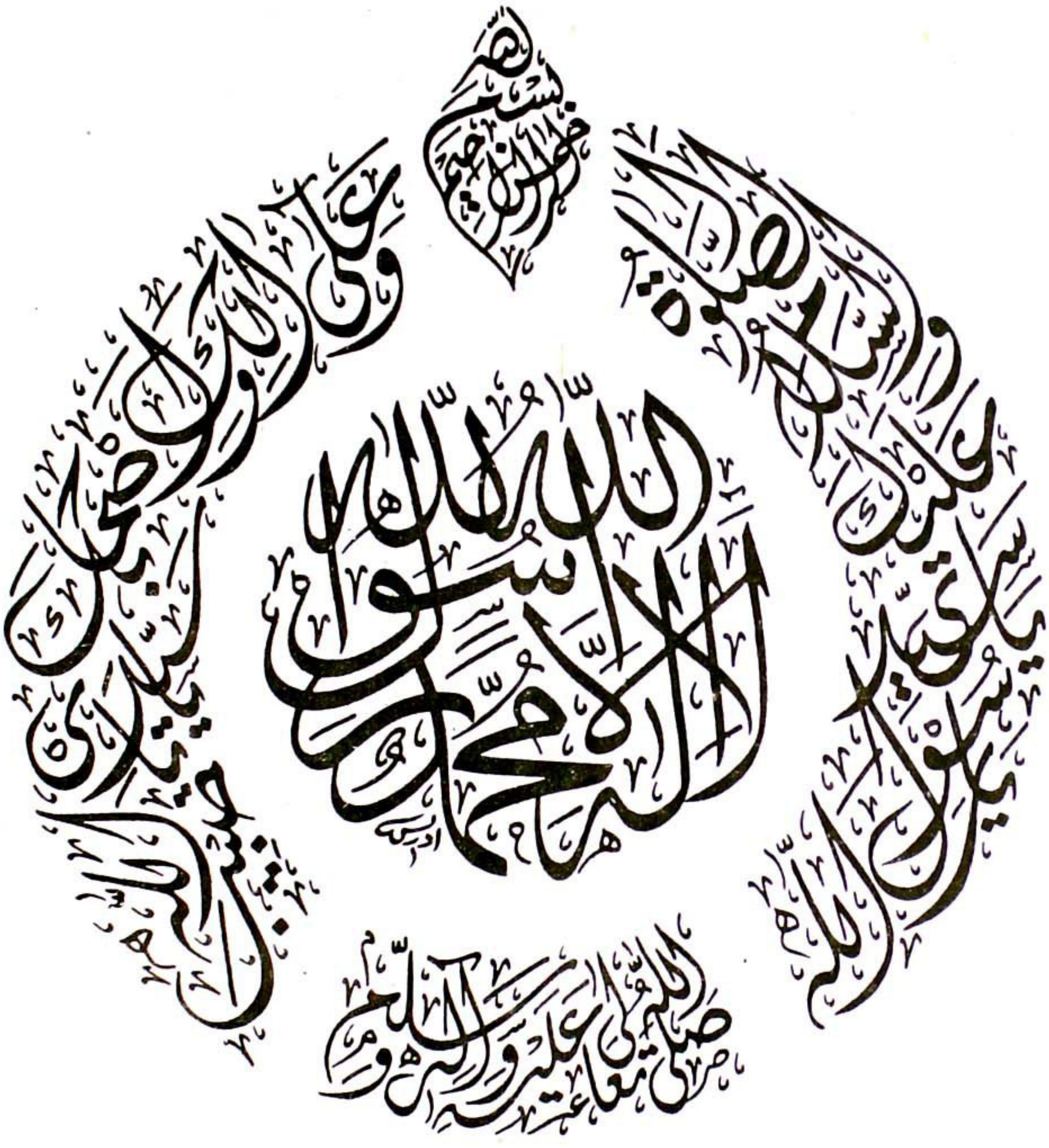

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔۔۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ ۔۔۔ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ ۔۔۔ وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَھَا ۔۔۔ وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

مکتبہ حنفیہ ‖ قادری رضوی کتب خانہ، لاہور

Marfat.com

موضوعات تصوف پر مشتمل نادر کتاب معہ سوانح حیات

تجلیاتِ مرشد

شیخ الاسلام حجۃ الکاملین وسند الواصلین

مرشد و راہنمائے قلندر بے ریا و باصفا

حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تالیف و تصنیف

صاحبزادہ علامہ عرفان الٰہی قادری

آستانہ عالیہ ساہو چک شریف نزد بڈیانہ تحصیل و ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ﴾

98217

نام کتاب _____ تجلیات مرشد

مصنف _____ صاحبزادہ علامہ عرفان الٰہی قادری

کمپوزنگ _____ غلام محمد یاسین

اشاعت اول _____ ۱۴۳۱ھ/نومبر 2010ء

صفحات _____ 520

تحریک _____

زیرنگرانی _____ چوہدری محمد ممتاز احمد قادری

ناشر _____ چوہدری محمد خلیل قادری

تعداد _____ چوہدری عبدالمجید قادری

قیمت _____ 1100

_____ -/300 روپے

ملنے کے پتے

☆ آستانہ عالیہ ساہو چک شریف ڈاک خانہ بڈیانہ تحصیل وضلع سیالکوٹ

www.sahochakshrif.com

E-mail: sahochakshrif@yahoo.com

☆ قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لاہور

☆ مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ، لاہور۔فون:042-37213575

Marfat.com

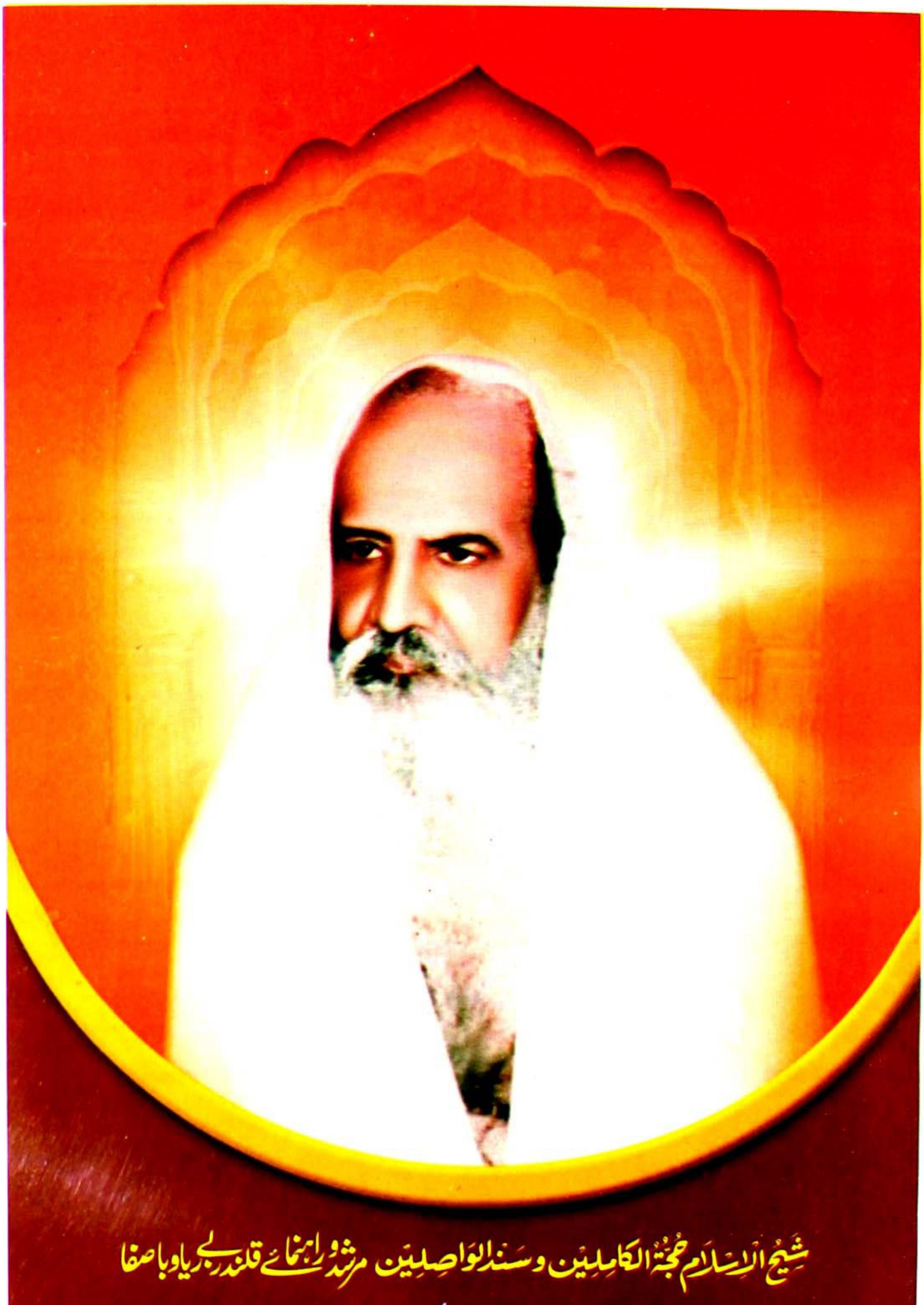

شیخ الاسلام حجۃ الکاملین وسند الواصلین مرشد و راہنمائے قلندر بے ریا و باصفا

حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حُسنِ ترتیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	انتساب	17
	مقدمہ	18
	مژدۂ جانفزا	23
	تعارف تجلیات مرشد	25
	تقریظ سعید	28
	اک عرض اک پیغام	32
	باب اول	33
	فصل اول	33
	حقیقت تصوف	33
	تصوف کا قرآنی ماخذ	49
	تصوف کا تاریخی پس منظر	54
	عہد نبوت صلی اللہ علیہ وسلم و دور صحابہ رضی اللہ عنہ	55
	دور تابعین رضی اللہ عنہ: (۱۷۰ ہجری تک)	59
	دور تبع تابعین (۲۶۰ ہجری تک)	60
	تبع تابعین تا گیارھویں صدی ہجری تک	62
	گیارھویں صدی ہجری تا حال	63
	صوفی کیا ہے؟	64

Marfat.com

تکمیل سلوک وتصوف	72
شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت	72
پہلی وجہ	72
دوسری وجہ	72
تیسری وجہ	73
چوتھی وجہ	73
۲۔طریقت	75
نظم شریعت وطریقت	77
۳۔حقیقت	80
۴۔معرفت	81
فصل دوم	85
ولایت ومحبوبیت	85
نبوت وولایت میں فرق	96
آیات قرآنیہ	98
احادیث مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم	107
فصل سوم	129
وسیلہ شیخ کامل کی ضرورت	129
اوصافِ مرشد کامل	147
اولیاء اللہ کے ہاتھ اور پاؤں چومنا	156
فصل چہارم	169
حقیقت بیعت	169

Marfat.com

(۱) بیعت برکت 177
(۲) بیعت ارادت 178
آداب المریدین 187
مریدوں کے آداب میں اقوالِ اولیاء 195
آداب پیرومرشد 210
پیر بھائیوں کے ساتھ مرید کا اسلوب 211
فصل پنجم 216
عرس اولیائے کاملین 216
نوری ۔مئے خانہ 219
اولیاء اللہ کے نام پر جانور پالنا 220
زیارت قبور 225
فصل ششم 242
سماع (قوالی) 242
آداب سماع 267
باب دوئم 269
شیخ الاکمل حضرت قبلہ عالم شہنشاہِ ساھوچک شریف کے 269
پیرانِ عظام
ابوالعرب امیر ملت حضرت الحاج الحافظ پیر سید جماعت علی 270
شاہ رحمۃ اللہ علیہ محدث علی یوری
ردمرزائیت 273
تحریک قیام پاکستان 274

Marfat.com

حضرت الحاج خواجہ حکیم مولوی حفیظ اللہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ 275
حضرت الحاج خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ 277
سلطان الفقراء حضرت سخی بابا رحمت علی شاہ قلندر باصفا رحمۃ اللہ علیہ 281
التجا بحضور خواجہ خواجگان حضرت صوفی اللہ رکھا شاہ مرشد 283
وراہنما قلندر بے ریا و باصفا رحمۃ اللہ علیہ
باب سوئم 284
فصل اول 286
۱۔ آباؤ اجداد 286
۲۔ بھائیوں کا انتقال 286
۳۔ والدین کریمین پیر جیون شاہ ولی کی بارگاہ میں 287
۴۔ ولادت با سعادت 288
۵۔ قطب زماں ہوں گے 288
۶۔ تعلیم و تربیت 289
۷۔ مجاہدہ و ریاضت 290
۸۔ گہرا تالاب اور پاؤں خشک 290
۹۔ عامل پہ جلال 291
۱۰۔ پنڈت کا کارام 292
۱۱۔ مقفل کوٹھری اور آپ رحمۃ اللہ علیہ 292
۱۲۔ سیف علی شاہ جن آپ رحمۃ اللہ علیہ کا غلام 293
۱۳۔ تیرا پیر کامل نہیں عامل ہے 293
۱۴۔ خواب میں دیدار شیخ 294

Marfat.com

سرفہرست انتخاب ہوئے	295
فصل دوم	296
فیضان کا سفر	296
حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات اور بیعت	296
خدمت پیر خانہ	297
سید جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت	298
رویائے صادقہ	298
قلمدان امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ	299
ندائے کاروبار	299
عقد مبارک	300
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیابی	302
دستار بندی سلسلہ عالیہ سہروردی قادری	303
شجرہ طیبہ منظوم سہروردی قادری	304
دستار بندی سلسلہ عالیہ نقشبندی مجددی	307
شجرہ طیبہ نقشبندی مجددی	308
وسعت کاروبار	310
تمہیں فقیر بنا تا رہا تم تاجر بن بیٹھے ہو	310
حضرت الحاج علامہ حکیم محمد حفیظ اللہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات	311
اشتہائے شکم کو شکست فاش	313
بڑیلہ شریف واپسی اور دستار بندی	315
گیارھویں شریف کی اجازت	315

Marfat.com

ختم شریف غوثیہ 316
شجرہ طیبہ منظوم خاندان عالیہ قادریہ طرطوسیہ 318
شجرۂ طیبہ خاندان عالیہ چشتیہ 320
حضرت الحاج خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ سے ملاقات 323
لفظ شاہ کی وضاحت 324
خلافت اور محفل سماع کا حکم 324
شجرہ طیبہ منظوم قادری چشتی ابو العلائی جہانگیری 325
حضرت بابا رحمت علی شاہ قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات 331
جموں والی ملاقات 331
ساہو چک شریف میں ملاقات 333
گوجرانولہ میں ملاقات اور خلافت عظمیٰ 333
شجرۂ طیبہ منظوم قادری قلندری 335
مزاراتِ اولیاء پر حاضری 340
مُہرِ تصدیق حضرت سخی شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ 341
فصل سوم 343
ساہو چک شریف آمد اور بنیاد آستانہ عالیہ 344
حضرت بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد 345
حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی آمد 347
گیارھویں شریف 348
آستانہ عالیہ پر کنویں کی تعمیر اور آب شفا کی فراوانی 349
حضرت امام سید البلخ شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ 352

Marfat.com

مسجد نور النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر	353
باب چہارم	357
سیرت طیبہ	357
منقبت	358
حسن سیرت	359
حلیہ مبارک	361
لباس	361
غذا	362
آواز وگفتار	362
شخصی خصوصیات وخلعت قبول عام	363
مجاہدہ وریاضت	364
تواضع وانکساری	368
سخاوت	369
مہمان نوازی	371
جنات کی بیعت	374
غیب کے خزانے	376
مشکوک نذرانے سے پرہیز	377
پیکر تسلیم ورضا	378
آفتاب عظمت وہدایت	380
جلال وجمال کا حسین امتزاج	380
سلسلہ عالیہ قادری قلندری کی تشریح	383

Marfat.com

قلندر بے ریا و با صفا	385
پارس بن گئے	396
دین والے کو دین دنیا والے کو دنیا	386
بیداری میں دیدار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء	387
علماء سے محبت اور علماء کی خدمت	389
شاہ حسن رحمۃ اللہ علیہ کی طرح جا رہے ہیں	389
فقیر تو وہ ہے	390
مظہر شان غوث جلی	390
محفل سماع	391
سماع میں چند پسندیدہ کلام کا نمونہ	396
باب پنجم	407
علالت و وصال	407
علالت	408
حضرت بابا بھولے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے رابطہ	409
عرس پاک کی صدارت	410
صوفی احسان الٰہی کا دامن تھام لو	410
روپوں اور چادروں کی تقسیم	411
جنازے والی چارپائی	411
تفویض فیض	411
خواجہ محمد نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ عیادت کیلئے	412
پیر خانہ علی پور شریف حاضری	413

Marfat.com

وقت نزع	413
وصال شریف	414
غسل مبارک ونماز جنازہ	416
قطعہ تاریخ ولی الاکمل	417
خراجِ عقیدت	418
ہدیہ عقیدت	419
سنگ بنیاد مزار اقدس	420
حجرہ مبارک کی تعمیر	421
تیرا خاص مسکن	423
باب ششم	426
ملفوظات وکرامات	426
ملفوظات مقدسہ	427
کرامات	440
۱۔ میری آنکھ کی طرف دیکھو	459
۲۔ نگاہ جلال سے کیفیت قلب بدل گئی	459
۳۔ پاؤں مبارک سے دودھ کا نکلنا	460
۴۔ پیشانی مبارک سے نور کا نکلنا	461
۵۔ اتنے ہی بکرے آجاتے	461
۶۔ سزائے موت سے بچ گیا	462
۷۔ میرے یار کا بستر نہیں ہے	462
۸۔ خواجہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کا ایکسیڈنٹ	463

Marfat.com

۹۔ اولاد نرینہ عطا ہوئی	464
۱۰۔ شادی اور بیٹے کی بشارت	467
۱۱۔ موئے مبارک کی برکت	467
۱۲۔ موئے مبارک سے دردیں ختم	468
۱۳۔ درخت کی پھلیاں اور بیٹے	469
۱۴۔ گھڑے کا پانی اور مریض	469
۱۵۔ خربوزہ چوری کا ہے	469
۱۶۔ دل کا خیال اور پھولوں کے ہار	470
۱۷۔ کتنی جانیں بچالیں	470
۱۸۔ دوبارہ زندگی مل گئی	471
۱۹۔ چاول تیار ہو گئے	472
۲۰۔ آنکھیں روشن ہو گئیں	472
۲۱۔ چوہدری اختر علی وریو پہ نظر کرم	473
۲۲۔ ہاتھ کٹنے سے بچ گیا	473
۲۳۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں	474
۲۴۔ لاہور سے کون آیا ہے	474
۲۵۔ تم میں سے کسی کی ٹانگ ٹوٹ جائے گی	475
۲۶۔ دولت دین ومعرفت عطا ہوئی	476
۲۷۔ موئے مبارک سے سایہ ختم	476
۲۸۔ دوسرا قلندر دوبئ میں ہے	477
۲۹۔ آج سے تمہارا پیدل چلنا ختم	477

Marfat.com

۳۰۔کوئٹہ والے سے کہو آجائے	478
۳۱۔کوئی تھپکی دے رہا ہے	478
۳۲۔دمہ سے نجات	479
۳۳۔چور بھی کہے چور ہوں چور ہوں	480
۳۴۔زخم اور درد بالکل ختم	480
۳۵۔جلدی کرو لنگر کھلاؤ	481
۳۶۔بس الٹ گئی ہے	481
۳۷۔تقدیر بدل گئی	482
۳۸۔نورِ بصیرت	482
۳۹۔مرید کو ڈاکوؤں سے بچالیا	483
سلام بہ حضرت پیرِ کامل	485
باب ہفتم	488
حضور پُرنور رحمۃ اللہ علیہ کے روشن چراغ و جانشینِ بے مثال	488
خلیفۂ اول جانشین قلندر کبریاء حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب دامت برکاتہم العالیہ	489
ولادت باسعادت	490
بارگاہ مرشد میں حاضری	491
بیعت	492
عشق پیر و مرشد	493
انوار و رحمت کی بارش	495
سائیں منشی صاحب کو چیلنج	496

Marfat.com

فقراء سے محبت	496
بارگاہ مرشد میں استقامت	497
عقد مبارک	498
رسم تاجپوشی	499
مقام سلطان العارفین	500
ہزاروں میل دور مریدین کی راہنمائی	501
ڈاکو کی توبہ	502
گفتار و کردار	503
ملفوظات مبارکہ	504
منقبت	509
مرشد کامل	510
سلام قیام بدرگاہِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام	514
خاتمہ الکتاب	516
ماخذ	517

Marfat.com

انتساب

اُس نگاہ جلال کے نام

اُس گفتار حکمت آموز کے نام

اُس مقصد ایمان افروز کے نام

جس سے

جانشینِ قلندر کبریا پیر طریقت واقف اسرار و رموزِ حقیقت

بیکرِ تسلیم و رضا عاشقِ رسول پدرِ بزرگوارم

حضرت الحاج قبلہ خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نے اس مشتِ خاک کو سرفراز فرمایا

خادم درگاہِ عالیہ

صاحبزادہ عرفان الٰہی قادری

Marfat.com

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ
ھُوَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ

السلام اے تاجدار پیر من ازضیائے نظر تو تنویر من
دید تو صد عید من اے پیر من عید چہ تبدیلی تقدیر من

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے ایمان واعتقاد، نظریہ وفکر، علم وعمل اور اخلاق مبارکہ غرضیکہ سیرت طیبہ کی ایک ایک ادائے دلبرانہ وانداز قلندرانہ کو آنے والی نسلوں تک پہنچانا۔ ان کے متوسلین، متقدمین اور ان سے نسبت وتعلق رکھنے والے قریبی افراد وحلقوں کی اہم ذمہ داری اور دینی فریضہ ہوا کرتا ہے۔ الحمد اللہ تعالیٰ بندہ ناچیز نے اس عظیم فرض کی ادائیگی میں یہ کاوش کی ہے۔ کیونکہ بندہ ناچیز راقم الحروف کو حضرت قبلہ عالم کی گود میں کھیلنا بھی میسر آیا۔ آپ کے برتنوں میں آپ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی نصیب ہوا۔ میری رگوں کو آپ کا خون نصیب ہوا۔ اور میرے جسم وروح کو آپ کا عشق عطا ہوا۔ اور مجھ جیسے ناقص العقل اور کج فہم کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پیغامِ تبلیغ دوسرے لوگوں تک منتقل کرنے کے لئے۔ مقرر فرما گیا۔ یہ سب کچھ میرے حضرت قبلہ عالم قطب الاقطاب ھادی وراہنما کے فیض خاص اور نگاہ ناز کے طفیل ہے۔ جب تک میرے سانس ہیں تب

Marfat.com

تک حضرت قبلہ عالم کا کام جو میرے ناتواں اور کمزور کندھوں پہ ڈالا گیا ہے۔ ہر حال میں پورا کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔

آنکھیں ساقی کی سلامت میرے دشمن ترسیں
دوہرے میخانے ہیں نیت میری بھرنے کے لئے

اصلاح احوال، ضبط نفس وربط الٰہی، خداشناسی وخود آ گاہی، محبت رسول ﷺ وعشق الٰہی ، ظاہری وباطنی تربیت، فکر آخرت، عبادت وریاضیت اور جذبہ اطاعت کے حصول اور فروغ کے لئے دل میں ذوق جنوں، سوز وگداز، خوف وخشیت اور رقت پیدا کرنے کے لئے اللہ کے مقرب بندوں کے تذکار جلیلہ وجمیلہ نہایت ضروری ہیں۔ کیونکہ صرف ظاہری علوم حرام وحلال کے جاننے اور تشریعی قوانین پر ظاہری عمل سے ہی رقت نہیں ملتی۔ بلکہ اصلی ذوق اور لب لباب حاصل کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات اولیاء وصالحین کے واقعات اور پھر اصحاب دل واھل درد بزرگان دین کے سوانح حیات کا تذکرہ ،ان کے پندو نصائح اور مواعظ وملفوظات کا مطالعہ نہایت ہی موثر، روح افزاء اور انقلاب آفریں ہوتا ہے۔

کچھ لے کر اٹھو اہل صفا کے در سے
یہ در ہیں قریب مصطفیٰ ﷺ کے در سے
ایمان، یقین، سکون ، رسالت، توحید
سب کچھ ملتا ہے اولیاء کے در سے

چنانچہ اس نفسانفسی کے شور میں ڈوبے ہوئے معاشرہ کی اصلاح وبقاء اور تنظیم وفلاح میں ان مردان خدا اور پاکیزہ پُراسرار ہستیوں کے اثرات واحوال کو

Marfat.com

قطعاً نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ جنہوں نے اپنی ظاہری کرامات، باطنی کمالات، منصب واختیارات، روشن ضمیری اپنی پر وقار درویشانہ زندگی، اعمال واحوال، علم وعرفان اور اپنی نگاہ ناز کی تاثیر سے انسانوں کے قلوب واذہان کو متاثر، دلوں کو مسخر اور روحانی اقدار کو منظّم کیا جن کے میخانہ اخلاق ومحبت کا دروازہ ہر خاص وعام کے لئے کھلا رہتا ہے۔ مگر اہل دل اور مردان باکمال ہی ان سے مستفید ہوتے ہیں۔ اور ان کی روحانی قوت وشوکت اور حکومت کا اقرار کرتے ہیں۔

آنکہ خاک رابہ نظر کیمیا کنند
سگ راولی کنند مگس راہما کنند

کیونکہ اولیائے کاملین کا کام فرقہ پرستی اور فتنہ بازی کی آگ کو بڑکانے کی بجائے ٹھنڈا کرنا ہے اولیاء کی جماعت ہی نظر آتی ہے۔ جنہوں نے درس توحید ورسالت کے ذریعے لاکھوں، کروڑوں غیر مسلموں کے دلوں کی کھیتیوں کو نور ایمان سے منور وسیراب کیا ہے۔

اے زاہد افسردہ اگر شوق خلد ہے
آ دیکھ لے بہار گلستان اولیاء

امت میں اتحاد واتفاق تب ہی برقرار رہ سکتا ہے۔ جب سب صدق دل سے احکام اسلامیہ کی پیروی کر رہے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے رسول مکرم ﷺ کی اطاعت کا دامن مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہوں۔ اگر ہر شخص اپنی خواہشات کا پیروکار بن جائے اور اپنی رائے کو ہی واجب الاتباع خیال کرے تو پھر وہ وحدت برقرار نہیں رہ سکتی اور ایک امت مختلف فرقوں میں بٹتی چلی جاتی ہے۔ جس سے اسکی ہوا اکھڑ جاتی ہے۔ پہلی امتوں میں اس قسم کی فرقہ بندیاں پیدا ہوگئی

Marfat.com

تھیں۔ ان کے علماء اور امراء نے اپنے ذاتی وقار اور اپنے سیاسی اقتدار کو برقرار رکھنے کے لئے مذہب کو انہی اغراض فاسدہ کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک امت بے شمار فرقوں میں بٹ کر رہ گئی اور ہر فرقہ کے درمیان نفرت اور تعصب کی ایسی خلیج حائل ہوگئی کہ وہ آپس میں مل بیٹھنے کے قابل بھی نہ رہے۔ یہود و نصاریٰ ایسے گروہوں میں بٹ گئے تھے کہ ہر ایک گروہ اپنے سوا سب کو گمراہ گردانتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس قسم کی تفرقہ اندازی سے منع فرمایا ہے۔ اور اسی مشن کے فروغ کے لئے اولیائے کرام نے شب و روز محنت اور کام کیا اور امت کو یہ سبق اور پیغام دیا۔

''کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی کے لئے نہیں،،

یہ کتاب تجلیات مرشد بھی اسی پیغام سعید کو آگے بڑھانے کے لئے ہے۔ اس میں باب اول موضوعات تصوف پر مشتمل ہے۔ بعض اعتراضات کا قرآن وحدیث اور اقوال آئمہ وصالحین کی روشنی میں ازالہ کیا ہے۔ اور بالخصوص یہ کتاب میرے ھادی ورہبر شیخ الاسلام وحید العصر قطب زماں حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ مرشدو راہنما قلندر بے ریا وباصفا وبارضا کی سوانح حیات پر لکھی گئی ہے۔ جس کی سعادت لاکھوں عقید تمندوں میں سے عبد حقیر پر تقصیر کو نصیب ہوئی میں پیر طریقت، رہبر شریعت، پیکر تسلیم ورضا، بدر المشائخ سجادہ نشین حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مشکور وممنون ہوں کے جنہوں نے یہ گوہر نایاب مجھے عطا فرمائے۔ امید واثق ہے کہ میں روز محشر داور حشر کے سامنے اپنی اس مساعی کو پیش کر کے نجات اور چھٹکارے کی تمنا کر سکوں گا۔

Marfat.com

میں ان احباب کا بھی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس پر مسرت کام میں میرے ساتھ قدمے، دامے، درمے، سخنے حصہ لیا۔ مفید مشوروں اور واقعات سے میری حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔ میں سب کے لئے قاضی الحاجات کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ مالک سب کی پوشیدہ وغیر پوشیدہ حاجات کو نبی مختشم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مقدس کا صدقہ پورا فرمائے۔ مالک سب کو عزت ونصرت عطا فرمائے۔ مالک سب کو خیرو عافیت صحت وتندرستی ،ایمان وسلامتی، عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ومحبت اولیائے کرام کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اپنے شیخ کامل کی تعلیمات پر عمل کر کے اپنی زندگیوں کو خوبصورت اور سعید بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور احقر کو سلسلہ عالیہ کی فی سبیل اللہ خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ترابِ اقدام الاولیاء

احقر العباد صاحبزادہ عرفان الٰہی قادری

درگاہ عالیہ ساہو چک شریف ضلع سیالکوٹ

۲۰ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ بمطابق ۴، جون ۲۰۱۰ء

بروز جمعۃ المبارک بوقت ۱ بجکر ۲۵ منٹ دوپہر

98217

Marfat.com

مژدۂ جانفزا

تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے لئے جو مالک ہے ساری کائنات کا اور جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ کروڑوں درود وسلام ہوں حضور صاحب لولاک ختم الرسل حبیب خدا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اطہار پر جنہوں نے آقا ومولیٰ کے دین کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور لاکھوں سلام عقیدت ہوں ہمارے ھادی ورہنما تاجدار سا ہو چک شریف پر جنکی صحبت صالح نے اس مشت خاک کو کیمیا بنایا۔ اس تجلیات مرشد کو طبع کروانے کا مقصد صرف یہی ہے کہ وابستگان سلسلہ عالیہ کو معلوم ہوجائے کہ ہمارے مرشد وراہنما حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر بے ریا وباصفا نے یہ گوہر نایاب کیسے حاصل کئے اور کہاں کہاں سے فض یاب ہوئے۔

فقیر ۱۹۷۲ء سے اپنے مرشد کامل کی صحبت میں رہا۔ سفر وحضر میں حاضری کی توفیق میسر رہی۔ اس لئے تجلیات مرشد میں بیان کئے گئے بیشتر واقعات کا فقیر چشم دید گواہ ہے۔ تجلیات مرشد میرے مرشد کریم کی پاکیزہ زندگی، ندرت فکر وعمل، فقیرانہ روش، آپ کی ہمت استقامت، عزیمت، معرفت، سیرت، اخلاص ومحبت، محبت فی اللہ ومحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایک جامع تصنیف ہے۔

مجھے امید ہے کہ تجلیات مرشد نہ صرف میرے مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو جاننے اور آگے بڑھانے کے لئے ایک اہم دستاویز ثابت ہوگی بلکہ سالکین راہ تصوف کے لئے نصاب کا کام بھی دے گی۔

Marfat.com

اس میں عزیزم برخوردار عرفان الٰہی قادری نے بڑی محنت اور بہت اچھی تحقیق کے ساتھ کام کیا ہے۔ میں نے یہ کام اس کے سپرد کر دیا ہے جس کو یہ بڑے احسن طریق سے سرانجام دے رہا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اسے سلسلہ عالیہ کی خدمت کرنے اور مخلوق کے ساتھ محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیرو مرشد کے نقش قدم پر چلنے اور احکام الٰہی کے مطابق مخلوق خدا کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، تا کہ میں بھی اس حکم کی بجا آوری میں احسن طریق سے سرخرو ہوسکوں۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

دعا گو!

فقیر صوفی احسان الٰہی عفی اللہ عنہ

سجادہ نشین درگاہ عالیہ ساہو چک شریف

۱۰ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ بمطابق

۲۵ مئی ۲۰۱۰ بروز سہ شنبہ

بوقت سحری

Marfat.com

تعارف تجلیات مرشد

تجلیات مرشد ہمارے ھادی وراہنما عظیم روحانی پیشوا قدوۃ الاولیاء حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ مرشد وراہنما قلندر بے ریا وباصفاء رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت طیبہ پر مبنی کتاب ہے بندہ ناچیز بچپن سے حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں قدمبوس ہوا۔ لہٰذا میں نے اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا ہے اس میں کسی قسم کے کجی گمان کا شائبہ نہیں ہے ہمارے شیخ کامل کا ارشاد عالی شان ہے کہ ''جو اپنے پیر کی جھوٹی تعریف بیان کرتا ہے وہ لعنتی ہے'' یہ کتاب ہمارے سلسلہ عالیہ کے لئے ایک نادر تحفہ ہے۔ جو کہ صاحب ذی وقار صاحبزادہ علامہ عرفان الٰہی قادری صاحب مدظلہ العالی نے ہمارے سپرد کر دیا ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے اس میں بڑی محنت دلجمعی اور جانفشانی کے ساتھ کام کیا ہے۔ سلسلہ عالیہ کی تبلیغی مصروفیات کے باوجود بہت جلد اس مرقع سیرت کو تحریر فرمایا ہے۔

آپ نے باب اول میں تصوف کے موضوعات پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے جو کہ سلسلہ عالیہ کے علاوہ بھی ہر کسی کے لئے نفع بخش ہے۔ کیونکہ آج کہ اس مادی اور پرفتن دور میں ان چیزوں کی وضاحت کی بہت ضرورت ہے۔ ویسے بھی کسی مرد کامل عارف باللہ کی سوانح حیات کا مطالعہ کرنے سے قبل ان مسائل کا جاننا بہت ضروری ہے۔

باب دوم میں حضرت قبلہ عالم کے پیران عظام کا ذکر سعید موجود ہے۔ اور یہ ہم اہل سلسلہ کے لئے بے حد روح افزاء اور ایمان افروز ہے۔ تا کہ ہمیں

Marfat.com

معلوم ہوسکے کہ جن اولیاء کرام سے ہمارے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ گوہر حاصل کئے ہیں وہ کس مقام کے بزرگ گزرے ہیں۔

باب سوم میں ولادت باسعادت، فیضان کا سفر اور آستانہ عالیہ کی تعمیر اور حضرت کا فیضان سعید پیش کیا گیا ہے۔

باب چہارم میں سیرت طیبہ کے چند گوشے عیاں کئے گئے ہیں۔

باب پنجم میں علامت ووصال کا ذکر ہے۔

باب ششم میں حضرت قبلہ عالم کے ملفوظات اور کرامات درج ہیں۔

باب ہفتم میں جانشین بے مثال ہماری جان بدر المشائخ حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب حق رسامرد خدا دامت برکاتہم العالیہ کی حیات طیبہ کے چند ایک گوشے عیاں کئے گئے ہیں۔ کیونکہ آپ کے ذکر سعید کے بغیر یہ کتاب نامکمل نظر آتی تھی اس لئے صاحبزادہ حضور نے چند اوراق شامل فرما کر اس کتاب مجموعہ عشق ومحبت کو مکمل فرمایا ہے۔ تاکہ سب کو معلوم ہوسکے کہ سلسلہ عالیہ کا آج جو مقام اور نام ہے وہ سجادہ نشین حضور کی بدولت ہی ہے۔

ہم تمام اہل سلسلہ پروردہ آغوش ولائت صاحبزادہ علامہ عرفان الٰہی قادری صاحب کے بے حد مشکور وممنون ہیں کہ جن کی سعیٔ جمیلہ سے آج ہم اپنے شیخ کامل کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کررہے ہیں جو کہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صاحبزادہ حضور کے شانہ بشانہ کام کرکے سلسلہ عالیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عنایت فرمائے اور صاحبزادہ صاحب کے خطابات اور تصانیف سے مستفیض فرمائے۔ کیونکہ صاحبزادہ حضور نے اپنا بچپن حضرت قلندر کبریا کی گود مبارک اور شانوں پر گزارا ہے۔ یہ حضرت قبلہ عالم کے فیضان کا ہی اثر ہے کہ آپ ہمہ وقت شب وروز کس طرح سلسلہ عالیہ کی خدمات اور مصروفیات میں

Marfat.com

گزارتے ہیں۔ دور دراز کا سفر کر کے بھائیوں کے عشق ومحبت کو تازہ فرماتے ہیں۔ نہایت متواضع اور منکسر المزاج شخصیت ہیں۔ اپنے آپ کو سلسلہ عالیہ اور بھائیوں کا خادم گردانتے ہیں اور اس بات میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ اور آپ اس جوانی کے عالم میں یادگارِ اسلاف بنے بیٹھے ہیں۔

خدا کرے تیری ثریاسی جبین ہو
تو اور حسین اور حسین اور حسین ہو

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تجلیات مرشد کا مطالعہ کر کے اپنے شیخ کامل کے ساتھ عشق ومحبت میں مستحکم فرمائے۔ اور ہمارے قلوب واذھان کو اپنی عنایات سے منور ومعطر فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکپائے مرشد وراہنما
الحاج چوہدری محمد یوسف قادری
۱۱ جون ۲۰۱۰ بروز جمعۃ المبارک

Marfat.com

تقریظ سعید

از: جناب علامہ ماجد علی کمالی صاحب رحمت آباد سیالکوٹ

اولیاء امت کا وجود امت مسلمہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان نفوس قدسیہ کو اپنی دوستی وولائت سے مخصوص کر کے اپنے ملک کا والی بنایا ہے۔ اور ان کے احوال کو برگزیدہ کر کے اپنے فضل واظہار کا مرکز بنایا ہے۔ یہ حضرات اللہ تعالیٰ کے محبوب مکرم نور مجسم رحمت عالم، خاتم النبین راحۃ العاشقین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت کا نشان ہیں۔ اور آپ ﷺ کے معجزات وتصرفات کی دلیل ہیں۔ براہین نبوت کے اظہار کا سبب ہیں۔ تا کہ آیات حق اور حضور اکرم ﷺ کی صداقت کے دلائل ہمیشہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اولیائے کرام شریعت محمدیہ ﷺ کے امین ہیں۔ مخلوق خدا تک احکام خدا اور رسول ﷺ کے پہنچنے کا ذریعہ ووسیلہ ہیں۔ اسرار وموز ظاہری وباطنی سے آگاہی بخشنے والے ہیں۔

کتاب اللہ اور احادیث وسیرت مصطفیٰ ﷺ کے بعد اولیائے کاملین کی سیرت وملفوظات کے مطالعہ کو جو اہمیت وعظمت حاصل ہے وہ اہل سنت سے پوشیدہ نہیں یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ صحبت صالح کے ساتھ ساتھ مرشد ارشد یا ولی کامل کے وہبی ولدنی ملفوظات اور سیرت کا مطالعہ قلب علیل کا درماں اور راہ مستقیم کا نشان بنتا ہے۔

برصغیر پاک وہند پنجاب ضلع سیالکوٹ میں چودھویں ہجری کے قلندر جمیع

Marfat.com

سلاسل تصوف کے فیض یافتہ قطب الاقطاب خواجہ خواجگاں حجۃ الکاملین وسند الواصلین حضرت باباجی صوفی اللہ رکھا صاحب قلندر بے ریا وباصفاء نے حضور ﷺ کی تعلیم وسنت کا عملی نمونہ بن کر اور قلندرانہ مشرب کی مشعل نورانی فروزاں کر کے ملت اسلامیہ اور امت مسلمہ کی جو رہبری فرمائی وہ مثالی اور نمایاں مقام کی حامل ہے۔

شیخ المشائخ حضرت قبلہ باباجی حضور وہ شخصیت ہیں جنہوں نے تصوف کو غیر اسلامی اثرات ورسومات سے پاک کیا اور ملت اسلامیہ کے فکر کو ایک نئی جہت اور تازہ جلا بخشی، ایمانی زوال کے اس پر آشوب دور میں بھی آپ کی آل اولاد خلفا اور اہل سلسلہ نے اس شمع کو آج بھی روشن کیا ہوا ہے۔ الغرض کہ حضرت قبلہ باباجی صوفی اللہ رکھا صاحب کی ذات ستودہ صفات قطعاً محتاج تعارف نہیں ہے۔ آپ کے فیوض وبرکات اور نورانی تعلیم سے ہر خاص وعام کو آراستہ کرنے کے لئے حضرت قبلہ عالم کے عظیم فکری علمبردار آپ کے باکمال داماد درویش کامل آئینہ قلندر ماہ قادریہ محسن ملت شیخ المشائخ حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اپنے پیرومرشد کی جیتی جاگتی تصویر بن کر مسند قلندریہ پر جلوہ افروز ہوکر آج بھی کمال دل بستگی اور جانکاہی سے گمراہوں کو راہ ہدایت دکھا رہے ہیں۔ اور لوگوں کی دنیاوعاقبت کو سنوارنے میں مردانہ وار سعی وکاوش فرما رہے ہیں۔ اب آستانہ عالیہ ساہو چک شریف کے فیض حق کی تعمیری سنگ میل حضرت قلندر بے ریا وباصفا رحمۃ اللہ علیہ کے نامور نواسے اور حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کے فرزند ارجمند جو کہ اپنے والد گرامی کی حیات مبارکہ میں ہی اوج کمال تک پہنچ چکے ہیں۔ اللہ جل مجدہ نے مشائخ ساہو چک شریف کی تمام صفات

Marfat.com

جناب علامہ صاحبزادہ عرفان الٰہی قادری صاحب مدظلہ میں ودیعت فرمادی ہیں۔

تیکھے نین ونقوش والا یہ باوقار پڑھا لکھا جید عالم دین ، خوبصورت باشرح نوجوان زبردست خطیب اور بے باک قلمکار ہے۔ زبان میں ایسی فصاحت وبلاغت ہے کہ سننے والا مبہوت ہوکر رہ جاتا ہے۔ اور قلم میں ایسی روانگی ہے کہ موصوف کے تصنیف کردہ متعدد رسالے اور کتابیں قارئین کی دلچسپی کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔

زیرنظر کتاب تجلیات مرشد بھی علامہ صاحبزادہ عرفان الٰہی قادری مدظلہ العالی کے جذب دروں کی آئینہ دار ہے۔ یہ کتاب تصوف وسلوک کی دنیا میں ایک خوبصورت اضافہ ہے اور اہل دل کے لئے پیام شوق ہے۔ کتاب ھذا سلوک کے افعال ومسائل پر مفصل روشنی ڈالتی ہے۔ چونکہ اولیاء کرام تزکیہ نفوس پر معمور ہیں۔ اس لئے ان کا چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا، کھانا، پینا، خاموش رہنا، بولنا سب کچھ ذکر وفکر سے لبریز اور اصلاح پذیر ہوتے ہیں۔ اور دل بنتے سنورتے چلے جاتے ہیں۔

جس طرح راہ سلوک کے مقامات ومنازل کو طے کرنا آسان نہیں اسی طرح اس راہ کے اسرارورموز اور آداب کو سمجھنا بھی آسان نہیں۔ لیکن اس کتاب میں فقروتصوف، عشق ومحبت، قلب وروح اور مجاہدہ ومشاہدہ کی دقیق گھتیوں کو آسان پیرائے میں پیش کیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں تصور شیخ اور اطاعت شیخ پر بھی مفصل روشنی ڈالی گئی ہے جس سے قاری کے دل میں محبت اولیاء کی طلب وپیاس بڑھنے لگتی ہے۔ اور ہمت بندھتی ہے۔

Marfat.com

آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ جناب علامہ صاحبزادہ عرفان الٰہی قادری صاحب کی تحریر وتقریر میں مزید برکتیں شامل فرمائے اور اس شگفتہ نوجوان کی تصوفانہ جدوجہد کو مزید جلا بخشے اوراسکی عطا وافادہ میں خصوصی برکت رکھے۔ اور مجھ ناچیز کو بھی محبت ونسبت اولیاء اور خدمت دین کی دولت سے بہرہ مند فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

ناچیز

علامہ ماجد علی کمالی

رحمت آباد سیالکوٹ

۲۳، جون ۲۰۱۰ بروز بدھ

Marfat.com

اک عرض اک پیغام

خواہشات قلب لے کر سجادہ بنا بیٹھا ہے تو
کچھ کام کر اسلاف کا صاحبزادہ بنا بیٹھا ہے تو

راحت وآرام کے لئے خود کو کھو بیٹھا ہے تو
خدا خدا تو کیا نام صنم بھول بیٹھا ہے تو

صوفی سمجھتے ہیں تجھ کو صفت کھو بیٹھا ہے تو
دستار وجبہ پہنا ہے منصب بھول بیٹھا ہے تو

ساقی بھی ہے مئے بھی ہے لیکن جدا بیٹھا ہے تو
کچھ تو خود کو یاد کر خانقاہ میں بیٹھا ہے تو

تصویر یار دل میں سجا کہاں بیٹھا ہے تو
یار عرفان بچ کے نکل میکدے میں بیٹھا ہے تو

از صاحبزادہ عرفان الٰہی قادری

Marfat.com

باب اول

فصل اول

حقیقت تصوف

تصوف اللہ رب العزت سے ایسی بے لوث اور بے غرض دوستی اور محبت کا نام ہے جو کہ دنیوی لالچ بلکہ اخروی طمع سے بھی پاک ہو اور اس راہ کے مسافر کا دل تعلق باللہ میں دنیوی اور اخروی مصلحتوں اور ہر قسم کے اندیشہ وخطرے سے پاک ہونا چاہئے۔ نیت وعمل کے اخلاص کا جذبہ ظاہر وباطن میں اس قدر ہو جائے کہ انسان کی بندگی خالصتاً رضائے الٰہی کے لئے ہو نہ کہ دنیا وآخرت میں انعام وجزا کی آرزو ہو۔ تعلق باللہ کی لذت اور محبت الٰہی کی چاشنی کو اس طرح جان کی ضرورت بنالیا جائے کہ بارگاہ رب العزت میں حاضری کے وقت غیر کا خیال بھی بندے کے دل میں راہ نہ پاسکے اور پھر اسی طرح اسے ہر وقت کی بندگی نصیب ہو جائے۔

تصوف سے مراد وہ طریق زندگی ہے جس کو اپنا کر قلب انسانی گناہوں کی سیاہی اور آلودگیوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ آئینہ دل صاف وشفاف ہو کر فسق وفجور کے زنگ سے یکسر پاک ہو جاتا ہے۔ باطن سے غفلتوں اور نافرمانیوں کی ظلمتیں چھٹ جاتی ہیں۔ اور قلب مومن انوار الٰہی کا مرکز بن جاتا ہے۔ مسلسل گناہ سے انسان کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ اگر وہ گناہ سے باز نہ

Marfat.com

آئے اور برابر گناہ پر گناہ کرتا چلا جائے تو اس کے دل پر سیاہی پھیلتے پھیلتے مکمل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اس کا دل ظلمت کدہ بن جاتا ہے۔ اس مرحلے پر فسق و فجور میں مبتلا رہنے والا شخص اپنی خطاؤں اور سیاہ کاریوں پر احساس ندامت سے بھی عاری ہو جاتا ہے۔ اور اسکے برعکس جو شخص نیکی کا کام کرتا ہے۔ اس کے دل میں نور کا ایک نقطہ نقش ہو جاتا ہے۔ اور مسلسل نیکیاں کرنے کے باعث وہ نور پھیلتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا دل مصدر انوار بن جاتا ہے۔ جو نہ صرف اس کے بدن کو منور کر دیتا ہے بلکہ جو کوئی بھی صدق دل کے ساتھ اس کی معیت (صحبت) میں آجاتا ہے۔ منور ہو جاتا ہے۔ پس صوفی وہ شخص ہے جس نے اپنے قلب و باطن کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک اور نفس کو رزائل اخلاق کی تاریکیوں سے پاک کرلیا ہو اس کے آئینہ دل پر گناہوں کے نشان بھی باقی نہیں رہتے۔ تزکیہ و تصفیہ باطن کی راہ کو تصوف کے نام سے یاد کیا جاتا ہی۔ اس پر اقوال اولیاء و صلحا پیش کر رہا ہوں۔

(۱) مخدوم الاولیاء مظہر العلوم الخفی والجلی داتا گنج بخش السید علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''کلمہ تصوف باب تفعل سے ہے جس کا فاصلہ ہے کہ یہ تکلیف فعل کا متقاضی ہو اور اصل کی فرع ہے لغوی حکم اور ظاہری معنی میں اس لفظ کی تعریف کا فرق موجود ہے''۔

اَلصَّفَا وِلَایَۃٌ وَلَھَا آیَۃٌ وَالتَّصَوُّفُ حِکَایَۃٌ لِلصَّفَابِلَا شَکَایَۃٌ۔

ترجمہ:۔ ''صفا ولایت کی منزل ہے اور اسکی نشانیاں ہیں اور تصوف صفا کی ایسی حکایت و تعبیر ہے جس میں شکوہ و شکایت نہ ہو،،۔

حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہاں تصوف کی تین قسمیں بیان فرماتے ہیں۔

Marfat.com

ایک صوفی دوسرے صوفی کو متصوف اور تیسرے کو مستصوف کہتے ہیں۔

(۱) صوفی وہ ہے جو خود کو فنا کر کے حق کے ساتھ مل جائے۔ اور خواہشات نفسانیہ کو مار کر حقیقت سے پیوستہ ہو جائے۔

(۲) متصوف وہ ہے جو ریاضت ومجاہدے کے ذریعے اس مقام کی طلب کرے اور وہ اس مقام کی طلب کے حصول میں صادق وراست باز رہے۔

(۳) مستصوف وہ ہے جو دنیوی عزت ومنزلت اور مال ودولت کی خاطر خود کو ایسا بنالے اور اسے مذکورہ منازل ومقامات کی کچھ خبر نہ ہو۔

ایسے نقلی صوفیوں کے بارے میں عرفاء کا مقولہ ہے کہ

اَلْمُسْتَصْوِفُ عِنْدَ الصُّوْفِيَةِ كَالذُّبَابِ وَعِنْدَ غَيْرِهِمْ كَالذِّيَابِ۔

صوفیاء کرام کے نزدیک نقلی صوف مکھی کی مانند ذلیل وخوار ہے وہ جو کرتا ہے محض خواہش نفس کے لئے کرتا ہے۔ اور دوسروں کے نزدیک بھیڑیئے کی مانند ہے۔ جس طرح بھیڑیا اپنی تمام قوت وطاقت مردار کے حاصل کرنے میں صرف کرتا ہے۔ یہی حال اس نقلی صوفی کا ہے۔ گویا صوفی صاحب وصول ہے اور متصوف صاحب اصول اور مستصوف صاحب نقول اور فضول ہے۔

(کشف المحجوب، صفحہ ۶۰)

(۲) قطب الاقطاب غوث الاغیاث حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر غوث اعظم جیلانی پیران پیر دستگیر رضی اللہ عنہ حروف تصوف کی حقیقت کو یوں فرماتے ہیں۔

''کلمہ تصوف کے چار حرف ہیں۔ ت، ص، و، ف،،

(i) ''ت،، سے مراد توبہ ہے۔ یہ دو قسم پر مشتمل ہے توبہ ظاہراً اور توبہ باطناً ظاہری توبہ یہ ہے کہ انسان قول وفعل سے اپنے تمام اعضائے جسمانیہ ظاہریہ کو ہر قسم کے گناہوں او برائیوں سے محفوظ رکھے اور احکام شرعیہ پر عمل پیرا رہے۔

Marfat.com

شریعت کے حکم کے خلاف نہ کرے۔ اس کے ہر حکم کو بجا لائے۔ اگر خلاف شرع کوئی بات سرزد ہو جائے تو فوراً توبہ کرے۔

باطنی توبہ یہ ہے کہ انسان قلبی کدورتوں کو نکال دے اور ہر قسم کی آلائش سے دل کو صاف، شفاف رکھے۔ اور احکام شریعت پر خلوص سے عمل پر مستعد رہے یہاں تک کہ سیئات، حسنات میں تبدیل ہو جائیں گی۔ تو پھر ''ت،، کی تمام منازل مکمل ہوں گی۔ گویا کہ توبہ کو قبولیت کی سند عطا ہو جائے گی۔

(ii) ''ص،، صفائی سے عبارت ہے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں قلب کی صفائی اور مقام سر کی صفائی ، قلب کی صفائی یہ ہے کہ اسے بشری کمزرویوں کدروتوں اور آلائشوں سے پاک ،صاف کرے۔ جو عام طو پر دل میں موجود ہوتی ہیں۔ یعنی کھانے، پینے سونے، باتیں کرنے اور سننے کی خواہش وتمنا نیز دنیاوی منفعت کی رغبت، یعنی وسیع تجارت اور کاروبار زیادہ ہو عیش وعشرت اور خواہشات نفسانیہ کی تکمیل کے لئے جماع کی کثرت اور اہل وعیال سے حد سے بڑھ کر اظہار محبت وغیرہ۔

مذکورہ عادات قلبیحہ ، مذمومہ سے دل کو صاف وشفاف رکھنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ابتداً مرشد کامل کے ارشادات کے مطابق ذکر بالجہر کو لازماً وظیفہ بنائے یعنی خوب با آواز بلند ذکر واذکار میں ہمیشگی دکھائے یہاں تک کہ ذکر خفی کا مقام سر آئے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ ○

(سورۃ الانفال، آیت ۲)

''بے شک وہی کامل ایمان والے ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل وجد میں آجاتے ہیں''۔

Marfat.com

یعنی خوف الٰہی سے کانپتے ہیں لرزتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کی عظمت، خشیت وہیبت سے پر رہیں۔ خیال رہے کہ کہ عظمت خداوندی کا خوف دل میں تب پیدا ہوتا ہے۔ جب قلب غفلت سے بیدار ہو اور دل کا شیشہ عبادت اور ریاضت کی قلعی سے ایسے چمکنے لگے کہ اس میں خیر وشر کا امتیاز غیبی قوت سے واضح نظر آئے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَلْعَالِمُ یُنَقِّشُ وَالْعَارِفُ یُصَقِّلُ○

''عالم نقش جماتا ہے اور عارف قلعی کرتا ہے،،

گویا کہ علماء کرام خیر کی خوبیاں اور شر کے نقصانات کا نقشہ دکھاتے ہیں۔ جبکہ عرفاء دلوں سے زنگ صاف کرتے ہیں۔

مقام سر کی صفائی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر ایک سے اعراض کرنے اور اسی کی محبت اور اسمائے حسنٰی کا زبان سر سے دائمی وظیفہ بنانے سے حاصل ہوتی ہے۔ پس انسان جب اس مقام پر کلی طور پر فائز ہوجاتا ہے تو کلمہ ''ص،، کی منزل مکمل ہوجاتی ہے۔

''و،، سے ولایت مراد ہے یہ بھی ایک مرتبہ ہے جو تصفیہ قلب کے بعد نصیب ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

(سورۃ یونس، آیت ۶۲)

''آگاہ رہو بے شک اولیاء اللہ بے خوف اور بے غم ہیں۔ (دنیا اور آخرت میں)''

ولایت کا ثمرہ یہ ہے کہ انسان اپنے اندر اخلاق خداوندی پیدا کرے

Marfat.com

جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ اپنے دل میں اخلاق خداوندی پیدا کرو اور لباس شریعت اتار کر اوصاف الہیہ کا لباس پہنو!

چنانچہ حدیث قدسی ہے۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب میں کسی اپنے بندے کو محبوب بناتا ہوں تو میں اس کے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہوں۔ پھر وہ میری ہی عطا کردہ طاقت سے سنتا، دیکھتا، بولتا، پکڑتا اور چلتا ہے''۔

(مشکوٰۃ شریف)

لہٰذا غیر سے اپنے باطن کو صاف، شفاف تو کریں۔ پھر حق ہی حق نظر آئے گا باطل ختم ہو جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ○ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ○

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۱)

''میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرمایئے بے شک حق آ گیا باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل نے مٹنا ہے''۔

''ف'' سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں فنا ہونا ہے۔ جب بشری اوصاف فنا ہونگے تو اوصاف خداوندی جنہیں بقاء ودوام حاصل ہے۔ وہی نظر آئیں گی۔ اس لئے کہ وہ ذات اقدس حی وقیوم ہے۔ اسے فنا اور زوال سے کوئی تعلق نہیں۔ لہٰذا عبد فانی کو اس ذات فانی کے ساتھ اسکی محبوبیت وپسندیدگی کے باعث باقی باللہ کا رتبہ نصیب ہو جاتا ہے۔ اور قلب فانی کو سر باقی کی معیت میں بقاء حاصل ہو جاتی ہے۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ○ ہر شے فانی، فقط ایک باقی۔

پس جب اس ذات بقاء کی خوشنودی ورضا کے لئے بندہ اعمال صالحہ کی

Marfat.com

کوفت سے گزرتا ہے۔ تو رب کریم جل مجدہ کی رضا کو پالیتا ہے تو پھر وہ مقبول و محبوب بارگاہ جسے رضائے الٰہی حاصل ہو چکی ہوتی ہے۔ بقاء کی منزل پالیتا ہے اور اعمال صالحہ کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ بندہ خدا جو باطنی طور پر انسان حقیقی بن چکا ہوتا ہے۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلَامُ الطَّیِّبُ'' اسی کی طرف کلام طیب پرواز کرتا ہے۔ یعنی اعمال صالحہ اس کے مراتب کو بڑھاتے رہتے ہیں۔ ہر وہ عمل جس میں غیر اللہ کا عمل داخل ہو۔ ہلاکت و بربادی کا باعث ہے۔ جب بندہ مکمل طور پر فنا کی منزل پالیتا ہے۔ تو اسے عالم قریب میں بقاء کی نعمت عطا ہو جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ○ (سورہ القمر آیت ۵۵)

''مجلس صداقت میں عظیم قدرت والے شہنشاہ کی بارگاہ کے مقرب ہیں''

یہی مقام لاہوت ہے۔ جب انبیاء و مرسلین علیہم السلام اور اولیاء کرام کے لئے مخصوص ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّادِقِیْنَ○

''اللہ صادقین کے ساتھ ہے''

حدیث قدسی ہے۔ ''پس حادث جب قدیم سے ملتا ہے تو اس کا وجود فانی ہو جاتا ہے'' (پس رہے نام اللہ کا)

جب فقر مکمل (کامل) ہوتا ہے۔ تو پھر صاحب تصوف کو بقاء باللہ کا مرتبہ نصیب ہو جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ اَصْحَابُ الْجَنَّۃِ ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ○ (سورہ البقرہ آیت ۸۲) جنتی ہمیشہ اسی میں رہیں گے مزید فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ○ (سورہ البقرہ آیت ۱۳۵) بے شک صابرین معیت الٰہیہ میں ہیں۔ (سرالاسرار صفحہ ۹۹)

برادران اسلام: یہاں ہم نے حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

ارشادات کی روشنی میں تصوف کی حقیقت کو جانچا ہے۔ غور کیا جائے تو تصوف حقیقت انسانی کی تکمیل اور امتیاز انسانیت کا بلند مقام ہے۔

(۳) امام ابو القاسم عبدالکریم بن ھوازن القشیری رحمۃ اللہ علیہ ابوالحسن حضرت سری بن مغلس سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ تصوف تین معنوں کے لئے بولا جاتا ہے۔

۱۔ صوفی کا نور معرفت ایسا ہو کہ اس سے اس کی پرہیزگاری متاثر نہ ہو سکے۔

۲۔ دل سے وہ بات نہ نکالے جو نصوص کتاب وسنت کے مخالف ہو۔

۳۔ کرامات دکھانے کے شوق میں اللہ کی طرف سے حرام کردہ کاموں میں نہ پڑے۔ (الرسالۃ القشیر یہ ۶۲)

(۴) حضرت شیخ شرف الدین مصلح سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

یکے راز مشائخ پرسیدند کہ حقیقت تصوف چیست گفت ازیں پیش طائفہ بودند در جہاں بصورت پراگندہ و بمعنیٰ جمع واکنوں خلقے اند بظاہر جمع وبدل پراگندہ۔

ترجمہ:۔ ''بزرگوں میں سے کسی ایک سے لوگوں نے پوچھا کہ تصوف کی حقیقت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اب سے پہلے دنیا میں ایک گروہ ہوتا تھا جن کی صورت پراگندہ اور دل مطمئن ہوتا تھا۔ اور اب ایک مخلوق ہے جن کا ظاہر مطمئن ہے لیکن دل پراگندہ،،۔

قطعہ

چو ہر ساعت ازتو بجائے رود دل — بہ تنہائی اندر صفائے نہ بینی

ترجمہ: جب ہر وقت تیرا دل ہر جگہ بھٹکتا ہے تو خلوت میں بھی تو رونق نہ دیکھے گا۔

Marfat.com

ورت مال وجاہ است وزرع وتجارت چو دل با خدایست خلوت نشینی

ترجمہ: ''اور اگر تیرے پاس مال اور مرتبہ اور کھیتی اور تجارت ہے جبکہ تیرا دل خدا سے لگا ہے تو خلوت نشین ہے،،۔ (گلستان سعدی صفحہ ۱۰۲ حکایت ۲۴ باب ۲)

(۵) حضرت ردیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف تین خصلتوں پر مبنی ہے اول تمسک بالفقر و افتقار (فقر اور محتاجگی کو اختیار کرنا) دوم بذل وایثار ہونا سوم تعرض اور اختیار کو ترک کرنا (یعنی مشغولیت اور اختیار کو چھوڑ دینا)۔

(عوارف المعارف صفحہ ۱۹۸)

(۶) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے جب تصوف کے بارے میں دریافت کیا گا تو آپ نے فرمایا کہ تصوف یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ بغیر کسی علاقہ کے رہو۔

(۷) حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف نام ہے حقائق کے حصول اور اخلاق کے مال ومتاع سے ناامیدی کا (دنیا ومخلوق) کے مال سے کچھ امید نہ رکھنا) اور جو شخص صاحب فقر نہیں، صاحب تصوف نہیں ہے۔

(عوراف المعارف صفحہ ۱۹۸)

(۸) حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف کلیتہً آداب ہیں کہ ہر وقت کا ایک ادب ہے اور ہر حال کے لئے ایک ادب ہے۔ اور ہر مقام کا ایک ادب ہے۔ اور جس شخص نے آداب اوقات کو اپنے ذمہ لے لیا تو وہ مردوں کے مرتبہ کو پہنچ گیا۔ اور جس نے ان آداب کو ضائع کر دیا تو وہ اس راہ سے بعید ہے۔ کہ قرب کا گمان رکھے اور وہ مقبول کے درجہ سے مردود ہے حضرت ابو حفص نے یہ بھی فرمایا کہ ظاہری حسن ادب باطنی حسن ادب کا عنوان ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "لَوْ خَشَعَ قَلْبُہٗ لَخَشَعَتْ جَوَارِحُہٗ" یعنی اگر انسان کا دل

Marfat.com

خاشع (خشوع کرنے والا) ہے تو اس کے جوارح اور اعضاء بھی خشوع کرنے والے ہوں گے۔

(۹) حضرت شیخ ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ سے تصوف کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ تصوف کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہر اعلیٰ خلق میں داخل ہوجانا اور ہر خلق رزیلہ یا ادنیٰ خلق سے نکل آنا۔ پس جب تصوف کی تعریف اعلیٰ اخلاق کا حصول اور ادنیٰ اخلاق کا رد قرار پائی اور اس طرح اسکی حقیقت کا اعتبا کرلیا گیا تو اس وقت ثابت ہوا کہ تصوف زھد اور فقر دونوں سے بڑھ کر ہے۔

(عوارف المعارف، ص ۱۹۹)

(۱۰) حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ

"اَلصُّوْفِیُّ اِذَا نَطَقَ بِاَنَّ نُطْقَہٗ عَنِ الْحَقَائِقِ وَاِنْ سَکَتَ نَطَقَتْ عَنْہُ الْجَوَارِحَ بِقَطْعِ الْعَلَائِقِ"

صوفی وہ ہے کہ جب بات کرے تو اس کا بیان اپنے حال کے حقائق کے اظہار میں ہو۔ مطلب یہ کہ وہ کوئی ایسی بات نہیں کہتا جو خود اس میں موجود نہ ہو اور جب خاموش رہے تو اس کا معاملہ اور سلوک اس کے حال کو ظاہر کرے اور علائق سے کنارہ کشی اس کے حال پر ناطق ہو۔ یعنی اس کا بولنا بوقت کلام اصول طریقت پر صحیح ہو اور اس کا کردار بوقت سکوت مجرد محض ہے۔ اور یہ دونوں حالتیں ہوں۔ جب بولے تو اس کی ہر بات حق ہو اور جب خاموش رہے تو اس کا ہر فعل فقر ہو۔ (کشف المحجوب صفحہ ۶۱)

(۱۱) حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اَلتَّصَوُّفُ تَرْکُ کُلِّ حَظٍّ لِلنَّفْسِ تصوف تمام نفسانی لذات وحظوظ سے دست کشی کا نام ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ ایک رسم یعنی مجاز دوسرے حقیقت۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ اگر نفسانی

Marfat.com

لذتوں کو چھوڑ چکا ہے تو ترک لذت بھی تو ایک لذت ہے۔ اسی کو رسم مجاز کہا جاتا ہے۔ اور اگر وہ اس کا بھی تارک ہے۔ تو یہ فنائے لذت وحظ کہلاتی ہے۔ اس معنی کا تعلق حقیقت ومشاہدے سے لہٰذا ترک حظ ولذت بندہ کا فعل ہے۔ اور فنائے حظ ولذت، حق تعالیٰ کا فعل ہے۔ لہٰذا بندے کے فعل کو رسم ومجاز اور حق کے فعل کو حقیقت کہا جائے گا۔

آپ یہ بھی فرماتے ہیں۔

''اَلصُّوْفِیَۃُ ھُمُ الَّذِیْن صَفَتَ اَرْوَاحُھُمْ فَصَارُوْا فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ بَیْنَ یَدَیْ الْحَق''

صوفیائے کرام کا گروہ وہ ہے جن کی زندگیاں کدورت بشری سے آزاد اور آفت نفسانیہ سے پاک وصاف ہوکر آرزو اور تمناؤں سے بے نیاز ہوگئی ہیں۔ یہاں تک کہ حق تعالیٰ کے حضور بلند درجے اور صفت اول میں آرام گستر ہیں اور ماسوی اللہ کے، سب سے قطعاً کنارہ کش ہو چکے ہیں۔

آپ یہ بھی فرماتے ہیں۔

''اَلصُّوْفِیُ لَا یَمْلِكُ وَلَا یُمْلَكُ''

صوفی وہ ہے جس کے قبضہ میں کچھ نہ ہو اور نہ خود کسی کے قبضہ میں ہو۔ یہ عبارت عین فانی ہے۔ فانی الصفت نہ مالک ہوتا ہے نہ مملوک کیونکہ ملک موجودات پر درست آتی ہے۔ اس قول شریف کا مطلب یہ ہے۔ کہ صوفی دنیوی سازوسامان اور اخروی زیب وزینت میں سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ خود بھی تو کسی کی ملکیت ہے۔ وہ اپنے نفس کے حکم کا پابند نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ غیر کی خواہش وارادہ کے غلبہ سے وہ خود کو گھلا چکا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ غیر کو بھی بندگی کے طمع سے فنا کر چکا ہوتا ہے۔ یہ قول مبارک دقیق ولطیف ہے اس منزل کو

Marfat.com

گروہ صوفیاء ''فنائے کل،، سے تعبیر کرتے ہیں،،۔ (کشف المحجوب صفحہ ۶۲)

(۱۲) حضرت عمرو دمشقی فرماتے ہیں۔ کہ

''اَلتَّصَوُّفُ رُؤْیَةُ الْکَوْنِ بِعَیْنِ النَّقْصِ بَلْ غَضُّ الطَّرْفِ عَنِ الْکَوْنِ''

''جہان کو نقص وعیب کی آنکھ سے دیکھنے کا نہیں بلکہ دنیا سے منہ پھیر لینے کا نام تصوف ہے،،۔ (کشف المحجوب صفحہ ۶۳)

(۱۳) حضرت حصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

''اَلتَّصَوُّفُ صَفَاءُ السِّرِّ مِنْ کُدُوْرَةِ الْمُخَالَفَةِ''

''دل کو مخالفت کی کدورت سے پاک وصاف رکھنے کا نام تصوف ہے''۔

(۱۴) حضرت محمد بن علی بن امام حسین بن علی مرتضٰی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ۔

''اَلتَّصَوُّفُ خَلْقٌ فَمَنْ زَادَ عَلَیْكَ فِی الْخَلْقِ زَادَ عَلَیْكَ فِی التَّصَوُّفِ''

''پاکیزہ اخلاق کا نام تصوف ہے جس کے جتنے پاکیزہ اخلاق ہوں گے اتنا ہی زیادہ وہ صوفی ہوگا''۔

(۱۵) حضرت ابو بکر شبلی فرماتے ہیں کہ۔

''اَلصُّوْفِیُّ لَا یَرٰی فِی الدَّارَیْنِ مَعَ اللّٰهِ غَیْرَ اللّٰهِ''

''صوفی وہ ہے جو دونوں جہاں میں بجز ذات الٰہی کے کچھ نہ دیکھے''۔

(کشف المحجوب، صفحہ ۶۵)

(۱۶) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف کی بنیاد آٹھ حصوں پر ہے۔

(i) سخاوت (ii) رضا (iii) صبر (iv) اشارہ (v) غربت (vi) گدڑی (vii) سیاحت (viii) فقر۔ یہ آٹھ خصلتیں آٹھ نبیوں کی اقتداء میں ہیں۔

Marfat.com

سخاوت حضرت خلیل علیہ السلام سے کیونکہ آپ نے اپنے فرزند کو فدا کیا۔ اور رضا حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کیونکہ بوقت ذبح اپنی رضادی اور اپنی جان عزیز کو بارگاہ خداوندی میں پیش کردیا۔ 'صبر حضرت ایوب علیہ السلام سے کہ آپ نے بے حد وغایت مصائب پر صبر فرمایا۔ اور خدا فرستادہ ابتلاء و آزمائش پر ثابت قدم رہے۔ اور اشارہ حضرت زکریا علیہ السلام سے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ ''اَنْ لَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا'' آپ نے تین دن لوگوں سے اشارہ کے سوا کلام نہ کیا۔ اور اسی سلسلہ میں ارشاد ہے کہ ''اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَاءً خَفِیًّا'' انہوں نے اپنے رب کو آہستہ پکارا اور غربت حضرت یحییٰ علیہ السلام سے کے وہ اپنے وطن میں مسافروں کے مانند رہے اور خاندان میں رہتے ہوئے اپنوں سے بیگانہ رہے۔ اور سیاحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہ آپ نے یکہ وتنہا مجرد زندگی گزاردی اور بجز ایک پیالہ و کنگھی کے کچھ پاس نہ رکھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ کسی نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر پانی پیا ہے تو انہوں نے پیالہ بھی توڑ دیا اور جب آپ نے دیکھا کہ انگلیوں سے بالوں کو کنگھی کررہا ہے۔ تو کنگھی بھی توڑدی۔ اور گدڑی یعنی صوف کا لباس حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہ انہوں نے پشمینی کپڑے پہنے۔ اور فقر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ کہ جنہیں روئے زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں عنایت فرمادی گئی تھیں۔ اور ارشاد ہوا کہ آپ خود کو مشقت میں نہ ڈالیں۔ بلکہ آپ ان خزانون کو استعمال کریں۔ آرائش اختیار فرمائیں۔ لیکن آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔ ''اے خدا مجھے اسکی حاجت نہیں ہے۔ میری خواہش تو یہ ہے کہ ایک روز تسلم سیر ہوں تو دو روز فاقہ کروں،،۔ دوستو! تصوف کے یہ آٹھ اصولی خصائل ہیں جو افعال وکردار میں محمود ہیں۔ (کشف المحجوب، صفحہ ٦٦)

(١٧) حضرت عمر بن احمد مقری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔

Marfat.com

''اَلتَّصَوُّفُ اِسْتِقَامَةُ الْاَحْوَالِ مَعَ الْحَقِّ''

''حق کے ساتھ احوال کی استقامت کا نام تصوف ہے''۔

(۱۸) امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ابو بکر بن مناقب نے شیخ ابو القاسم جنید بغدادی سے تصوف کی حقیقت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

ترجمہ:۔ ''ہر بری عادت سے اجتناب اور ہر عمدہ خصلت سے ہمکنار ہونے کا نام تصوف ہے''۔

(۱۹) امام ابن قیم لکھتے ہیں کہ۔

ترجمہ:۔ ''اس علم میں کلام کرنے والوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے۔ کہ تصوف خلق ہی کا نام ہے''۔ (بستان العارفین صفحہ ۲۴)

(۲۰) شیخ احمد بن عجیبہ حسنی رحمۃ اللہ علیہ اس علم کا تعارف کراتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ ''تصوف وہ علم ہے جس سے بواطن نفس ،روح، دل کا بری عادات سے تصفیہ، مکارم اخلاق سے تعمیر وتزئین اور مالک حقیقی کی بارگاہ میں سلوک اور حاضری کی کیفیت کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ اس کا آغاز علم ہے۔ درمیان عمل ہے اور انجام عطا و بخشش ہے''۔

(بستان العارفین صفحہ ۲۵ بحوالہ معراج التشوف الیٰ حقائق التصوف)

(۲۱) قطب مصر شیخ ابو الحسن شاذی رحمۃ اللہ علیہ تصوف اسلامی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ ''نفس کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کا عادی بنانے اور اسے خدائی احکام کی طرف لوٹانے کا نام تصوف ہے''۔

(بستان العارفین صفحہ ۲۶ بحوالہ حقائق عن التصوف مطبوعہ لندن)

Marfat.com

(۲۲) شیخ الاسلام زکریا انصاری نے تصوف اسلامی کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

ترجمہ:۔ ''تصوف ایسا علم ہے جس سے ابدی سعادت کو پانے کی خاطر ظاہر و باطن کی تعمیر تصفیہء اخلاق اور تزکیہء نفوس کے مدارج کی معرفت نصیب ہوتی ہے''۔ (حاشیہ رسالہ قشیریہ)

(۲۳) حضرت ابوالعباس احمد رزوق فاسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ ''تصوف ایسا علم ہے جس سے مقصود دلوں کی اصلاح اور انہیں صرف ذات باری تعالیٰ کے لئے خاص کرنا ہے''۔

(بستان العارفین صفحہ ۲۶ بحوالہ قوائد التصوف قائدہ ۱۳)

(۲۴) میرے شیخ کامل شیخ الاسلام حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر بے ریا وباصفا فرماتے ہیں۔

(i) مجاہدہ نفس کرنا اور دنیا کی چال بازی اور نیند سے دھوکا نہ کھانا تصوف ہے۔

(ii) اپنے حال سے بلند حال کی طرف نہ دیکھے کسی دوسرے کی حالت کا طلبگار نہ بننا تصوف ہے۔

(iii) اپنی کامیابی پر ناز نہ کرنا بلکہ زہد وتقویٰ کا پورا پورا حق ادا کرنا تصوف ہے۔

(۲۵) پروفیسر ڈاکٹر علامہ محمد طاہر القادری صاحب بیان فرماتے ہیں۔

''بعض ماہرین لغت کے نزدیک انسان انس سے مشتق ہے۔ یعنی وہ ہستی جسے کسی سے محبت ہوجائے جبکہ بعض نے لفظ انسان کا مادہ نسی بھی بیان کیا ہے۔ اسی سے نسیان یعنی بھول ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے۔ اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانْ۔ انسان خطا اور نسیان سے مرکب ہے۔ اس بنا پر بھول چک اور خطا کا عنصر انسان کی شرکت اور خمیر میں شامل ہے درحقیقت اپنی خلعت کے

Marfat.com

اعتبار سے انسان پران دونوں معنوں کا اطلاق ہوتا ہے۔ یعنی انسان ''انس اور نسیان،، دونوں ہی سے عبارت ہے انس کے درجہ کمال تک پہنچنے کا لازمی نتیجہ نسیان ہے۔ یعنی انسان جب کسی سے مانوس ہوجاتا ہے۔ تو یہ انس رفتہ رفتہ محبت وشیفتگی کا روپ دھار لیتی ہے۔ پھر محبت کی بڑھتی ہوئی شدت جب انہماک اور استغراق کے مراحل سے گزرتی ہے۔ تو محبّ فنافی المحبوب ہوجاتا ہے اس مقام پر غیر کا نقش اسکی لوح دل سے محو ہوجاتا ہے۔ اور وہ اپنے محبوب کی یاد میں اس طرح سرشار وخود فراموش رہنے لگتا ہے۔ کہ اسے ہر سوسوائے محبوب کے کچھ دیکھائی ہی نہیں دیتا گویا اسکی نظر میں محبوب کا غیر کلیتًا معدوم ہوجاتا ہے۔ تصوف انسان کو فنافی اللہ کی اسی منزل سے ہمکنار کردینے کا نام ہے''۔

اے مسافر راہ عشق اب یہاں دیکھئے نتیجتًا یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ تصوف حقیقت انسانی کے حوالے سے جوہر انسانیت کی تکمیل اور امتیاز انسانیت کا نقطہ کمال ہے۔ گویا تصوف سے مراد وہ طریق زندگی ہے۔ جس میں انسان اللہ تعالیٰ کی محبت میں اسقدر فنا ہوجائے کہ اس کے حکم کی کوتاہی کا کوئی خیال بھی دل میں نہ آئے۔ اور غیرارادی طور پر بھی اس کا قدم جادہ محبت واطاعت سے ہٹنے نہ پائے۔

تصوف کی یہ بنیادی حقیقتیں قرآن وسنت اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہ میں بڑی واضح اور جامع طور پر موجود ہیں۔ کیا یہ مقامات تصوف دین کی اصل نہیں ہیں؟ کون کہتا ہے کہ تصوف بعد کی پیداوار ہے؟ اسی تصوف کی تبلیغ وترویج کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ یہی کتاب وحکمت کی تعلیم تھی۔ اور یہی تزکیہ نفس تھا۔ اسی مسلک کو لے کر اولیائے کرام اور صوفیائے عظام آگے بڑھے۔

Marfat.com

تصوف کا قرآنی ماخذ

صوفیائے کرام اپنے مسلک کی تائید جن قرآنی آیتوں سے کرتے ہیں۔ وہ اہل ذوق کے مطالعہ اور فرحت کے لئے پیش خدمت کی جارہی ہیں۔ اکابر اولیاء اللہ انہی پر عمل پیرا رہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں بھی انہی پر کار بند رکھے لیکن یہاں صفحات کی قلت کے باعث ترجمہ ہی پیش کیا جائے گا۔

(۱) فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○

ترجمہ:۔ ''اور جب آپ ارادہ کرلیں (کسی بات کا) تو پھر توکل کرو اللہ پر بے شک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے توکل کرنے والوں سے''۔

(سورہ آل عمران آیت ۱۵۹ پارہ ۴)

(۲) اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ○ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

ترجمہ:۔ ''بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے بدلتے رہنے میں بڑی نشانیاں ہیں اہل عقل کے لئے۔ وہ عقل مند جو یاد کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے اور غور کرتے رہتے ہیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں (اور تسلیم کرتے ہیں) اے ہمارے مالک! نہیں پیدا فرمایا تو نے یہ (کارخانہ حیات) بے کار۔ پاک ہے تو ہر عیب سے بچالے ہمیں آگ کے عذاب سے''۔

(سورہ آل عمران آیت ۱۹۰، ۱۹۱، پارہ ۴)

Marfat.com

(۳) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○

ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! صبر کرو اور ثابت قدم رہو (دشمن کے مقابلہ میں) اور کمر بستہ رہو (خدمت دین کے لئے) اور ہمیشہ اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ (اپنے مقصد میں) کامیاب ہوجاؤ''۔ (سورہ آل عمران آیت ۲۰۰ پارہ ۴)

(۴) وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ○

ترجمہ:۔ ''اے میری قوم! مغفرت طلب کرو اپنے رب سے پھر (دل وجان سے) رجوع کرو اسکی طرف وہ اتارے گا آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش اور بڑھادے گا تمہیں قوت میں تمہاری پہلی قوت سے اور نہ منہ موڑو (اللہ تعالیٰ سے) جرم کرتے ہوئے''۔ (سورہ ھود آیت ۵۲ پارہ ۱۲)

(۵) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ○ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰی یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ○

ترجمہ:۔ ''سو آپ پاکی بیان کیجئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اور ہو جایئے سجدہ کرنے والوں سے اور عبادت کیجئے اپنے رب کی یہاں تک کہ آجائے آپ کے پاس الیقین (موت)''۔ (سورہ حجر آیت ۹۸، ۹۹ پارہ ۱۴)

(۶) وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○

ترجمہ:۔ ''اور رجوع کرو اللہ تعالیٰ کی طرف سب کے سب اے ایمان والو! تا کہ تم (دونوں جہانوں میں) بامراد ہوجاؤ''۔

(سورۃ النور، آیت ۳۱، پارہ ۱۸)

(۷) وَتَوَكَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ وَ كَفٰی بِهٖ بِذُنُوْبِ

Marfat.com

عِبَادِہٖ خَبِیْرًا ○

ترجمہ:۔ ''اور آپ بھروسہ کیجئے ہمیشہ زندہ رہنے والے پر جسے کبھی موت نہیں آئے گی اور اسکی حمد کے ساتھ پاکی بیان کیجئے۔ اور اس کا اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہونا کافی ہے،،۔ (سورہ الفرقان آیت ۵۸ پارہ ۱۹)

(۸) اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ○

ترجمہ:۔ ''یہ لوگ ہیں جنہیں دیا جائے گا ان کا اجر دومرتبہ بوجہ ان کے صبر کے اور وہ دور کرتے ہیں نیکی کے ساتھ برائی کو نیز اس مال سے جو ہم نے ان کو دیا ہے خرچ کرتے رہتے ہیں اور جب وہ سنتے ہیں کسی بیہودہ بات کو تو منہ پھیر لیتے ہیں اس سے اور کہتے ہیں ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں تم سلامت رہو ہم جاہلوں سے الجھنے کے خواہاں نہیں ہیں،،۔

(سورہ القصص آیت ۵۴، ۵۵ پارہ ۲۰)

(۹) وَ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

ترجمہ:۔ ''اور جو بلند ہمت مصروف جہاد رہتے ہیں ہمیں راضی کرنے کے لئے ہم ضرور دکھا دینگے انہیں اپنے راستے اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہر وقت محسنین کے ساتھ ہے''۔ (سورہ العنکبوت آیت ۶۹ پارہ ۲۱)

(۱۰) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○

ترجمہ:۔ ''اے لوگو! ڈرتے رہا کرو اپنے رب سے اور ڈرو اس دن سے کہ

Marfat.com

نہ بدلہ دے سکے گا کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے اور نہ بیٹا بدلہ دے سکے گا اپنے باپ کی جانب سے کچھ بھی بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور نہ دھوکا دے تمہیں دنیوی زندگی اور نہ فریب میں مبتلا کرے تمہیں اللہ سے وہ بڑا مکار دھوکا باز''۔

(سورہ لقمن آیت ۳۲ پارہ ۲۱)

(۱۱) قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَّاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

ترجمہ:۔ ''آپ فرمایئے! اے میرے بندو جو ایمان لے آئے ہو ڈرتے رہا کرو اپنے رب سے (اور یاد رکھو) ان کے لئے جنہوں نے نیک اعمال کئے اس دنیا میں نیک صلہ ہے اور اللہ کی زمین بڑی وسیع ہے (مصائب و آلام میں) صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا''۔ (سورہ الزمر آیت ۱۰ پارہ ۲۳)

(۱۲) وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○

ترجمہ:۔ ''اور جو شخص صبر کرے اور (طاقت کے باوجود) معاف کر دے تو یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے''۔ (سورہ شوریٰ آیت ۴۳ پارہ ۲۵)

(۱۳) وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ○

ترجمہ:۔ ''اور ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں تا کہ ہم دیکھ لیں تم میں سے جو مصروف جہاد رہتے ہیں اور صبر کرنے والے ہیں اور ہم پرکھیں گے تمہارے حالات کو''۔

(۱۴) اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا

Marfat.com

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○

ترجمہ:۔ ''خوب جان لو! کہ دنیوی زندگی محض کھیل ،تماشا اور (سامان) آرائش ہے۔ اور آپس میں (حسب ونسب پر) اترانا اور ایک دوسرے سے زیادہ مال اور اولاد حاصل کرنا ہے۔ اسکی مثال یوں سمجھو جیسے بادل برسے اور نہال کردے کسانوں کو اس کی (شاداب وسرسبز) کھیتی۔ پھر وہ (یکایک) سوکھنے لگے تو تو اسے دیکھے کہ اس کا رنگ زرد پڑ گیا ہے۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہوجائے اور دنیا پرستوں کے لئے سخت عذاب ہوگا اور خدا پرستوں کے لئے اللہ کی بخشش اور اسکی خوشنودی ہوگی اور نہیں ہے دنیوی زندگی مگر نرا دھوکا،،۔

(سورہ الحدید آیت ۲۰ پارہ ۲۷)

(۱۵) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

ترجمہ:۔ ''اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں پس اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے ایمان والوں کو،،۔ (سورہ التغابن آیت ۱۳ پارہ ۲۸)

(۱۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ○

ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! اللہ کی جناب میں سچے دل سے توبہ کرو،،۔

(سورہ التحریم آیت ۸ پارہ ۲۸)

(۱۷) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ○

ترجمہ:۔ ''اور ذکر کیا کرو اپنے رب کے نام کا اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو''۔ (سورہ مزمل آیت ۸ پارہ ۲۹)

(۱۸) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ○ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ○

ترجمہ:۔ ''بے شک اس نے فلاح پائی جس نے اپنے آپ کو پاک کیا۔ اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا،،۔ (سورہ الاعلی آیت ۱۴،۱۵ پارہ ۳۰)

Marfat.com

تصوف کا تاریخی پس منظر:

برادران اسلام آپ یہ تو سمجھ چکے ہیں کہ تصوف ہے کیا۔ اب ایک اور وضاحت آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ کہ تصوف کی ابتداء کہاں سے ہوئی۔

علم تصوف کا نکار صرف وہ لوگ کرتے ہیں ۔ جو تھوڑا سا اور وہ بھی صرف ظاہری علم رکھتے ہیں۔ اور اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگ کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک سے صرف اتنا لیتے ہیں۔ جس سے شریعت کے مخالفین سے جھگڑے کے وقت دلائل تیار کرسکیں۔ اور بدقسمتی سے ہمارے اس زمانے کے لوگ اس طرف (لڑائی جھگڑے) کچھ زیادہ ہی مائل ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس سے لوگوں میں مقبولیت مل جاتی ہے۔ اور پھر مال وزر بھی ہاتھ آجاتا ہے۔

حضرت شیخ ابو النصر عبداللہ بن علی السراج الطّوسی رحمۃ اللہ علیہ ''اللمع'' کے اندر ارشاد فرماتے ہیں۔

''آپ کو بہت کم ایسے لوگ ملیں گے جو ہمارے بیان کردہ علم (علم تصوف) کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ علم ایسا ہے۔ جو خاص لوگوں کے حصے میں آتا ہے اس میں کڑواہٹ ہوتی ہے۔ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اس کا نام سنتے ہی انسان تھکا ہوا محسوس ہونے لگتا ہے۔ دل کو غمزدہ کرنے والا ہے۔ آنکھوں میں آنسو لاتا ہے۔ بڑے کو چھوٹا اور چھوٹے کو بڑا کردیتا ہے۔ لہٰذا ایسے علم کے قریب کوئی کیسے جائے گا؟ اس کا مزہ کیسے چکھے گا؟ کیسے اس کے پاس آئے گا۔ جبکہ نفس کے بہلانے کے لئے اس میں کچھ بھی نہیں ہوتا، اس کا دارومدار ہی نفس مارنے پر ہوتا ہے۔ حس ختم کرنے پر ہوتا ہے۔ اور یہ اپنے ارادوں سے دوری

Marfat.com

کا نام ہے۔ اور یہی ایک درجہ ہے جس کی بنا پر علماء اس علم کو چھوڑ چکے ہیں۔ وہ ایسے علوم میں مشغول ہیں۔ جن میں مشقت نہ آئے اور وہ ایسا علم پڑھتے ہیں جس میں آزادی ہو، گنجائش مل سکے اور مسئلہ کو توڑا موڑا جا سکے۔ دراصل نفسانی خواہشات یونہی پوری ہوتی ہیں اور جو لوگ حقوق الٰہیہ ادا کرنے سے جھاگتے ہیں۔ نفسانی تسکین تلاش کرتے ہیں۔ اور سرکش نفس پر کم سے کم بوجھ ڈالنا چاہتے ہیں وہ لازماً ایسا ہی علم پڑھیں گے۔ حقیقی علم اللہ ہی کے پاس ہے،،۔(اللمع صفحہ ۴۷)

عہد نبوت صلی اللہ علیہ وسلم و دور صحابہ رضی اللہ عنہ:

تصوف کی ابتدا بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہو چکی تھی۔ بلکہ حضور نبی رحمت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کا مقصد ہی کتاب و حکمت کی تعلیم دینا اور تزکیہ نفس کرنا تھا۔ اور یہ اعمال ہی تصوف کی بنیاد ہیں۔ اگر ہم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا تجزیہ کریں تو تصوف کے تمام رنگ نظر آتے ہیں۔

بچپن میں معصومیت، بے فائدہ کھیل کود سے اجتناب، پاکیزہ جوانی میں ایماندار تاجر کی حیثیت سے رزق حلال کا حصول اور طہارت و پاکیزگی کے ساتھ اخلاق حسنہ اور نیک کردار کا بے مثال نمونہ تھا۔ صادق اور امین نبوت سے قبل غار حرا میں گوشہ نشینی، مادی دنیا سے بے نیاز ہو کر کچھ وقت تنہائی میں بیٹھ کر غور و فکر کرنا۔ معرفت الٰہی، معرفت کائنات اور معرفت نفس انسانی کا حصول، معرفت الٰہی کے لئے یا تو غار حرا تھی۔ یا شب بھر کی تنہائی یا رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف، کچھ وقت کے لئے دنیا سے کٹ کر خالق کی طرف روحانی عروج، رات کے سناٹوں میں، وقت تہجد کی خاموشی میں، چپکے چپکے اپنے خالق کو یاد کرنا تصوف ہی ہے۔ کفار کی تکلیفوں پر صبر اور توکل کرنا ان کے ظلم کے بدلے دعا دینا، عفوو

Marfat.com

درگزر کی انتہا کر دینا، سراپائے رحمت اور پیکر تسلیم رہنا، جیتے جاگتے معاشرے میں رہ کر زہد، قناعت اور فقر کی بلندیوں کو چھو لینا، شدید اور نامساعد حالات میں بھی تبلیغ دین اور ترویج اسلام کے لئے مساعی جمیلہ، کیا یہ سب کچھ تصوف ہی نہیں؟

معلم انسانیت، مکارم اخلاق، منبع جود وسخا، یاد الٰہی میں استغراق، خوف الٰہی میں توبہ واستغفار، دنیا سے زہد واستغناء، فقر میں فخر، مصیبت میں پیکر صبر ورضا اور توکل کی انتہا، زندگی سراپا ایثار ومحبت، جہد مسلسل، مجسم صدق وصفا او رجلال وجمال کا حسین امتزاج یہ سب کچھ کیا ہے؟ یہ تصوف کی بنیادیں ہی تو ہیں جن پر دین اسلام کی عظیم الشان عمارت کھڑی ہے۔

اور اسی سنت کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے اپنایا۔ اسی پیغام حق کو لوگوں تک پہنچایا۔ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہ اہل بیت اطہار صحابہ کبار رضی اللہ عنہ اور اصحاب صفہ کا یہی مسلک تھا۔ سلوک کا یہی راستہ ہے جسے طریقت کا نام دیا گیا ہے۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایثار، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زہد وتقویٰ، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا صبر وتوکل اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا استغناء اور صبر ورضا کس سے پوشیدہ ہے۔ ان کی زندگیوں میں صوفیانہ رنگ نہیں تو اور کیا ہے؟

دور خلافت میں بھی درویشی ہی نظر آتی ہے۔ 'صوفیا نے بعد میں اسی مسلک کو اپنایا یہ تہذیب مدینہ ہی تھی۔ جس کو اولیاء کرام نے اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا، جو لوگ یونانی تہذیب وثقافت کو صوفیاء پر انڈھیلتے ہیں یا ایران کے تمدن کے چھاپ لگاتے ہیں۔ کیا وہ ان حقائق کو سامنے نہیں پاتے؟ اسلام ایک دین ہے اس کا اپنا ایک نظام ہے۔ اپنی ایک ثقافت اور کلچر ہے۔ یہ کسی دوسرے مذہب سے کچھ نہیں لیتا بلکہ کچھ دیتا ہے۔ یہ ہماری اپنی کمزوریاں تھیں کہ ہم نے اغیار کو

Marfat.com

موقع دیا کہ وہ یونانی، مجوسی، اور ہندووانہ تہذیب وثقافت کے میلے کچیلے رنگ اسلامی تصوف کے اجلے لباس پر بکھیر دیں۔ اور یہ کہ صوفی کو تارک الدنیا، رہبانیت کا شکار اور جوگی سادھو کے پیکر میں پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی بھر پور کوشش کی گئی کہ صوفی کو شریعت سے کیا مطلب؟ درویش کو بیوی بچوں سے کیا واسطہ؟ اللہ لوک کا آبادی میں کیا کام؟

صوفی کا مافوق الفطرت اور غیر اسلامی سا تصور پیش کر کے تصوف اور اسلامی تہذیب وتمدن کو غلط رنگ دے دیا گیا۔

حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور حضرت سیدنا امام حسین سید الشہداء علیہ السلام کا مقام طریقت بہت ارفع واعلیٰ اور بلند ہے۔ ان میں زہد، توکل، فقر، تسلیم ورضا اور ورع وتقویٰ کی صفات بدرجہ اتم موجود تھیں۔ حضرت امام حسن علیہ السلام نے صرف اس لئے اقتدار حضرت معاویہ کو دے دیا کہ مسلمانوں میں خون ریزی نہ ہو۔ زہد واستغناء کی اس سے بڑھ کر اور مثال کیا ہوسکتی ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے کمال صبر واستقامت سے جام شہادت نوش فرمایا۔ اہل بیت اطہار اور صحابہ کی زندگیاں امت کے صلحاء، صوفیاء اور اتقیا کے لئے مشعل راہ ہیں۔ جن میں اصحاب صفہ کا کردار نہایت اہم ہے۔ جو ہمہ وقت معلم انسانیت، رہبر کامل اور ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نور میں حاضر ہوکر دین سیکھا کرتے تھے۔ جہاں شریعت وطریقت اور حقیقت ومعرفت کے تمام اصول سمجھائے جاتے تھے۔ ان کی روحانی تربیت ہوتی تھی۔ حکمت سکھائی جاتی تھی۔ انہی اصحاب صفہ کی علمی روحانی اور فکری صلاحتیوں کا ایک زمانہ معترف ہے۔ ان میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ حضرت

Marfat.com

بلال رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ براء بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ زید بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ اور حضرت حارثہ بن نعمان زیادہ مشہور ہیں۔

ان کے مقام کا اندازہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخوبی ہوجاتا ہے۔ کہ آپ فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم اصحاب صفہ کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت ہمارا ایک ساتھی ہمیں قرآن پڑھ کرسنا رہا تھا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ حلقہ بنا کر بیٹھ جاؤ۔ ہم نے حلقہ بنایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مودب ہوکر بیٹھ گئے۔ آقائے نامدار حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ تم کیا کررہے تھے؟ ہم نے عرض کیا۔

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص ہمیں قرآن پڑھ کر سنا رہا تھا۔ اور ہمارے لئے دعا کررہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے کام میں دوبارہ مصروف ہوجاؤ۔ اللہ کا شکر ہے کہ میری امت میں ایک ایسی جماعت موجود ہے جس کے ساتھ بیٹھنے کا مجھے حکم ہوا ہے۔،،

یہ ہیں وہ نفوس قدسیہ جن کے نقش قدم کی پیروی صوفیا نے کی۔

مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کوفہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور مصر میں حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص نے اسی تصوف کی درس گاہیں قائم کیں۔ جہاں پر تصوف کے چراغ جلے، اوران چراغوں سے ہزاروں لاکھوں چراغ روشن ہوئے اور اسلام کی یہ روشنی دنیا کے کونے کونے میں صوفیاء کرام نے پہنچائی۔ جس کی ضیاء پاشیوں

Marfat.com

سے جہالت وگمراہی کے اندھیرے چھٹ گئے۔

دور تابعین رضی اللہ عنہ: (۱۷۰ ہجری تک):

تابعین ہی وہ بزرگ ہستیاں ہیں جنہوں نے حضور سید عالم آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو ایمان ویقین کی نظروں سے دیکھا، ان سے فیض حاصل کیا اور اس فیض کو آگے پہنچایا، دور تابعین عہد صحابہ کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اول تابعی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ دور صحابہ میں موجود تھے۔ اور وہ جنگ صفین میں حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف سے لڑتے ہوئے ۳۷ ہجری میں شہید ہو گئے

دور صحابہ رضی اللہ عنہ کے وقت اسلامی مملکت بہت وسیع ہو چکی تھی۔ اسلام دور دور تک پھیل چکا تھا۔ مفتوحہ علاقوں کی تہذیب وتمدن، مال ودولت کی کثرت اور دنیاوی جاہ وجلال کے عروج نے اسلام کی فطری سادگی اور روحانیت کو بہت متاثر کیا۔ تابعین کی مقدس جماعت نے صحیح اسلامی تشخص کو بیدار کرنے کی مساعی جملیہ فرمائی۔ یہ حضرات اپنے اپنے دور اور علاقے میں زہد وتقویٰ اور فقر واستغناء کا بہترین نمونہ قرار پائے۔ اسلامی وشرعی علوم مثلاً تفسیر حدیث، فقہ اور کلام میں بھی ان کا درجہ بہت بلند تھا۔ ان میں درج ذیل بزرگ ہستیاں ایسی ملتی ہیں جنہوں نے اپنے قول وفعل سے تصوف پر گہرا اثر ڈالا۔

(۱) حضرت سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام

(۲) حضرت اویس رضی اللہ عنہ بن عامر القرنی

(۳) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بصری

Marfat.com

(۵) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن

(٦) حضرت ہرم رحمۃ اللہ علیہ بن حیان

(۷) حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

(۸) حضرت مالک بن دنیار رحمۃ اللہ علیہ

(۹) حضرت سعید ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ

صاحبان حقیقت ومعرفت نے مخلوق خدا کو جو تعلیم دی اس کا خلاصہ یہ تھا۔

''دنیا میں رہ کر دنیا سے بے نیاز ہوجانا۔ یاد الٰہی اور خوف وتوکل کو شعار بنانا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی۔ تزکیہ نفس۔ تصفیہ اخلاق وکردار۔ عمل صالح پر استقامت، آخرت کو دنیا پر ترجیح دینا، دنیا کو دارالعمل جان کر آخرت کے لئے توشہ تیار کرنا۔ ذکر وفکر کرنا، اسلام کی تبلیغ وترویج کے لئے دن رات کو شان رہنا''۔

دور تبع تابعین (۲٦۰ ہجری تک):

تبع تابعین کا دور اسلامی تصوف میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس دور میں تصوف یعنی خالص اسلامی نظام حیات کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ تزکیہ نفس، زہد وتقویٰ اور ذکر الٰہی میں مداومت پیدا کرنے کے لئے صوفیاء کرام نے باقاعدہ تربیت گاہیں قائم کیں۔ جو خانقاہوں کے نام سے مشہور ہوئیں۔ طُریقت کے سلاسل قائم ہوئے اور ہر سلسلے نے باقاعدہ ایک تنظیم کے تحت مریدین کی اصلاح شروع کردی۔ ذکر وفکر کے حلقے قائم ہوئے۔ اصول وضوابط مقرر کئے گئے اور تصوف کو بہت عروج ملا۔ اگر اس دور کو تاریخ تصوف اسلام کا ''عہدزریں،، کہا جائے تو بے جانہ ہوگا۔

Marfat.com

دور صحابہ رضی اللہ عنہ کے بعد تابعین اور تبع تابعین نے بھی روحانی درس گاہیں اور تربیت گاہیں قائم کیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مدینہ منورہ میں حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن المسیب، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن حارث، حضرت سیدنا امام زین العابدین بن الحسین بن علی المرتضٰی علیہ السلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ۔

مکہ مکرمہ میں۔ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بن جبیر، حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہ وغیرہ۔

کوفہ میں۔ حضرت علقمہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اسود بن یزید االنخعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

بصرہ میں۔ حضرت خواجہ بصری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

شام میں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، حضرت رجا بن حیوۃ الکندی رحمۃ اللہ علیہ اور مکحول بن ابی مسلم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

مصر میں۔ حضرت ابو الخیر مرثد رحمۃ اللہ علیہ بن عبداللہ، حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

یمن میں۔ حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت یحیٰی رحمۃ اللہ علیہ بن کثیر وغیرہ۔

ان کے علاوہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام احمد بن جنبل رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ،

Marfat.com

حضرت بشر بن حارث الحافی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت احمد بن حضرویہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم نے بھی روحانی تربیت کے لئے خانقاہیں قائم کیں۔

تبع تابعین تا گیارھویں صدی ہجری تک:

تبع تابعین کے بعد اولیاء صوفیاء کرام شب وروز کی محنت سے مخلوق خدا کو مقربین بارگاہ الٰہی بناتے رہے۔ بالخصوص المختصر کہ پانچویں اور چھٹی صدی ہجری میں چند ایسی شخصیات اس کائنات میں جلوہ افروز ہوئیں کے جن کے علوم کی شہرت چاردانگ عالم میں پھیل گئی۔ انہوں نے ان تمام مبہم اور پیچیدہ نظریات کی تفسیر وتشریح کی جنہیں تصوف میں مختلف راستوں سے منکرات تصوف نے داخل کرکے بہت سی غلط فہمیاں پیدا کردی تھیں ان میں سر فہرست مخدوم الاولیاء حضرت سیدنا علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نام شامل ہیں۔

ان کے علاوہ حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ، سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابو حفص شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ بن عمر بن محمد بن عبداللہ سہروردی، حضرت شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ العالم بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم۔

یہ اولیاء کرام علم وعمل اور پابندی شرع میں بہت ممتاز تھے۔ تبلیغ وترویج

Marfat.com

اسلام ان کی زندگی کا اولین مقصد تھا۔ ان کے حلقہء ارادت میں بیٹھنے والوں کی تعداد لاکھوں پر مشتمل تھی۔ جنہوں نے اس عمل تصوف کو بعد میں جاری وساری رکھا۔ انہوں نے ہر دور میں بدعات کو دور کیا اور تصوف پر غیر شرعی اثرات کو اپنی روحانی اور اخلاقی قوتوں سے زائل کیا۔ یہ دور خاص طور پر برصغیر پاک وہند اور سمرقند بخارا میں تصوف کے عروج کا دور تھا۔ اس دور میں اسلامی تشخص خاص طور پر ہندو مذہب کے مقابلے میں بہت نمایاں ہوا۔ اور اسی دور میں ''سماع،، کا بھی رواج ہوا۔ اور تصوف میں سلسلہ چیشت اہل بہشت نے سماع کو اہم مقام دیا۔

گیارھویں صدی ہجری تا حال:

اس دور میں بھی ایسی شخصیات ملتی ہیں جنہوں نے تصوف کی حقیقت کو برقرار رکھا۔ اور اس پر کسی غلط نظریئے کو مسلط نہیں ہونے دیا۔ چونکہ یہ دور مادیت اور فرقہ پرستی کا ہے لیکن پھر بھی اولیائے کاملین نے تمام لغویات کا رد فرما کر کلمہ حق جاری رکھا۔ اور تعلیمات تصوف پر خود بھی عمل پیرا رہے اور مخلوق خدا کو بھی اس سے روشناس فرمایا۔ اس دور میں سلسلہ عالیہ قادریہ، نقشبندیہ اور چشتیہ نے بہت ترقی کی۔ ان سلاسل کے صوفیاء عظام نے شب وروز ان تھک محنت کی اور اس پاکیزہ شجر کی آبیاری فرمائی۔ اس دور کے چند مشہور اولیاء اللہ کے ناموں کا ذکر کیا جارہا ہے۔ جنہوں نے اپنے قول وفعل سے مخلوق خدا کو معرفت الٰہی کا راستہ دکھایا۔

حضرت خواجہ محمد معصوم نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں محمد میر قادری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بہاول شیر ملتانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت باواجی فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت الحاج الحافظ پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت

Marfat.com

شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مخلص الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ حسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، پیر صاحب آف مانکی شریف رحمۃ اللہ علیہ، پیر صاحب آف زکوڑی شریف رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بابو غلام سرور رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ، اعلیٰحضرت مجدودین وملت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید قلندر علی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد حفیظ اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید انور حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر محمد کرم شاہ الا زہری رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ موہری شریف وغیرہم۔

ان اولیاء عظام نے ہر حال میں تعلیمات تصوف کو جاری وساری رکھا اور کٹھن سے کٹھن حالات میں بھی مجاہدہ وریافت میں مشغول برمعمول رہے۔ اور اسی طرح یہ نظام تصوف دور عہد رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک قائم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قیامت تک اسی طرح قائم رکھے۔ آمین

صوفی کیا ہے:

ابتداء میں ایک قول نقل کیا گیا تھا۔ جس میں حضور داتا صاحب کی عبارت لطیف کو پیش کیا گیا تھا۔ کہ تصوف کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم صوفی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''صوفی وہ ہے جو خود کو فنا کر کے حق کے ساتھ مل جائے او خواہشات نفسانیہ کو مار کر حقیقت سے پیوستہ ہو جائے،،۔

(۱) حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

'''صوفی وہ ہے جو نفس کی آفتوں اور اسکی برائیوں سے خالی۔ خدا کے نیک راستے پر چلنے والا، حقائق کو گرفت میں لینے والا اور اپنے دل کو مخلوق کے

Marfat.com

درمیان غیر متحرک محسوس کرنے والا ہو اور وہ ایک بندہ جس کو اللہ تعالیٰ نے صفائے قلب عطا فرمائی ہو''۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۷۱۸)

(۲) حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''صوفی وہ ہے کہ جب بولتا ہے تو اس کی زبان حقائق کی ترجمان ہوتی ہے اور جب خاموش ہوتا ہے تو اس کے اعضاء قطع علائق پر زبان حال سے شہادت دیتے رہتے ہیں۔ آپ کا یہ بھی قول ہے کہ صوفیاء وہ ہیں جنہوں نے تمام چیزوں پر خدائے عزوجل کو ترجیح دی۔ اور اس کو پسند کرلیا تو خدائے عزوجل نے بھی تمام چیزوں پر ان کو ترجیح دی اور پسند کرلیا،،۔

(مناقب رومی صفحہ ۷ بحوالہ مراۃ الاسرار)

(۳) حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ صوفی کے بارے میں لکھتے ہیں۔

''کہ صوفی دونوں جہانوں میں اللہ کے سوا کسی کو نہیں دیکھتا،،۔

(۴) حضرت ابن ابی سعدان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''صوفی وہ ہے جو احوال وآثار کی تاثیر وتصوف سے نکل گیا ہو،،۔

(۵) حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''صوفی وحدانی الذات ہوتا ہے نہ اس کو کوئی قبول کرتا ہے۔ اور نہ وہ کسی کو قبول کرتا ہے۔ اس کے بصر و بصیرت میں اللہ من حیث الظاہر اور اللہ من حیث الباطن بس جاتا ہے۔ وہ غیر اللہ سے منقطع ہو جاتا ہے،،۔

(۶) حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''صوفی وہ ہے جو خدا ہی سے تعلق رکھتا ہو، خدا ہی کا تصور کرتا ہو اور خدا سے محبت کرتا ہو''۔

(۷) حضرت رابعہ بصریہ فرماتی ہیں۔

Marfat.com

''صوفی وہ ہے جس کے دل میں خدا کی محبت اس طرح سما جائے کہ کسی دوسرے سے محبت کرنے کی گنجائش ہی نہ رہے،،۔

(۸) حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''صوفی وہ ہے جس میں فقر، زہد اور محبت یہ تین چیزیں پائی جائیں،،۔

(۹) حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور قول نقل کیا جاتا ہے۔

''صوفی وہ ہے جو اپنی ہستی خدا کی ہستی میں فنا کردے۔ جس قدر زیادہ فنافی اللہ ہوتا ہے اسی قدر زیادہ عرفان حاصل کرتا ہے،،۔

(۱۰) حضرت شیخ ابو النصر سراج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''صوفی وہ ہے جس کے سینے میں عشق الٰہی کی آگ جلتی رہے۔ اور خدا کے سوا جو کچھ ہے اسے جلا کر خاکستر کردے۔ نیز صوفی کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ خدا پر نظر رکھتا ہے۔ اور اس کا مقصود و مطلوب تمام تر خدا ہی ہوتا ہے۔ ماسوا اور لایعنی مشاغل سے اسے کوئی واسطہ نہیں ہوتا،،۔

(۱۱) حضرت ابو بکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''صوفی وہ ہے جس کے نزدیک اسکی اطاعت بھی گناہ ہو پس استغفار کرتا رہے،،۔

(۱۲) حضرت سہیل عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''صوفی وہ ہے جو کدورت سے صاف ہو اور تفکر سے پر ہو اور قرب حق عزوجل میں بشریت سے منقطع ہو اور اسکی آنکھوں میں خاک اور سونا برابر ہو،،۔

(۱۳) حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''صوفی وہ ہے جو سوائے اللہ تعالیٰ کے دنیا اور خلق میں مشغول نہ ہو،،۔

(۱۴) حضرت ابو علی احمد محمد الرودباری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

''صوفی وہ ہے جو صفائے قلب کے ساتھ صوف پوشی اختیار کرتا ہے۔ ہوائے نفسانی کو سختی کا مزہ چکھاتا ہے۔ شرح مصطفوی کو لازم کر لیتا ہے۔ اور دنیا کو پس پشت ڈال دیتا ہے''۔

(۱۵) میرے پیرو مرشد شیخ الاسلام حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر بے ریا و با صفا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''صوفی کا اصل مقصود مطلوب صرف رضائے الٰہی ہے۔ اس کا مرنا جینا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا گویا کہ ہر قول و فعل اللہ ہی کے لئے ہوتا ہے۔ وہ فنا و بقاء کی منزلیں عبور کر لیتا ہے۔ اور حق تعالیٰ کے ماسوا سے جدا اور بیگانہ ہو جاتا ہے''۔

قارئین محتشم! صوفی عربی زبان کا لفظ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔

''عربی زبان میں ایسی وسعت ہے کہ اس کا احاطہ نبی کے سوا کسی سے ممکن نہیں حضرت ابو النصر سراج فرماتے ہیں کہ ''حضرت حسن بصری کے دور میں یہ لفظ متعارف ہو چکا تھا۔ آپ، نے کئی صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک صوفی دیکھا جو طواف کر رہا تھا میں نے اسے کوئی چیز دینا چاہی لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ میرے پاس چار دانگ موجود ہیں زیادہ کی ضرورت نہیں،،۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''اگر ابو ھاشم 'صوفی سے میری ملاقات نہ ہوتی تو مجھے ''ریا،، کی حقیقت کا پتہ نہ چلتا''۔ (اللمع، صفحہ ۸۲)

حضرت امام قشیری اور حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یوں ہے۔

''ابو ھاشم صوفی سے پہلے بھی بہت سے بزرگان دین تھے جو زہد، ورع، توکل محبت اور دوسرے معاملات دین میں ایک خاص مقام حاصل کر چکے تھے۔

Marfat.com

لیکن پہلے شخص جو ''صوفی،، کے لقب سے مشہور ہوئے وہی تھے۔ ان سے قبل اور کوئی شخص اس نام سے یاد نہیں کیا گیا،، (رسالہ قشیریہ ونفحات الانس)

حضرت محمد بن اسحٰق بن یسار اور دیگر حضرات کی طرف سے ایک واقعہ یوں ملتا ہے۔

''کہ دور اسلام سے قبل ایک مرتبہ مکہ شریف کو خالی کر دیا گیا تھا۔ خانہ کعبہ کا طواف کرنے والا ایک شخص بھی موجود نہ تھا۔ اس دوران دور کہیں سے ایک صوفی آیا کرتا۔ وہ طواف کرتا اور واپس چلا جاتا''۔ (اللمع صفحہ ۸۲)

حضرت ابو الحسن علی بن عثمان ہجویری اپنی شہرہ آفاق تصنیف کشف المحجوب میں یوں رقمطراز ہیں۔

''اہل علم حضرات نے اس اسم کی تحقیق میں بہت کچھ کہا اور کتابیں تصنیف فرمائی۔ ان میں سے ایک جماعت کہتی ہے۔ کہ صوفی کو اس لئے صوفی کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ''صوف،، کا لباس پہنتے ہیں۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ وہ اول صف میں ہوتے ہیں۔ ایک جماعت یہ کہتی ہے۔ کہ یہ اصحاب صفہ کی نیابت کرتے ہیں۔ بعض نے یہ کہا کہ یہ نام صفا سے ماخوذ ہے۔ غرضیکہ ہر وجہ تسمیہ میں طریقت کے کثرت لطائف ہیں لیکن اگر لغوی معنی اعتبار کیا جائے تو معنی بعید از مفہوم ہو جاتا ہے۔ چونکہ ہر حالت میں ظاہر و باطن کی صفائی محمود و پسندیدہ ہے۔ اور اس کی ضد کدورت سے اجتناب کرنا مقصود ہے۔ جیسا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ ''ذَهَبَ صَفْوَةُ الدُّنْيَا وَبَقِيَ كَدِرُهَا'' (دنیا کی پاکیزگی جاتی رہی اور اسکی کدورت باقی رہ گئی) گویا صوفی میں لطیف و پاکیزہ چیزوں کے نام سے اسکی صفائی مراد ہے۔ چونکہ صوفیاء کرام اپنے اخلاق و معاملات کو مہذب و پاکیزہ بنا کر طبعی آفتوں سے نفرت کرتے ہیں۔ اس بنا پر انہیں صوفی کہا جاتا ہے''۔

Marfat.com

پھر آپ فرماتے ہیں۔

مَنْ صَفَا الْحُبَّ فَهُوَ صَافٍ وَمَنْ صَفَا الْحَبِيْبَ فَهُوَ صُوْفِيٌّ۔

جس کی محبت پاک وصاف ہے وہ صافی ہے اور جو دوست میں مستغرق ہوکر اس کے غیر سے بری ہو وہ صوفی ہے۔

لہٰذا باعتبار لغت اس کے معانی مشتقات کسی چیز کے ساتھ صحیح نہیں بنتے کیونکہ اس لفظ کے یہ معنی لغوی تعریف سے بہت بلند وارفع ہیں۔ اس کے معنی کی کوئی جنس نہیں ہے۔ جس سے اس کو ماخوذ قرار دیا جائے۔ اس لیے کہ کسی چیز سے ماخوذ ومشتق ہونا جنسیت کا متقاضی ہوتا ہے۔ اور جس میں کدورت ہو وہ صاف وشفاف کی ضد ہوتی ہے۔ اور کسی چیز کو ضد سے مشتق نہیں کرتے۔ لہٰذا عرفاء کے نزدیک یہ معنی اظہر من الشّمس ہیں اس کے لئے نہ کسی تعبیر کی ضرورت ہے نہ کسی اشارہ کی۔

لِاَنَّ الصُّوْفِيَّ مَمْنُوْعٌ عَنِ الْعِبَارَةِ وَالْاِ شَارَةُ○

اس لئے کہ صوفی کے معنی کے لئے عبارت واشارہ کی ممانعت ہے۔

(کشف المحجوب)

ایک تحقیق یہ ہے کہ صوفی کا لفظ ''صفہ،، سے مشتق ہے۔ اہل صفہ وہ نفوس قدسیہ تھے۔ جو عہد رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں مسجد نبوی شریف کے صفہ پر دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی قربت میں رہتے تھے۔ ان کی تعداد مختلف اوقات میں ستر سے چار سو تک بتائی گئی ہے۔ یہ لوگ توکل علی اللہ کی حقیقی تصویر تھے۔ اور قناعت کے پیکر تھے۔ غربت کی حالت میں دنیا کی آسائشوں کو چھوڑ کر رجوع الی اللہ کئے ہوئے رضائے الٰہی پر مطمئن اور مسرور نظر آتے تھے۔ جب صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چہرہ انور کی زیارت کرتے تو

Marfat.com

سب بھوک پیاس دور ہوجاتی۔ ان کا اصول حیات صرف یہ تھا ''کہ مرضی مولیٰ ازھمہ اولیٰ،،ان کی صفتوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بھی بیان فرمایا ہے۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ○

''اور ان لوگوں کو مت نکالو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اور اسکی خوشنودی چاہتے ہیں''۔

زھد وتقویٰ ان کا خاص وصف تھا اور متاع دنیا سے بالکل بے نیاز ہوکر صرف ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ معلم انسانیت تاجدار کائنات ﷺ سے کتاب وحکمت کی تعلیم حاصل کرتے۔ جہاد میں حصہ لیتے اور بعض اوقات انہیں مدینہ منورہ سے باہر تبلیغ دین کے لئے بھیجا جاتا تھا۔ ان میں بہترین مبلغ اسلام بھی تھے۔

قارئین محترم! بندہ ناچیز نے آپ کی خدمت میں بے شمار حوالہ جات مستند ومعتبر صحت کے ساتھ پیش کئے ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ صوفی تمام صفات حسنہ کا مظہر ہوتا ہے۔ اور جس شخص میں قرآن وسنت کے مطابق جامع صفات پائی جائیں اسے صوفی کہا جائے گا۔

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ○

''اور اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے احسان کرنے والوں کے ساتھ،،۔

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ○

''بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت محسنین کے قریب ہے،،۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ○

''بے شک اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے راضی ہوگیا،،۔

Marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْاعَنْہُ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○

اللہ ان پر راضی ہوااور وہ اللہ پر راضی ہوئے یہی بہت بڑی کامیابی ہے

اب ہم متعلقات تصوف اگلی فصلوں میں بیان کریں گے یہ مضمون بھی طوالت کے ڈر کے باعث مختصر کر کے پیش کیا گیا ہے تا کہ ضروری بحث یارانِ طریقت کو صحیح طریقے سے ذہن نشین ہو جائے۔ اور عمل کا باعث بنے۔

Marfat.com

تکمیل سلوک وتصوف

شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت:

سلوک وتصوف کی تکمیل ان چار مقامات کے مکمل کرنے میں ہے۔

حضور داتا گنج بخش اپنی کتاب کشف المحجوب میں لکھتے ہیں۔

''منکران طریقت سے پوچھو کہ انکار تصوف سے ان کی کیا مراد ہے؟ اگر صرف اسم تصوف کے نام سے انکار ہے تو خیر اور اگر معنی سے انکار ہے تو اس کا مطلب مکمل شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام اخلاق حسنہ کا انکار ہے،،۔

گلزار سروری میں ان مقامات کی چار وجوہات بیان کی گئی ہیں۔

پہلی وجہ:

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِیْعَۃُ اَقْوَالِیْ وَطَرِیْقَۃُ اَفْعَالِیْ وَحَقِیْقَۃُ اَحْوَالِیْ وَمَعْرِفَۃُ اَسْرَارِیْ۔

ترجمہ:۔ ''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریعت میری گفتگو ہے اور طریقت میرا کردار ہے اور حقیقت میرا حال ہے اور معرفت میرے بھید کا مشاہدہ ہے،،۔

دوسری وجہ:

شریعت ہمچو شیر است وطریقت ہمچو جفرات است وحقیقت ہمچو مسکہ ست ومعرفت ہمچو روغن خالص است۔

ترجمہ:۔ ''شریعت دودھ کی مانند ہے۔ اور طریقت دہی کی مانند ہے اور حقیقت مکھن کی مانند ہے۔ اور معرفت خالص گھی کی مانند ہے،،۔

Marfat.com

تیسری وجہ:

شریعت ہمچو درخت است وطریقت ہمچو شاخ است وحقیقت ہمچو برگ است ومعرفت ہمچو میوہ است۔

ترجمہ:۔ ''شریعت ایک درخت کی طرح ہے۔ اور طریقت شاخ کی طرح ہے۔ اور حقیقت پتوں کی طرح ہے۔ اور معرفت پھل کی طرح ہے''۔

چوتھی وجہ:

شریعت ہمچو پوست است وطریقت ہمچو گوشت است وحقیقت ہمچو استخوان است ومعرفت ہمچو مغز است اگر پوست بنودے ہرسہ ہا از کجا پیدا شدہ

ترجمہ:۔ ''شریعت کھال کی مانند ہے اور طریقت گوشت کی مانند ہے۔ اور حقیقت ہڈیوں کی مانند ہے۔ اور معرفت مغز کی مانند ہے۔ اگر کھال نہ ہوتی تو باقی تین کہاں پیدا ہوتیں''۔

اس سے ثابت ہوا کہ ان چاروں مقامات کا آپس میں گہرا ربط ہے۔ کہ کوئی ایک بھی دوسرے کے بغیر مکمل وکامل نہیں۔ اور شریعت باقی تینوں نامکمل ہیں۔ یعنی صوفی کو پہلے شریعت سے پھر مقام طریقت۔ پھر مقام حقیقت سے گزرنا پڑتا ہے تب جا کر مقام معرفت نصیب ہوتا ہے۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''معرفت وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے لطائف انوار سے دلوں میں ودیعت کرے''، یہ دراصل اپنی ہی پہچان ہے۔

''مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ''

جس نے اپنے آپ کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔

حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے معرفت

Marfat.com

الٰہی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔

''میں نے اللہ کو اللہ سے پہچانا اور جو ماسواللہ تھا اسے اللہ کے نور سے دیکھا''۔

معرفت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی پہچان ہے۔ جب صوفی پر حقائق منکشف ہوتے ہیں اور وہ حق الیقین کی منزل پر پہنچ جاتا ہے تو اسے عرفان کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔

جیسا کہ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِنْ رَّبِّہٖ○

''جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا وہ اپنے رب کی طرف سے ایک نور پر ہوتا ہے،،۔

تذکرہ قادریہ میں ان چاروں مقامات کی دس دس شاخیں (مقام) بیان کی گئیں ہیں جو میں یہاں پیش کرنا موثر ترین سمجھتا ہوں۔

پہلا مقام: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، پیغمبروں، روز جزا وسزا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی بدی کا اندازہ ہونے پر ایمان لانے اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر یقین لانا اور برحق سمجھنا ہے۔

دوسرا مقام: نماز پنجگانہ فرض جاننا اور پانچوں نمازوں کی بروقت ادائیگی خصوصاً نماز وسطیٰ یعنی نماز عصر کی حفاظت کرنا ہے۔

تیسرا مقام: زکوٰۃ جس کا ادا کرنا اہل نصاب پر واجب ہے۔

چوتھا مقام: روزہ جس کو اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر فرض کیا ہے۔

پانچواں مقام: حج بیت اللہ شریف بشرط استطاعت عمر میں ایک بار۔

چھٹا مقام: اپنی کوشش سے رزق حلال حاصل کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ حلال کمائی

Marfat.com

میں برکت عطا کرتا ہے۔ اور اس کے مالک کی دعا قبول ہونے کی امید ہوتی ہے۔

ساتواں مقام: حرام سے پرہیز کرنا، کیونکہ حرام دل کو سیاہ کر دیتا ہے۔ اور پتھر کی طرح سخت کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت اور سیاہ کرتا ہے۔

آٹھواں مقام: شریعت کے زیرفرمان ادخال۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی متابعت اور اس کے ممنوعات سے پرہیز اور حلال خدا کو حلال اور حرام خدا کو حرام جاننا ہے۔

نواں مقام: تلاوت قرآن مجید اور اس کو صحیح جاننا اور اس کے تمام احکام پر بصدق دل عمل کرنا ہے۔

دسواں مقام: نیک کاموں کا حکم اور برے کاموں سے ممانعت یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تعمیل کرنا ہے۔

۲۔ طریقت:

پہلا مقام: توبہ ہر بالغ وعاقل مسلمان پر فرض ہے کہ اپنے گناہ مالک حقیقی سے ہمیشہ بخشواتا رہے۔

دوسرا مقام: حسن خلق، یعنی نیک عادات، اس میں تمام نیک عادات قابل تعریف اور ہر اچھا کام قابل مدح شامل ہیں کیونکہ حسن خلق ہر نیک کام کو زیادہ کرتا ہے۔

تیسرا مقام: مجاہدہ تقویٰ، پرہیزگاری اور اطاعت خدا اور اطاعت رسول اللہ ﷺ ہے۔ پس جس کسی نے کوشش کی راہ حق پالیا اور جس نے نہ کی بے مشاہدہ رہا۔

Marfat.com

چوتھا مقام: خوف ورجاء یہ کہ خوف وامید میں وابستہ رہے یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہوئے اور اس کے عذاب سے بے خوف نہ ہوجائے۔

پانچواں مقام: ترک شہوات یعنی خواہشات نفسانی سے باز رہنا اور نفسانی لذات کی پیروی نہ کرنا۔ کیونکہ خواہشات دل کو سخت اور سیاہ کردیتی ہے۔

چھٹا مقام: شبہات سے پرہیز، یہ کہ ان چیزوں سے جن میں شک وشبہ پایا جائے یا حرام، حلال اور مکروہ کی تمیز نہ ہوسکے۔ یاشک وشبہ کاان میں امکان یا گمان ہوسخت پرہیز کرے۔

ساتواں مقام: تضرع الی اللہ بارگاہ الٰہی میں زاری اور زاری یہ ہے کہ اس کے حضور میں گریہ وزاری توبہ کرنے اور مغفرت مانگنے کے لئے ہو جو نہایت خلوص قلبی، عاجزی وانکساری اور حضور دل کے ساتھ اور شر شیطان سے محفوظ اور مامون رہنے کے لئے ہو۔

آٹھواں مقام: رضائے مرشد یعنی ہرامر میں رضائے مرشد، یہ خوشنودی مرشد اس کی محبت اور نصیحت اور اس کے قول اور فرمان کی تکمیل، فرمانبرداری بدوں کسی قیاس ووہم کے بجالانے سے حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ مرشد اور استاد کے حضور میں مرید ایسا ہونا چاہئے جیسے کہ مردہ غسال کے ہاتھ میں تاکہ جس طرف اس کو چاہے پھیرتا رہے۔

نواں مقام: سماع الوعظ یہ کہ مجالس میں جانا متوجہ ہونا پندونصیحت کا سننا اور ان کا قبول کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونا ہے۔ حتیٰ کہ ناصح کی نصیحت سننے سے شرم نہ کرے اور جب دوسروں کو خود وعظ ونصیحت کرے تو نہایت آرام، نرمی اور خوش اخلاقی سے گفتگو کرے۔

Marfat.com

دسواں مقام: ترک ماسوا اللہ یعنی ماسوائے اللہ سے ترک اور مخلوقات سے علیحدگی کیونکہ غیر اللہ کے میل جول سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی نزدیکی اور قرب میں سخت ترین حجاب واقع ہوتا ہے۔

نظم شریعت وحقیقت:

سنو دو ہی لفظوں میں مجھ سے راز
شریعت وضو ہے، طریقت نماز
طریقت، شریعت کی تعمیل ہے
طریقت، عبادت کی تکمیل ہے
شریعت بحکم و طریقت بدل
کہ معنی سے کردے تجھے متصل
شریعت میں آثار راہ خدا
طریقت میں رفتار راہ خدا
طریقت شریعت سے ہے صف بہ صف
وہ ہے موج دریا یہ دریا میں کف
شریعت سے ہے ظلمت کفر دور
طریقت میں فطرت کا ظاہر ہے نور
شریعت کرے گی بصیرت کو صاف
طریقت میں حسب مذاق انکشاف
شریعت تو اک عام قانون ہے
طریقت کا اک خاص مضمون ہے

Marfat.com

شریعت میں لازم اطاعت ہوئی
طریقت میں شرط ارادت ہوئی

شریعت تو ہے دیدہ نور بیں
طریقت بنی روح کی دور بیں

شریعت ہے اک شمع محفل فروز
طریقت ہے اک شعلہ وہم سوز

شریعت ہے مہر سپہر ہدی
طریقت کا رخ سوئے حب خدا

شریعت ہے جان اور طریقت نشاط
شریعت ہے منزل طریقت رباط

شریعت غذا ہے طریقت دوا
شریعت چمن ہے طریقت ھوا

شریعت عبادت ہے اللہ کی
طریقت محبت ہے . اللہ کی

شریعت کی خدمت کا سب سے لگاؤ
طریقت کی لذت پہ من یشاء

شریعت میں ہے نارو وجنت کا رنگ
طریقت میں ہے وصل وفرقت کا رنگ

شریعت کتابوں کی ہے متحمل
طریقت میں ہے درس الواح دل

Marfat.com

شریعت طریقت میں نہ تو الجھ
وہ قرآن ہے اور یہ اسکی سمجھ

طریقت بجز خدمت خلق نیست
بہ تسبیح وسجادہ دلق نیست

شریعت میں دین اور ایمان ہے
طریقت میں تسکین اور ایقان ہے

عبادت سے عزت شریعت میں ہے
عبادت کی لذت طریقت میں ہے

شریعت میں تائید ضبط نفوس
طریقت میں ذوق عمل باخلوص

طریقت قدم ہے شریعت ہے راہ
شریعت زبان ہے طریقت نگاہ

شریعت در محفل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
طریقت عروج دل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شریعت میں ہے قیل وقال حبیب صلی اللہ علیہ وسلم
طریقت میں محو جمال حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

شریعت میں ارشاد عہد الست
طریقت میں ہے یاد عہد الست

شریعت شکر ہے۔ طریقت زبان
کہ معنیٰ کی لذت چکھے تیری جاں

Marfat.com

۳۔ حقیقت:

پہلا مقام: تواضع، فروتنی، عاجزی وانکساری، عدم اظہار، طاقت جسمانی وروحانی۔

دوسرا مقام: یہ کہ تیری دانست میں بلحاظ مساوات بہتر فرقوں میں سے کسی ایک فرقہ یا فرد کو حقیر نہ سمجھے نہ ان میں فرق نکالے مگر صرف ان کی گمراہی کے باعث کیونکہ یہ تمام فرقے سوائے فرقہ اہل سنت والجماعت کے گمراہ ہیں پس ایسا سمجھنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور میں مقرب ہیں۔

تیسرا مقام: خورد ونوش جو کچھ بھی از قسم طعام تھوڑا یا بہت جس قسم کا بھی ہو سامنے آوے کھالیوے، اور نئے لذیز کھانے کا منتظر نہ رہے پہلے ہی آمدہ طعام پر قناعت کرے۔

چوتھا مقام: یہ کہ راہ حق پانے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے اور مخلوق خدا میں سے کسی کو تکلیف نہ دیوے بلکہ ان کی تکالیف کو رفع کرنے کی دل وجان سے کوشش کرے۔

پانچواں مقام: یہ کہ اس کے دل میں بغض وکینہ نہ ہو۔ بلکہ جو شخص اس سے بدی کرے اس سے نیکی سے پیش آئے۔ اور جن سے کسی وجہ سے تعلقات منقطع ہوں ان سے جوڑنے کی حتی الامکان کوشش کرے بلکہ ان سے معاوضہ خواہاں بھی نہ ہو جنہوں نے اس پر ظلم کیا ہو۔

چھٹا مقام: یہ کہ مسکینوں اور درویشوں اور غریبوں پر سختی نہ کرے۔ بلکہ ان پر نہایت مہربانی اور شفقت کی نظر رکھے۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے

Marfat.com

نیکی اور خوش خلقی خندہ پیشانی سے پیش آوے۔

ساتواں مقام: یہ کہ راہ حق میں اس کا ہر قول وفعل ہر عمل وعبادت محض خوشنودی ذات الٰہی کے لئے مخصوص ہو نہ کہ ریا اور نمائش خلق کے لئے۔

آٹھواں مقام: یہ کہ اپنے راز قلبی کو مخلوق سے پوشیدہ رکھے۔ بلکہ مخلوق خدا سے کسی کا بھید ظاہر نہ کرے۔ خواہ وہ کسی قسم کا ہو۔ بلکہ جب گناہ کرتا دیکھ بھی لے تو پردہ پوشی کرے۔

نواں مقام: یہ کہ مناجات الٰہی میں ہمیشہ مشغول رہے اور دنیاوی کاموں میں سے کسی ایک مدعا کو مناجات میں شامل نہ کرے۔ بجز اس صورت جہاں دینی امور میں سہولت اور آسانی کے لئے سخت ترین دنیاوی ضرورت ہو۔

دسواں مقام: جن چیزوں کی طرف نظر کرے ان سے نصیحت اور سبق حاصل کرے۔ نیز نفس کی بہتری کے لئے علم نافع کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَلْعِلْمُ زُهْدٌ وَاَدَبُ الْمُرِيْدِ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ زُهْدِهٖ یعنی علم ایک زہد عبادت ہے اور مرید کے لئے ادب اس سے بہتر ہے۔ جس میں اس کے لئے اس زہد میں برکتیں ہی برکتیں ہیں۔

۴۔ معرفت:

پہلا مقام: ملحوظ آداب یعنی طریقہ ادب پر استوار رہنا۔ کیونکہ جو شخص عاقل دانا اور باادب ہوگا وہ بالضرور آداب شریعت میں مؤدب ہوگا۔ اور ہمیشہ ان آداب کا محافظ اور نگہدار ہوگا۔

Marfat.com

دوسرا مقام: یہ کہ ظلم وستم تنگی اور تکلیف کا متحمل ہو جو کوئی اس کو تکلیف پہنچائیں ان سے کینہ نہ رکھے۔ بلکہ ان کو تکلیف پہنچے تو دور کرنے والا درگز کرنے والا اور بخشنے والا ہو۔

تیسرا مقام: یہ کہ بروں کی آگ کے شراروں سے بچنے والا ہو نیکوں کی مجلس اختیار کرے فتنہ اور فساد ظاہری سے دور رہے۔

چوتھا مقام: خدمت مرشد۔ یہ کہ خدمت مرشد صاف دلی اور اخلاص پر مبنی ہو اور جوان کی خدمت عالیہ میں قیام پذیر ہوں ان کو نیک نصیحت کرے اور ان کے ساتھ ظاہراً سچی دوستی رکھے۔

پانچواں مقام: یہ کہ اللہ کی عبادت سے ایک دم بھی غافل نہ ہو اور ہر چیز میں اس کا جلوہ دیکھے۔ پس حق عبادت یہ ہے کہ یہ جانے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ اگر خود نہ دیکھ سکے تو یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔

چھٹا مقام: یہ کہ حسب استطاعت سخی ہو اور اپنے آپ کو دوسروں پر فوقیت نہ دے۔

ساتواں مقام: بردباری بمقابلہ قہر وستم، یہ کہ کسی کام میں جلدی سے کام نہ لے بلکہ نہایت غور وخوض کے بعد متحمل مزاجی سے کام لے۔

آٹھواں مقام: یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل کے زنگ وسیاھی کو دور کر کے منور کرے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی شان ہے۔

"یعنی کہ انسانوں کے دل اس طرح سیاہ اور زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ جسطرح لوہا زنگار سے پس ذکر الٰہی سے ان کو صاف کرو"۔

نواں مقام: یہ کہ ہر طرح کی عبادتوں اور بندگیوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور کے

Marfat.com

نزدیک جاگزین ہو۔

دسواں مقام: یہ کہ اپنے آپ کو تمام انسانوں سے ذلیل وخوار اور بدترین خیال کرے اور دوسروں کو اپنے آپ سے بہت بلند اور بہتر جانے اور اپنے نفس کو کسی سے کسی حالت میں افضل نہ سمجھے۔

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوْا لْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

پس جان لینا چاہئیے کہ تصوف کا مقصود فقط اللہ رب العزت ہے اسکی رضا اور محبت ہے۔ جن لوگوں نے اسکی قدر کی وہ دونوں جہانوں میں کامیاب ہو گئے اور جنہوں نے اس کو نہ سمجھا نہ قدر پہچانی وہ خود بھی محروم رہے اور دوسروں کو بھی محروم رکھا۔

دوستو! پس نجات، فلاح اور کامیاب وکامرانی اسی کے لئے ہے جو شریعت کے اصول وضوابط پر عمل کرتا ہوا مرشد کامل کی راہنمائی میں طریقت کے سیدھے راستے پر چلے اور اللہ تعالیٰ کے اسرارورموز اور حقائق کا بالیقین مشاہدہ کرنے کے بعد معرفت الٰہی کرے کہ یہی مقام رضا ہے۔

آقائے نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کو حضور داتا گنج بخش نے کشف المحجوب میں تحریر فرمایا ہے۔

مَنْ سَمِعَ صَوْتَ اَهْلِ التَّصَوُّفِ فَلَا يُؤْمِنُ عَلٰى دُعَائِهِمْ كُتِبَ عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ○

ترجمہ:۔ ''جو صوفیا کی آواز سنے اور ان کی دعا پر آمین نہ کہے تو وہ اللہ کے نزدیک غافلوں میں شمار ہوگا''۔

دوستو! راہِ سلوک وتصوف سراسر ادب ہے جس نے آداب کی پابندی کو

Marfat.com

ملحوظ خاطر رکھا اور خود پر لازم رکھا وہ مردان خدا کے درجہ پر فائز ہو جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو تصوف پہ قائم رہ کر اپنی زندگیوں کو بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُمَنْ زَکَّاھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا○

ترجمہ:۔ ''الٰہی میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر اس کو پاک کر تو بہترین پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا مالک اور مددگار ہے''۔

Marfat.com

فصل دوم

ولایت ومحبوبیت:

برادران اسلام! بندۂ عاجز وعاصی اس فصل میں یہ واضح کرنا چاہتا ہے کہ ولایت ومحبوبیت کیا ہے۔ کوئی مردِ کامل کس طرح اس مقام پر فائز ہوتا ہے۔ اور پھر اس کو کس طرح خلق میں محبوب ومکرم بنا دیا جاتا ہے۔ اور پھر اس کو کیا کیا مقامات عطا کر دیئے جاتے ہیں۔ اور بالخصوص ایک ولی کامل میں کن کن صفات کا ہونا لازم ہے۔ یہ ایک ایسا عنوان ہے جو کہ ہمارے آج کے مادیت و پرفتن دور میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اور اس کے متعلق ہر کسی کا جاننا اور پھر علم حاصل کرنے کے بعد ماننا بہت ضروری ہے۔ لفظ ''ولایت ومحبوبیت،، بڑی جاذبیت کا حامل ہے۔ یہ ایک روحانی لفظ ہے۔ اور یہ لفظ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار دہرایا ہے۔ اور پھر اس کو احادیث میں شامل ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے تمام تصوف کو جاننے بلکہ تصوف میں ابتدائی لفظ ہے۔ اس لئے میں نے بھی اسی لفظ کو اپنے مضمون کا عنوان بنایا ہے۔

قارئین محتشم! قرآن وحدیث کے مطالعہ سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ حق وباطل، ایمان وکفر، نور وظلمت، توحید وشرک، نیکی وبدی اور اعمالِ صالحہ واعمال سیئہ کے اختلاف کے لحاظ سے دو متضاد ومخالف گروہ اس دنیا میں ہمیشہ سے چلے آئے ہیں۔ اور قیامت تک رہیں گے۔ اور جب بھی کبھی اس خطۂ ارضی پر حق وباطل کی جنگ نیکی وبدی کی لڑائی اور نور وظلمت کا تصادم ہوتا ہے تو انہی دو جماعتوں کی قطاریں لشکروں کی صورت میں ایک

Marfat.com

دوسرے کے مقابلے میں صف آراء ہوتی ہیں۔ اور قرآن پاک میں ان دو گروہوں کا ذکر مختلف ناموں سے کیا گیا ہے۔

قرآن پاک میں کئی مقامات پر ایک ایسی جماعت کا ذکر کیا گیا ہے کہ جس کے دلوں میں نورِ معرفت! سینوں میں محبت خدا اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آنکھوں میں شرابِ وحدت کی مستی ہوتی ہے اور وہ اپنی تمام قوتوں کو حق وصداقت اور رشد وہدایت کے لئے ہر وقت وہر حالت میں مستعد رکھتی ہے۔ اور وہ جماعت ہمیشہ احکامِ الٰہی اور شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پابند رہتی ہے۔ اور وہ دنیا کے ہر رشتے سے منہ موڑ کر صرف خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتی ہے۔ اور اسی مقدس جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنا لیا ہے۔ اور اسی نورانی وروحانی جماعت کو خداوند کریم نے اولیاء للہ کے پیارے لقب سے پکارا ہے۔ اور پھر اسی مقدس جماعت کو کبھی صالحین کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اور کبھی متقین کا کبھی عباد الرحمٰن کبھی حزب اللہ اور کبھی اصحاب الیمین کہہ کر مخاطب کیا جاتا ہے۔

اور یہی وہ جماعت اولیاء ہے جس کا ایک ایک فرد اپنے اپنے مقام پر بیٹھا مخلوق خدا کو اپنے ظاہری وباطنی فیوض وبرکات سے مستفیض کرتا رہتا ہے۔ تشنگانِ راہِ حقیقت ومعرفت کو اپنے چشمۂ روحانیت سے پیالے بھر بھر کر پلاتا رہتا ہے۔

بندگانِ خدا کو ضلالت وگمراہی کے اندھیروں سے نکال کر راہِ مستقیم رشد وہدایت دکھاتا رہتا ہے۔ اور ذکر الٰہی یاد خداوندی اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیگانے انسانوں کے دلوں میں اپنے جذب ومستی اور اللہ ھُو کی ضرب قلندری سے محبت الٰہیہ اور عشق رسول کی ایک ایسی شمع روشن کر دیتا ہے۔ جو کبھی نہیں بجھتی۔

اور اس کے برعکس ایک دوسری جماعت کا ذکر آتا ہے۔ جو بندگانِ خدا

Marfat.com

کو گمراہ کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی خلاف ورزی اور ہر نیکی سے عداوت رکھتی ہے۔ اسی جماعت کو قرآن مجید میں اولیآء الشیٰطین سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کبھی اصحب النار کبھی حزب الشیطان کبھی فاسقوں اور کبھی اصحاب الشمال کا ذلت آمیز لقب دیا گیا ہے۔

آجکل چونکہ اکثریت سے مکارو دغاباز لوگ ولایت کے مدعی ہوکر سادہ لوح انسانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالتے پھرتے ہیں۔ اور عوام میں دینی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے اس قدر صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ اس قابل ہوں اور یہ دریافت کرسکیں کہ کون ان کی روحانی تشنگی کی تسکین کرسکتا ہے۔ اور وہ کسے اپنی راہنمائی کیلئے شیخ وولی کامل کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عوام کی واقفیت کے لئے ولایت کے چند آثاروخواص بیان کر دیئے جائیں جن کے مطالعہ سے یہ پتہ چل جائے کہ حقیقتاً یہ آثاروخواص کسی غیر ولی کا حصہ نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی وہ کسی غیر ولی کی ذات میں جمع ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اولیاء اللہ کے مقامات کو سمجھنے اور سمجھ کر ماننے اور ان کے ساتھ عقیدت و وابستگی میں مستعد رکھے۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ولی وہ ہے جس میں محبت الٰہی کی علامات پائی جائیں اور وہ اخلاق واعمال میں متابعت سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کاربند ہو''۔ (الفقر وفخری صفحہ ۳۴)

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اگر تم کسی درویش کو ہوا میں پرواز کرتا ہوا دیکھو تو اس کی اس کرامت سے دھوکہ نہ کھاؤ جب تک تم یہ نہ دیکھ لو کہ وہ حال وقال، حفظ حدود اللہ اور امرونواہی میں کیسا ہے۔ اگر شریعت وسنت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا پابند پاؤ تو اس کی ولایت

Marfat.com

کا یقین کرو ورنہ اس کے برعکس سمجھو''۔(الفقر وفخری صفحہ ۳۵)

حضرت سید قلندر علی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''تعلق الٰہی کے لحاظ سے مسلمانوں کے دو گروہ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو خطاؤں اور معافی کا عادی ہوکر اپنی خطاؤں کی تلافی رجوع الی الخیر سے کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ جو مالک وخالقِ حقیقی کو ہر لمحہ وہر آن حاضر وناظر سمجھ کر ہر قسم کی معصیت سے ڈرتا اور بچتا ہے۔ اور اپنی لوح ایمان کو خوف کے آنسوؤں سے دھو کر ہمیشہ ایسا پاک وصاف رکھتا ہے۔ کہ اس کا آئینہ قلب انوار الٰہی کا گنجینہ بن جاتا ہے۔ اسی جماعت کو اولیاء اللہ کا نام دیا جاتا ہے اور اسی جماعت کے طفیل عصیان شعاروں کے تمام کام نکلتے ہیں''۔ صاحب کتاب الاسلام نے اسی بحث کو بحوالہ عقائد نسفی یوں لکھا ہے۔

وَالْوَلِیُّ هُوَالْعَارِفُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی وَصِفَاتِهٖ مَایُمْکِنُ الْمَوَاظِبُ عَلَی الطَّاعَاتِ وَالْمُجْتَنِبُ عَنِ الْمَعَاصِیْ الْمُعْرِضُ عَنِ الْاِنْهِمَاكِ فِی اللَّذَّاتِ وَالشَّهْوَاتِ۔

ترجمہ:۔''اور ولی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں حتی الامکان زیادہ معرفت رکھتا ہو اطاعت الٰہی میں استغراق رکھنے والا اور گناہوں سے اجتناب کرنے والا ہو اور لذات وشہوات سے بیزار ہو''۔

شیخ عبداللہ ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ ولی کی کیا تعریف ہے۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِیْ فِیْ وَجْهِهٖ حَیَاءٌ وَفِیْ عَیْنِهٖ بُکَاءٌ وَفِیْ قَلْبِهٖ صَفَاءٌ وَفِیْ لِسَانِهٖ ثَنَاءٌ وَفِیْ یَدِهٖ عَطَاءٌ وَفِیْ وَعْدِهٖ وَفَاءٌ وَفِیْ نُطْقِهٖ شَفَاءٌ۔

Marfat.com

ترجمہ:۔''ولی وہ ہے جس کے چہرہ پر حیاء، آنکھوں میں گریہ، دل میں پاکیزگی، زبان پر (اللہ ورسول کی) تعریف ہاتھ میں بخشش، وعدہ میں وفا اور بات میں شفا ہو''۔

حضرت امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ھوازن القشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کہ ''لفظِ ''ولی،، کے دو معنے ہوتے ہیں۔ یہ لفظ فعیل کے وزن پر ہے لیکن اس کا معنی مفعول والا ہے۔ مطلب یہ ہوگا کہ ولی وہ آدمی ہوتا ہے۔ جس کے کاموں کا اللہ تعالیٰ والی ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ۔ (سورۃ الاعراف آیت ۱۹۶)

ترجمہ:۔''اور وہ اپنے صالحین کا والی ہے،،۔

لفظِ ولی کی دوسری صورت یہ ہے کہ یہ فعیل کا وزن فاعل کا معنی میں ہو اس معنی کی بنا پر ''ولی،، اللہ کی عبادت وفرمانبرداری کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کی عبادت مسلسل جاری رہتی ہے۔ اس میں کوئی نافرمانی نہیں ہوتی۔

اور ولی میں یہ دونوں ہی صفات پائی جاتی ہیں ولی ایسا ہوتا ہے کہ جو اللہ کے مکمل حقوق کی ادائیگی پسند کرے اور اللہ تعالیٰ ظاہر وباطن میں اس کی حفاظت فرمائے۔ ولی کی بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ محفوظ ہوتا ہے جیسے کہ نبی معصوم ہوتا ہے''۔

(رسالہ قشیریہ صفحہ ۳۱۲) (عبارت کی تبدیلی کے ساتھ یہی مفہوم کشف المحجوب میں پایا گیا ہے)

حضرت صلاح بن مبارک بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

یادرہے کہ ولایت سے مراد وہ نور ہے۔ جو ''وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا'' (سورۃ الذمر) یعنی زمین اپنے رب کے حکم سے روشن ہوئی۔ کے حکم کے

Marfat.com

مطابق اللہ تعالیٰ کی مشرق عنایت سے بندے کے دل پر طلوع ہوتا ہے اور اسے سینے کا انشراح اور دل کی وسعت نصیب ہوتی ہے۔ اور اسلام حقیقی، نور یقین کے لباس میں اپنا جمال دکھاتا ہے۔

''اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِنْ رَّبِّہٖ''

(سورۃ الذمر)

''یعنی جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے''۔

وہ اللہ تعالیٰ کی قربت، محبت اور کرامت کے شرف سے خاص ہو جاتا ہے۔اور جو کچھ اس سے کسی بھی مقام پر ظاہر ہوتا ہے۔ اس نور کا عکس جمیل اور اس قربت، صحبت اور کرامت کا اثر جلیل ہوتا ہے۔ اگر چہ زبان ظاہر میں اس کو کرامت کہتے ہیں۔

اولیاء اللہ کی کئی علامات ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت ہے کہ پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا ''اولیاء اللہ کون ہیں،،تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلَّذِیْنَ اِذَا رَؤُا ذُکِرَ اللّٰہِ۔ یعنی وہ لوگ جن کو دیکھ کر خدا یاد آجائے۔

امام العارفین خواجہ محمد علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب '' نوادرالاصول،، میں اس حدیث رسول کی شرح میں فرماتے ہیں۔

''ولی کا دل، جلال الٰہی کے انوار کا خزانہ ہے۔ اور خدا کی ہیبت اس کی قربت ہے۔ ولی کے چہرے کی تازگی اور روشنی اس کے باعث ہے۔ جب بندۂ مومن کا دل اس نور کی پاکیزگی سے زندہ ہو جاتا ہے۔تو اس کا عکس جمیل اس کی پیشانی پر چمکتا ہے۔ اور اس کے چہرے پر دمکتا ہے۔ پھر جو بھی اس کی طرف

Marfat.com

دیکھتا ہے اسے خدا یاد آجاتا ہے"۔(انیس الطالبین صفحہ ۲۸)

حضرت شیخ الامام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"جب کسی ولی کی ولایت متحقق ہو جاتی ہے تو اسے اپنی روحانیت کے ذریعہ متعدد صورتوں اور مختلف شکلوں میں متشکل ہونے کی قدرت دی جاتی ہے۔ اور یہ بات محال نہیں کیونکہ متعدد ہونے والی صورت روحانیہ صورتیں ہیں اور یہ قاعدہ عارفین میں عام مشہور ہے۔ جب جنات کو مختلف اشکال بدلنے کی قوت حاصل ہے اور فرشتوں کو بھی یہ قوت عطا کی گئی ہے۔ تو اولیاء اللہ کو جو روحانی قوت میں ان دونوں سے بڑھ کر ہیں کیونکر یہ قوت حاصل نہ ہوگی"۔

(دعوتِ ارواح صفحہ ۲۰۴ بحوالہ رسالہ المنجلی فی تطور الولی)

حضرت علامہ مولانا ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ ولی کی لغوی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اور مصنف تفسیر ضیاء القرآن جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری نے بھی اسی عبارت کو نقل کیا ہے۔

"قاموس میں ہے الولی القرب والدنو۔ یعنی ولی کا معنی قرب اور نزدیکی ہے۔ ولی اس سے اسم ہے۔ اس کا معنی ہے قریب، محب، صدیق اور مددگار۔

پھر فرماتے ہیں کہ قرب کی دو قسمیں ہیں ایک وہ قرب ہے جو ہر انسان بلکہ کائنات کے ذرہ ذرہ کو اپنے خالق سے ہے اور اگر یہ قرب نہ ہو تو کوئی چیز موجود نہ ہو سکے۔

دوسرا قرب وہ ہے جو صرف خاص بندوں کو میسر ہے۔ اسے قرب محبت کہتے ہیں قرب کی ان دو قسموں میں نام کے اشتراک کے سوا کوئی وجہ اشتراک نہیں۔ قرب محبت کے بے شمار درجے ہیں۔ ایک سے ایک بلند ایک سے ایک

Marfat.com

اعلیٰ ایمان شرطِ اول ہے۔ دولتِ ایمان سے مشرف ہونے کے بعد اہلِ عزم وہمت ترقی کے مختلف درجات طے کرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس بلند مقام پر فائز ہو جاتے ہیں۔ جس کی وضاحت حضور رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمائی:

لَایَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلْ حَتّٰی اُحِبُّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُبِہٖ۔ (رواہ البخاری عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ بندہ نفلی عبادت سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں ہی اس کے کان ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ سنتا ہے اور میں ہی اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے،،۔

(رواہ البخاری شریف)

اور اس قرب محبت کا سب سے بلند اور ارفع مقام وہ ہے جہاں محبوب رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم فائز ہیں۔ حضور کا طائرِ ہمت جہاں محوِ پرواز ہے ان رفعتوں کو کوئی جان نہیں سکتا۔ سوائے اس ذات بے ہمتا کے جس نے اپنے محبوب بندے کو یہ ہمتیں اور حوصلے ارزانی فرمائے ہیں۔

صوفیاء کرام کی اصطلاح میں ولی اس کو کہتے ہیں جس کا دل ذکر الٰہی میں مستغرق رہے۔ شب وروز وہ تسبیح وتہلیل میں مصروف ہو اس کا دل محبت الٰہی سے لبریز ہو اور کسی غیر کی وہاں گنجائش تک نہ ہو۔ وہ اگر کسی سے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے لئے اگر کسی سے نفرت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کیلئے یہی وہ مقام ہے جسے فنافی اللہ کا مقام کہتے ہیں۔

علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ مرتبہ ولایت کے حصول کی یہی صورت

Marfat.com

ہے کہ بالواسطہ یا بلاواسطہ آئینہ دل پر آفتابِ رسالت کے انوار کا انعکاس ہونے لگے۔ او پرتوِ جمال محمدی علیٰ صاحبہ اجمل الصلوٰت والتسلیمات قلب وروح کو منور کر دے اور یہ نعمت انہیں کو بخشی جاتی ہے جو بارگاہِ رسالت میں یا حضور کے نائبین یعنی اولیائے امت کی صحبت میں بکثرت حاضر رہیں۔

انہیں نفوس قدسیہ کی صحبت وہم نشینی کے متعلق احادیث طیبہ میں بار بار ترغیب اور شوق دلایا گیا ہے۔

علامہ موصوف فرماتے ہیں: سنو اولیاء اللہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ ہیں جو طالب اور مرید ہیں۔ دوسرے وہ ہیں جو مطلوب اور مراد ہیں۔ ایک وہ ہیں جو محبّ ہیں۔ ایک وہ ہیں جنہیں محبوبیت کی خلعتِ فاخرہ سے سرفراز کیا گیا ہے۔ نیز اولیاء کرام میں دو قسم کی قوتیں ہوتی ہیں۔ اثر قبول کرنے کی اور اثر کرنے کی۔ پہلی قوت کی وجہ سے وہ بارگاہِ الٰہی سے فیض وتجلی کو قبول کرتے ہیں۔ اور دوسری قوت سے وہ ان ارواح وقلوب کو فیض پہنچاتے ہیں۔ جن کا ان سے روحانی لگاؤ اور قلبی مناسبت ہوتی ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص انکار اور تعصب سے پاک ہو کر ان کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے تو وہ ان کے فیوض وبرکات سے ضرورت بہرہ مند ہوتا ہے۔

مولانا روم نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

مگسل از پیغمبر ایام خویش تکیہ کم کن برفن و برگام خویش

ترجمہ: ''اپنا تعلق رسولِ کریم سے مت توڑو اپنے علم وفن اور اپنے زور پر زیادہ بھروسہ نہ کرو''۔

گرچہ شیری چوں روی راہ بے دلیل ہمچور رو باہ درضلالی وذلیل

ترجمہ: ''تو شیر ہی کیوں نہ ہو اگر تو اس راہ پر رہنما کے بغیر چلے گا تو لومڑی کی طرح گمراہ اور ذلیل ہو جائے گا''۔

Marfat.com

ہیں میرالا کہ باپرہائے شیخ تابہ بینی عون و لشکر ہائے شیخ

ترجمہ: ”اپنے پیرومرشد کے پروں کے بغیر اڑنے کی کوشش نہ کرو۔ تب تجھے اپنے مرشد کی مدد اور حکم کا پتہ چلے گا“۔

یعنی جس کا ایمان اللہ تعالیٰ کی توحید حضور کریم ﷺ کی رسالت قرآن کی حقانیت پر اتنا مستحکم ہوتا ہے کہ کوئی ابلیسی وسوسہ اندازی اور کوئی مصیبت اسے متزلزل نہیں کرسکتی اور ان کا ظاہر و باطن تقویٰ کے نور سے جگمگا رہا ہوتا ہے۔ ان تمام اعمال اور اخلاق سے ان کا دامن یکسر مبرا ہوتا ہے۔ جو ان کے خالق کو ناپسند ہیں۔ شرک جلی، شرک خفی، اخفی، حسد، کینہ، غرور، تکبر اور ہوس غرضیکہ تمام اخلاق ذمیمہ سے وہ پاک ہوتے ہیں۔ یہی تقویٰ کا وہ بلند مقام ہے جہاں جب انسان پہنچتا ہے تو اسے خلعت ولایت سے سرفراز کیا جاتا ہے اور اس پیکر عجز و نیاز کو وہ سربلندی عطا کی جاتی ہے۔ جسے دنیا رشک بھری نظروں سے دیکھتی ہے۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد دوم صفحہ ۳۱۲)

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

”دنیا میں حقیقی بادشاہی تو اللہ عزوجل کے اولیاء کرام اور تقدیر پر راضی رہنے والے اس کے برگزیدہ بندوں کی ہے۔ دریا، صحرا اور زمین تو ان کیلئے ایک قدم ہے۔ ریت کے ذرات اور پتھر ان کیلئے سونا چاندی ہیں۔ جن وانس اور طیور بہائم ان کیلئے مسخر ہیں جو یہ بندے چاہتے سو ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان کی مشیت اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے اور ہر کام مشیت الٰہیہ کے مطابق ہوتا ہے۔ ان بندگانِ خدا کو مخلوق کا کوئی ڈر نہیں ہوتا۔ بلکہ مخلوق ان سے ڈرتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی خدمت و بندگی نہیں کرتے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے سوا ساری مخلوق ان کی غلامی اور خدمت کرتی ہے۔ (منہاج العابدین صفحہ ۴۰۵)

Marfat.com

علامہ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ولی اللہ جب ولائت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ جائے اور روحانیت میں کمال حاصل کرلے تو اس کو اتنی طاقت دی جاتی ہے کہ وہ مختلف صورتوں اور مختلف جگہوں پر ایک ہی وقت میں مختلف شکلوں میں مختلف کام کرسکتا ہے۔ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو ایک روز ستر آدمیوں نے روزہ افطار کرنے کی دعوت دی اور پھر انہوں نے ہر ایک کے گھر روزہ افطار کیا اور اسی دن اپنے گھر بھی روزہ افطار کیا۔ (افکارِ اولیاء صفحہ ۳۵۷)

حضرت سید محمد بن مبارک کرمانی میر خورد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''کہ اولیاء کا مرتبہ تین قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ ایک شخص ولی ہوتا ہے لیکن نہ تو خود اسے ہی اپنے حال کی خبر ہوتی ہے۔ نہ مخلوق ہی اس کے حال سے واقف ہوتی ہے۔ دوسری یہ کہ مخلوق جانتی ہے کہ وہ اولیاء میں سے ہے۔ مگر وہ خود نہیں واقف ہوتا ہے کہ میں ولی ہوں۔ تیسرے یہ کہ ولی واقف ہوتا ہے۔ یعنی خود بھی جانتا ہے کہ میں ولی ہوں اور مخلوق بھی اسے ولی جانتی ہے''۔ (سیر الاولیاء صفحہ ۴۸۳)

میرے شیخ کامل شیخ الاسلام حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر بے ریاو باصفا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''لفظ ولایت ولی سے مشتق ہے اس کے معنی قرب کے ہیں۔ جو فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہو جائے وہ ولی ہے،،۔

قارئین محترم! ولایت کی دو قسمیں ہیں ایک ولایت عامہ۔ دوسری ولایت خاصہ ولایت عامہ میں عام مومن شامل ہیں۔

ولایت خاصہ میں صرف مسافرِ راہ معرفت شامل ہیں۔ جو صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کے مبارک نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ یعنی جو بندہ ذات خدا میں فنا ہوکر دائمی زندگی حاصل کر لیتا ہے وہ ولی ہے۔ جیسا کہ میرے قبلہ وکعبہ

Marfat.com

فرماتے ہیں۔ کہ ولی وہ ہے جو فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہو۔

اب یہاں نبوت وولایت میں فرق اقوالِ اولیاء کی روشنی میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ پیش کی جائیں گی جن میں اولیاء اللہ کے مراتب وصفات اور انعامات عیاں ہیں۔

نبوت وولایت میں فرق:

حضرت امام ابوالحسن نوری الشطنوفی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''ولایت نبوت کا سایہ ہے اور نبوت خدا کا سایہ ہے۔ نبوت شاہی وحی اور غیب ازل سے مستفادہ ہے اور ولایت روح کشف کا مطالعہ اور بیان کے مطالعہ کا ایسی صفائی کے ساتھ ملاحظہ ہے کہ بشریت کی کدورت کو دور کر دیتا ہے۔ ایسی طہارت ہے کہ اسرار کے میل کو پاک کر دیتی ہے۔ پس انبیاء علیہم السلام حق کے مصدر ہیں۔ اور اولیاء صدق کے مظہر نبی کا معجزہ وحی کے وقوع کا محل۔ حکمت کے معنی کے اسرار کا دعویٰ کمال قدرت کا اعجاز ہے۔ اس کے صدق قول پر دلیل ہے۔ اس کے امر کا طریق ہے۔ منکرین کی اس سے حجتیں منقطع ہوتی ہیں''۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۲۸)

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی پیرانِ پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''نبوت اور ولایت میں فرق یہ ہے کہ نبوت اللہ کی طرف سے ایک کلام ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی معرفت اللہ کی طرف سے ایک وحی ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی کو ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر قبولیت کی مہر لگ جاتی ہے۔ اس کی تصدیق لازم ہے اور اس کا منکر کافی ہے۔ اس لئے کہ نبوت کا منکر حقیقت میں کلامِ الٰہی کا منکر ہے۔

Marfat.com

ولایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوست کو اپنی بات بطور الہام پہنچا دیتا ہے۔ یہ الہام اللہ کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ اور اللہ کی طرف سے سچ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے۔اس الہام میں ایک ٹھہر اور سکون ہوتا ہے۔ مجذوب کا دل اس کو قبول کر لیتا ہے اور اس سے سکون حاصل کر لیتا ہے۔ مختصراً یہ کلام خداوندی (وحی) انبیاء علیہم السلام کے لئے مخصوص ہے۔ اور الہام اولیاء اللہ کے لئے اول کا رد کرنے والا کافر ہے۔ اس لئے وہ حقیقت میں کلامِ الٰہی کو رد کرنے والا ہے۔ اور دوسرے کا منکر کافر نہیں بلکہ ناکام ہے۔ اس کا انکار وبال کا باعث بن جاتا ہے۔ الہام حقیقت میں اس چیز کو کہتے ہیں جو مشیت خداوندی علم الٰہی سے کسی کے دل میں ایک راز کی طرح پیدا ہو اللہ جس بندے سے محبت کرتا ہے۔ اس کی محبت اس چیز کو واقعیت کے ساتھ بندہ کے دل تک پہنچا دیتی ہے۔ او محبّ کا دل سکون کے ساتھ اس کو قبول کر لیتا ہے''۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۷۲۲)

امام اہل سنت حضرت علامہ ابوشکور محمد بن عبدالسعید سالمی کشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی اور ولی میں چند وجوہَ سے فرق ہے۔

(۱) نبی اپنی نبوت کو جانتا ہے کہ میں نبی ہوں اور وہ اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور ولی کو اپنی ولایت کا علم نہیں ہوتا کہ میں ولی ہوں اور نہ وہ دعویٰ کرتا ہے۔

(۲) نبی اپنے معجزہ پر قطعاً اور یقیناً حکم کرتا ہے۔ اور ولی اپنی کرامت پر ثبات کا حکم نہیں کرتا اور اس لئے کہ جائز ہے۔ کہ استدراج ہو اور نبی کا معجزہ خاص طور پر اپنے لئے ہوتا ہے۔ جب کہ ولی کی کرامت اس کے نبی کا معجزہ ہوتی ہے۔ پھر نبی پر ایمان لانا فرض ہے۔ پھر نبی کو اپنے رؤیا اور الہام پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جیسے اپنی نبوت پر اور ولی پر واجب نہیں کہ الہام و رؤیا پر ایمان لائے''۔

(تمہید ابوشکور سالمی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۸۱)

Marfat.com

آیات قرآنیہ:

دوستو! اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں محبوبانِ بارگاہ کے متعلق متعدد مقامات پر ارشاد فرمایا ہے۔ کہیں ابتلاء وآزمائش کا ذکر کیا ہے۔ کہیں ان کی بلند ہمتی کا ذکر اور کہیں دنیا سے نفرت ۔ کہیں عبادت میں رغبت او کہیں اُخروی نعمتوں کا ذکر کر کے اپنے نیک وصالح بندوں کو حوصلہ بھی دیا اور لوگوں پہ ان کا مقام بھی عیاں کر دیا ہے۔ تا کہ لوگ ان صفات عظیمہ کو دیکھ کر اس ولی اللہ کی اتباع کریں۔

(۱) وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○ (سورۂ البقرۃ آیت نمبر ۱۵۵ تا ۱۵۷ پارہ ۲)

ترجمہ: ''اور ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں کسی ایک چیز کے ساتھ یعنی خوف اور بھوک اور کمی کرنے سے (تمہارے) مالوں اور جانوں اور پھلوں میں اور خوشخبری سنایئے ان صبر کرنے والوں کو جو کہ جب پہنچتی ہے انہیں کوئی مصیبت تو کہتے ہیں بے شک ہم صرف اللہ ہی کے ہیں اور یقیناً ہم اس کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ (خوش نصیب) ہیں جن پر ان کے رب کی طرح طرح کی نوازشیں اور رحمت ہے۔ اور یہی لوگ سیدھی راہ پر ثابت قدم ہیں''۔

(۲) يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

(سورۂ آل عمران آیت ۷۴ پارہ ۳)

ترجمہ:۔ ''خاص کر لیتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے اور اللہ

Marfat.com

تعالیٰ صاحبِ فضل عظیم ہے۔

فائدہ: رب تعالیٰ جسے چاہے اپنے بندوں میں سے چن لے اور مقامِ ولایت عطا فرما دے کسی کو مجال چون و چرا نہیں۔

(۳) اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ ○ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ (سورۂ یونس آیت ۶۲ تا ۶۴ پارہ ۱۱)

ترجمہ:۔ ''خبردار! بے شک اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (عمر بھر) پرہیز گاری کرتے رہے۔ انہیں کیلئے بشارت ہے۔ دنیوی زندگی میں اور آخرت میں۔ نہیں بدلتیں اللہ کی باتیں یہی بڑی کامیابی ہے''۔

(۴) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ (سورۂ توبہ آیت ۱۲۰ پارہ ۱۱)

ترجمہ:۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا نیکوں کا اجر''۔

(۵) اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ○ اُدْخُلُوْھَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ○

(سورۂ حجر آیت ۴۵، ۴۶ پارہ ۱۴)

ترجمہ:۔ ''یقیناً پرہیز گار اس دن باغوں اور چشموں میں (آباد) ہوں گے (انہیں حکم ملے گا) داخل ہو جاؤ ان جنتوں میں خیر و عافیت کے ساتھ بے خوف ہو کر''۔

(۶) وَ قِیْلَ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّکُمْ ط قَالُوْا خَیْرًا ط لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃٌ ط وَ لَدَارُ الْاٰخِرَۃِ خَیْرٌ ط وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ○ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَھَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ لَھُمْ فِیْھَا مَا یَشَآءُوْنَ ط کَذٰلِکَ یَجْزِی اللّٰہُ الْمُتَّقِیْنَ ○ (سورۂ النحل آیت ۳۰، ۳۱ پارہ ۱۴)

Marfat.com

ترجمہ:۔ ''پوچھا گیا ان سے جو متقی تھے کہ وہ کیا ہے۔ جو اتارا تمہارے رب نے؟ انہوں نے کہا سراپا خیر! جنہوں نے اچھے کام کئے۔ اس دنیا میں بھی ان کے لئے بھلائی ہے۔ اور آخرت کا گھر بھی ان کیلئے بہتر ہے۔ اور بہت ہی عمدہ ہے۔ پرہیز گاروں کا گھر۔ ان کے لئے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں۔ جن میں وہ داخل ہوں گے۔ رواں ہوں گی ان کے نیچے نہریں ان کیلئے وہاں ہر وہ چیز ہو گی جس کی وہ خواہش کریں گے یوں بدلہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو۔

(۷) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○ (سورۂ النحل، ۹۷ تا ۹۹ پارہ ۱۴)

ترجمہ:۔ ''جو بھی نیک کام کرے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو۔ تو ہم اسے عطا کریں گے ایک پاکیزہ زندگی اور ہم ضرور دیں گے انہیں ان کا اجر ان کے اچھے اور مفید کاموں کے عوض جو وہ کیا کرتے تھے۔ سو جب تم قرآن کی تلاوت کرنے لگو تو پناہ مانگو اللہ تعالیٰ سے اس شیطان (کی وسوسہ اندازیوں) سے جو مردود ہے۔ یقیناً اس کا زور نہیں چلتا ان لوگوں پر جو (سچے دل سے) ایمان لائے ہیں۔ اور اپنے رب پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔

(۸) وَ يَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ مَّرَدًّا ○ (سورۂ مریم آیت ۷۶ پارہ ۱۶)

ترجمہ:۔ ''اور زیادہ کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہدایت یافتہ لوگوں کے نورِ ہدایت کو اور باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے اور انہیں کا انجام اچھا ہے''۔

Marfat.com

(۹) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّاo

(سورۂ مریم آیت ۹۶ پارہ ۱۶)

ترجمہ:۔ ''بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے پیدا فرمادے گا خدائے مہربان ان کیلئے دلوں میں محبت''۔

(۱۰) تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ (سورۂ السجدہ آیت ۱۶ پارہ ۲۱)

ترجمہ:۔ ''دور رہتے ہیں ان کے پہلو (اپنے) بستروں سے پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈرتے ہوئے امید رکھتے ہوئے اور ان نعمتوں سے جو ہم نے ان کو دی ہیں خرچ کرتے رہتے ہیں''۔

(۱۱) اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ○ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ○ (سورۂ القمر آیت ۵۴، ۵۵ پارہ ۲۷)

ترجمہ:۔ ''بے شک پرہیز گار باغوں میں اور نہروں میں ہوں گے۔ بڑی پسندیدہ جگہ میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے پاس بیٹھے ہوں گے''۔

(۱۲) وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ مُتَّكِئِیْنَ عَلٰی فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَّجَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ مُدْهَآمَّتٰنِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

Marfat.com

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيهِنَّ خَيْرٰتٌ
حِسَانٌ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ حُورٌ مَّقْصُورٰتٌ فِي الْخِيَامِ ○ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ○ مُتَّكِئِينَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ○

(سورۂ الرحمٰن آیت ۴۶ تا ۷۶ پارہ ۲۷)

ترجمہ:۔ ''اور جو ڈرتا ہے اپنے رب کے روبرو کھڑا ہونے سے تو اس کو دو باغ ملیں گے۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ دونوں باغ پھلدار ٹہنیوں والے ہوں گے۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ دونوں باغوں میں دو چشمے جاری ہوں گے۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں باغوں میں ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں ہوں گی۔ پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ وہ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے بستروں پر جن کے استر قنادیز کے ہوں گے۔ اور دونوں باغوں کا پھل نیچے جھکا ہوگا۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں نیچی نگاہوں والی حوریں ہوں گی۔ جن کو نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ یہ تو گویا یاقوت اور مرجان ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ کیا احسان کا بدلہ بجز احسان کے کچھ اور بھی ہوتا ہے۔ پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اور ان دو کے علاوہ دو اور باغ بھی ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں دو چشمے جوس سے ابل رہے ہوں گے۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں میوے ہوں گے اور

Marfat.com

کھجوریں اور انار ہوں گے۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں اچھی سیرت والیاں اچھی صورت والیاں ہوں گی۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ یہ حوریں پردہ دار خیموں میں پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان کو بھی اب تک نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا نہ کسی جن نے پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ وہ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے سرسبز مسند پر جواز حد نفیس۔ بہت خوبصورت ہوگی۔

(۱۳) فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ○ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ○ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ○ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ○ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ○ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ○ عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ○ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ○ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ○ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ○ لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ○ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ○ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ○ وَحُوْرٌ عِیْنٌ ○ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ○ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ○ اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ○ وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ○ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ○ وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ○ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ○ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ○ وَّفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ○ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ○ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ○ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ○ عُرُبًا اَتْرَابًا ○ لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ○ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ○ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ○ (سورۃ الواقعہ آیت ۸ تا ۴۰ پارہ ۲۷)

ترجمہ:۔ ”پس ایک گروہ دائیں ہاتھ والوں کا ہو گا۔ کیا شان ہو گی دائیں ہاتھ والوں کی۔ اور دوسرا گروہ بائیں ہاتھ والوں کا ہوگا کیا خستہ حال ہو گا بائیں ہاتھ والوں کا۔ اور تیسرا گروہ ہر کارِ خیر میں آگے رہنے والوں کا وہ اس روز

Marfat.com

بھی آگے آگے ہوں گے وہی مقرب بارگاہ ہیں عیش وسرور کے باغوں میں۔ ایک بڑی جماعت پہلوں سے اور قلیل تعداد پچھلوں سے ان پلنگوں پر جو سونے کی تاروں سے بنے ہوں گے۔ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ان پر آمنے سامنے۔ گردش کرتے ہوں گے ان کے اردگرد نوخیز لڑکے جو ہمیشہ ایک جیسے رہیں گے۔ ہاتھوں میں پیالے، آفتابے اور شراب طہور سے چھلکتے جام لئے ہوئے۔ نہ سردرد محسوس کریں گے۔ اس سے اور نہ مدہوش ہوں گے اور میوے بھی پیش کریں گے جو وہ جنتی پسند کریں گے۔ اور پرندوں کا گوشت بھی جس کی وہ رغبت کریں گے۔ اور حوریں خوبصورت آنکھوں والیاں (سچے) موتیوں کی مانند جو چھپا رکھے ہوں یہ اجر ہوگا ان نیکیوں کا جو وہ کرتے رہے تھے۔ نہ سنیں گے وہاں لغو باتیں اور گناہ والی باتیں۔ بس ہر طرف سے سلام ہی سلام کی آواز آئے گی۔ اور دائیں ہاتھ والے کیا شان ہوگی دائیں ہاتھ والوں کی۔ بے خار بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں اور لمبے لمبے سایوں میں اور پانی کے آبشاروں میں اور پھلوں کی بہتات میں نہ وہ ختم ہوں گے اور نہ ان سے روکا جائے گا۔ اور بستر بچھے ہوں گے اونچے اونچے پلنگوں پر۔ ہم نے پیدا کیا ان کی بیویوں کو حیرت انگیز طریقہ سے۔ پس ہم نے بنا دیا انہیں کنواریاں۔ پیار کرنے والیاں ہم عمر (یہ سب نعمتیں) اصحاب یمین کے لئے مخصوص ہوں گی۔ ایک بڑی جماعت اگلوں سے اور ایک بڑی جماعت پچھلوں میں سے ہوگی،،۔

(۱۴) اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(سورۃ المجادلہ آیت ۲۲ پارہ ۲۸)

Marfat.com

ترجمہ:۔ ''یہ وہ لوگ ہیں نقش کر دیا ہے اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان اور تقویت بخشی ہے انہیں اپنے فیضِ خاص سے۔ اور داخل کرے گا انہیں باغوں میں رواں ہیں جن کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ رہیں گے ان میں اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا ان سے اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔ یہ (بلند اقبال) اللہ کا گروہ ہیں۔ سن لو! اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی دونوں جہانوں میں کامیاب وکامران ہے''۔

(۱۵) اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ (سورۃ الملک آیت ۲۲ پارہ ۲۹)

ترجمہ:۔ ''کیا وہ شخص جو منہ کے بل گرتا پڑتا چلا جا رہا ہے وہ راہِ راست پر ہے یا جو سیدھا ہو کر صراطِ مستقیم پر گامزن ہے''۔

(۱۶) وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○

(سورۃ القیٰمۃ آیت ۲۲، ۲۳ پارہ ۲۹)

ترجمہ:۔ ''کئی چہرے اس روز تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کے انوارِ جمال کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

(۱۷) اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ○ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ○ وَّکَوَاعِبَ اَتْرَابًا ○ وَّکَاْسًا دِهَاقًا ○ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا کِذّٰبًا ○ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ○

(سورۃ النساء آیت ۳۱ تا ۳۶ پارہ ۳۰)

ترجمہ:۔ ''بلاشبہ پرہیز گاروں کے لئے کامیابی ہی کامیابی ہے۔ ان کیلئے باغات اور انگوروں کی بیلیں ہیں۔ اور جواں سال ہم عمر لڑکیاں اور چھلکتا ہوا جام۔ نہ سنیں گے وہاں کوئی بیہودہ بات اور نہ جھوٹ۔ یہ بدلہ ہے آپ کے رب کی طرف سے بڑا کافی انعام''۔

(۱۸) کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ○ کِتٰبٌ

Marfat.com

مَّرْقُوْمٌ ○ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ○ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِىْ نَعِيْمٍ ○ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ○ تَعْرِفُ فِىْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ○ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ○ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِىْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ○ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ○ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ○ (سورۂ المطففین آیت ۱۸ تا ۲۷ پارہ ۳۰)

ترجمہ:۔ ''یہ حق ہے نیکو کاروں کا صحیفۂ عمل علیین میں ہوگا۔ اور تمہیں کیا خبر کہ علیون کیا ہے۔ یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ (حفاظت کے لئے) دیکھتے رہتے ہیں اسے مقربین۔ بے شک نیکو کار راحت وآرام میں ہوں گے۔ پلنگوں پر بیٹھے مناظرِ جنت کا نظارہ کر رہے ہوں گے۔ آپ پہچان لیں گے ان کے چہروں پر راحتوں کی شگفتگی۔ انہیں پلائی جائے گی سربمہر خالص شراب۔ اس کی مہر کستوری کی ہوگی۔ اس کے لئے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے سبقت لے جانے والے۔ اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی یہ وہ چشمہ ہے جس سے صرف مقربین پئیں گے،،۔

(۱۹) اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ○

(سورۂ انشقاق آیت ۲۵ پارہ ۳۰)

ترجمہ:۔ ''البتہ جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے ایسا اجر ہے جو منقطع نہ ہوگا،،۔

(۲۰) وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ○ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ○ فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ○ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ○ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ○ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ○ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ○ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ○ وَّزَرَابِىُّ مَبْثُوْثَةٌ ○ (سورۂ الغاشیہ ایت ۸ تا ۱۶ پارہ ۳۰)

ترجمہ:۔ ''کتنے ہی چہرے اس دن بارونق ہوں گے۔ اپنی کاوشوں پر خوش ہوں گے عالی شان جنت میں نہ سنیں گے وہاں کوئی لغویات۔ اس میں

Marfat.com

چشمہ جاری ہو گا اس میں اونچے اونچے تخت (بچھے) ہوں گے۔ اور ساغر (قرینے سے) رکھے ہوں گے۔ اور گاؤ تکیے قطار در قطار لگے ہوں گے۔ اور قیمتی قالین بچھے ہوں گے''۔

(۲۱) جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ○

(سورۃ البینۃ آیت ۸ پارہ ۳۰)

ترجمہ:۔''ان کی جزا ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشگی کی جنتیں ہیں رواں ہوں گی جن کے نیچے نہریں وہ ان میں تا ابد رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ سعادت اس کو ملتی ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے''۔

(اہل شعو اور اہل ذوق کے لئے صرف ترجمہ ہی پیش کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو معرفت عطا فرمائے)

احادیث مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم:

۱: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جو گروہِ (اولیاء) سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح دمکتے ہوں گے انہیں تھوکنے، ناک صاف کرنے اور قضائے حاجت کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور کنگھے سونے چاندی کے، ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا۔ اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہو گا۔ ان میں سے ہر ایک کو دو بیویاں ملیں گی۔ وہ ایسی حسین ہوں گی کہ ان کے گوشت کا مغز ان کی پنڈلیوں کے آر پار سے نظر آئے گا۔ ان لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہو گا۔ اور نہ ان کے دلوں میں ذرا بھی بغض ہو گا۔ ان کے دل متحد ہوں گے وہ صبح و شام

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں گے''۔

(روضۃ السالیکن صفحہ۱۳ بحوالہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، مسند احمد بن حنبل، صحیح ابن حبان)

۲: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے کسی ولی سے عداوت رکھتا ہے۔ میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس کو محبوب بنا لیتا ہوں اور جب میں اس کو محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کوئی چیز طلب کرے تو میں اس کو دیتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔ اور میں کسی چیز میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں اتنا تردد نہیں کرتا جتنا تردد اس کی جان کے بارے میں کرتا ہوں۔ وہ موت کی سختی کو ناپسند سمجھتا ہے اور میں اسکے برائی میں پڑنے کو ناپسند کرتا ہوں''۔

(صحیح بخاری شریف جلد سوم صفحہ۶۲۴ باب التواضع حدیث نمبر۱۴۲۲، روضۃ السالکین صفحہ۱۴ بحوالہ امام بخاری، امام ابن حبان، امام بیہقی)

اسی حدیث پاک کو امام احمد بن حنبل، امام ابو نعیم، امام طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

۳: ''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے ایسے نور کے منبر ہوں گے کہ جن پر انبیاء وشہداء

Marfat.com

بھی رشک کریں گے۔ کہ یہ کون لوگ ہیں جو نبی ہیں نہ شہید لیکن پھر بھی اتنے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں''۔

(روضۃ السالکین صفحہ ۱۶ بحوالہ امام ترمذی، امام احمد بن حنبل، امام ابونعیم)

۴: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ برگزیدہ بندے ایسے ہیں جو نہ انبیاء ہیں نہ شہداء قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مقام دیکھ کر ان پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جن کی باہمی محبت صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتی ہے۔ نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! ان کے چہرے نور (سے مزین) ہوں گے اور وہ نور (کے ٹیلوں) پر ہوں گے۔ انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا۔ جب لوگ خوفزدہ ہوں گے انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غمزدہ ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ○

ترجمہ:۔ ''خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے''۔

(روضۃ السالکین صفحہ ۱۶ بحوالہ امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن حبان، امام ابویعلی، امام بیہقی و امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ)

۵: ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے (میری امت میں) ستر ہزار افراد ایسے عطا کئے گئے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے

Marfat.com

ہوں گے اور ان کے دل (محبت واطاعت میں) ایک شخص (ولی اللہ) کے دل کے مطابق ہوں گے۔ پس میں نے اپنے رب سے زیادہ چاہا تو اس نے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار کا میرے لئے اضافہ فرما دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ بے شک یہ مقام دیہات میں رہنے والے (اہل ایمان) اور ننگے پاؤں چلنے والے صحرائی باشندوں کو ملے گا''۔

(رضۃ السالکین صفحہ ۱۸ بحوالہ امام احمد بن حنبل، امام ابویعلیٰ، حکیم ترمذی، امام ہیثمی، اور امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ)

(اس حدیث پاک کو امام طبرانی اور امام جلال الدین سیوطی نے بھی مختلف طریق سے روایت کیا ہے)۔

۶: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں۔ لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں کے دلوں میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے''۔ (متفق علیہ)

(صحیح بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۶ حدیث نمبر ۴۴۴) (روضۃ السالکین صفحہ ۳۱ بحوالہ امام مسلم، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ)

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرتا ہے۔ اور ہمیشہ اس حالتِ طلب میں رہتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو فرماتا ہے۔ بے شک میرا

Marfat.com

فلاں بندہ مجھے راضی کرنے کا خواہشمند ہے۔ سنو! بے شک میری رحمت اس بندے پر ہے۔ پس جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں۔ فلاں بندے پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے اور ایسا ہی عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور جوان کے اردگرد فرشتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ (کہ فلاں بندے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے) یہاں تک کہ ساتویں آسمان کے رہنے والے (بھی) اسی طرح کہتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اتر آتے ہیں۔ (اور زمین میں بھی اس کا اعلان کرتے ہیں)"۔

(روضۃ السالکین صفحہ ۳۹ بحوالہ امام احمد بن حنبل)

۸: "حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بے شک معمولی دکھاوا بھی شرک ہے اور جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اعلانِ جنگ کیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان نیکوکار و متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے۔ جو اس طرح چھپے رہتے ہیں۔ اگر وہ غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوں تو انہیں بلایا نہیں جاتا اور نہ ہی انہیں پہچانا جاتا ہے۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ہر طرح کی آزمائش اور تاریک فتنے سے نکل جاتے ہیں"۔

. (سنن ابن ماجہ شریف جلد دوم صفحہ ۴۸۶ حدیث ۱۷۸۷، روضۃ السالکین صفحہ ۴۰ بحوالہ امام حاکم، امام طبرانی، امام دیلمی، وغیرھم)

۹: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے جنگ مول لی۔ اور میں کسی چیز میں جسے میں کرنے والا ہوں تردد نہیں کرتا جتنا میں مومن (ولی) کی موت میں تردد کرتا ہوں۔ اس صورت میں کہ وہ موت کو

Marfat.com

ناپسند کرتا ہو۔ اور میں اس کی تکلیف کو ناپسند کرتا ہوں اور بسا اوقات میرا کوئی ولی مجھ سے غنا کا سوال کرتا ہے مگر میں اس کو غنا سے فقر کی طرف پھیر دیتا ہوں۔ اور اگر میں اس کو غنا کی طرف پھیر دیتا تو یہ اس کیلئے شرکا (اور آزمائش) کا باعث ہوتا۔ اور بعض اوقات میرا ولی مجھ سے فقر کا سوال کرتا ہے تو میں اس کو غنا کی طرف پھیر دیتا ہوں اور اگر میں اس کو فقر کی طرف پھیر دیتا تو یہ اس کیلئے شرکا باعث ہوتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور میری عزت جلال، علو، رونق، جمال اور بلند مرتبہ کی قسم! کوئی بندہ میری خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح نہیں دیتا مگر یہ کہ میں اس کی موت اس کی آنکھوں کے سامنے رکھ دیتا ہوں (تاکہ وہ ہمیشہ اس کو یاد کرکے عبرت حاصل کرتا رہے) اور آسمان اور زمین کو اس کے رزق کی ضمانت دے دیتا ہوں اور ہر تاجر کو تجارت کے پیچھے میں اس کا (کارساز) ہو جاتا ہوں''۔

(روضۃ السالکین صفحہ ۴۴ بحوالہ امام طبرانی، امام ہثیمی،، وغیرھم)

۱۰: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے کسی ولی کی توہین کی گویا اس نے میرے ساتھ اعلان جنگ کیا اور میں کسی چیز میں تردد نہیں کرتا جسے میں کرنے والا ہوتا ہوں۔ جتنا تردد مجھے مومن کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس کی تکلیف پسند نہیں کرتا۔ (لیکن پھر بھی موت اس لئے طاری کرتا ہوں کہ) اس کے لئے ضروری ہے۔ بسا اوقات میرا مومن بندہ علم کا کوئی باب سیکھنا چاہتا ہے تو میں اس کو اس سے روک لیتا ہوں تاکہ علم کا وہ باب سیکھ کر اسے غرور نہ آئے۔ اور وہ اس کے فساد کا سبب ہو۔ میرا بندہ جو کچھ میں نے اس پر فرض کیا ہے اس کی ادائیگی کے ذریعے جو میرا قرب حاصل کرسکتا ہے۔ وہ کسی اور ذریعے سے نہیں کرسکتا میرا بندہ میرے لئے ہمیشہ

Marfat.com

نفلی عبادت کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں چاہنے لگتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کر لیتا ہوں تو میں اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور اس کا مددگار بن جاتا ہوں۔ پھر اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں۔ پس وہ میرے لئے مخلص ہو جاتا ہے۔ اور میں اس کے لئے مخلص ہو جاتا ہوں''۔

(روضۃ السالکین صفحہ ۴۶ بحوالہ امام ابن ابی دنیا امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ اور امام طبرانی وغیرھم)

''اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے کسی ولی کی اھانت کی گویا اس نے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کیا اور بے شک میں بڑی تیزی سے اپنے اولیاء کی مدد ونصرت کرنے والا ہوں۔ کیونکہ میں ان کی خاطر غضبناک ہو جاتا ہوں۔ اور اس کی مثال (تمہارے سمجھانے کیلئے) ایسی ہے جیسے شیر لڑائی کے وقت غضبناک ہوتا ہے،،۔ (بحوالہ حکیم ترمذی اور امام دیلمی وغیرھم)

''اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے کسی ولی کو تکلیف دی تو گویا اس نے میرے محارم (حرام کردہ اشیاء) کو حلال جانا''۔ (بحوالہ امام قضاعی رحمۃ اللہ علیہ)

''اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ لوگ جن کے چہروں پر سجدوں کے نشانات ہوں گے یقیناً وہی میرے اولیاء ہیں پس جب تم ان سے ملو تو مارے ادب کے اپنے کندھے ان کے سامنے پست رکھا کرو اور اپنے دل وزبان کو ان کا مطیع بناؤ۔ یہ جان لو کہ جس شخص نے میرے کسی ولی کی توہین کی اور اسے خوفزدہ کیا تو اس نے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کیا اور میرے سامنے کھل کر مقابلہ میں آ گیا۔ اور میں بہت تیزی سے اپنے اولیاء کی مدد کرنے والا ہوں۔ کیا

Marfat.com

وہ شخص جو میرے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور وہ یہ گمان کرتا ہے کہ میرے سامنے ٹھہر سکے گا؟ یا جو میرے ساتھ دشمنی مول لیتا ہے کیا وہ یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے عاجز کر سکے گا؟ یا جو میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے یہ گمان کرتا ہے کہ مجھ سے سبقت یا فوقیت لے جائے گا؟ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے اور میں اپنے اولیاء کی خاطر دنیا وآخرت میں انتقام لینے والا ہوں اور ان کی مدد ونصرت (کا امر) میں اپنے علاوہ کسی اور کو نہیں سونپتا''۔ (امام ابونعیم اور امام ابن ابی عاصم)

۱۱: ''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر تمہاری کوئی خواہش ہوتو میں پوری کر دیتا ہوں۔ تو جنتی عرض کریں گے۔ اے اللہ! کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ اور جہنم سے نجات نہیں دی؟ (پھر ہمیں کس چیز کی ضرورت ہوسکتی ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس وقت حجاب اٹھائے گا اور اہلِ جنت کے نزدیک اپنے پروردگار کے دیدار سے زیادہ بہترین نعمت اور کوئی نہیں ہوگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوْا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ۔ (سورۂ یونس) ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزاء ہے اور اس پر اضافہ بھی ہے''۔

(صحیح مسلم شریف جلد اول صفحہ ۱۸۸ حدیث ۳۵۷، جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۴۲۹ حدیث ۱۰۳۰، اور اس کو امام احمد بن حنبل نے بھی روایت کیا ہے)

۱۲: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: اِنَّ فِی ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ۔ (سورۂ الحجر) ''بے شک اس میں اہل فراست کے لئے نشانیاں ہیں''۔

Marfat.com

(جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۴۴۰ حدیث ۱۰۵۳۔ اس کو امام طبرانی اور امام قضاعی نے بھی روایت کیا ہے)

۱۳: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو لوگوں (کے ظاہر و باطن) کو (اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ) فہم و فراست سے جان لیتے ہیں''۔

(روضۃ السالکین صفحہ ۱۷ بحوالہ امام طبرانی، امام قضاعی، امام دیلمی، علامہ قرطبی،، امام ذھبی، حکیم ترمذی، امام ہثیمی، وغیرھم)

۱۴: ''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے کسی ایک شخص کا بھی دنیا میں کسی حق بات کیلئے تکرار کرنا اس قدر سخت نہیں ہوگا۔ جو تکرار مومنین کاملین اپنے پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے لئے کریں گے جو جہنم میں داخل کئے جا چکے ہوں گے۔ وہ عرض کریں گے۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے یہ بھائی ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ہی ساتھ حج کرتے تھے اور تو نے انہیں دوزخ میں ڈال دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اچھا تو جنہیں پہچانتے ہو انہیں جا کر خود ہی دوزخ سے نکال لو۔ وہ آئیں گے اور ان کی صورتیں پہچانیں گے۔ ان کی صورتوں کو آگ نے کھایا ہوگا ان میں سے بعض کو تو آگ پنڈلیوں کے نصف تک اور بعض کو ٹخنوں تک پکڑا ہوگا۔ وہ انہیں نکالیں گے اور پھر عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں جن کے نکالنے کا حکم فرمایا تھا انہیں ہم نے نکال لیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ انہیں بھی جا کر نکال لو جن کے دل میں ایک دینار برابر ایمان ہے۔ پھر فرمائے گا اسے بھی نکال لاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہے۔ پھر یہاں تک فرمائے گا۔ اسے بھی نکال لاؤ

Marfat.com

جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب جس شخص کو یقین نہ آئے تو وہ یہ آیت کریمہ پڑھ لے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَایَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ وَاِنْ تَکُ حَسَنَۃً یُّضَا عِفْھَا وَیُؤْتِ مِنْ لَدُنْہُ اَجْرًا عَظِیْمًا○ (سورۂ نساء آیت ۴۰)

ترجمہ:۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کریں گے اور اگر نیکی ہوگی تو اس کو کئی گنا کر دیں گے اور اپنے پاس سے اجر عظیم دیں گے''۔

(صحیح بخاری شریف جلد سوم کتاب التوحید صفحہ ۱۰۳۳ حدیث ۲۲۸۸، سنن ابن ماجہ جلد اول باب فی الایمان صفحہ ۴۹ حدیث ۶۳، روضۃ السالکین صفحہ ۱۱۳ بحوالہ امام احمد بن حنبل، امام نسائی، امام حاکم وغیرھم)

۱۵: ''حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ (راوی کو دونوں میں سے ایک کا شک ہے) یہ ایک دوسرے کو تھامے ہوئے ہوں گے ان میں سے پہلا شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک ان کا آخری فرد بھی داخل نہ ہو جائے گا (یعنی وہ اپنے ہزاروں لاکھوں افراد کی نگرانی کرے گا) ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے''۔ (اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا ہے)

(صحیح بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق صفحہ ۲۴۴ حدیث ۱۴۷۲، صحیح مسلم شریف، کتاب الایمان صفحہ ۲۲۷ حدیث ۴۳۴ جلد اول)

۱۶: ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث مروی ہے۔ فرماتے ہیں پھر قیامت کے دن مؤمنین نجات پائیں گے تو سب سے پہلے ایسی جماعت نجات پائے گی جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے

Marfat.com

وہ ستر ہزار افراد ہوں گے جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔ پھر جوان سے متصل ہوں گے جن کے چہرے آسمان کے ستاروں کی مانند چمکتے ہوں گے۔ پھر اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہے گا''۔

(روضۃ السالکین صفحہ ۱۲۴ بحوالہ امام مسلم، امام احمد بن حنبل وغیرھم)

۱۷: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص کسی بیابان میں سے گزرے جن میں سے ایک عبادت گزار تھا اور دوسرا گناہ گار تھا۔ جب عبادت گزار (صالح) کو اتنی پیاس لگی کہ وہ راستے میں گر گیا۔ تو اس کا ساتھی اس کی طرف دیکھنے لگا اور اس کے پاس برتن میں کچھ پانی تھا۔ اس گناہ گار نے بے دم ہو کر پیاس سے چلاتے ہوئے اس ساتھی کو دیکھ کر کہا۔ اللہ رب العزت کی قسم! اگر یہ صالح بندہ میرے پاس پانی ہونے کے باوجود پیاس سے فوت ہو گیا تو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کبھی بھی بھلائی نہیں پا سکوں گا اور اگر میں نے اسے پانی پلایا تو یقیناً میں مر جاؤں گا۔ پس اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے پختہ ارادہ کر کے اس پر پانی بہایا اور اس سے بچا ہوا اسے پلا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر وہ اٹھ کھڑا ہوا یہانتک کہ ان دونوں نے صحرا عبور کر لیا فرمایا قیامت کے دن اس گناہ گار کو حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا۔ تو اسے جہنم میں بھیجنے کا حکم دیدیا جائے گا۔ پس فرشتے اسے لے کر جا رہے ہوں گے تو وہ اسی صالح شخص کو دیکھ کر کہے گا۔ اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ فرمایا وہ پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ کہے گا میں وہی فلاں شخص ہوں جس نے بیابان میں اپنی جان پر تجھے ترجیح دی تھی۔ وہ کہے گا کیوں نہیں میں تجھے پہچانتا ہوں۔ فرمایا: پس وہ فرشتوں سے کہے گا رک جاؤ تو اسے روک دیا جائے گا۔ اور وہ صالح بندہ (عابد) اپنے رب کے حضور حاضر ہو کر عرض کرے گا۔ اے رب! تو میری نسبت اس کا حال پہچانتا

Marfat.com

ہے۔ کہ کیسے اس نے اپنی جان پر مجھے ترجیح دی؟ اے رب! تو اسے میرے اختیار میں دے دے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ تیرے اختیار میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص آئے گا اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا"۔

"صلت راوی کہتے ہیں کہ میں نے جعفر سے کہا کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں"۔

(روضۃ السالکین صفحہ ۱۴۳ بحوالہ امام ابویعلی، وامام طبرانی وغیرھم)

۱۸: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمنین سے اچھی طرح جان پہچان رکھو کیونکہ ہر مومن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں شفاعت کرے گا"۔ (روضۃ السالکین صفحہ ۱۵۲ بحوالہ امام دیلمی)

۱۹: "حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی کوئی نہ کوئی کان (یعنی خزانہ) ہوتی ہے اور تقویٰ کی کان عارفون کے دل ہوتے ہیں"۔

(روضۃ السالکین صفحہ ۱۵۴ بحوالہ امام قضاعی، امام طبرانی، امام بیہقی، خطیب بغدادی امام ذھبی، امام عسقلانی اور امام ہیثمی وغیرھم)

۲۰: "حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی مستغنی اور گوشہ نشین ہو"۔

(روضۃ السالکین صفحہ ۱۵۴ بحوالہ امام مسلم، امام احمد بن حنبل وامام ابویعلیٰ وغیرھم)

۲۱: "حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ آلِ محمد کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا تمام اہل تقویٰ (میری آل میں سے ہیں)

Marfat.com

اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: إِنَّ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ۔ صرف متقین ہی اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہیں''۔

(رضۃ السالکین صفحہ ۱۵۵ بحوالہ امام طبرانی، امام دیلمی، امام عسقلانی، امام ہثیمی، علامہ قرطبی، امام ابن کثیر وغیرھم)

۲۲: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں چالیس آدمی (ابدال) ہمیشہ رہیں گے جن کے دل قلبِ ابراہیمی کی مانند ہوں گے۔ ان کے صدقے اللہ تعالیٰ اہلِ زمین سے عذاب ٹالے گا۔ انہیں ابدال کہا جائے گا۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے یہ ابدالیت والا رتبہ کثرت صوم وصلاۃ اور صدقہ کے ذریعے نہیں پایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر کس چیز کے ذریعے انہوں نے یہ رتبہ پایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخاوت اور مسلمانوں کے لئے خیرخواہی کے ذریعے''۔ (روضۃ السالکین صفحہ ۱۵۹ بحوالہ امام طبرانی اور امام ابونعیم)

۲۳: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صدی میں میری اُمت کے بہترین لوگ پانچ سو ہیں۔ اور ابدال چالیس ہوں گے پس نہ تو پانچ سو میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے اور نہ چالیس میں جب کبھی کوئی آدمی ان چالیس میں سے فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پانچ سو میں سے کسی کو اس کی جگہ پر بدل دیتا ہے اور اسے چالیس لوگوں میں شامل کر دیتا ہے۔ جو شخص ان پر ظلم کرتا ہے۔ وہ اس سے درگزر فرماتے ہیں اور جو ان کے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں اور جو کچھ رزق اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا ہے اس سے آپس میں ایک دوسرے کی دادرسی کرتے ہیں''۔

(روضۃ السالکین صفحہ ۱۶۴ بحوالہ امام ابونعیم، اما دیلمی اور امام عسقلانی وغیرھم)

Marfat.com

۲۴: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صدی میں میری اُمت میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو دوسروں پر سبقت لے جانے والے ہیں''۔

(روضۃ السالکین صفحہ ۱۶۵ بحوالہ امام ابونعیم، امام دیلمی اور حکیم ترمذی وغیرھم)

۲۵: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تین سو آدمی ایسے ہیں جن کے دل حضرت آدم علیہ السلام کے دل کی مانند ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے چالیس آدمی ایسے ہیں جن کے دل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل کی مانند ہیں۔ اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے سات آدمی ایسے ہیں جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کی مانند ہیں۔ اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے پانچ آدمی ایسے ہیں جن کے دل حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دل کی مانند ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تین آدمی ایسے ہیں جن کے دل حضرت میکائیل علیہ السلام کے دل کی مانند ہیں۔ اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا ایک آدمی ایسا ہے جس کا دل حضرت اسرافیل علیہ السلام کے دل کی مانند ہے۔ سو جب وہ اکیلا آدمی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی جگہ تین آدمیوں میں سے کسی کو لے آتا ہے۔ اور جب تین آدمیوں میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ سات آدمیوں میں کسی کو لے آتا ہے اور جب سات آدمیوں میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ چالیس آدمیوں میں سے کسی کو لے آتا ہے۔ اور جب چالیس آدمیوں میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ تین سو آدمیوں میں سے کسی کو لے آتا ہے اور جب تین سو آدمیوں میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عامۃ الناس میں کسی کو اس کی جگہ پر لے آتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ انہی کے ذریعہ سے کسی کو مارتا اور زندہ کرتا ہے۔ اور انہی کی وجہ سے سبزہ

Marfat.com

اگاتا ہے اور آزمائشوں کو دور کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ اللہ تعالیٰ کس طرح ان کے ذریعے مارتا اور زندہ کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے امتوں کی کثرت کی دعا مانگتے ہیں تو وہ کثیر ہو جاتی ہیں۔ (یہ ان کے ذریعے زندہ کرنا ہے) وہ ظالم اور جابر لوگوں کیلئے بددعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ (یہ ان کے ذریعے مارنا ہے) وہ بارش کی دعا کرتے ہیں تو ان پر بارش برسائی جاتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں تو زمین ان کے لئے غلہ اگاتی ہے اور وہ دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جملہ بلاؤں اور آزمائشوں کو دور فرماتا ہے"۔

اسے امام ابونعیم اور امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۲۶: "حضرت شریح بن عبید الحضر می بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ کے ہاں اہلِ شام کا ذکر کیا گیا تو لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین! ان پر لعنت بھیجئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بے شک ابدال شام میں ہوں گے۔ اور وہ چالیس آدمی ہیں۔ انہیں کے سبب تم پر بارش برسائی جاتی ہے اور انہی کے تصدق سے دشمنوں کے مقابلے میں تمہاری مدد کی جاتی ہے اور اہلِ زمین سے مصائب و آلام کو دور کیا جاتا ہے"۔ (اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے)

۲۷: "حضرت عبیداللہ بن محمد عیشی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کتانی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ نقباء تین سو ہیں۔ نجباء ستر ہیں۔ ابدال چالیس ہیں۔ اخیار سات ہیں۔ عمد چار ہیں۔ اور غوث ایک ہے۔ پس نقباء کا مسکن مغرب۔ نجباء کا مسکن مصر، ابدال کا مسکن شام ہے اور اخیار زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ اور عمد (طبقہ اولیاء) زمین کے کونوں میں ہیں اور غوث کا مسکن مکہ

Marfat.com

ہے۔ پس جب عام معاملات میں سے کوئی معاملہ پیش آتا ہے تو اس میں نقباء اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرتے ہیں۔ پھر نجباء پھر ابدال، پھر اخیار، پھر عمد، پھر اگر ان کی دعا قبول کر لی جائے تو ٹھیک وگرنہ غوث اس معاملہ میں گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے اور ابھی غوث کی دعا مکمل نہیں ہوتی کہ اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے"۔ (اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے)

۲۸: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ تم سے پہلے کے لوگوں میں ایک شخص نے ننانوے قتل کئے پھر اس نے علاقے کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو اسے ایک عبادت گزار کے بارے میں بتایا گیا۔ وہ اس کے پاس آیا اور بتایا کہ اس نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ اس راہب نے جواب دیا نہیں! اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا۔ یوں پورے ۱۰۰ ہو گئے۔ پھر اس شخص نے علاقے کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو ایک عالم شخص کی طرف اس کی راہنمائی کی گئی اس شخص نے اس کو بتایا کہ میں نے ۱۰۰ قتل کئے ہیں کیا توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس عالم نے جواب دیا بھلا اس کے اور توبہ کے درمیان کوئی حائل ہوسکتا ہے؟ تم فلاں علاقے میں جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہوں گے۔ تم بھی ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا اور اپنے علاقے میں نہ آنا کیونکہ وہ بری جگہ ہے۔

وہ شخص روانہ ہو گیا جب وہ آدھے راستے میں پہنچا تو اسے موت نے آلیا۔ اس شخص کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اختلاف ہو گیا رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ شخص توبہ کر کے اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر کے آ رہا تھا عذاب کے فرشتوں نے کہا اس شخص نے کبھی کوئی نیک

Marfat.com

کام نہیں کیا۔ ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں ان کے پاس آیا۔ انہوں نے اسے اپنا ثالث مقرر کیا۔ اس نے یہ فیصلہ دیا دونوں طرف کی زمین کی پیمائش کرو۔ یہ دونوں علاقوں میں سے جس کے زیادہ قریب ہوگا اسی میں شمار ہوگا انہوں نے اس کی پیمائش کی تو وہ شخص اس علاقے کے زیادہ قریب تھا جہاں کا قصد کیا تھا۔ تو رحمت کے فرشتوں نے اسے حاصل کرلیا''۔

(صحیح مسلم شریف جلد سوم کتاب التوبہ صفحہ ۵۶۳ حدیث ۶۸۷۸)

(اسے امام بخاری، امام ابن حبان، امام ابویعلیٰ، امام بیہقی وغیرھم نے بھی روایت کیا ہے)۔

۲۹: ''حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ اہلِ کوفہ وفد کی شکل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں ایک ایسا شخص تھا جو حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مذاق کیا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا یہاں قرن کا رہنے والا کوئی شخص ہے؟ تو وہ شخص آگے بڑھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا جس کا نام اویس ہوگا۔ یمن میں صرف اس کی والدہ ہوگی۔ وہ برص کی بیماری کا شکار ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے برص کے نشانات کو ختم کر دے گا۔ اور صرف ایک دینار (یا شاید یہ فرمایا تھا) ایک درہم جتنا نشان رہ جائے گا۔ تم میں سے جو شخص اس سے ملے وہ اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کروائے''۔

(صحیح مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل الصحابہ صفحہ ۴۰۹ حدیث ۶۳۶۵)

(اس حدیث پاک کو امام ابونعم، امام ابن سعد، امام ابن عساکر و امام ذہبیؒ وغیرھم نے بھی روایت کیا ہے)

Marfat.com

۳۰: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی سواری جنگل بیابان میں گم ہو جائے تو اس شخص کو یہ پکارنا چاہیے۔ اے اللہ کے بندو! میری سواری پکڑا دو۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے بہت سے ایسے بندے اس زمین پر ہوتے ہیں وہ تمہیں تمہاری سواری پکڑا دیں گے''۔

(روضۃ السالکین صفحہ ۳۴۳ بحوالہ امام طبرانی، امام ابویعلی، امام دیلمی، امام ہیثمی، وغیرھم)

۳۱: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخلوق کی حاجت روائی کے لئے خاص فرمایا ہے۔ لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لے کر آتے ہیں (اور وہ ان کی حاجت روائی کرتے ہیں) اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے عذاب الٰہی سے امان میں ہیں''۔

(اس حدیث پاک کو امام ابونعیم اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے)

۳۲: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون (خوش نصیب) ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی (کثرت سے) تلاوت کرنے والے۔ وہی اللہ والے اور اس کے خواص ہیں''۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۹۳ حدیث ۲۲۱)

(اس حدیث پاک کو امام نسائی، امام احمد بن حنبل، امام دارمی، امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی روایت کیا ہے)

۳۳: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن

Marfat.com

اکٹھے نہیں کروں گا۔ اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوف رکھے گا تو میں اسے قیامت کے روز امن میں رکھوں گا۔ اور اگر وہ مجھ سے دنیا میں بے خوف رہا تو میں اسے قیامت کے روز خوف میں مبتلا کروں گا''۔

(رضۃ السالکین صفحہ ۳۸۲ بحوالہ امام ابن حبان، امام بیہقی، امام ابن المبارک، امام ہثیمی)

۳۴: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بعض خاص بندے ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں وہ اپنی خاص رحمت سے نوازتا ہے۔ اور انہیں اپنی عافیت میں زندہ رکھتا ہے۔ جب انہیں موت دیتا ہے تو اپنی جنت کی خاطر دیتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر آزمائش یوں گزرتی ہے جیسے اندھیری رات گزر جاتی ہے۔ اور وہ اولیاء اللہ ان آزمائشوں سے عافیت میں رہتے ہیں''۔

(اس حدیث پاک کو امام ابن ابی دنیا، امام ابونعیم اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے)

۳۵: ''حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے کہا اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تمہارے لئے اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں بے شک اللہ کے محبوب ترین بندے (یعنی اولیاء اللہ) وہ ہیں جو لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت ڈالتے ہیں اور اس زمین پر لوگوں کی خیر خواہی کیلئے کوشاں رہتے ہیں''۔

(اس حدیث پاک کو امام ابن ابی دنیا، امام ابن ابی عاصم نے راویت کیا ہے)

۳۶: ''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں وہ روزِ قیامت نور کے

Marfat.com

منبروں پر بٹھائے گا۔ نوران کے چہروں پر جھلملا رہا ہوگا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کے حساب سے فارغ ہو جائے گا۔ (یعنی ان سے حساب بھی نہیں لیا جائے گا'')

(اس حدیث پاک کوامام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

اور ایک روایت میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ انہیں نور کے منبروں پر بٹھائے گا اور ان پر ہلکی سی نیند طاری کر دے گا۔ یہاں تک کہ وہ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا،،۔ (اس حدیث پاک کوامام ابن ابی دنیا، نے روایت کیا ہے)۔

(روضۃ السالکین صفحہ ۳۸۶)

۳۷: ''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی نوجوان اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی موت آجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ننانوے صدیقین کا ثواب عطا فرماتا ہے''۔

(بحوالہ امام طبرانی اور امام دیلمی)

۳۸: ''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے۔ اور ہر ایک اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔ پس جب مومن کوئی نیک عمل کرتا ہے۔ تو اس کے دل میں (اس نیک عمل کی برکت سے) نور پھوٹ پڑتا ہے''۔

(روضۃ السالکین صفحہ ۳۸۷ بحوالہ امام طبرانی، امام بیہقی، اور امام دیلمی)

۳۹: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی دوستی کے موجبات تین ہیں۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے کوئی حق دیکھے۔ تو اس کو ان دنوں کیلئے موخر نہ کر دے۔ جن کو

Marfat.com

وہ نہ پا سکے۔ (یعنی اس حق کی ادائیگی میں جتنا ممکن ہو سکے جلدی کرے) اور یہ کہ وہ خلوت میں اپنے عمل کی پختگی کے ساتھ اعلانیہ طور پر بھی نیک عمل بجا لائے (تا کہ دوسروں کو ترغیب ملے) اور وہ جس میں جلدی کرتا ہے اس کو اس چیز کے ساتھ جمع کرے۔ جس کی اصلاح کی وہ امید رکھتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ اس طرح اللہ کا ولی ہوتا ہے۔ اور آپ نے اپنے دستِ اقدس کے ساتھ تین گرہیں لگائیں،،۔ (روضۃ السالکین صفحہ ۳۸۸ بحوالہ امام ابونعیم اور امام طرانی)

۴۰: ''حضرت عبدالرحمٰن بن علاء حضرمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ سے سننے والے (یعنی صحابی) نے بتایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک اس اُمت کے آخر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے لئے اجر اس اُمت کے اولین کے برابر ہو گا۔ وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور فتنہ پرور لوگوں سے جہاد کریں گے''۔

اس حدیث پاک کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عارفِ ربانی قندیل نورانی الحسنی والحسینی حضور سیدنا عبدالقادرِ جیلانی، پیرانِ پیر دستگیر اپنی تصنیف لطیف ''الفتح الربانی،، صفحہ ۵۰۹ پہ ارشاد فرماتے ہیں۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنورالله عزوجل۔

ترجمہ:۔ ''مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

''عارف اور مقرب کو بھی ایک نور عطا کیا جاتا ہے۔ جس سے وہ اپنے قرب خداوندی کو دیکھتا ہے۔ اور اس قرب کی وجہ سے وہ اپنے دل سے فرشتوں اور انبیاء کرام کی روحوں اور صدیقین کے دلوں اور روحوں کو دیکھتا ہے۔ اور ان کے احوال ومقامات دریافت کرتا رہتا ہے۔ یہ تمام چیزیں اس کے وسط قلب اور صفائی باطن

Marfat.com

کے اندر ہوتی ہے۔ اور وہ ہمیشہ فرحت کے ساتھ معیت خداوندی میں بسر کرتا رہتا ہے۔ وہ خالق اور مخلوق کے درمیان ایک واسطہ ہو جاتا ہے۔ خالق سے لے کر مخلوق میں تقسیم کرتا رہتا ہے۔ بعض ان میں وہ ہیں جن کی زبان اور دل دونوں خوب بولنے والے ہوتے ہیں۔ اور بعض وہ ہیں جن کا دل خوب بولنے والا ہوتا ہے"۔

ایک دوسرے مقام پر حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"انبیاء ومرسلین علیہم السلام کی طرف قبر میں منکر نکیر نہیں آیا کرتے کیونکہ وہ مخلوق کے شفیع ہیں۔ اس طرح اولیاء کرام سے بھی حساب نہیں لیا جائے گا۔ کیونکہ یہ بھی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے مخصوص بندے ہیں"۔ (الفتح الربانی صفحہ ۲۴۷)

برادرانِ اسلام! اب آپ خود انصاف کریں گے اولیاء اللہ کا مقام کتنا ارفع واعلیٰ ہے۔ قرآن وحدیث میں بھی کس طرح عیاں کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اولیاء اللہ کے ساتھ صحیح معنوں میں عقیدت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کی زندگی کا دارومدار دیدار الٰہی اور یاد الٰہی پر ہوتا ہے۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ عشق الٰہی میں نہایت کمزور ہو گئے تھے۔ ایک روز چند طبیب آئے اور انہوں نے آپ کی نبض دیکھی تو نہایت افسردگی کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ کے بدن میں نہ ہی خون رہا ہے اور نہ ہی ہڈیوں میں گودا ہی بچا ہے۔ لہٰذا آپ کی زندگی کی اب کوئی امید باقی نہیں رہی۔ اس پر حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے طبیبو! تم عاشقوں کے مرض کو نہیں جان سکتے عام لوگوں کی زندگی کا دارومدار تو خون اور ہڈیوں کے گودے پر ہوتا ہے لیکن عاشقانِ الٰہی کی زندگی کا دارومدار دیدارِ الٰہی اور یادِ الٰہی پر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو معرفتِ ولایت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فصل سوم

وسیلہ شیخ کامل کی ضرورت:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○ (سورۃ المائدہ آیت ۳۵ پارہ ۶)

ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور تلاش کرو اس تک پہنچنے کا وسیلہ اور جدوجہد کرو اس کی راہ میں تا کہ تم فلاح پاؤ''۔

مفسرِ قرآن جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مقدسہ کی تفسیر لکھتے ہیں۔

کہ ''ابن منظور لفظ وسیلہ کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں یعنی جس چیز کے ذریعہ کسی تک پہنچا جائے اور اس کا قُرب حاصل ہو اسے وسیلہ کہتے ہیں۔ ایمان، نیک اعمال، عبادات، پیروی سنت اور گناہوں سے بچنا یہ سب اللہ تعالیٰ تک پہنچنے اور اس کا قُرب حاصل کرنے کا وسیلہ اور ذریعہ ہیں اور مرشد کامل جو اپنی روحانی توجہ سے اپنے مرید کی آنکھوں سے غفلت کی پٹی اتار دے۔ دل میں یاد الٰہی کی تڑپ پیدا کر دے اس کا وسیلہ ہونے میں کون شبہ کر سکتا ہے۔ کاملین اُمت نے ایسے مرشد کی تلاش میں سینکڑوں، ہزاروں کوس کی مسافت کو پاپیادہ طے کیا ہے۔ اور ان کی راہنمائی اور دستگیری سے آسمانِ معرفت وحکمت پر مہر وماہ بن کر چمکے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی ہے کہ اس آیت میں وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے شاہ اسمٰعیل

Marfat.com

صاحب دہلوی کو بھی لکھنا پڑا۔ اہلِ سلوک این آیت را شارت بسلوک مے فہمند ووسیلہ مرشد رامے داند پس تلاشِ مرشد بنا بر فلاحِ حقیقی وفوزِ تحقیقی پیش از مجاہدہ ضروری ست و سنت اللہ برہمیں منوال جاریست لہٰذا بدون مرشد راہ پالی نادراست۔ یعنی سالکانِ راہِ حقیقت نے وسیلہ سے مراد مرشد لیا ہے۔ پس حقیقی کامیابی اور کامرانی حاصل کرنے کے لئے مجاہدہ وریاضت سے پہلے تلاشِ مرشد از بس ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے سالکانِ راہِ حقیقت کے لئے یہی قاعدہ مقرر فرمایا ہے۔ اسی لئے مرشد کی رہنمائی کے بغیر اس کا ملنا شاذ ونادر ہے۔

دم عارف نسیمِ صبحدم ہے　　اسی سے ریشۂ معنی میں نم ہے
اگر کوئی شعیبؑ آئے میسر　　شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

(اقبال)

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے تقویٰ اختیار کرنے، وسیلہ تلاش کرنے کے علاوہ ہر دم مصروف جہاد رہنا بھی ضروری ہے۔ جہادِ اصغر بھی اور جہادِ اکبر بھی۔ کفار سے بھی اور نفسِ امارہ سے بھی اور ان تمام نظریات اور افکار سے بھی جو کسی حیثیت سے اسلامی عقائد اور مسلمات سے ٹکراتے ہیں۔ تب جا کر فلاح وکامرانی نصیب ہوگی،،۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد اول صفحہ ۴۶۶)

اس آیت پاک میں اللہ تعالیٰ نے وسیلہ شیخ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور یہ فلاح احسان کی طرف دعوت ہے۔ تو اس میں سب سے پہلے تقویٰ شرط ہے۔ اس کا مطلب یوں ہوا کہ راہِ معرفت میں قدم رکھنا چاہتے ہو تو سب سے پہلے تقویٰ اختیار کرو۔ اور جب تقویٰ پہ قائم ہو جاؤ تو پھر تلاشِ مرشد کو مقدم فرمایا۔ وابتغو الیہ الوسیلۃ۔ اس لئے کہ پہلے ساتھی تلاش کرو پھر راستہ لو جب ساتھی یعنی سامان مہیا ہو گیا تو پھر فرمایا وجاھدو فی سبیلہ کہ اس کی راہ میں مجاہدہ کرو

Marfat.com

لعلکم تفلحون تا کہ تم فلاح پاؤ کامیاب ہو جاؤ۔

یعنی یہاں فرمایا گیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنا چاہتے ہو۔ مجاہدہ وریاضت کرنا چاہتے ہو۔ بحرِ معرفت میں غوطہ زن ہونا چاہتے ہوتو کسی شیخ کامل کا وسیلہ ضروری جانو۔ اور اگر بارگاہِ الٰہی تک پہنچنا چاہتے ہوتو کسی مقبول خدا کا دامن پکڑنا تمہارے لئے بہت ضروری ہے۔ اگر بندہ کسی اعلیٰ سطحی آفیسر تک بغیر کسی واسطے کے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ تک کس طرح پہنچ سکتا ہے۔

اگر ہم نے دس فٹ بلندی پر جانا ہوتو سیڑھی کا وسیلہ لیتے ہیں۔ اگر سو فٹ پہ جانا ہوتو لفٹ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اگر ہزار فٹ پہ جانا ہوتو راکٹ چاہیے۔ اگر تین ہزار فٹ پہ جانا ہوتو ہوائی جہاز کی ضرورت پیش آتی ہے لیکن اگر نیچے آنا ہوتو وہاں سے چھلانگ لگائیں کسی وسیلے کی ضرورت نہیں پڑتی بندہ ڈائریکٹ زمین پر آجاتا ہے۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ جو وسیلہ تلاش کرتے ہیں وہ بلندی کی طرف جانے والے ہیں۔ اور جو وسیلہ کی طرف رجوع نہیں کرتے وہ پستی کی طرف آنے والے ہیں۔

علامہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

''کہ اسی لئے صوفیائے کرام نے فرمایا ہے کہ فنائے قلب کا مقام صوفی کو صرف اللہ تعالیٰ کی کشش اور جذب سے حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ جذب وکشش حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشائخ کے توسط سے حاصل ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص شیخ کامل کی توجہ کے بغیر صرف عبادتوں اور ریاضتوں سے اس مقام تک پہنچنا چاہے تو اس کے لئے پچاس ہزار سال کا عرصہ درکار ہے۔ اور اتنی تو کسی کی عمر نہیں ہو سکتی۔ اس سے یہ بات آشکارا ہوگئی کہ پیرِ کامل کی توجہ کے بغیر کسی کا اس مقام پہ فائز ہونا محال ہے۔ واللہ المستعان (مظہری)

Marfat.com

وسیلہ دراصل ایسی ذات کو کہا جاتا ہے۔ جو کہ وسیلہ اختیار کرنے والے کے سامنے موجود ہو جس سے وہ اپنے مسائل پر گفتگو کر سکے۔ اور اسے شافی جواب مل سکے۔ نیز اس کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ ہر مقام پر توسل دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ہوتا ہے۔ تمام کاملین اور اہل ارشاد دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی کا وسیلہ ہوتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رسائی اللہ تعالیٰ تک رسائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسا نظام بنایا ہے کہ ہر کام وسیلے سے ہی ہوتا ہے چاہے اس کا تعلق دنیا سے ہو، دین سے ہو یا آخرت سے ہو۔ ہمارا روز مرہ کا مشاہدہ ہے کہ ہمارے تمام کام کسی نہ کسی وسیلے سے انجام پاتے ہیں۔ یعنی کوئی دینوی کام ہوتو کسی بڑے افسر یا بڑے آدمی کی سفارش ڈلواتے ہیں پھر وہ کام ہوتا ہے اس طرح علم حاصل کرنے کے لئے کسی عالم کی شاگردی اختیار کرنا پڑتی ہے۔ اور اگر خدا کی تلاش ہوتو کسی باخدا کے پاس جانا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اللہ کے متلاشی کو وسیلہ کی ہدایت فرمائی ہے۔

یاد رہے جو بھی اللہ کے دوستوں میں شامل ہوا وہ وسیلہ اختیار کرنے کے بعد ہی ہوا۔ اسی وسیلے کو پیر یا مرشد کہا جاتا ہے۔ چاہے وہ سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ہوں۔ یا سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ہوں یا خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ ہوں۔ یا محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ ہوں یا میرے شیخ الاکمل تاجدارِ ساہو چک شریف رحمۃ اللہ علیہ ہوں۔ یہ سب وسیلے سے ہی ان اعلیٰ مقامات تک پہنچے تھے۔

وسیلے کی مثال اس کِلی کی ہے جو چکی کے دو پڑوں کے درمیان ہوتی ہے۔ جو دانہ کِلی کے ساتھ لگ جاتا ہے وہ تو پسنے سے بچ جاتا ہے۔ اور جو الگ ہوتا ہے وہ پس جاتا ہے۔ اللہ کے بندے مرشد کامل کو بھی چکی کی کِلی سے تشبیہ دیتے ہیں اور چکی کے اوپر والے پُڑ کو آسمان اور نچلے پُڑ کو زمین سے تشبیہ دیتے

Marfat.com

ہیں۔ یعنی جس طرح کِلی کا تعلق نیچے والے پُڑ سے بھی ہوتا ہے اور اوپر والے پُڑ سے بھی اس طرح مرشد کامل کا تعلق بھی فرش اور عرش سے ہوتا ہے اور جس طرح کِلی کے ساتھ لگ جانے والا دانہ بچ جاتا ہے۔ اسی طرح وہ جو کسی مرشد کے ساتھ لگ جاتا ہے۔ عذابِ الٰہی سے بچ جاتا ہے اس کے بچ جانے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مردِ کامل کی صحبت اور نظرِ کرم سے اس کی تقدیر بدل جاتی ہے۔ کیونکہ انسان کی فطرت ہے کہ جیسی صحبت ہو ویسا ہی وہ بھی ہو جاتا ہے۔

ضرورتِ شیخ کے بارے میں ایک سوال بعض ذہنوں میں اُبھرتا ہے کہ جب کتب تصوف میں ہر قسم کے اذکار اور وظائف درج ہیں تو ان پر عمل کر کے انسان کامل بن سکتا ہے۔ پھر شیخ کی کیا ضرورت ہے؟

تو دوستو! طب کی کتابوں میں ہر قسم کے نسخہ جات، طریقہ علاج اور طریقہ استعمال موجود ہوتا ہے۔ پھر کسی ماہر طبیب یا ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوتی ہے؟ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ صرف یہی ہے کہ جان عزیز ہے اور احتیاط کا تقاضا ہے کہ کتابوں پر بھروسہ نہ کیا جائے بلکہ کسی ماہر سے مشورہ کیا جائے۔ اسی طرح اگر ایمان عزیز ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا مقصود ہو تو عقل کا تقاضا یہی ہے کہ آدمی کسی معالج روحانی کو تلاش کرے۔ کیونکہ روحانی طبیب کے بغیر روحانی صحت اور تزکیہ نفس ہونا محال ہے۔

حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت شاہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کسی امر میں الجھے ہوئے تھے۔ دعائیں مانگیں قبول نہ ہوئیں پھر اپنے مرشد پاک حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عرض کرو کہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر دعا قبول ہو۔ حضرت شاہ سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا کیا تو کام ہو گیا۔

Marfat.com

جیسے ایک بچہ ناف کے رشتے سے ماں کے پیٹ کے ساتھ جُڑا ہوا ہوتا ہے اور غذا حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح مرید اپنے مرشد کے ساتھ ایک نوری رشتے کے ذریعے بندھا ہوا ہوتا ہے۔ اور اس طرح روحانی خُوراک حاصل کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا مرشد کامل کے ساتھ اس باطنی رشتے کے بغیر دل کا زندہ ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ صرف اپنی کوشش اور ورد وظائف سے اور چلوں وغیرہ سے دل ہرگز زندہ نہیں ہوتا۔ البتہ تزکیہ نفس کے باعث کچھ عارضی صفائی حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر دل کی زندگی کا راستہ صرف مرشد کامل کی توجہ اور صحبت ہے۔ اور خدا رسول تک رسائی کا راستہ صرف مرشد کامل کا وسیلہ ہے۔ اسی سے دنیا وآخرت کی فلاح ممکن ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی میں فرمایا ہے۔

ہیچ چیزے خود بخود چیزے نہ شد
ہیچ آہنے خود بخود تیغے نہ شد
ہیچ حلوائی نہ شد استادِ کار
تا کہ شاگردے شکر ریزے نہ شد
مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد

ترجمہ:۔ ''آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لہ گھٹیا چیز خود بخود اعلیٰ چیز نہیں بن سکتی ہے۔ کوئی لوہا خود بخود تلوار نہیں بن سکتا جب تک وہ کسی لوہار کے ہاتھوں نہیں چڑھتا اور کوئی حلوائی از خود اپنے کام کا استاد نہیں بن سکتا جب تک کسی شکر ریز کی شاگردی نہیں کرتا۔ فرماتے ہیں میں خود بھی مولائے روم نہ بن سکتا تھا جب تک میں نے حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی اختیار نہ کی۔

کلید اعجاز میں حضرت شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

دردِ باری دردل آں مرد صالح کردجا
گو بگیرد زود پائے مرشد راہِ صفا

ترجمہ:۔ ''جس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کے عشق کا جذبہ پیدا ہو جائے تو تم اس سے کہو کہ وہ فوراً راہِ معرفت کے رہبر کی خدمت میں قدم بوس ہو''۔

دوستو! یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہوتی ہے کہ اگر وہ کسی کو راہِ معرفت کی نعمت سے سرفراز فرمائے۔ پھر بندے کو اس کی قدر کرنی چاہیے۔ یہ تو ایک انمول خزانہ بندے کو نصیب ہو جاتا ہے۔ تو اس کی حفاظت کرنی چاہیے۔ جس طرح دنیاوی خزانہ کی حفاظت نہ کرنے پر چور، ڈاکو لوٹ کر لے جاتے ہیں۔ اسی طرح شیطان لعین بھی اس عطائے خداوندی پر شبِ خون مارنے کی فکر میں لگ جاتا ہے۔ تو اس لئے ضروری ہے کہ اس کی حفاظت بھی کی جائے۔ تو اگر عشق الٰہی کا جذبہ یعنی ایمان نصیب ہو جائے تو راہِ خدا میں مجاہدہ کرنے سے قبل کسی مرشد کامل کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر راہِ سلوک کی منازل طے کرنی چاہئیں۔ راہِ معرفت اس قدر دشوار اور پیچیدہ ہے کہ اس میں قدم قدم پر مشکلات و آزمائش پیش آتی ہیں اور شیطان جو کہ انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے۔ جو بڑے عجیب و غریب طریقوں سے سالک کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی چالوں سے وہی باخبر ہوتا ہے جو اس وادی پُر خار میں سفر کر چکا ہو۔ جو اس صحرائے ابتلا و آزمائش کو عبور کر چکا ہو۔ تو اس میں مرشد کامل کا وسیلہ ہی بندے کا مددگار ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ شیخ کامل ان منازل تک پہنچنے کیلئے ان تمام وادیوں کا سفر کر چکا ہوتا ہے۔ اور مرشد کامل کی شان یہی ہے کہ مرید کی کوتاہیوں اور لغزشوں پر اس کو تنبیہ کرتا ہے۔ اور حق و باطل میں فرق عیاں کرتا ہے۔

Marfat.com

گر کسے بے پیر کارے پیش گیرد ہوشداد
خویش را در دستِ شیطاں میکناند سخت خوار

ترجمہ:۔ ''اگر کوئی راہِ طریقت میں بغیر کسی رہبر ورہنما کے قدم رکھتا ہے تو ہوشیار ہو جائے کہ وہ اپنے آپ کو شیطان کے چنگل میں پھنسا کر بہت ہی زیادہ ذلت ورسوائی میں ڈال رہا ہے''۔

یہاں میں ایک عام فہم اور سادہ سی مثال پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جب کوئی شخص کسی دور دراز سفر کی تیاری کرتا ہے تو راستہ کی معلومات، قیام وطعام کی سہولت اور دیگر لوازماتِ سفر کی چھان بین کرتا ہے اور اس کے بعد آغاز سفر کرتا ہے۔ اور اگر کوئی بغیر معلومات کے اسٹیشن پر جا کر ریل میں سوار ہونا چاہے گا تو اولاً تو بغیر ٹکٹ سوار ہونا ہی مشکل ہے۔ اور اگر ہو بھی جائے گا تو کس قدر پریشانی کا سامنا کرنا ہو گا۔ اور بغیر معلومات کے منزل تک پہنچنا ہی ناممکن ہے۔ کیونکہ راستہ میں کوئی رہزن، نوسر باز، چالاک آدمی اس کو غلط راہ بتا کر سب کچھ لے کر غائب ہو جائے گا۔ یہ تو دنیاوی سفر کی میں نے بات کی تو راہِ طریقت ومعرفت کا سفر تو میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ بے حد پیچیدہ اور دشوار گزار ہے۔ اگر اس میں کوئی راہبر وراہنما نہ ہو گا تو پھر شیطان لعین جو روزِ اول سے انسان کا دشمن ہے۔ وہ اس کو صحیح راستہ سے گمراہ کر کے غلط سمت موڑ دے گا۔ اور دنیا وآخرت کے خسارے میں ڈال دے گا۔

طالب معرفت کے لئے ذات مرشد اندھے کی لاٹھی کی طرح ہے۔ اور بغیر لاٹھی کے اندھے کو راستہ چلنے میں غلطی وکوتاہی ہو سکتی ہے۔ جو اس کے نقصان کا باعث ہے۔ اس لئے کامل مرشد کی راہنمائی ضروری ہے۔ تا کہ وہ اس راہ کے پیچ وخم سے تم کو بچا کر استقامت کی راہ بتلا سکے۔ راہ طریقت تو ایک ایسا سمندر

Marfat.com

ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں اور اس میں قدم قدم پر طوفان و حادثات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مرشدِ کامل ہی اپنے طالب کو اس بحرِ بے کنار کے خطرات سے بچا کر کنارہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

یہاں میں ایک لطیف نکتہ پیش کرتا ہوں۔

کہ اگر ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں کشتی کا بادبان نہ ہوتو پھر کشتی تمام سواروں سمیت غرق ہو جائے گی ایک بھی جان باقی نہ بچے گی۔

یہاں میں یہ بات بھی عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

کہ جیسے باغ کی زرخیزی اور خوبصورتی کے لئے باغبان کی ضرورت ہوتی ہے یعنی باغبان اپنے باغ کو ہر وقت پانی سے سیراب کرتا ہے اس کی شاخوں کو تراش تراش کر خوبصورت اور متوسط بناتا ہے۔ جتنی کھاد کی ضرورت ہو مہیا کرتا ہے لیکن جس باغ کا باغبان نہ ہوتو وہ ویران اور بنجر بے آب وگیاہ صحرا بن جاتا ہے۔ اسی طرح طالبِ راہ ہدایت کے لئے شیخ ایک باغبان کی مانند ہے۔ جو کہ طالبِ صادق کے قلب کو پھلدار اور خوبصورت یعنی نورِ الٰہی اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منور کر دیتا ہے۔ وقت کے مطابق اس کو محنت اور وظائف میں مشغول رکھتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس کو سیراب کرتا ہے۔ اور ایک وقت آ پہنچتا ہے کہ بندہ وسیلہ شیخ کی بدولت بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کا شرف نصیب ہو جائے تو بندہ بارگاہِ الٰہی میں پہنچ جاتا ہے۔ جو کہ عاشق کا مقصود ہے

پیر دی الفت نوں رکھ دن رات اپنے سینے وچ
مصطفیٰؐ دے درتے پہنچاندی اے الفت پیر دی

Marfat.com

مصطفےٰؐ دے درتے جو پہنچے اُوہ رب نوں ویکھ لے
رب نوں ویکھن واسطے ہو جا امانت پیر دی

اس لئے اپنی زندگی میں سب سے پہلے معرفتِ حق حاصل کرنے کے لئے اپنے قلب کو پاک وصاف کرنا چاہیے۔ جب قلب مصفیٰ ہو جائے تو پھر عبادت وریاضت میں بھی کیف وسرور پیدا ہو گا۔ تو لہٰذا راہِ طریقت میں قدم رکھتے ہی اولین فرصت میں کیونکہ زندگی کا کیا بھروسہ کس موڑ پر ختم ہو جائے۔ اپنے من کی صفائی کیلئے مرشد کامل کے دامن سے منسلک ہو جانا چاہیے۔ اور مرشد کامل کی توجہ کا مرکز بننا چاہیے۔ اور حصولِ معرفت سے فیضیاب ہوکر کامران وکامیاب ہونا چاہیے

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گر خوری یک لقمۂ ازنانِ نور
بہتر از صد لقمۂ نانِ تندور

ترجمہ:۔ ''اگر نور کی روٹی کا ایک لقمہ تمہیں مل جائے تو وہ تندور کی روٹی سے صد درجہ بہتر ہے،،۔

یہاں نور کی روٹی نگاہِ ولی کو قرار دیا جارہا ہے کہ اگر مرشد کامل کی توجہ نصیب ہوگئی تو سمجھ لو کے معرفت خداوندی بھی حاصل ہوگئی۔

یہ جو ہم روز مرہ میں نئے نئے وسیلے تلاش کرتے ہیں۔ ان سب سے بھاری وسیلہ شیخ کامل کی ذات بابرکات ہے۔

حضرت شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گر خدارا دوست داری پائے مرشد زود گیر
تا نماید وجہِ ذاتش بے مثال و بے نظیر

Marfat.com

ترجمہ:۔ ''اگر اللہ تعالیٰ سے دوستی کرنا چاہتے ہوتو فوراً مرشدِ کامل کے قدموں سے لپٹ جاؤ تاکہ وہ تم کو اس ذات بے مثال اور بے نظیر کی تجلیات کا مشاہدہ کرادے''۔

کسی عاشق نے کہا ہے۔

نالۂ از بحرِ رہائی نہ کند مرغِ اسیر
خرد آفسوس زمانے کے گرفتار نہ بود

یعنی: ''کہ یہ جو پرندہ پنجرے میں پھڑکتا ہے۔ وہ باہر نکلنے کیلئے نہیں پھڑکتا وہ تو اس لئے روتا ہے کہ جو زمانہ باہر گزرا وہ کیوں گزرا ہے''۔

یہ اس مقام پہ کہا گیا ہے کہ جب شیخ کامل کی توجہ سے بندے کو آہِ سحر گاہی نصیب ہوتی ہے۔ تو وہ تکلیف اور تنگی کی وجہ سے نہیں روتا وہ تو عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس لئے روتا ہے کہ کاش یہ زمانہ غفلت میں کیوں گزرا ہے میں پہلے ہی کیوں نہ اس بحرِ عشق میں آیا وہ یہ سب کچھ وسیلہ شیخ سے ہی نصیب ہوتا ہے۔

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہمہ آہوانِ صحرا، سرِ خود نہادہ برکف
بامید آنکہ روزے بہ شکار خواہی آمد

یعنی: ''جنگل کے تمام ہرن اپنی جان ہتھیلی پر رکھے ہوئے اس انتظار میں ہیں کہ ہمارا شکاری کسی نہ کسی دن شکار کے لئے آئے گا اور ہم کو شکار کر کے لے جائے گا''۔ اس طرح سالکِ راہ طریقت کو بھی وسیلہ شیخ کے لئے تن من دھن نثار کر کے حصولِ معرفت کے لئے بحرِ معرفت میں غوطہ زن ہونا چاہیے۔

برادران مکرم! آپ نے سارنگی دیکھی ہوگی اس کی تاریں ایک بے جان چیز کی بنی ہوتی ہیں۔ ان میں روح نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ان میں زندگی کی

Marfat.com

علامات موجود نہیں ہوتیں۔ لیکن جب کوئی ماہرِ مضراب ان خاموش اور بے جان تاروں کو چھیڑتا ہے تو انہی بے روح تاروں سے سریلی صدائیں نکلتی ہیں۔ رنگ برنگے نغمے پھوٹتے ہیں۔ اور سوز وساز کی رنگین چشمے ابلتے ہیں۔ پیر کامل کی ضرورت بھی اسی لئے پیش آتی ہے کہ پیر کامل اپنے مرید کے دل کی خفتہ تاروں کو یوں چھیڑے کہ اس کے خاموش اور غافل دل سے لا الہ الا اللہ کی صدائے دلنواز بلند ہو۔ حدیث پاک میں ہے۔ شیخ کا مرتبہ اپنی قوم میں وہی ہے جو نبی کا اس کی امت میں ہوتا ہے۔

از خیالش می گزر گر تو بخواہی نورِ جاں
پائے مرشد گیرومی کن بندگی چوں بندگاں

ترجمہ:۔ ''اگر تو نورِ قلبی چاہتا ہے تو اس کے خیال سے گزر جا اور کسی مرشد کی قدم بوسی کر اور غلاموں کی طرح خدمت گزاری کر،،۔

اللہ تعالیٰ نے ضرورتِ شیخ کو محسوس کیا اور ہر زمانے میں کسی نہ کسی نبی یا رسول یا ھادی کو مبعوث فرمایا۔ کوئی زمانہ بھی ایسا نظر نہیں آتا جہاں کوئی ھادی مقرر نہیں کیا گیا۔ حتیٰ کہ نبوت ختم ہونے کے بعد ایسے ھادی آتے رہے ہیں۔ لیکن اسلام دشمن کوششوں کے باعث اب ایک جماعت یہ کہنے لگی ہے کہ ہمارے لئے قرآن وسنت ہی ھدایت کیلئے کافی ہیں۔ دراصل ان کا یہ انکار قرآن کی اس آیت کا انکار ہے۔ اور اس انکار کی سزا ان کو یہ ملی کہ وہ اس روحانی ھدایت سے محروم ہو گئے۔ اسی طرح پچھلے وقتوں میں حکیم افلاطون نے اپنے زمانے میں موجود نبی کا یہ کہہ کر انکار کیا کہ ''ہم تو ھدایت یافتہ قوم ہیں ہمیں کسی نبی کی ھدایت کی ضرورت نہیں،،۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بدبخت نے علمِ فلسفہ

Marfat.com

حاصل کرنے کے بعد خود کو ھدایت یافتہ شخص تصور کیا اور ابدی نقصان سے داغدار ہو گیا۔

حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

تڑپ رہا ہے فلاطونِ میانِ غیب و حضور
ازل سے اہلِ خرد کا مقام ہے اعراف
تیرے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحبِ کشاف

ان تمام دلائل واقعات کے علاوہ تمام اولیاء اللہ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ہر شخص کیلئے کسی شیخ، رہنما یا مرشد کی ضرورت رہتی ہے۔ یہاں میں نہایت ہی اختصار کے ساتھ چند ایک اقوال قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ جس سے ایمان وعقائد کی درستگی میں تقویت پہنچے گی۔

ا: مخدوم الاولیاء حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''کہ پیر کامل کی صحبت کے بغیر کوئی شخص صوفی اور عارف باللہ نہیں بن سکتا،،۔

۲: حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی پیرانِ پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''کہ عادتِ الٰہی اس بات پر جاری ہے کہ اس دنیا میں ایک پیر اور ایک مرید ہو۔ ایک مقتداو اور دوسرا مصاحب ہو۔ ایک پیشوا اور دوسرا پیروکار ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو استاد بنایا اور فرشتوں کو ان کے تابع کیا۔ دنیا میں انبیاء کو ارسال فرمایا اور کچھ لوگوں کو ان کا جانشین بنایا۔ حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بنایا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ مرشد اللہ اور بندے کے درمیان واسطہ یا برزخ ہے،،۔

۳: حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ وہ ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دس سال

Marfat.com

کے لئے درس و تدریس کا سلسلہ چھوڑ کر یہ مدت صرف روحانی تجربات اور تحقیقات کے لئے صرف کی اور آخر کار آپ نے یہ نتیجہ نکالا۔ آپ فرماتے ہیں۔

''مشائخ کا گروہ ہی ایسا ہے جس سے لوگ اللہ کی طرف ھدایت پا سکتے ہیں۔ اور یہ لوگ اسی کام کیلئے اللہ کی طرف سے منتخب ہوئے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ تک نہ پہنچ سکا تو اس لئے کہ وہ اس راہ پر چلا ہی نہیں وہ اس راہ پر اس لئے نہ چل سکا کہ اس نے راہ کی تلاش ہی نہ کی۔ تلاش اس لئے نہ کی کہ اس کو اس راہ کی پہچان نہ ہوسکی۔ اور اس راہ کی پہچان اس لئے نہ ہوسکی کہ اس کا ایمان مکمل نہ تھا اور اس کا ایمان اس لئے مکمل نہ ہوا کہ وہ مرد راہ دان کی راہبری سے محروم رہا۔ کیونکہ جس طرح باقی علوم کا حاصل کرنا فرض ہے اسی طرح علم سلوک کا حاصل کرنا بھی فرض ہے''۔

۴: شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''مشائخ کی اسناد کے توسط سے ہم تک روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک جگہ بیس یا اس سے زیادہ افراد جمع ہوں اور ان میں ایک شخص بھی ایسا نہ ہو جو اللہ تعالیٰ سے ڈرانے والا ہوتو پھر سب لوگوں کا معاملہ خطرناک ہو جاتا ہے۔ پس مشائخ اللہ کے وقار سے آگاہی کا ذریعہ ہیں۔ کہ مرید ان سے ظاہری اور باطنی ادب حاصل کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو ان کی ہدایت کی پیروی کی''۔

پس جب کہ مشائخ ہدایت یاب اور راہ یافتہ ہوئے تو وہ اس کے مستحق اور اہل ہو گئے کہ ان کی پیروی کی جائے اور ان کو پرہیز گاروں کا پیشوا بنا دیا گیا ہے''۔

Marfat.com

۵: حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''کہ توحید، رسالت، عقائد، زھد وتقویٰ، مکاشفات اور ذکر اذکار وغیرہ کی درستگی کے لئے شیخ کا ہونا ضروری ہے۔ اور سلوک کا طے کرنا ایک شیخ کے بغیر ممکن نہیں۔ خواہ کوئی کتنا ہی زاھد اور عابد کیوں نہ ہو وہ شیطان کے پھندوں سے بچ نہیں سکتا۔ کسی شیخ سے ذکر کا سیکھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ طریقہ سلسلے کے بزرگوں سے چلا آ رہا ہے۔ اور اس تعلیم کی ابتداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوئی۔ شیخ نائب رسول ہوتا ہے۔ اور مریدین کی جماعت کو راہِ حق دکھاتا ہے۔ اور جس کا کوئی پیر نہیں اسکا شیطان پیر ہوتا ہے''۔

۶: علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''کہ ولایت پر فائز ہونے کے بعد سالک پر انوار رسالت کا انعکاس شروع ہو جاتا ہے۔ اور پرتوِ جمالِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی روح کو روشن کر دیتی ہے۔ اور یہ دولت ان کو ملتی ہے جو بکثرت اولیاء کی صحبت میں حاضر رہیں۔ فناء القلب جو اللہ تعالیٰ کی کشش اور جذب سے حاصل ہوتا ہے۔ مشائخ کے توسط سے ہی حاصل ہوتا ہے''۔

۷: حضرت عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''کہ جب باطنی نجاستوں کا دور کرنا واجب ہے تو ان نجاستوں کے دور کرنے کا طریقہ (یعنی طریقت) سیکھنا بھی واجب ہوگا۔ آدمی خود بخود اپنی اصلاح کرنے لگے تو اس کو کچھ فائدہ نہ ہوگا اگرچہ ہزاروں کتابیں حفظ کر لے''۔

۸: حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''کہ شیخ کا پکڑنا کتاب، سنت، اجماع اور قیاس کے عین مطابق ہے۔ جب تک سالک کے نفس پر تشدد کی ضرورت ہوتی رہے تو وہ راہِ شریعت پر چلنے

Marfat.com

والا ہوتا ہے۔ اور جب بخوشی عبادت کرے اور عبادت میں لذت بھی ہوتو یہ طریقت ہے۔طریقت میں نوبت قال کی بجائے حال پر پہنچ جاتی ہے''۔

۹: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''کہ جاننا چاہیے کہ میرے پیر اور وصول الی اللہ میں رہنما وہ لوگ ہیں جن کے توسل سے میں نے اس راہِ سلوک میں آنکھیں کھولی ہیں۔ اوران ہی کی وساطت سے ٹیں نے راہِ سلوک کے معاملہ میں لب کشائی کی ہے اور طریقت میں الف اور با کا سبق انہی سے لیا ہے۔ میں نے مولویت کا ملکہ بھی انہی کی توجہ شریف سے حاصل کیا ہے۔ اگر مجھ میں علم ہے تو انہی کی طفیل اور معرفت ہے تو وہ بھی ان ہی کے توجہات کا اثر ہے۔ میں نے نہایت کو ہدایت میں درج کرنے کا طریقہ ان ہی سے سیکھا ہے۔ میں نے قیومیت کی جہت سے جذب کی نسبت بھی انہی سے اخذ کی ہے۔ میں نے ان کی ایک نظر سے وہ فیض پایا ہے جو دوسروں کو چالیس دن کی چلہ کشی سے بھی میسر نہیں آ سکتا۔ میں نے ان کی گفتگو سے وہ کچھ پایا ہے جو دوسرے برسوں میں بھی حاصل نہیں کر سکتے''۔

برادران اسلام! انسان کو مرشد کی ضرورت ہر موڑ پہ پیش آتی ہے اس کے بغیر انسان ادھورا اور نامکمل ہے۔ اور مرنے کے وقت بھی انسان کو مرشد کامل کی ہی ضرورت پیش آتی ہے۔ یہاں میں ہزاروں میں سے صرف ایک ہی واقعہ عرض کروں گا۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ بیعت کے حصول کے بعد پھر ساری زندگی حاضری کا شرف نہ مل سکا۔ اس زمانہ میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے پایہ کا معتبر عالم موجود نہیں تھا۔ آپ کو توحید خداوندی پر بڑے مضبوط اور قوی دلائل تقریباً ۳۶۰ کی تعداد میں ازبر تھے۔

Marfat.com

انہوں نے ساری زندگی کفروالحاد کے خلاف جہاد کر کے عقائدِ اسلام کا تحفظ فرمایا۔ لیکن بوقتِ نزع شیطان لعین انسانی صورت میں عقائد کے میدان میں حملہ آور ہو کر آپ کے ایمان کی شمع کو گل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے آ کر کہا اے رازی! اللہ کی ہستی پر دلیل دو۔ امام رازی نے دلیل دی تو معلم الملکوت ابلیس نے اپنی دلیل سے امام رازی کی دلیل کو رد کر دیا۔ حتیٰ کہ امام رازی نے سارے دلائل دے دیئے جو کہ اس لعین نے رد کر دیئے۔ قریب تھا کہ امام رازی کا ایمان ڈگمگا جاتا۔ آپ کے مرشد کریم دور ایک مقام پر وضو فرما رہے تھے۔ ایک چلو میں پانی لیا اور فضا میں پھینکتے ہوئے فرمایا۔

''اے رازی تو کہہ میں خدا کو بغیر دلیل کے اس لئے مانتا ہوں کہ میرے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے فرمایا تھا کہ خدا ایک ہے،،۔

تو وہ پانی امام رازی کے سینے پر آ کر گرتا ہے اور اس سے ان کا خاتمہ بالا یمان ہو جاتا ہے۔ شیخ کامل سے وابستگی تھی تو مرتے دم اپنے قوی دلائل سے تو محروم ہو گئے لیکن مرشد کامل کا سہارا اس وقت بھی کام آیا۔ کیونکہ ان کے دامن سے ہدایت وابستہ ہوتی ہے۔ جو بھی ان کے دامن سے لپٹتا ہے ان کو قرآن حکیم صراطِ مستقیم کی ضمانت عطا فرماتا ہے۔ تو وہ جوان کے دامن سے وابستہ ہو شیطانی حملوں سے بچ کر بالآخر اپنی منزل مقصود والیٰ ربك منتهٰها پہنچ جاتے ہیں۔

شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف ''عوارف المعارف،، میں فرماتے ہیں۔

''شیخ لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اس طرح پیدا کر دیتا ہے۔ کہ وہ مرید کو تزکیہ نفس کے راستے پر چلاتا ہے۔ اور جب نفس مزکی اور پاک ہو جاتا ہے۔ تو دل کا آئینہ جلا پاتا ہے۔ اور اس میں عظمت الٰہیہ کی تجلیات پرتو فگن ہو

Marfat.com

جاتی ہیں۔ اور جمالِ توحید اس میں جلوہ فرما ہو جاتا ہے۔ چشم بصیرت کی سیاہی جلال قدم کے انوار اور کمال ازلی کے نظارہ میں مصروف ہو جاتی ہے۔ (وہ مشاہدہ حق میں مصروف ہو جاتا ہے) اور اس تزکیہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بندہ اپنے پروردگار سے محبت کرنے لگتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

قد افلح من زکاھا ''جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اس نے فلاح پائی''

اور فلاح کی صورت یہی ہے کہ بندہ خداوند تعالیٰ کی معرفت میں کامیاب ہوا۔ فلاح کی ایک اور بھی صورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب بندہ کا آئینہ قلب مزکی ہو گیا اور اس کو جلا نصیب ہو گئی تو اس وقت اس کو اپنے اندر کی تمام کدورتیں اور برائیاں نظر آئیں۔ اور اس کی اصل حقیقت اس پر نمایاں ہو گئی اور آخرت کی بھی اصل اور اس کی تمام خوبیاں اس کو نظر آ گئیں تو اسی وقت اس کی چشمِ بصیرت پر دونوں جہاں کے حقائق اور نتائج منکشف ہو گئے۔ تو اس وقت بندۂ خدا (مرید) نے دائمی چیز کو اختیار کر لیا۔ اور اس سے محبت کرنے لگا اور فانی چیز کو چھوڑ دیا۔ اس طرح تزکیہ نفس کا ایک فائدہ اور نکلا کہ اس سے مشائخ کا مرتبہ اور ان کی تربیت کے اثرات بھی واضح ہو جاتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ شیخ اللہ تعالیٰ کے لشکر کے ناصر و معین سے ہے۔ یعنی مشائخ اللہ تعالیٰ کی فوج ہے جن کے توسط سے وہ مریدوں کو صحیح راستہ پر لگاتا ہے اور طالبان حقیقت کی اس سے رہنمائی کرتا ہے،،۔ (عوارف المعارف صفحہ ۲۳۱)

قارئین محترم! جسمِ انسانی کا ظہور اس کائنات میں والد کے سبب سے ہوتا ہے۔ لیکن یہ انسان اگر اپنی معرفت اور اللہ کی معرفت سے بے بہرہ ہے اور اگر اسے معلوم نہیں کہ مجھے کس نے پیدا کیا؟ کیوں پیدا کیا؟ میری تخلیق کا مقصد کیا ہے؟ تو پھر یہ ایک چلتی پھرتی لاش ہے اس میں اور ایک جانور میں کوئی فرق

Marfat.com

نہیں جس طرح جانور کا مقصدِ حیات کھانا پینا، سونا ہے۔ اسی طرح اگر انسان میں بھی یہی صفات ہیں تو پھر اس کا مقصد تخلیق گم ہو گیا۔ اس کی منزل دور ہو گئی۔ اس کا دل مردہ ہے۔ اور اس مردہ دل کو صرف طبیبِ کامل مرشد وراہنما ہی زندہ کرتا ہے۔ اور مرشد کامل اس انسانی مردہ دل میں تازگی اور فرحت کا نور بھر کر اس کو معرفتِ خداوندی کی راہ دکھاتا ہے۔ مرشد کامل کے ذریعہ اس نے اپنے مقصد تخلیق کو سمجھ لیا۔ اور معرفتِ نفس کی طرف متوجہ ہو کر معرفتِ الٰہی حاصل ہوئی۔ مرشد کامل ہی انسان کو مقصدِ اصلی ومنزلِ حقیقی تک پہنچاتا ہے اور دائمی اور ابدی حیات میں کامیاب وکامران کر دیتا ہے۔ اللہ رب العزت سب کو شیخ کامل کی تلاش میں کامیاب وکامران فرماتے۔ اور جو وابستہ ہیں ان کو شیخ کے مقام ومرتبہ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہٗ طٰہٰ ویٰسین

اوصافِ مرشد کامل:

بندۂ ناچیز نے گزشتہ صفحات میں ولایت ومحبوبیت اور وسیلہ شیخ کو موضوع بناتے ہوئے قرآن وحدیث سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ وسیلہ شیخ کامل کس قدر ضروری ہے۔ اب یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہستی کیسی ہونی چاہیے۔ کن خصائل کی مالک ہو جس کے دستِ مبارک پر بیعت کی جائے۔ تاکہ اس مادیت اور پُرفتن دور میں فتنہ پرستی اور فرقہ پرستی کی زنجیروں میں اُلجھے ہوئے لوگ شیخ کامل کی شناخت آسانی سے کر سکیں۔ اس لئے کہ دوکانداریاں عام ہیں۔ کاملین کے نام کو سامنے رکھ کر مخلوقِ خدا کے ساتھ دھوکے اور فریب کئے جارہے ہیں۔

میرے شیخ کامل حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر بے ریا

Marfat.com

وباصفا رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد عالی شان ہے۔

''روزِ محشر ہر گنہگار کو سزا کے بعد معافی ہو جائے گی لیکن جو آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا روپ دھار کر مخلوق کے ساتھ دھوکہ کرتا ہے۔ اس کی بخشش نہیں ہوگی،،۔

اس لئے میں قرآن وحدیث کے تحت اولیاء، فقہا، صوفیا اور اپنے شیخ کامل کی زندگی اور اقوال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے چند گزارشات ثبت کر رہا ہوں جو کہ دورِ حاضر کی ضرورت ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ○

ترجمہ:۔''اور جو ڈرتا رہا ہوگا اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے اور اپنے نفس کو روکتا رہا ہوگا ہر بری خواہش سے یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہو گا،،۔(آیت ۴۰،۴۱ سورۃ النزعٰت پارہ ۳۰)

اس سے پتہ چلا کہ شیخ کامل وہ ہوتا ہے جو اپنی خواہشات نفس پر غالب ہو اور نفس کو مغلوب رکھے۔ (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا سب سے نزدیک راستہ یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی مخالفت کرتا رہے۔ فرماتے ہیں کہ نفس کی چالیں بڑی باریک ہوتی ہیں۔ کبھی وہ گناہوں سے اپنے جذبات کو ابھار کر انسان کو دور کرتا ہے۔ اور کبھی نیک اعمال کے باعث ریا اور خود بینی کے جذبات کو ابھار کر انسان کو دور کرتا ہے۔ علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ہوائے نفس کی دستِ درازیوں اور شب خونوں سے بچنے کا محفوظ ترین طریقہ یہ ہے کہ اپنے شیخ کامل

Marfat.com

کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھے اس کے حکم اور اجازت کے بغیر کوئی کام نہ کرے) خلوت میں ہو یا جلوت میں فعل قبیح سے پرہیز کرے۔ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کا خوف اور ڈر اس کے دل میں نہ ہو اور ہر کام دینی ہو یا دنیوی محض رضائے الٰہی کے لئے کرے۔

میرے پیرو پیشوا حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ رحمۃ اللہ علیہ قلندر فرمایا کرتے کہ۔

''ہر کام دینی ہو دنیوی اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے لئے کرو تو عبادت ہے''۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ○

(سورۂ نحل آیت ۱۲۸ پارہ ۱۴)

ترجمہ:۔ ''یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور جو نیک کاموں میں سرگرم رہتے ہیں''۔

مصنف تفسیر ضیاء القرآن پیر محمد کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ تبلیغ و اشاعت اسلام میں کامیابی کا انحصار فقط تائید الٰہی اور نصرت ربانی پر ہے۔ اس لئے مبلغ اسلام کو بتا دیا گیا کہ یہ سعادت صرف اُن پاکبازوں کو بخشی جاتی ہے۔ جو زیورِ تقویٰ سے آراستہ ہوں۔ اور خلقِ خدا کے ساتھ احسان اور خیر خواہی کے جذبات سے ان کے دل معمور ہوں۔ دین کے داعی کو اپنی وسعتِ علمی، قوتِ بیانی اور چرب زبانی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ اس کا کلی اعتماد معیت و تائید ایزدی اور نصرت ربانی پر کاربند ہو جس کا ذکر وضاحت سے یہاں کیا گیا ہے۔

Marfat.com

ارشاد خداوندی ہے:۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ○

(سورۂ نحل آیت ۱۲۵ پارہ ۱۴)

ترجمہ:۔ ''اے محبوب بلایئے (لوگوں کو) اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت سے عمدہ نصیحت سے اور ان سے بحث (مناظرہ) اس انداز سے کیجئے جو بڑا پسندیدہ (اور شائستہ) ہو۔ بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے اسے جو بھٹک گیا اس کے راستہ سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو،،۔

اس سے ثابت ہوا کہ شیخ کامل ایسا ہو جو مخلوق خدا کے ساتھ نرمی اور حسنِ سلوک سے پیش آئے۔ لوگوں کو دانائی اور حکمت کی باتیں بیان کرنے والا ہو۔ حق و باطل کی پہچان کروائے۔ عاجزی وانکساری کو اپنائے۔ متکبرانہ گفتگو اور انداز سے پرہیز کرے۔ اور ہمیشہ حق بیان کرے۔ دل میں محض خوفِ خدا رکھے۔ اس کے علاوہ کسی کا خوف نہ ہو۔ حلیم اس قدر ہو کہ غصہ کی حالت میں آپے سے باہر نہ ہو اور غصہ دلانے والے پر جبر نہ کرے۔ بخشنے والا صاحب خوشحال، خوشخصال اور خندہ پیشانی والا ہو۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حُسْنُ الْخُلُقِ مِنْ خِصَالِ اَهْلِ الْجَنَةِ۔ یعنی خوش خلقی اہلِ جنت کی خصلتوں سے ہے۔ محض اپنی تعریف سننے کا قائل نہ ہو۔ اور ہمہ وقت محوے گفتگوئے یار رہے۔ اور ہر مقام پہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی قدرت بتانے والا ہو۔ اور شان حبیب خدا بیان کرنے والا ہو۔ اس کی گفتگو میں شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ادب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پایا جائے۔

ارشاد رب العالمین ہے:۔

Marfat.com

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ○ (سورۂ نساء آیت ۳۱ پارہ ۵)

ترجمہ۲۔ ''اگر تم بچتے رہو گے ان بڑے بڑے کاموں سے (کبیرہ گناہوں سے) روکا گیا ہے تمہیں جن سے تو ہم محو کر دیں گے تمہارے (نامۂ اعمال) سے تمہاری برائیاں اور ہم داخل کریں گے تمہیں عزت کی جگہ میں،،۔

سو اس سے ثابت ہوا کہ شیخ کامل فتنہ پسند نہ ہو بلکہ پرہیز گار ہو۔ دانا ہو، کبیرہ گناہوں مثلاً: زنا، لواطت واغلام، شہوت انگیز خیالات اور گفتگو، قتل بے گناہ، پاکباز عورت پر بہتان، یتیم کا مال کھانا، شراب نوشی اور چوری وغیرہ سے مکمل پرہیز کرنے والا ہو اور صغیرہ گناہوں کی طرف سے بھی راغب نہ ہو۔ جو چیزیں شبہات میں ڈال دیں ان سے پاک ہو اور دوسروں کو بھی منع کرے۔ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے سوا کسی کی خوشامد اور رسول ﷺ کے کاموں میں دعوت دے اور وہ اللہ کی ذات کے لئے صرف کر دے۔ میرے شیخ کامل تاجدارِ سا ہو چک شریف کا ارشاد مبارکہ ہے۔ ''طمع نہ کرو، منع نہ کرو اور جمع نہ کرو،،۔

یعنی شیخ کسی سے لالچ نہ رکھے اگر کوئی پیش کرے تو اس کو منع نہ کرے اور قبول فرما کر جمع نہ کرے بلکہ رضائے الٰہی کے کاموں میں خرچ کر دے۔

ارشاد رب تعالیٰ ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ○

ترجمہ:۔ ''بے شک جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ پھیلے بے حیائی ان لوگوں میں جو ایمان لائے ہیں تو ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ دنیا اور آخرت میں،،۔

Marfat.com

تو اس سے ثابت ہوا کہ جو لوگ ایماندار کی برائی یا بدفعلی کو فاش کرنا اچھا گردانتے ہیں تو ان کے لئے دنیا میں بدنامی ذلت اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

حدیث پاک میں بھی ہے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ''جو کوئی اپنے بھائی کا پردہ دنیا میں فاش کرے گا خدا تعالیٰ اس کا پردہ قیامت کے روز سب کے سامنے فاش کرے گا اور جو کوئی کسی کا پردہ دنیا میں ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا،،۔

یعنی شیخ کامل اگر کسی کی برائی دیکھے تو پردہ پوشی کرے اور روئے سخن حاضرین مجلس کی طرف کر کے اس کو اشارتاً سمجھا دے۔ اس کے کام اور حال کو نیکی کی طرف لانے کی کوشش کرے۔ اور اگر اس سے کوئی نیکی دیکھے تو اسے بے شک ظاہر کر دے۔

شیخ کامل کو چاہیے کہ تمام مخلوق پر خصوصاً اپنے مریدین پر مہربان ہو۔ اور ان کا کوئی وقت بھی ضائع و بیکار نہ گزرنے دے۔ ایک نیکی سے دوسری نیکی کی طرف مشغول رکھے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے عوارف شریف میں لکھا ہے کہ ایک شیخ نے محض اپنے مرید کی تربیت کیلئے کئی سال تک متواتر روزے رکھے تا کہ مرید ان کو دیکھ کر ان کی پیروی کرے اور روزے رکھے۔

حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں سے فرمایا کرتے تھے:
''جب مجھے علم ہوتا ہے کہ میری دو رکعت نماز تمہارے پاس بیٹھنے سے افضل ہے تو میں تمہارے پاس نہیں بیٹھتا پس جب شیخ یہ دیکھے کہ اس وقت خلوت نشینی افضل ہے تو خلوت میں بیٹھے اور جب یہ خیال کرے اس وقت مجلس میں بیٹھنا اچھا ہے اور بہتر ہے تو جلوت میں رفقاء کے ساتھ اٹھے بیٹھے۔ اس طرح خلوت کو جلوت کی

Marfat.com

تائید حاصل ہوگی اور جلوت کو خلوت سے مدد پہنچے گی۔

قندیل نورانی محبوب صمدانی حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں۔

"شیخ کے لئے ضروری ہے کہ وہ محض اللہ کے لئے (اپنی کسی غرض کے بغیر) مرید کو قبول کرے مرید کے ساتھ اٹھے بیٹھے اور محبت کی آنکھ سے اس کو دیکھے۔ اگر مرید سے ریاضت برداشت نہ ہو تو نرمی کے ساتھ پیش آئے اور اسکی تربیت اس طرح کرے جیسے ماں اپنے بچے کی یا دانشمند باپ اپنے بیٹے یا غلام کی تربیت کرتا ہے۔ اولاً اس پر آسان گرفت کرے اور ناقابل برداشت بوجھ نہ ڈالے"۔

سید محمد بن مبارک کرمانی میر خورد رحمۃ اللہ علیہ نے سیر الاولیاء میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک درج فرمایا ہے۔ جس میں خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ کامل کے دس اوصاف بیان فرمائے ہیں۔

"یعنی شیخ کا ادنیٰ اور کمتر حال یہ ہے وہ چند اوصاف کے ساتھ موصوف ہو۔

اول صفت یہ ہے کہ وہ مراد ہوتا کہ مرید کی تربیت کرنے پر کماحقہ قدرت رکھے۔

دوسری صفت یہ ہے کہ شیخ راہ یافتہ ہوتا کہ مرید کو راہ دکھا سکے۔ تیسرے یہ کہ صاحب آداب ہوتا کہ مرید کو ادب دے سکے۔ چوتھی صفت یہ ہے کہ شیخ صاحب جود وعطا ہو۔ ریا ونمود نام کو نہ ہوا اور دنیا کی طرف ذرا ملتفت (توجہ کرنے والا) نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ مرید کے مال میں طمع نہ کرے۔ چھٹی صفت یہ ہے کہ جہاں تک بن پڑے مرید کو نرمی اور دلیری کے ادب دے اور تربیت کرے سختی و بے مروتی کے ساتھ برتاوانہ کرے۔ ساتویں یہ کہ جہاں تک اشارہ اور کنایہ

Marfat.com

کے ساتھ مرید کو نصیحت کرنی ممکن ہو صراحت اور زبان کے ساتھ نہ کرے۔ آٹھویں صفت یہ ہے کہ جس بات کا شیخ مامور ہے مرید کو اس کے بجالانے کا صراحتہ حکم کرے پھر اسے کسی اور کی طرف نہ پھیرے۔ نویں صفت یہ ہے کہ جس چیز سے خود منع کیا گیا ہے مرید کو بھی اس سے باز رکھے۔ دسویں صفت یہ ہے کہ جس وقت مرید کو اللہ تعالیٰ کے لئے قبول کرے، پس اگر شیخ ان دس صفتوں کے ساتھ موصوف ہوگا اس کا مرید صادق اور راستباز ہوگا،،۔

میرے پیرو پیشوا حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارکہ ہے۔

''شیخ مال وزر کا پجاری نہ ہو۔ عورتوں کے ساتھ زیادہ میل جول رکھنے والا نہ ہو۔ ظاہر و باطن ایک ہو۔ عاجز ہو اور مریدین کو زیادہ سے زیادہ فیض الٰہی پہنچانے والا ہو۔ خانقاہ کو کاروبار بنا کر نہ بیٹھے''۔

قارئین مکرم ! ثابت ہوا کہ شیخ کامل ایسا ہو جو علم شریعت اور علم طریقت سے بھی بہرہ یاب ہوتا کہ مریدین کے تمام مسائل میں حاجت روائی کر سکے۔ اور علوم معرفت اور مقام حقیقت کا جاننے والا ہو۔ اور ارکان اسلام یعنی کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰتہ، حج کا عامل وکامل ہو۔ شیخ اپنی گفتار واقوال میں راست گو اور افعال میں راست رو ہو۔

یہ آستانے درسگاہ میں شیخ یہاں درس معرفت، درس روحانیت بمطابق شریعت مصطفےٰ دے۔ بھٹکے ہوؤں کو سیدھی راہ دکھائے۔ غافل دلوں کو ذکر الٰہی سے منور کرے۔ اتباع الٰہی اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کروائے۔

اللہ تعالیٰ سب کو شیخ کامل کے ساتھ مستحکم وابستگی، محبت اور عقیدت سے اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

مرشد کامل کی چند خصوصیات بطرز شعر پیش کی جارہی ہیں توجہ فرمائیں۔

مرشد کامل ذات مشرف واصل ذات خدادی
مرشد کامل خاص مقرب حاصل ذات الٰہی
مرشد کامل عارف علم حقیقت والا
مرشد کامل واقف حاکم حکم شریعت والا
مرشد کامل در معانی وحدت دے دریاؤں
مرشد کامل نورنورانی پاک عیوب خطاؤں
مرشد کامل ذات مبراواسع ارض و سماؤں
مرشد کامل پاک منزہ فارغ حرص ہواؤں
مرشد کامل من عرف دا حرف سدا سمجھاوے
مرشد کامل لی مع اللہ کل داسیر کرواے
مرشد کامل عاشق تائیں دلبریارملا وے
مرشد کامل طالب نوں مطلوب دے کول بہاوے
مرشد کامل سو کجھ کردا جو اس دے من بھاوے
مرشد کامل ڈبے بیڑے پل وچ بنے لاوے
مرشد کامل درد منداں نوں دردوں آن چھڑاوے
مرشد کامل زخم دلاں تے مرہم آن لگاوے
مرشد کامل ورتاواونڈے ربی فیض تماماں
مرشد کامل توں ہے لائق سب تعظیم سلاماں
مرشد کامل ملے تے ناہیں مشکل ملنا رب دا
پرنئیں باجھوں نیک نصیباں مرشد کامل لبھدا

Marfat.com

مرشد کامل پار لنگھایا جووی لنگھیا پھڑ کے
ایہہ سمندر عشق حقانی کوئی نئیں لنگھیا ترکے

اولیاء اللہ کے ہاتھ اور پاؤں چومنا:

کیمیا پیدا کن از مشت گلے　　بوسہ زن بر آستان کاملے

بزرگان دین کے ہاتھ اور پاؤں چومنا ایک ایسا محبوب عمل ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خلفاء راشدین، اہل بیت اطہار، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، مفسرین، محدثین، فقہا اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم سے ثابت ہے۔ اس مستحب عمل کا شدومد سے انکار کرنے والے حضرات ہاتھ اور پاؤں چومنے کو سجدہ میں شمار کرتے ہیں جو کہ ان کی کم علمی اور جہالت کی بین دلیل ہے۔ دوستو! ہاتھ ہمیشہ اسی شخصیت کے چومے جاتے ہیں جس کو بندہ اپنے سے افضل جانے بوسے ہمیشہ اسی کے لئے جاتے ہیں جو محبوب چیز ہو۔ تو ثابت ہوا کے جن کے پیارے (محبوب) ہیں وہ بوسے لیتے ہیں۔ اس کا ثبوت بندہ ناچیز الحقیر واضح دلائل کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کررہا ہے اللہ تعالیٰ سب کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

۱: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راویت ہے کہ سیدہ النساء حضرت فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا جب حضور سرور کائنات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتیں تو آقا علیہ الصلوۃ والسلام کھڑے ہوجاتے جناب سیدہ کا ہاتھ پکڑتے انہیں چوم لیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اور جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمۃ الزھرا سلام علیہا کے پاس تشریف فرماتے تو جناب سیدہ کھڑی

Marfat.com

ہو جاتیں حضور کے دست اقدس کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھا لیتیں۔

(الادب المفرد صفحہ ۴۴۶ حدیث ۱۰۰۰)

(مشکوۃ شریف جلد دوم صفحہ ۴۸۲، عنیۃ الطالبین صفحہ ۶۱، ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت صفحہ ۱۹ بحوالہ الادب المفرد، ابوداؤد شریف، حجۃ البالغہ، مدارج النبوت)

۲: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لشکر میں مجاہد کی حیثیت سے شریک تھا۔ لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ اس سریہ میں لوگ دشمن سے مقابلہ میں بھاگ پڑے اور میں بھی اب بھاگنے والوں میں شریک تھا۔ آخر کار ہم لوگوں کو خیال آیا کہ اس طرح بھاگنے سے تو ہم غضب الٰہی کے سزاوار بن گئے اب کیا کیا جائے ہم لوگوں نے یہ طے کیا کا مدینہ منورہ پہنچ کر توبہ کرلیں گے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں خود کو پیش کردیں گے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری توبہ قبول فرمائی تو بہتر ہے ورنہ دوبارہ پھر لڑنے کے لئے جائیں گے۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں آکر ہم لوگ نماز فجر سے پہلے ہی کاشانہ نبوت پر پہنچ گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا کہ ہم بھگوڑے خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں! تم بھگوڑے نہیں ہو بلکہ تم دوبارہ پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو! تم مسلمانوں کے گروہ سے ہو یہ مژدہ سن کر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے اور آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔

(الادب المفرد صفحہ ۴۴۷، حدیث ۱۰۰۱) (عوارف المعارف ۲۶۹، ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت صفحہ ۲۳، بحوالہ ابوداؤد شریف الادب المفرد، کتاب الاذکار، تنویر القلوب) ماہنامہ منہاج القرآن جنوری ۲۰۰۹ صفحہ ۳۶)

۳: حضرت ذارع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ وفد عبدالقیس میں تھے۔ جب

Marfat.com

ہم مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے اپنی سواریوں سے اترنے میں جلدی کی۔تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔

(مشکوۃ شریف جلد دوم صفحہ ۴۸۲)

۴: حضرت علامہ شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ گیارہ ربیع اول شریف کو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہونے کے ارادہ سے آئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک دست مبارک اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا۔ (مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۴۸۳)

۵: حضرت وازع بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔مگر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ سے ناآشنا تھے۔تو کسی نے ہم کو کہا یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔تو ہم نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ اور پاؤں کو پکڑ کر بوسہ دیا۔(الادب المفرد صفحہ ۴۴۸ حدیث ۱۰۰۴)

(ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت صفحہ ۲۹ بحوالہ الادب المفرد، تنویر القلوب)

۶: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصیف تاریخ الکبیر میں راویت درج فرمائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سعد العبدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مزیدۃ العصری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں۔ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو میں نے حضرت رسول اللہ کے قریب ہوکر ان کے دست مبارک کو چوم لیا۔ (بحوالہ تاریخ الکبیر)

۷: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درخت سے جاکر کہہ دو کہ اللہ کا رسول بلاتا ہے۔ درخت یہ سنتے ہی آگے پیچھے اور دائیں بائیں جھکا جس سے اسکی جڑ اکھڑ گئی۔ پھر وہ زمین کو چیرتا اپنی جڑیں گھسیٹتا اور مٹی اڑاتا ہوا بارگاہ رسالت

Marfat.com

میں حاضر ہوگیا۔ اور عرض گزار ہوا۔ السلام علیك یا رسول الله۔ اعرابی نے کہا کہ آپ اس درخت کو اپنی اصلی جگہ پر لوٹ جانے کا حکم دیجئے۔ چنانچہ درخت اپنی جگہ پر لوٹ گیا۔ جڑیں جم گئیں اور وہ بالکل سیدھا کھڑا ہوگیا۔ اعرابی عرض گزار ہوا کہ مجھے اپنے لئے سجدہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مخلوق میں سے کسی کے لئے سجدہ کرنے کا میں حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کریں۔ اس کے بعد اعرابی نے التجا کی کہ مجھے اپنے دونوں ہاتھوں اور پیروں کو چومنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے چنانچہ اس امر کی اجازت دے دی گئی۔ (کتاب الشفاء جلد اول صفحہ ۴۶۵)

۸: محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے عداس کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

کہ عداس نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور ہاتھوں اور پاؤں مبارک کو جھک کر بوسہ دیا۔ تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس پر ربیعہ کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ اس شخصیت کے سامنے تیسرے غلام کی عقل ختم ہوگئی ہے۔

جب عداس ان کے ساتھ آیا تو عداس سے کہا۔ کہ اے عداس! افسوس ہے تجھ پر کہ تو اس شخص کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دے رہا ہے۔ تو اس نے جواب دیا۔

اے میرے سردار زمین پر اس شخص سے بہتر کوئی شخصیت نہیں ہے اس ہستی نے مجھے وہ خبر دی ہے کہ جس کو صرف نبی ہی جانتا ہے۔

(بحوالہ کتاب الوفاء باحوال المصطفیٰ)

۹: علامہ بدرالدین عینی حنفی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث شریف درج فرمائی ہے۔ کہ بے شک ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی۔ کہ میں نے نذر مانی ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکہ مکرمہ کی فتح

Marfat.com

دی۔ تو میں بیت اللہ شریف کے پاس جاؤں گا۔ اور اس کی چوکھٹ کو بوسہ دوں گا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی والدہ کے دونوں پاؤں کو بوسہ دو تمہاری نذر پوری ہو جائے گی۔ (ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت صفحہ ۳۶ بحوالہ عمدۃ القاری)

دوستو! اگر ہاتھ اور پاؤں چومنا شرک ہوتا یا سجدہ ہوتا تو حضور سرور کائنات سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام اسکی اجازت کیوں مرحمت فرماتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اپنے سے افضل کے ہاتھ اور پاؤں چومنا مستحب عمل ہے۔ بلکہ سنت ہے تو ان احادیث مبارکہ سے اظہر من الشّمس ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اور پاؤں چومنے کی اجازت دیتے ہیں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل پر کسی قسم کی ناراضگی اور کراہت کا قطعاً کوئی اظہار نہیں فرمایا۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائے۔ خود اجازت بھی فرمائی۔ بلکہ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں کو خود بوسہ دیا۔ اس مبارک اور مستحسن طریق پر عمل پیرا ہونے پر کسی کو کسی قسم کی عار نہیں ہونی چاہیئے۔

بقول شیخ سعدی شیرای رحمۃ اللہ علیہ

خلاف پیغمبر کسے راگزید ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے بعد خلفائے راشدین کا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل پیش کیا جا رہا ہے۔

ان صحابہ کے خوش اطوار نگاہوں کو سلام
جن کا مسلک تھا طواف رخ زیبا کرنا

ا: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا۔
(الادب المفرد صفحہ ۴۴۸ حدیث ۱۰۰۵)

Marfat.com

۲: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دست بوسی کی۔ (عوارف المعارف، صفحہ ۲۶۹)

۳: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو چھوا ہوا۔ تو حضرت انس نے جواب دیا ہاں تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ چوم لیا۔

(الادب المفرد ۴۴۸ حدیث ۱۰۰۳)

(ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت صفحہ ۶۰، ماہنامہ منہاج القرآن جنوری ۲۰۰۹ صفحہ ۳۶) (بحوالہ الأدب المفرد، تنویر القلوب، دارمی شریف)

۴: حضرت عبدالرحمٰن (عبداللہ) بن رزین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم مقام ربذہ سے گزر کر رہے تھے۔ ہمیں معلوم ہوا کہ یہاں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ مقیم ہیں۔ ہم نے ان کی خدمت میں حاضری دی۔ اور ان کو سلام عرض کیا۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ (چادر یا آستین سے) باہر نکالے۔ اور فرمانے لگے کہ میں نے ان ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ آپ نے اپنی ہتھیلی سامنے کی۔ ہم ان کی طرف بڑھے اور ان کے ہاتھوں کو چوم لیا۔

(الادب المفرد ۴۴۷ حدیث ۱۰۰۲)

(ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت صفحہ ۶۱، ماہنامہ منہاج القرآن صفحہ ۳۶)

۵: فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم، رسول محتشم شفیع معظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق مروی ہے کہ جب وہ اپنے سفر سے واپس آتے تو ایک دوسرے سے معانقہ کرتے۔ اور ایک دوسرے کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے۔

Marfat.com

(ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت صفحہ ۶۲ بحوالہ بستان العارفین حاشیہ تنبیہ الغافلین)

۶: حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک راویت نقل فرمائی ہے۔ کہ حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا جو کہ انس رضی اللہ عنہ کی ام ولد ہیں۔ راویت کرتی ہیں۔ کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کا معمول تھا۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ ان کے پاس آتے تو وہ اپنی لونڈی کو فرماتے۔ کہ میرے لئے خوشبو لاؤ تا کہ میں اپنے ہاتھوں کو لگاؤں۔ کیونکہ ام ثابت کا بیٹا جب تک میرے ہاتھ کو بوسہ نہ دے لے خوش نہیں ہوتا۔

(ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت صفحہ ۶۲ بحوالہ مجمع الزوائد)

قارئین محتشم! مسلک حق اہل سنت والجماعت کا ہاتھ اور پاؤں چومنے کا جو عقیدہ ہے۔ وہ حضور آقائے نامدار احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خلفاء راشدین، اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ اور عمل کے مطابق ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی (دیو بندی) صاحب لکھتے ہیں۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین کے عقائد کے مطابق عقائد رکھنے والوں کے ہی عقائد صحیح ہیں۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں۔ جو گروہ متبع سنت علیٰ طریق الصحابہ ہے وہ ناجی ہے۔ صحابہ کرام بلاواسطہ غیرے فرمان خدا ورسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عامل تھے۔ آج جو گروہ اس اصول پر قائم ہے وہ ناجی ہے۔

حافظ عبداللہ رو پڑی صاحب رقمطراز ہیں ۔ کہ صحابہ کا طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے الگ نہیں۔ کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ شاگرد تھے۔ وحی ان کے سامنے اترتی۔ قرائن اور احوال ان کے سامنے تھے۔ علم صحیح اور عمل صالح رکھتے تھے۔ غرض جتنی باتیں کسی کلام کے صحیح سمجھنے کے لئے ضروری

Marfat.com

ہیں وہ ان میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔

روپڑی صاحب دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ کہ جس طریق پر صحابہ ہوں گے اس طریق پر چلنے والے فرقہ حق پر ہوں گے۔ جو ان کے خلاف ہوگا وہ باطل پرست ہے۔

قارئین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد اب آئمہ، مفسرین اور علماء و محققین اور اولیاء کرام کا عقیدہ پیش کیا جارہا ہے۔ تاکہ سب کے علم وعمل میں برکت ہو اور عقائد کو درست کیا جاسکے۔

۱: شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ امام مسلم حجاج رضی اللہ عنہ جو کہ صحیح مسلم شریف کے جامع ہیں۔ جب امام بخاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ان سے عرض کیا کہ مجھے اجازت فرمائیں کہ میں آپ کے مبارک پاؤں کو چوم لوں۔

۲: امام نووی رضی اللہ عنہ شارح صحیح مسلم شریف سے کسی نے پوچھا تقبل ید غیرہ ماحکمہ۔ یعنی اپنے غیر کے (دوسرے آدمی کے) ہاتھ کو چومنے کا کیا حکم ہے؟ تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا۔ صالحین (اولیاء اللہ) فضلاء اور علما کے ہاتھوں کو چومنا مستحب ہے۔

۳: علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے مصافحہ کرنے اور ہاتھ اور پاؤں چومنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا۔ آنے والے کے ساتھ مصافحہ کرنا اور عالم دین صالح شریف اور عمدہ نسب والے کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا سنت ہے۔

۴: علامہ ابراہیم بن محمد حلبی فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے

Marfat.com

نزدیک عالم دین اور عادل سلطان (بادشاہ) سے مصافحہ کرنے اور ان کے ہاتھ کو بوسہ دینے میں کوئی حرج اور کراہت نہیں۔

۵: حضرت فقیہہ ابو اللیث سمر قندی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ عبدالغنی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے چومنے کی پانچ اقسام فرمائی ہیں۔

ا۔ محبت کے طور پر ۲۔ رحمت کے طور پر ۳۔ شفقت کے طور پر ۴۔ احترام کے طور پر ۵۔ شہوت کے طور پر۔

محبت کے طور پر چومنا ایسا ہے جیسے والدین کا اپنی اولاد کے رخساروں کو چومنا، رحمت کے طور پر ایسا ہے جیسے اولاد کا والدین کے سر کو چومنا شفقت کے طور پر ایسا ہے جیسے ہمشیرہ کا بھائی کی پیشانی کو چومنا، عزت واحترام کے طور پر چومنا ایسا ہے جیسے مسلمانوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھ کو چومنا، اور شہوت کی طور پر ایسا ہے جیسے خاوند کا اپنی بیوی کے چہرہ کو بوسہ دینا۔

۶: شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ عالم دین اور زاھد یا عمر رسیدہ آدمی کا ہاتھ چومنا جائز ہے۔

۷: حضرت علامہ سید احمد بن محمد حموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ مفتاح السعادت میں لکھا ہے کہ ایسے شخص کے ہاتھ کو چومنا جو تعظیم وتکریم کا مستحق ہے جیسے علماء دین، سادات اشراف اور ذوالاحترام حضرات ہیں۔ ان کے ہاتھ چومنے میں ثواب کی امید ہے۔ جیسا کہ صحابہ کرام سے بھی ثابت ہے۔

۸: علامہ عبدالرحمٰن بن عبد السلام الشافعی الصفوری رحمۃ اللہ علیہ نزہتہ المجالس جلد اول صفحہ ۵۴۱ پہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ کتاب شرعۃ الاسلام میں مروی ہے کہ جس شخص نے اپنی ماں کے دونوں پیروں کو بوسہ دیا تو گویا اس نے کعبہ کی دہلیز کو

Marfat.com

بوسہ دیا۔

۹: حضرت پیران پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ غنیۃ الطالبین صفحہ ۶۱ پہ تحریر فرماتے ہیں کہ مسلمان کے ساتھ مصافحہ کرنا مستحب عمل ہے۔ اور جب سلام کی ابتداء کرنے والا ہے تو جب تک دوسرا شخص اپنے ہاتھ کو مصافحہ سے الگ نہ کرے تب تک خود اس سے ہاتھ الگ نہ کرے اور اگر آپس میں بغل گیر ہوں یا برکت اور دینداری کے لئے ایک شخص دوسرے کے ہاتھوں یا سر کا بوسہ لے تو یہ جائز ہے۔

۱۰: شیخ العالم حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ایک دوسرے کا ہاتھ چومنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پہلے نبیوں کی سنت ہے۔ جو شخص مرشد کامل کا دست مبارک تعظیم کے ساتھ چومتا ہے۔ حق تعالیٰ اس کو گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے وہ اسی روز پیدا ہوا ہو۔

۱۱: حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ قیامت کے روز بہت سے گناہ گاروں کو محض بزرگوں کے ہاتھ چومنے کی برکت سے بخش دیا جائے گا۔

۱۲: حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ حجاج بن یوسف بہت ظالم اور سفاک حکمران تھا۔ اسکی وفات کے بعد کچھ لوگوں نے اس کو عالمِ خواب میں دیکھا اور حال پوچھا۔ تو اس نے جواب دیا کہ میں اپنے ظلم اور سفا کی کی بناء پر دوزخ کے گڑھے پر کھڑا تھا۔ کہ حق تعالیٰ نے مجھے اس لئے بخش دیا کہ میں نے ایک روز خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ مبارک عقیدت سے چوما تھا یہ وہ نیکی تھی کہ جس کا علم مجھے مطلق نہیں تھا۔

۱۳: حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص دنیا

Marfat.com

میں شیخ کا ہاتھ چومے گا وہ یقیناً بخشا جائے گا۔ اس لئے کہ مشائخ اور فقرائے کامل کا ہاتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہے۔ جو ان کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے رسول خدا کا ہاتھ پکڑا ہو۔

۱۴: حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد عالی شان ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک لڑکا جو کہ بہت گنہگار تھا۔ وہ ملتان شریف میں فوت ہوگیا۔ اور بعداز وفات کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ اس سے پوچھا گیا کہ بخشش کا کیا سبب بنا؟ اس نے بتایا ایک روز حضرت خواجہ بہاوالحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کہیں جارہے تھے۔ تو میں نے آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ اسی دست بوسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔

افکار اولیا میں درج ہے۔

۱۵: کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہندوستان کے تقریباً دو ہزار حاجی حج کر کے بذریعہ بحری جہاز واپس آرہے تھے۔ کہ آسمان سے اُڑتا ہوا ایک کاغذ آیا اور جہاز میں آگرا۔ لوگوں نے اس کاغذ کو کھول کر جب پڑھا تو اس پر لکھا ہوا تھا۔ کہ جو کوئی چاہتا ہے۔ کہ اس کا حج قبول ہو تو وہ حضرت بہاؤ الحق زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے کو بوسہ دے۔ جب یہ راز کھلا تو سب کے سب حاجی ملتان پہنچے اور حضرت کے آستانے کو بوسہ دیا۔

۱۶: سیرالاولیا میں بھی اسی طرح کی ایک اور روایت درج ہے۔ کہ ایک شخص نے سلطان سنجر سلجوقی کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ پوچھا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اس نے کہا دنیا میں جو کچھ اچھا یا برا میں نے کیا

Marfat.com

سب میرے سامنے لایا گیا۔ اور میری برائیاں چونکہ نیکیوں سے زیادہ تھیں اس لئے مجھے جہنم میں لے جانے کا فیصلہ دیا گیا۔ جب میں مایوس ہوا تو اچانک اللہ رب العزت کی بارگاہ سے فرمان پہنچا کہ فلاں وقت مسجد میں اس شخص نے حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ کی دست بوسی کی تھی۔ اسکی برکت سے اسے بخش دیا جاتا ہے۔ اس پر فرشتے مجھے جہنم میں لے جانے کی بجائے بہشت میں لے گئے۔

۱۷: سلطان الہند خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمعرات کے روز ایک مرتبہ جامع مسجد اجمیر شریف میں حضرت پیرو مرشد معین الحق ودین خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں مبارک کو چومنے کا شرف حاصل ہوا۔

۱۸: خواجہ خواجگان حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر نے فرمایا ہے۔ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد سے نکلتے تو اپنا دست مبارک سامنے کر دیتے تو آپ کے حلقہ بگوش حلقہ بنا لیتے اور ہاتھ مبارک کو بوسہ دے کر چلے جاتے۔

۱۹: شیخ العالم بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ مولانا یحییٰ غریب رحمۃ اللہ علیہ شیخ برھان الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ شیخ بدرالدین اور دیگر عزیز جو حاضر خدمت تھے فرمایا مشائخ اور درویش ایک دوسرے کا ہاتھ اس لیے چومتے ہیں کہ کسی بخشے ہوئے کا ہاتھ لگنے سے بخشش ہو جائے۔

۲۰: خواجہ خواجگان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں نے شیخ الاسلام والمسلمین فرید الدین گنج شکر نور اللہ مرقدہ سے سنا ہے۔ کہ ایک دفعہ شیخ ابو سعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ ایک راستہ میں سوار جا رہے تھے۔ کہ ایک مرید سامنے سے آیا وہ مرید پیدل تھا۔ اس نے شیخ کے زانو چومے آپ نے فرمایا اس سے نیچے بوسہ دو

Marfat.com

مرید نے شیخ کے پاؤں کو بوسہ دیا۔ شیخ نے فرمایا اس سے نیچے بوسہ دو۔ مرید نے شیخ کے گھوڑے کے زانوؤں کو چوما۔ شیخ نے فرمایا اس سے نیچے بوسہ دو۔ مرید نے گھوڑے کے سم کو بوسہ دیا۔ شیخ نے فرمایا اس سے نیچے بوسہ دو۔ مرید نے زمین کو بوسہ دیا تو شیخ نے فرمایا جب میں نے تجھ سے اس سے نیچے۔ نیچے فرمایا تو میرا منشاء زمین کو چومنا نہ تھا۔ بلکہ تو جب بھی نیچے ہوتا تھا۔ اور بوسہ دیتا تھا تو تیرا درجہ بوجہ انکساری بلند ہوتا تھا۔

قارئین محترم! اب آپ خود انصاف کریں اور صحیح عقیدہ پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ یہ میں نے اس لئے واضح نہیں کیا کہ میں ایک درگاہ کا فرد ہوں تو لوگ میری عزت کریں۔ بلکہ میں نے اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اولیاء کاملین کا احترام اس طریقہ سے کیا جائے۔ اور آپ نے معتبر حوالہ جات سے دیکھ لیا ہے کہ کسی نے بھی اس عمل سے منع نہیں کیا بلکہ تعریف کی ہے۔ اس پر عمل کر کے عبد فقیر الحقیر کے لئے دعا ضرور کریں کہ اللہ تعالیٰ اولیاء کرام کے ساتھ وابستگی قائم ودائم رکھے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کے عقائد درست فرمائے۔ اور حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فصل چہارم

حقیقت بیعت:

کیمیا پیدا کن از مشت گلے بوسہ زن بر آستان کاملے

بیعت ایک عہد نامہ ہے۔ اپنے جان و مال کو جو خدا کی ملکیت ہے۔ اور جس میں مرید کو کوئی حق نہیں۔ خود کو خدا تعالیٰ کے ہاتھ فروخت کر دینا ہی اصل بیعت ہے۔ جو لوگ نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے اپنی ساری زندگی سرکشی میں گزار دیتے ہیں۔ ان کو کبھی اپنے رویئے پر ندامت ہو تو توبہ کر لیتے ہیں۔ اور اپنی اصلاح کے لئے کسی ولی اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر لیتے ہیں۔ ورنہ عمر بھر نافرمانی میں گزار دیتے ہیں۔ اس طرح ندامت کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لینے ہی کو بیعت کہا جاتا ہے۔ بیعت اگرچہ کسی ولی کے ہاتھ پر کی جاتی ہے۔ لیکن یہ سلسلہ بہ سلسلہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں تک پہنچتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ پر منتہیٰ ہوتی ہے۔

بیعت ربی تے رسولی ہے ضرور
ہر مسلمان واسطے ہے بیعت واجب پیروی

کسی ولی اللہ سے بیعت کا مقصد اللہ تعالیٰ کی طرف راہنمائی اور غیر سے رغبت ہٹانا ہے جس کے باعث مرید پر نور حق نازل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ طریقت کی تمام اصطلاحات، رموز و اسرار، اشغال روحانیت اور اندرونی نجاستوں سے پاک ہونا سیکھتا ہے مرید صادق کو عشق الٰہی، عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حاصل ہونے کے ساتھ مشاہدہ شروع ہونے لگتا ہے۔ گویا مرید ایک چیز دیگر بن جاتا ہے۔ بیعت میں طریقت کے اعتبار سے مرید کی تربیت کی جاتی ہے۔ادب سکھانا، اپنی ذات کی صفائی کرنا، رزائل کو دور کرنا، نفس اور روح کی تطہیر کرنا، سرخداوندی کا متحمل ہونا، اخلاق کا مہذب ہونا، وصل الٰہی کا حاصل کرنا بیعت کے مقاصد میں شامل ہے۔ مرید بالآخر تلاش حق اور مقامات فتح حاصل کرنے کے بعد پیر کے نور کا وارث بنتا ہے۔

دست پیر از غائباں کوتاہ نیست　　دست او جز قبضہ اللہ نیست

ترجمہ:۔ ''پیر کا ہاتھ (یعنی توجہ) غائبین تک بھی پہنچتا ہے اس کے ہاتھ پر بیعت ہونا گویا حق تعالیٰ ہی سے بالواسطہ عہد کرنا ہے،،۔

بیعت ایک سودا ہے جو پختہ معاہدے کے تحت مرشد کی وساطت سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ طے کیا جاتا ہے۔ یہ سنت نبوی ہے جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد صوفیائے کرام واولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہ نے جاری رکھا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ○　　(سورہ فتح آیت ۱۰ پارہ ۲۶)

ترجمہ:۔ ''اے جان عالم صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک جولوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ پس جس نے توڑ دیا اس بیعت کو تو اس کے توڑنے کا وبال اسکی ذات پر ہوگا۔ اور جس نے ایفا کیا اس عہد کو جو اس نے اللہ سے کیا تو وہ اس کو اجر

Marfat.com

عظیم عطا فرمائے گا،،۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے مقام پر خیمہ زن ہیں۔ کفار مکہ بضد ہیں کہ کسی قیمت پر مسلمانوں کو عمرہ کرنے کے لئے مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ دربار رسالت کے سفیر بن کر مکہ گئے ہوئے ہیں۔ اسی اثناء میں یہ افواہ پھیلتی ہے کہ کفار نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے۔ اگر چہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی جنگ کے لئے تیار ہو کر نہیں آئے تھے۔ احرام کی دو چادریں اور قربانی کے جانور ہی ان کا زاد سفر تھا۔ لیکن یکا یک ایسی صورت حال پیدا ہوگئی کہ تعداد کی قلت اور اسلحہ کے فقدان کی پروا کئے بغیر محض قوت ایمانی پر بھروسہ کرتے ہوئے باطل سے ٹکرانا ناگزیر ہوگیا۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اور بیعت کرنے کی دعوت دیتے ہیں اسے بیعت رضوان کے مقدس لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بیعت اس بات پر تھی کہ جب تک ہمارے جسموں میں جان ہے۔ جب تک بدن میں خون کا ایک قطرہ موجود ہے۔ ہم میدان جنگ میں ڈٹے رہیں گے۔ اور اہل مکہ کو اس خیانت اور سفیر کشی کی عبرتناک سزا دیں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غلامان حبیب کبریا علیہ الصلواۃ والتسلیمات پروانہ وار دوڑ دوڑ کر حاضر ہو رہے ہیں۔ اور اپنے آقا و مولا کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھ کر جان بازی اور سرفروشی کی بیعت کر رہے ہیں۔ الغرض چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک بھی اس سعادت سے محروم نہ رہا۔ البتہ جد بن قیس جو حقیقت میں منافق تھا اس نے بیعت نہ کی۔ بخدا مجھے اب بھی وہ منظر نظر آرہا ہے کہ وہ اپنی اونٹنی کے پیٹ کی ساتھ چمٹا ہوا ہے اور اپنے آپ کو لوگوں کی نظروں سے چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔

Marfat.com

حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان چودہ سو جان نثاروں اور سرفروش مجاہدین کے بارے میں اپنی زبان حق ترجمان سے فرمایا۔ اے اسلام کے قابل فخر مجاہدو! آج روئے زمین پر تم سب سے بہترین لوگ ہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی منقول ہے کہ جنہوں نے اس درخت کے نیچے میرے ساتھ بیعت کی ہے ان میں سے کوئی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔

ملا فتح اللہ کاسفانی اپنی تفسیر منہج الصادقین میں لکھتے ہیں۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب رادر تحت شجرہ جمع کردہ ایشاں رابتجدید بیعت امر نمود واصحاب برغیبت تمام وجدی لا کلام دست بر دست پیغمبر نہادہ بیعت کردند کہ تاحین موت طریق متابعت بآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرعی دارندودر ہیچ زمان طریق مزار سلوک نہ نمایند وبجہت کمال رغبت ایشاں بودکہ ایں بیعت مسمی شد بہ بیعت رضوان ودراثنائے آں ایں آیہ نازل شد،،۔

ترجمہ:۔ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو درخت کے نیچے جمع کیا اور انہیں ازسرنو بیعت کرنے کا حکم دیا صحابہ کرام انتہائی شوق ورغبت اور بڑی سنجیدگی سے آگے بڑھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ہاتھ رکھ کر اس بات پر بیعت کی کہ تادم واپسیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے راستے پر گامزن رہیں گے۔ اور کسی وقت بھی راہ فرار اختیار نہیں کریں گے۔ صحابہ کرام کے بے پناہ اشتیاق اور کامل رغبت کے باعث اس بیعت کا نام بیعت رضوان رکھا گیا اور اسی اثناء میں یہ آیت نازل ہوئی''۔

یہ بیعت بظاہر اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر ہورہی ہے۔ لیکن درحقیقت یہ بیعت اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھی۔ اگرچہ بظاہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تھا۔ لیکن درحقیقت یہ دست خدا تھا۔ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کی اطاعت کہا گیا ہے۔ اسی طرح حضور سے بیعت اللہ سے بیعت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ فرمایا گیا ہے۔

علامہ اسمعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ صوفیاء کی اصلاح کے مطابق اس آیت کی یہ تشریح کرتے ہیں۔

''یعنی اہل حقیقت کہتے ہیں کہ یہ آیت بعینہ اس فرمان خداوندی کی طرح ہے کہ جو رسول کی اطاعت کرتا ہے۔ وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات وصفات سے فنا ہوکر بقا باللہ کے مقام پر فائز ہو چکے تھے۔ اس لئے جو فعل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہوتا درحقیقت اللہ سے صادر ہوتا،،۔

(روح البیان)

آج کل جو ہم کسی ولی کامل کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ اسی سنت کا اتباع ہے علامہ اسمعیل حقی تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں۔

''یعنی فقیر کہتا ہے کہ اس آیت سے بیعت کی سنت اور مشائخ کبار سے اکتساب فیض ثابت ہوتا ہے۔ وہ مشائخ جنہیں اللہ تعالیٰ نے قطب ارشاد کے مقام پر فائز کیا ہے۔ وہ اس طرح کہ علمی تجلی سے ترقی دے کر انہیں مشاہدہ کی ترقی تک پہنچا دیا جاتا ہے،،۔

حضرت شداد ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

''ان دونوں نے کہا کہ ایک روز ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم میں سے کوئی بیگانہ (اہل کتاب) تو نہیں؟ ہم نے نفی میں جواب دیا ارشاد ہوا دروازہ بند کردو اور اپنے ہاتھ بلند کردو اور کہو ''لا الہ الا اللہ'' ایک گھڑی ہم نے ہاتھوں کو بلند رکھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک نیچے کیا اور گویا ہوئے۔ الحمد اللہ اے اللہ! تو نے مجھے اس کلمہ کے ساتھ

Marfat.com

مبعوث فرمایا اور اس کلمہ کا حکم دیا اور میرے ساتھ وعدہ فرمایا کہ جو اس کلمہ پر پکا رہے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور تو اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ پھر فرمایا اے فرزندان اسلام! تمہیں مژدہ ہو ۔ اللہ تعالیٰ نے تم سب کو معاف فرمادیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کر کے جس نے بیعت کو توڑ دیا۔ اس نے اپنے آپ کو نقصان پہنچایا اور جس نے اس بیعت کو پورا کیا اور اس عہد کو ایفا کیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ وہ جنت میں اقامت گزیں ہوں گے۔ اور اس میں انہیں ایسی نعمتوں سے نوازا جائے گا جن کو نہ کسی آنکھ نے آج تک دیکھا او نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں وہ کھٹکیں۔
(تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم صفحہ ۵۳۸)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ یعنی ہم نے اس درخت کے نیچے اس بات پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہم جان دے دیں گے لیکن راہ فرار اختیار نہیں کریں گے۔ پس ہم میں سے کسی نے بھی اس بیعت کو نہیں توڑا۔ بجز جد بن قیس کے وہ درحقیقت منافق تھا اور جب مسلمان کر رہے تھے تو وہ اپنے اونٹ کی بغل میں چھپا ہوا تھا،،۔

''حضرت جریر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نماز ادا کرنے، زکوۃ دینے اور ہر مسلمان کو دین سکھانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی،،۔
(بخاری و مسلم)

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر بیعت کی کہ ہم خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے اور بدکاری نہیں کریں گے اور چوری نہیں کریں گے اور حق بات کے علاوہ کسی کو قتل نہیں

Marfat.com

کریں گے،،۔(صحیح مسلم)

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ایک اور روایت فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے بلا کر بیعت لی اور فرمایا۔ یعنی اقرار کرایا کہ کہو بیعت کی ہم نے سننے میں اور فرماں برداری کرنے پر اپنی خوشی اور رنج، تنگی اور فراخی میں اور بادشاہوں سے اپنے واسطے عیش وآرام کی چیزیں اختیار کرنے میں اور سلطنت کے بارے میں بادشاہوں سے جھگڑا کرنے میں مگر جب تم کفر کو ظاہر دیکھو جس میں خدا کی طرف سے تمہارے پاس دلیل ہو''۔(بخاری شریف)

''عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پرسات بیعتیں کیں جس میں سے پانچ اطاعت اور دو محبت پر تھیں،،۔(حیات الصحابہ)

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فقراء مہاجرین سے اس بات پر بیعت لی کہ یعنی وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں گے پھر ان حضرات کا یہ حال تھا کہ اگر ان کے ہاتھ سے کوڑا (چھانٹا) بھی گر جاتا تو گھوڑے سے اتر کر خود ہی اٹھاتے اور کسی سے اس کے اٹھا دینے کا سوال نہ کرتے،،۔(ابن ماجہ)

''غزوہ خندق کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مہاجرین وانصار کے لئے دعائے مغفرت فرمائی تو ہم سب نے عرض کیا۔ یعنی ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی ہے۔ جب تک ہم زندہ رہیں گے اور اس معرکہ میں تمام مہاجرین وانصار حاضر تھے کوئی ایک بھی خادم غیر حاضر نہ تھا جس نے بیعت نہ کی،،۔(الفقر وفخری بحوالہ صحیح بخاری شریف)

قارئین کرم! قرآن مجید کی آیت مبارکہ اور احادیث میں صحابہ کرام کی روایات سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اکثر اوقات

Marfat.com

مختلف امور پر بیعت لیا کرتے تھی۔ اور ایسی ہی بیعت صحابہ کرام نے تابعین سے لی تھی۔ اور پھر صوفیاء کرام میں یہ سلسلہ جاری رہا اور آج تک مختلف سلاسل طریقت کے ذریعے جاری ہے۔ بیعت کرتے وقت سالک خلوص نیت سے ہاتھ بڑھائے اور بیعت کے تمام آداب وشرائط کوملحوظ خاطر رکھے میرے پیرو پیشوا قبلہ وکعبہ حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ بے ریا وباصفا ارشاد فرمایا کرتے

''کہ سالک کو چاہیئے کہ اللہ اور رسول اور قبر وحشر کے لئے بیعت ہو۔ نہ کہ دنیاوی اغراض فاسدہ مال اور اولاد کے لئے ہو۔ کیونکہ بیعت تو بیع (بک جانے) کا نام ہے،،۔

بیعت ایک وعدہ ہے جو مرید مرشد کو گواہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے لہٰذا مرید کو لازم ہے کہ وہ اپنے وعدے کا پاس کرے۔ اس پر ہمیشہ قائم رہے۔ جو وہ ایسا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے نوازا جاتا ہے۔ اور جو کوئی اس عہد کو توڑتا ہے۔ تو اس کا وبال اسی پر پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سالک بیعت کرنے میں پوری طرح سنجیدہ ہو اور وہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک عہد کر رہا ہے۔ اور اس عہد کو توڑنا وبال جان بن جائے گا۔ اور جو اس کو پورا کرے گا اسے اجر عظیم یعنی مقام رضا حاصل ہوگا۔ اور یہی مقصود حیات ہے۔ یہی مقربین کا مقام ہے۔ یہی روحانیت کا عروج ہے۔ اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کی مشروعیت کی نسبت رقمطراز ہیں۔

''جاننا چاہیئے کہ بیعت سنت ہے واجب نہیں۔ صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرتے تھے۔ اور اس سے اللہ کا قرب حاصل کرتے تھے،،۔

شاہ صاحب کے بیان سے دو امور ثابت ہوئے۔

ا۔ بیعت سنت ہے بدعت نہیں۔

Marfat.com

۲۔ بیعت تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہے یا بہ الفاظ دیگر ''قرب الٰہی کا وسیلہ ہے۔''
اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بیعت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)۔ بیعت برکت (۲)۔ بیعت ارادت

(۱) بیعت برکت:

بیعت برکت کہ صرف تبرک کے لئے داخل سلسلہ ہو جانا آجکل عام بیعتیں یہی ہیں وہ بھی نیک نیتوں کی ورنہ زیادہ کی بیعت دنیاوی اغراض فاسدہ کے لئے ہوتی ہے۔ وہ خارج از بحث ہے۔ لیکن بیکار یہ بھی نہیں مفید اور بہت مفید اور دنیا و آخرت میں بکار آمد ہے۔

محبوبان خدا کے غلاموں کے دفتر میں نام لکھ جانا ان سے سلسلہ متصل ہو جانا فی نفسہ سعادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی شان ہے۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ○

ترجمہ:۔ ''جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے۔

هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ ○

ترجمہ:۔ ''وہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں رہتا''۔

محبوبان خدا سایہ رحمت رکھتے ہیں وہ اپنا نام لینے والے کو اپنا کر لیتے ہیں۔ اور اس پر نظر رحمت رکھتے ہیں۔

قندیل نورانی محبوب سبحانی حضور سیدنا عبد القادر جیلانی غوث

Marfat.com

الاعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ اگر کوئی شخص حضور کا نام لیوا ہو اور اس نے نہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہو نہ حضور کا خرقہ پہنا ہو کیا وہ حضور کے مریدوں میں شمار ہوگا۔ فرمایا جو اپنے آپ کو میری طرف منسوب کرے اور اپنا نام میرے غلاموں کے دفتر میں شامل کرے اللہ اسے قبول فرمائے گا۔ اور اگر کسی ناپسندیدہ راہ پر ہو تو اسے توبہ دے گا۔ اور وہ میرے مریدوں کے زمرے میں ہے۔ اور بے شک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور ہم مذہبوں اور میرے چاہنے والوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

(۲) بیعت ارادت:

کہ اپنے ارادہ واختیار سے یکسر باہر ہو کر اپنے شیخ مرشد ہادی برحق واصل بحق کے ہاتھ میں بالکل سپرد کر دے اسے قطعاً اپنا حاکم ومالک جانے اس کے چلانے پر راہ سلوک چلے کوئی قدم بغیر اسکی مرضی کے نہ رکھے اس کے لئے اس کے بعض احکام یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ کام اگر اس کے نزدیک صحیح نہ معلوم ہوں انہیں افعال خضر علیہ السلام کے مثل سمجھے اپنی عقل کا قصور سمجھے اور شیخ کی کسی بات پر اعتراض نہ کرے۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پہ بیعت کی کہ ہر آسانی ودشواری پر خوشی وناگواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور صاحب حکم کے کسی حکم میں چون وچرا نہ کریں گے۔

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شیخ کا زیر حکم ہونا اللہ و رسول کا زیر حکم ہونا اور اسکی سنت کا زندہ کرنا

Marfat.com

ہے۔ جب کوئی شخص کسی سے مرید ہوجائے تو اس کو اپنے پیرو مرشد کے متعلق یہ یقین ہوجانا چاہئے۔ کہ اس کا پیر دنیا میں سب سے اعلیٰ ہے اس لئے اس کا جتنا احترام کرے کم ہے۔

اعلحضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ محدث علی پوری فرماتے ہیں۔

کہ بیعت ہونا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور باطن کا علم حاصل کرنا فرض ہے۔تو بیعت ہوکر اپنے پیر کی خدمت میں کچھ عرصہ باادب رہ کیونکہ پیر کامل حقیقی نائب رسول ہے۔تاکہ تجھے فائدہ پہنچے اور نقصان سے بچے پیرو مرشد کی خدمت میں رہ کر اسکی عملی زندگی کو اپنانا مراد ہے۔ حقیقت یہ کہ اس مقام پر فائز ہونے کے بعد زبان وہ زبان نہیں رہتی ارادہ وہ ارادہ نہیں رہتا۔ بات وہ بات نہیں رہتی اور کام وہ کام نہیں رہتا بلا تمثیل ذرہ میں آفتاب اور قطرہ میں سمندر کا تماشہ نظر آتا ہے۔لب جنبش میں آتے ہیں بولتا کوئی اور ہے۔ ہاتھوں کو حرکت ہوتی ہے مگر کام کوئی اور کرتا ہے۔ حرکت ادھر سے ہوتی ہے برکت ادھر سے ہوتی ہے۔ کام اس کا ہوتا ہے کرامت اسکی ہوتی ہے۔ زبان اسکی ہوتی ہے بات اسکی ہوتی ہے۔

حضرت علی بن عثمان ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مرید کے لئے سب سے اہم چیز ہم نشینی ہے۔ اور لا محالہ ہم نشینی کے حقوق کی پاسداری فرض ہے۔ مرید کے لئے تنہائی ہلاکت ہے۔

امام وھاب الدین شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ کہ اندرونی نجاستوں کا دور ہونا واجب ہے۔ پس اس کے لئے دور کرنے کا طریق بھی حاصل کرنا واجب ہوگا۔ جس سے وہ دور ہوسکیں اور وہ سوائے اتباع شیخ کامل کے اور کوئی طریق نہیں حافظ ابن حجر شارح بخاری شریف میں بڑے زور سے لکھتے ہیں۔

Marfat.com

کہ طالب خدا کو چاہئے کہ کسی شیخ عارف کامل کو اپنا رہبر مقرر کرے اور اہل تعصب کی باتوں کو ہرگز نہ سنے اور یہ خیال رکھے کہ شیخ عارف کامل ہو اور احکام شریعت وطریقت سے پورا واقف ہو۔

حضرت امام احمد بن جنبل رحمۃ اللہ علیہ اکثر حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ شاگردوں نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ تو خود بڑے عالم ہیں اور حدیث و فقہ واجتہاد میں اپنی نظیر نہیں رکھتے ۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک شوریدہ حال کے پاس کیوں جاتے ہیں۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ بے شک میں ان تمام علوم میں بشر رحمۃ اللہ علیہ حافی سے بڑھا ہوا ہوں مگر اللہ تعالیٰ کو وہ مجھ سے بہتر جانتا ہے یعنی حضرت بشر رحمۃ اللہ علیہ کو علم معرفت الٰہی مجھ سے زیادہ ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اکثر حضرت بہلول دانا مجذوب رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں بیٹھا کرتے تھے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گر تو سنگ خارہ ومرمر شوی چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی۔

ترجمہ:۔ ''اگر تو سخت پتھر اور سنگ مرمر ہے تو کسی صاحب (ولی کامل) کے پاس پہنچ تو گوہر بن جائے گا،،۔

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر
کے شود بے شیر مسکہ کے شود بے پیر پیر

ترجمہ:۔ ''علم باطن مکھن کی طرح ہے علم ظاہر دودھ کی مانند۔ دودھ کے بغیر مکھن تیار نہیں ہوسکتا اور پیر کامل کے بغیر پیر نہیں بن سکتا،،۔

گر تو گوئی نیست پیرے آشکار تو طلب کن دو ہزار اندر ہزار

ترجمہ:۔ ''اگر تو یہ کہتا ہے کہ کوئی پیر نظر نہیں آتا تو لاکھوں میں اسے تلاش کرنے کی کوشش کر،،۔

Marfat.com

می نہ روید تخم دل از آب وگل
بے نگاہے از خداوندان دل

ترجمہ:۔ ''دل کا تخم مٹی اور پانی میں نہیں اُگتا۔ خداوندان دل کی نگاہ کے بغیر یہ روشن نہیں ہوتا

زانکہ گر پیرے نہ باشد درجہاں
نے زمین بر جائے ماندنے مکاں

ترجمہ:۔ ''کیونکہ دنیا میں اگر اللہ والے نہ ہوتے تو یہ زمین اور کون ومکان اپنی جگہ قائم نہ رہ سکتے''۔

حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اہمیت شیخ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ''الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ'' کا ذکر کیا ہے کہ شیخ اپنے حلقہ مریدین میں اس طرح ہوتا ہے جیسے نبی اپنی امت میں

بزگان دین نے فرمایا ہے۔

من ارادان یجلس مع اللہ فلیجلس اھل التصوف۔

جو اللہ کے ساتھ بیٹھنا چاہے اسے چاہیے وہ اہل تصوف (پیرومرشد) کی مجلس وصحبت اختیار کرے۔ جس طرح وھاں نبی کی صحبت ضروری ہے یہان بھی اس کے لئے شیخ کا ہونا ضروری ہے۔ اگر شیخ کامل کی نظر میں ہواور ہر عمل اس کے فرمان کے مطابق کرے اور اپنے تمام اختیار و ارادوں کو اپنے شیخ کے ہاتھ واختیار میں دیکھے تو قوی امید ہے کہ بہت جلد منزل مقصود کو پہنچ جائے گا۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

چوں تو ذات پیر را کردی قبول ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول

Marfat.com

پیر کامل صورت ظل الٰہ یعنی دید پیر دید کبریا

ترجمہ:۔ ''جب تو نے پیر کی ذات کو قبول کرلیا تو خدا اور رسول دونوں اس ذات میں ہیں مرشد کامل کی ذات اللہ کا سایہ ہے یعنی اس کا دیدار خدا تعالیٰ کا دیدار ہے،،۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی ارشاد فرماتے ہیں۔

''کہ جس طرح جسمانی توالدو تناسل والدین کے بغیر ممکن نہیں اسی طرح باطنی توالد (ترقی) بھی بغیر شیخ کامل کے مشکل ہے۔ اور دوسری جگہ انہوں نے لکھا ہے کہ جس کا کوئی شیخ نہیں اس کا شیخ شیطان ہے،،۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان قابل غور ہے۔

''کہ یہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ شیخ کامل مرید کو مولیٰ تعالیٰ سے ملا دیتا ہے اور اس وصال تک شرط یہ ہے کہ مرید اپنے دل کا ربط وتعلق اپنے شیخ کے سوا کسی اور سے نہ رکھے،،۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''جان لیں کہ شیخ سے مدد مانگنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا ہے۔ کیونکہ یہ ان کے نائب اور جانشین ہیں۔ اور اس عقیدے کو پورے یقین کے ساتھ اپنے پلے باندھ لیں،،۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''ہمیشہ قلب کا تعلق اپنے شیخ سے اس عقیدہ کے ساتھ جوڑنا کہ یہ مظہر حق تعالیٰ ہے۔ جس نے اپنے فیض سے نوازنے کے لئے انہیں مجھ پر مقرر فرمایا ہے۔ اور انہیں کے ذریعے سے بارگاہ خداوندی میں حضوری کی راہ ملتی ہے۔ ہمیشہ سراپا تسلیم ومحبت بن کر اسکی طرف متوجہ ہوتا کہ فیض کا باب اس پر کھل جائے اور

Marfat.com

اپنے شیخ کے بارے میں کسی قسم کا اعتراض اور شک دل میں نہ لائے کہ یہ چیز راہ حق میں رکاوٹ کا سبب ہے''۔(سلوک وتصوف کا عملی دستور بحوالہ تصفیۃ القلوب)

مولانا محمود الحسن دیو بندی ''ایاك نعبدوایاك نستعن'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔''،اگر کسی مقبول بندے کو محض واسطہ رحمت الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت (مدد مانگنا) ظاہری اس سے کرے تو یہ جائز ہے کہ یہ استعانت در حقیقت حق تعالیٰ ہی سے استعانت ہے،،۔

مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں۔

''مرید اس بات کا یقین رکھے کہ شیخ کی روح ایک جگہ پر مقید نہیں بلکہ جس جگہ مرید ہوگا قریب یا بعید اگر چہ شیخ کی ذات بعید ہو لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں ہے۔ جب اس بات کو راسخ کرے اور شیخ کو ہر وقت یاد رکھے تو روحانی تعلق پیدا ہوجائے گا۔ اور ہر آن میں عجیب فائدہ حاصل کرے گا،،۔(سلوک وتصوف کا عملی دستور بحوالہ امداد السلوک)

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یک زمانہ صحبت بااولیاء

بہتر ازصد سالہ طاعت بے ریا

ترجمہ:۔''اولیائے کرام کی ایک گھڑی کی صحبت سوسالہ بے ریا (خالص) طاعت (عبادت) سے بہتر ہے،،۔

چوں شوی دوراز حضور اولیاء

درحقیقت گشتۂ دور از خدا

ترجمہ:۔''جب تو اولیاء کی حاضری سے دور ہوگیا تو درحقیقت تو خدا سے بھی دور ہوگیا،،۔

Marfat.com

نفس رانہ کشد بغیر ازظل پیر
دامن آں نفس کش محکم بگیر

ترجمہ:۔ ''نفس کا مرنا پیر کے بغیر ممکن نہیں نفس کو مارنے والے شیخ کامل کا دامن مضبوطی سے پکڑ لے''۔

ہرکہ اوبے مرشدے درراہ شد
او زغولان گمرہان دوچار شد

ترجمہ:۔ ''جو کوئی بھی بغیر شک کے اس راہ پر گامزن ہوا وہ آوارہ درندوں (جعلی پیروں) کا شکار ہوگیا،،۔

ہیچ چیزے خود بخود چیزے نہ شد
ہیچ آہنے خود بخود تیغے نہ شد

ترجمہ:۔ ''گھٹیا چیز خود بخود اعلیٰ نہیں بنتی گھٹیا لوہا خود بخود تلوار نہیں بنتا''۔

ہیچ حلوائی نشد استاد کار
تاکہ شاگردے شکر ریزے نہ شد

ترجمہ:۔ ''کوئی حلوائی اپنے کام میں استاد نہیں ہوسکتا جب تک کسی ماہر حلوائی کی شاگردی نہ کرے''۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تاغلام شمس تبریزی نہ شد

ترجمہ:۔ ''مولوی جلال الدین کبھی مولائے روم نہ بن سکتے تاوقتیکہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی اختیار نہ کرتے''۔

برادران اسلام! قرآن وحدیث اور اقوال اولیاء وفقہاء سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کے لئے بیعت مرشد واجب ہے بلکہ یوں سمجھئے کہ جس طرح

Marfat.com

اندھے کو لاٹھی کی ضرورت ہوتی ہے۔ زرخیز زمین کو بر وقت بیج کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک انسان کو احسن تقویم ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی گزارنے اور عاقبت سنوارنے کے لئے بیعت مرشد ضروری ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پردست پر بیعت ہوئے۔ پھر ساری زندگی علمی مصروفیات کے باعث بعد مسافت ہونے کی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے۔ جب وقت نزع آیا امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ بستر مرگ پر لیٹے ہوئے تھے کہ شیطان لعین بھی آ پہنچا اور کہنے لگا اے امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ بتا تیرے پاس رب کے وحدہ لاشریک ہونے کی کیا دلیل ہے۔ آپ نے دلیل پیش کی اس نے رد کر دی۔ آپ نے دوسری دلیل پیش کی شیطان نے رد کر دی۔ حتیٰ کہ آپ نے ایک سو دلیل پیش کی اس نے رد کر دی۔ کہ ادھر حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ ہزاروں میل دور اپنے کاشانہ مبارک پہ وضو فرما رہے تھے کہ اچانک خواجہ صاحب نے ایک چلو بھر کر پانی امام صاحب کی سمت پھینکا اور فرمایا رازی تو کہہ کہ میں اپنے رب کو بغیر کسی دلیل کے رب مانتا ہوں۔ ادھر وہ پانی کے قطرے امام صاحب کے جسم اطہر پر پڑے اور انہوں نے شیطان کو یہ جواب دے دیا اور شیطان بھاگ گیا یہ الفاظ فرماتے ہی امام صاحب کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

دوستو! یہ بیعت کی برکت ہے کہ ایک وقت کے امام کو بھی علم نہ بچا سکا بلکہ مرشد کامل کا فیض آ پہنچا اور گمراہ ہوتے ہوتے بچا کر خاتمہ بالایمان ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو بیعت مرشد کی لازوال دولت سے مامور فرمائے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرد تو بیعت ہوں لیکن عورتوں کو کیا ضرورت مرشد سے بیعت کرنے کی اور فیض حاصل کرنے کی؟

Marfat.com

تو بردران اسلام! عورتوں کے لئے بھی توبہ کرنا ضروری ہے۔ اور یہ امر بندہ ناچیز واضح کر چکا ہے کہ بیعت عہد اور توبہ کا نام ہے۔ اور عورتوں کی بیعت کا استدلال قرآن وحدیث سے مختصر سا پیش کیا جارہا ہے۔

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (سورہ الممتحنہ آیت ۱۲ پارہ ۲۸)

ترجمہ:۔ ''اے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حاضر ہوں آپ کی خدمت میں مومن عورتیں تا کہ آپ سے اس بات پر بیعت کریں۔ کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گی اور نہ چوری کریں گی۔ اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی۔ اور نہیں لگائیں گی جھوٹا الزام جو انہوں نے گھڑ لیا ہو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان اور نہ آپ کی نافرمانی کریں گی کسی نیک کام میں تو اے میرے محبوب انہیں بیعت فرما لیا کرو۔ اور اللہ سے ان کے لئے مغفرت مانگا کرو بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے،،۔

جب مکہ مکرمہ فتح ہوا اور دھڑا دھڑ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر کے مشرف باسلام ہونے لگے تو مکہ کی عورتیں بھی بیعت کے لئے حاضر ہوئیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو عورتوں کی بیعت لینے پر مقرر فرمایا اور جن باتوں کا اس آیت میں ذکر ہے ان پر عمل کرنے کا پختہ وعدہ لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کئی بار بیعت لی لیکن کسی عورت کے ساتھ بیعت لیتے وقت مصافحہ نہ کیا۔ کبھی تو زبانی ان امور کی پابندی کا وعدہ کیا کبھی پانی سے بھرے ہوئے پیالہ میں اپنا دست مبارک ڈالا اور اس کے بعد بیعت کرنے والی عورتوں کو اپنا ہاتھ

Marfat.com

رکھنے کا حکم دیا۔ کبھی کپڑا دست مبارک میں لے کر عورتوں سے بیعت لی۔

قارئین! اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ عورتیں بھی بیعت ہو سکتی ہیں۔ اور ساتھ ہی ان کو بیعت کرنے کا طریقہ بھی واضح ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا تو پانی کے پیالہ میں لیتے اور اس میں دست مبارک ڈالتے۔ یا پھر ایک طرف سے کپڑا خود پکڑتے اور دوسری طرف سے عورتوں کو پکڑا کر توبہ کرواتے اور عہد لیتے۔ پس یہی طریقہ ہمارے مشائخ عظام کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مرشد کامل کے فیض باکمال سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم

آداب المریدین:

لفظ ''مرید،، چونکہ ارادہ سے ہے لہٰذا یہ اس شخص کے لئے بولا جائے گا جس میں ارادت کی صفت موجود ہو۔ صوفیہ کی اصطلاح میں ''مرید،، اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے۔ جس کا اپنا کوئی بھی ارادہ نہ ہو اور جب تک کوئی شخص اپنے ارادہ سے باز نہیں آتا تب تک اس کو مرید نہیں کہہ سکتے۔

کہا جاتا ہے کہ "اَلْمُرِیْدُ لَایُرِیْدُ" یعنی مرید وہ ہے جو کچھ نہیں چاہتا۔ یہاں واضح رہے کہ ہمارے ہاں عام رواج ہے کہ لفظ مرید دو طرح سے بولا جاتا ہے۔ (۱)۔ مُرید (۲) مُرَید

مُرید مطلب ہے کہ ارادات رکھنے والا۔ اور مُرَید کا مطلب ہے۔ راندہ درگاہ اس لئے اس کا لحاظ رکھا جائے۔ اور لفظ مُرید میم برضمہ) ہی بولا جائے۔

ارادت عام عادت کے مطابق ہونے والے کام کو چھوڑ دینا ہوتا ہے۔ اور عام طور پر لوگ غفلت میں ہوتے ہیں۔ ان کو جھکاؤ نفسانی خواہشات کی طرف ہوتا ہے اور ہمیشہ اسی طرف چلتے ہیں جدھر ان کی امنگیں چاہتی ہیں۔ تاہم

Marfat.com

''مُرید،،ان تمام کاموں سے الگ تھلگ رہتا ہے۔ چنانچہ اس کا ان عادتوں سے نکل جانا اس بات کی دلیل اور علامت ہوتا ہے۔ کہ اس شخص کی ارادت صحیح ہے۔ تو اسی بنا پر اس کی اس حالت وکیفیت کا نام ارادت رکھ دیا گیا۔ کیونکہ ترک عادت ہی ارادت کی علامت ہے۔

دوستو! عبد پر تقصیر ادنیٰ غلام تاجدار سا ہو چک شریف آداب المریدین کو موضوع بنا کر یہ واضح کرنا چاہتا ہے کہ مرشد کامل کے دست حق پرست پر تائب ہو کر مرید کے لئے کن آداب کا بجالانا ضروری ہے۔ بارگاہ شیخ میں مرید کا خلوص قلب کیا ہونا چاہئے صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بڑی طویل بحثیں لکھی ہیں اور بڑا زور دیا ہے کہ مرید کو اپنے شیخ کی بارگاہ میں آداب کا بجالانا کس قدر ضروری ہے۔

دوستو! طالب راہ ہدایت کا جس قدر اعتقاد پختہ ہوگا۔ اسی قدر اس کو مرشد کامل سے قربت روحانی حاصل ہوگی اور مرشد کی توجہات بھی اس قدر زیادہ ہوں گی اور اسی کے مطابق اس کو فیض حاصل ہوگا۔ اور مرید پر رحمت خداوندی کا نزول ہوگا اور جس کا اعتقاد پختہ نہ ہوگا تو اس کے سب کام فضول اور بیکار ہوں گے اور فیض یابی سے محروم ہوگا۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''بے ادب محروم ماند از فضل رب،، یعنی بے ادب اللہ کے فضل سے محروم رہتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ''بے ادب نہ صرف اپنی روحانی دنیا کو خراب کرتا ہے بلکہ پورے عالم میں فساد کی آگ لگا دیتا ہے،،۔

جب آنکھیں ہی روشن نہ ہوں گی تو ہزار سورج طلوع ہوں اندھیرا دور نہیں ہوسکتا۔ جب تک دل کی آنکھیں ہی روشن نہ ہوں تو مرشد سے اعتقاد کامل نہ ہوگا۔ اور جب مرشد سے اعتقاد کامل نہ ہوگا تو اس سے اکتساب فیض نہیں

Marfat.com

ہوسکتا۔ خواہ مرشد اپنی جگہ کتنا ہی کامل کیوں نہ ہو۔ یہاں دراصل میں ایک غلط فہمی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ عام طور پر ہوتا ہے کہ کسی بزرگ کی خدمت میں حاضری کا شرف نصیب ہوا۔ اس کے ظاہری اعمال کو دیکھ کر دل میں ناگواری کے اثرات پیدا ہوگئے۔ لیکن اس سے اپنی حاجت کی امید لگائی رکھی۔ نہ ان کی صحبت اختیار کی نہ جانا پہچانا بلکہ کوئی مقصد دل میں پوشیدہ ہے اور ذہن بنالیا کہ اگر یہ مقصد پورا ہوجائے تو یہ کامل ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح کے دیگر وساوس دل میں آتے رہے جن سے اعتقاد اور پختہ یقینی کی بنیاد کمزور ہوگئی تو پھر کس طرح مرشد سے فیض حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جب کسی راہنما کی راہ نمائی پر قلب مطعمن نہ ہوتو پھر منزل مقصود تک رسائی کیسے ممکن ہے۔ اس لئے پہلے خوش اعتقادی اور پھر صحبت نشینی اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس کے رنگ میں خود کو رنگ لو پھر انشاء اللہ ذات مرشد سے بحکم خداوندی فیض حاصل ہوجائے گا۔

حضرت شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

آدمی رامی بودد و بارذان درجہاں
اولاً ازصلب والد پس زقلب رازداں

ترجمہ:۔ ''انسان اس دنیا میں دو مرتبہ جنم لیتا ہے پہلے تو باپ کی پشت سے پھر مرشد کامل کی توجہ سے۔

بلکہ بروَے ہست واجب سرنہد برحکم پیر تا بگردرزیں سعادت دیگرے رادستگیر''۔

ترجمہ:۔ ''بلکہ مرید کے لئے ضروری ہے کہ وہ مرشد کے حکم پر سر تسلیم خم کرے تاکہ وہ اس سعادت کے ذریعہ دوسروں کا بھی دستگیر بن جائے''۔

یعنی مرید اپنے مرشد کی مکمل اطاعت کرے گا تو پھر مرشد کامل بھی راہ معرفت کے تمام رازوں سے اس کو آگاہ کرکے درجہ شیخ تک پہنچادے گا۔

Marfat.com

میرے والد گرامی حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب نے اپنے پیرومرشد خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی انتہا درجہ خدمت کی کہ حضرت قلندر کبریا رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی طاعت شعاری دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ جو صوفی احسان الٰہی کی تائید کرے گا وہ میرا ہوگا۔ صوفی احسان الٰہی کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے اس کے ہاتھ یہ بیعت کرو میری بیعت ہوگی۔ میرا عاشق میرا بیٹا محض صوفی احسان الٰہی ہے۔

ایک دفعہ حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کا رومال دھونے گئے آنے میں تاخیر ہوگئی حضرت قلندر کبریا رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا بیٹا کہاں گئے تھے۔ عرض کیا آپ کا رومال دھونے کے لئے باہر گیا تھا۔ رحمت جوش میں آ گئی فرمایا تم میرے رومال دھوتے ہو جہان تمہارے رومال دھوئے گا۔ اور اس بات میں کوئی شک بھی نہیں ہے۔

یعنی جو اپنے شیخ کا خادم بن جائے شیخ اسے کامل بنا دیتا ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

چوں گزیری پیر نازک دل مباش
سست وریزندہ چو آب وگل مباش

ترجمہ:۔ ''جب تو کسی کامل کی غلامی میں آ گیا تو اب نازک دل نہ بن اور سست وکاہل ہوکر مت بیٹھ،،۔

اندریں رہ می تراش می خراش تادمے آخر ازاں فارغ مباش

ترجمہ:۔ ''اس راستے میں تراش خراش، محنت ومشقت اصلاح نفس کے لئے آخری دم تک جاری رہتی ہے اس لئے آخری سانس تک اپنے آپ کو فارغ نہ رکھ''۔

امام جلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ سے فیضیاب ہونے کے تین طریقے

Marfat.com

ہیں۔ اول مالی خدمت جیسے حضرت میاں میر صاحب قادری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ دوسرا بدنی خدمت جیسا کہ بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ ایک بار بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیرومرشد خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا اور آگ کا ایک برتن سر پر رکھا ہوا تھا جس کو خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ تاپ رہے تھے۔ اسی طرح حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ اپنے پیر کے استنجا کے لئے مٹی کے ڈھیلوں کو اپنی ریش مبارک سے رگڑ رگڑ کر ملائم اور نرم کیا کرتے تھے جس سے آپ کی ریش مبارک کے بال جھڑ گئے تھے تیسرا طریقہ جو کہ موصل الی اللہ ہے وہ یہ ہے کہ مرید حسین ہو (تابع فرمان باعلم وباعمل ہو) اور شیخ اس پر عاشق ہو جائے تو پھر بھی مرید کامیاب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ عاشق معشوق سے کوئی چیز چھپا کر نہیں رکھتا ہے۔

بزرگ فرماتے ہیں کہ مرید میں زمین کی صفت ہونی چاہیے تاکہ شیخ آسمان بن کر کبھی اس پر پانی برسائے کبھی آفتاب کی گرمی پہنچائے۔ کبھی ابر کے سایہ میں رکھے کبھی اس کے الطاف کی خوشبودار ہوا اس پر چلتی رہے۔ تاکہ اس کی کھیتی پختہ ہو کر اس کو مالدار بنا دے۔ جو خوش قسمت صاحبِ دولت یعنی اقبال مند ہے۔ اس کے لئے سب سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ اور اگر بدبخت مادر زاد ہے تو دنیا میں کوئی طاقت اس کو کسی مرتبہ پر نہیں پہنچا سکتی۔

حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب کہا۔

بہ مے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود زراہ ورسم منزلہا

ترجمہ:۔ ”اگر شیخ حکم دے تو اپنے مصلے کو شراب سے رنگ دے وہ اس

Marfat.com

لئے کہ سالکین راہ طریقت کے اسرار ورسوم سے واقف نہیں ہوتے،،۔

یعنی جب تک مرید اپنی مرضی اور نفسانی تمیز کو دور کر کے ہر لحظہ آداب شیخ کو ملحوظ نہ رکھے گا تو کبھی کامیاب نہ ہوگا۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گر بآمر پیر رفتی ایں طریق
مست گردی عاقبت ہم زیں رحیق

ترجمہ:۔''اگر اپنے پیرومرشد کے حکم کے تابع رہ کر اس راستہ کو طے کر لیا تو ایک نہ ایک دن شراب معرفت سے ضرور مست ہو جاؤ گے،،۔

تشنگان گر آب جویند از جہاں
آب ہم جوید بعالم تشنگان

ترجمہ:۔''پیاسے اگر پانی کو جہاں میں تلاش کرتے ہیں تو پانی بھی اپنے پیاسوں کی تلاش میں رہتا ہے،،۔

حضرت شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

از خیال کج نباید شد خلافِ قول پیر
راہ جوید تانگردد دامِ شیطاں رااسیر

ترجمہ:۔''اپنی کج فہمی کی بناء پر مرشد کے فرمان کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ شیطان مردود کے جال میں پھنس جاؤ،،۔

یعنی اگر شیخ کامل کی کوئی بات یا حکم خلافِ عقل نظر آئے تو اس کو فوراً غلط نہیں سمجھ لینا چاہیے۔ بلکہ اپنی عقل کا قصور سمجھنا چاہیے۔ کہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ بسا اوقات مرشد کسی ایسے کام کا حکم فرماتا ہے کہ خلافِ عقل نظر آتا ہے لیکن اس میں کوئی نہ کوئی مصلحت پوشیدہ ہوتی ہے۔ جس کو ہماری نظر دیکھ

Marfat.com

نہیں سکتی۔

''شیخ جمال دین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرید وہ ہے جس کا شیخ ہی ارادہ ہو۔ کیونکہ شیخ امر ہے اور مرید مامور ہے اور جو امر شیخ سے صادر ہوتا ہے وہ گویا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ پس مرید پر واجب ہے کہ بلا تاخیر و تقصیر اس کی متابعت کرے اس لئے کہ مرید پر نفس کا مغلوب کرنا شیطان کے دفعہ کرنے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ مرید اگر کسی قول میں شیخ کے خلاف ہو گا تو صدق واردات کے لائق نہیں رہے گا''۔

حضرت خضر علیہ السلام اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بھی یہی بتاتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام سے وہ باتیں صادر ہوتی تھیں جن پر بظاہر سخت اعتراض تھا مثلاً مسکینوں کی کشتی میں سوراخ کر دینا، بے گناہ بچے کو قتل کر دینا۔ (گرتی ہوئی دیوار کو درست فرما دینا) مشہور واقعات ہیں۔ پھر جب آپ اس کی وجہ بتاتے تو ظاہر ہو جاتا تھا کہ حق یہی تھا جو آپ نے کیا۔

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جس راستہ سے گزرتے تھے وہاں بادشاہ کا دربار لگتا تھا۔ تمام درباری معہ بادشاہ آپ کا کھڑے ہو کر استقبال کرتے اور سلام پیش کرتے۔ آپ سلام کا جواب دے کر آگے چلے جاتے۔ ایک دن درباریوں نے سلام پیش کیا تو آپ نے ان کی طرف تھوک دیا اور جواب بھی نہ دیا۔ وہ تمام آپ کو برا کہنے لگے۔ مریدوں نے عرض کیا حضور وہ پہلے ہماری اتنی عزت کرتے تھے اب برا سمجھیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب وہ مجھے کھڑے ہو کر سلام پیش کرتے تھے تو میں پہلے اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوتا تھا کہ یہ غرور و تکبر کی طرف تو مائل نہیں ہوا جب میں یہ جان لیتا کہ یہ ٹھیک ہے عاجز ہے مطمئن ہے تو میں خوشی سے سلام کا جواب دے کر گزر جاتا۔ آج جب میں نفس کی

Marfat.com

طرف متوجہ ہوا تو یہ غرور سے کہہ رہا تھا کہ بایزید وقت کے بادشاہ بھی تجھے کھڑے ہوکر سلام پیش کرتے ہیں۔ سو میں نے اس کو گالیاں نکلوادیں۔

امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت یوسف بن حسین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسلیمان اور احمد بن ابوالحواری کے مابین معاہدہ طے پا چکا تھا کہ احمد کو ابوسلیمان جو کچھ بھی کہیں گے یہ مخالفت نہیں کریں گے۔ چنانچہ ایک دن احمد آئے تو ابوسلیمان اپنی مجلس میں وعظ کر رہے تھے۔ انہوں نے آ کر عرض کی کہ تندور گرم ہو چکا ہے۔ آپ کا حکم کیا ہے؟ لیکن ابوسلیمان رحمۃ اللہ علیہ نہ بولے احمد نے دو تین مرتبہ دہرایا تو ابوسلیمان نے فرمایا جاؤ اور جا کر اس میں بیٹھ جاؤ لگتا تھا کہ دل تنگ ہو چکے تھے۔ چنانچہ وہ جا بیٹھے۔ ابوسلیمان نے کچھ دیر تک کوئی توجہ نہ فرمائی اور پھر فرمایا جاؤ اور احمد کو تندور سے نکال لاؤ۔ وہ ابھی تندور ہی میں ہے کیونکہ اس نے قسم کھا رکھی ہے کہ وہ میری مخالفت نہیں کرے گا۔ چنانچہ لوگوں نے دیکھا تو وہ تندور ہی میں تھا۔ اور اس کا ایک بال بھی نہیں جلا تھا۔

مرید کو چاہیے کہ کسی حالت میں کوئی اعتراض نہ کرے اور ہر حال میں مطیع وفرمانبردار رہے۔ اور مرشد کے ہر حکم کو ظاہراً و باطناً برضا و رغبت قبول کرے۔ اور بحالت تنگدستی، غریبی، مفلسی اور عاجزی اس کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اگر ایسا کرے گا تو مرشد اور مرید کے درمیان خلاء پیدا ہو جائے گا۔ اور مرشد کی باطنی وروحانی توجہ اس کی طرف کم ہو جائے گی۔ اور پھر شیطان لعین جو گھات لگائے بیٹھا ہے۔ اپنی کاروائی کر کے اس مرید کو اپنے جال میں پھنسا کر منزلِ مقصود سے دور پھینک دے گا۔ اور مرید کا بہت زیادہ نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ شیطانی حادثات سے محفوظ رکھے۔

Marfat.com

مریدوں کے آداب میں اقوالِ اولیاء:

۱: حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ جن کا وصال ۲۹۹ھ میں ہوا فرماتے ہیں۔

''مرید کے لئے ادب یہ ہے کہ وہ اپنے شیخ کی حرمت کا خیال رکھے۔ اپنے دینی بھائیوں کی خدمت کرے، اسباب دنیا کو نہ دیکھے اور اپنی ذات میں آدابِ شریعت کی حفاظت کرے''۔

۲: ابوعبداللہ حضرت محمد بن حنیف شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''ارادت اس چیز کا نام ہے کہ مرید ہمیشہ تکالیف اٹھانے کے لئے تیار ہو اور آرام وراحت چھوڑ دے''۔

۳: استاد ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''ارادت دل میں تو جلن ہے۔ دل میں ڈنگ چلاتی ہے۔ دل ہی میں ایک جذبۂ عشق ہے۔ بے چینی ہے اور بھڑکتی آگ ہے''۔

۴: حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''کہ جب تم دیکھو کہ مرید اپنے اصل مقصد (واصل باللہ) سے ہٹ گیا ہے تو سمجھ لو کہ اس نے کمینہ پن ظاہر کرنا شروع کر دیا ہے''۔

۵: حضرت کتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''مرید کے لئے لازم ہے کہ اس میں تین چیزیں پائی جائیں: (۱) نیند کا غلبہ ہو تو سوئے۔ (۲) فاقہ تک پہنچ کر کھائے۔ (۳) ضرورت کے بغیر کلام نہ کرے''۔

۶: حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ مرید کی بھلائی ہو تو اسے صوفی

Marfat.com

لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے اور قاریوں کی صحبت سے بچا لیتا ہے،،۔

۷: حضرت ابوعثمان حسیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''جس کی ابتداء ہی سے ارادت صحیح نہ ہو تو وقت کا گزرتے جانا اسے پیچھے ہی لے آئے گا،،۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

''جب مرید صوفی لوگوں سے کچھ نہ کچھ علمی بات سن لیتا ہے اور پھر اس پر عمل کرتا ہے تو وہ علم مدت العمر اس کے دل میں حکمت ودانائی بنے رہتا ہے۔ جس سے اسے فائدہ ہوتا ہے۔ اور اگر وہ کوئی گفتگو کرتا ہے تو اس سے سننے والے کو فائدہ ہوتا ہے۔ اور جو ان کے کچھ علوم سن کر ان پر عمل نہیں کرتا تو گویا وہ ایک حکایت تھی جسے کچھ دن اس نے سنبھالے رکھا اور پھر وہ بھول گئی،،۔

۸: حضرت واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''مرید کا پہلا مقام یہ ہے کہ اپنا ارادہ ترک کر کے اللہ کا ارادہ کرے،،۔

۹: حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''مرید کے لئے سب سے نقصان دہ چیز مخالفین تصوف سے میل جول ہے''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''کہ سمجھ لو بے ادب عنقریب ہلاک ہو جائے گا جو لوگ ہلاکت میں گرفتار ہیں ادب کے مارے ہوئے ہیں۔ زیادہ علم حاصل کرنے کے مقابلے میں تھوڑا سا ادب حاصل کرنا زیادہ ضروری ہے۔ خدمت کے دائرے میں رہ کر ادب خدمت سے بالاتر ہے۔ بلکہ صوفیا کے نزدیک عبادت سے بھی بالاتر ہے۔ کیونکہ عبادت رد ہو سکتی ہے مگر خدمت اور ادب ضائع نہیں ہوتے،،۔

۱۰: ابنِ عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

''کہ جو اپنے نفس کو بے ادبی پر قائم رہنے دیتا ہے اور اس کی مخالفت نہیں کرتا تو اس کا نفس مطلق العنان اور سرکش بن جاتا ہے۔ جس کے ظاہر میں ادب نہیں وہ باطنی حسن ادب سے محروم ہوتا ہے۔ ادب ایک ایسی چیز ہے جو انبیاء علیہم السلام اور صدیقین کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔ اس کلام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مریدین جن میں ادب نہیں پایا جاتا ان کا طریقت کی اعلیٰ منزلوں پر فائز ہونا ہرگز ممکن نہیں''۔

۱۱: حضور سیدنا غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''اے اللہ کے بندے تو اولیاء اللہ کا خادم اور غلام بن جا اور ان کے سامنے خاک پا بن جا پس جب تو اس پر ہمیشگی کرے گا تو سردار بن جائے گا''۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''کہ میرے ایک شیخ تھے اور جب کبھی مجھے مشکل آن پڑتی اور میرے دل میں خطرہ گزرتا تھا تو وہ خود بخود مجھ سے بیان کر دیتے تھے اور مجھے کوئی بات کرنے کی تکلیف نہ دیتے تھے۔ یہ اس لئے تھا کہ میں ان کا بے حد احترام کرتا تھا اور ان کے ساتھ حسن ادب سے پیش آتا تھا۔ میں کبھی مشائخ عظام کی صحبت میں بغیر احترام اور حسن ادب کے نہ رہا''۔

ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''تجھ پر افسوس ہے تو میرے مرید ہونے کا مدعی ہے اور اپنا مال مجھ سے پوشیدہ رکھتا ہے تو اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے مرید کے لئے اپنے شیخ کامل کے مقابلہ پر نہ قمیض ہوتی ہے نہ عمامہ اور نہ سونا اور نہ مال وزر وہ سب کچھ اپنے شیخ کا ہی جانتا ہے وہ اسی کے طباق پر وہی چیز کھاتا ہے جس کے کھانے کا اس کو حکم دیا جاتا ہے وہ اپنے آپ سے فنا ہو جاتا ہے۔ اور شیخ کامل کے حکم وممانعت کا منتظر

Marfat.com

رہتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ جانتا ہے کہ شیخ کامل کا حکم کرنا اور منع کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور نیز یہ بھی جانتا ہے کہ مرید کی ساری مصلحتیں شیخ کامل کے ہاتھ پر ہوتی ہیں او اس کی رسی کو وہی بٹتا ہے۔ اگر تو اپنے شیخ پر تہمت لگائے تو اس کی صحبت اختیار نہ کر اور نہ اس کی صحبت اختیار کرنا تیرے لئے درست ہوگی اور نہ اس کا مرید بننا تیرے لئے فائدہ مند ہوگا''۔

۱۲: حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''کہ استاد وہ ہے جس سے کسی نے کتاب اللہ کی ایک ہی آیت سیکھی ہو۔ اور مرید کو چاہیے کہ اپنے استاد کو رسوا نہ کرے اور نہ غلطی سے بھی اپنے آپ کو اس کے اوپر ترجیح دے۔ جو ایسا کرتے ہیں وہ اسلام سے ایک رشتے کو توڑ لیتے ہیں''۔

۱۳: حضرت ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''مرید کو چاہیے کہ اپنے شیخ کے سامنے ''کیوں،، کا لفظ بھی استعمال نہ کرے کیونکہ اس لفظ میں اعتراض کی گنجائش ہوتی ہے''۔

۱۴: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''اپنے شیخ کے متعلق دل میں برا خیال پیدا کرنا زہر قاتل کی طرح ہے جو اس کی روحانی دنیا کو برباد کرسکتا ہے''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ اپنے غضب اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے غضب سے بچائے کیونکہ اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم جس طرح نسبت کے عطا کرنے پر کامل قدرت رکھتے ہیں۔ اسی طرح نسبت سلب کرنے پر بھی قدرت رکھتے ہیں۔ اور ایک بے التفاتی میں صاحب نسبت کو مفلس کر دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ یہ بات سچ ہے کہ جو دے سکتے ہیں وہ لے بھی سکتے ہیں''۔

Marfat.com

۱۵: ''صوفیائے کرام کا قول ہے کہ طریقت میں جو گستاخی کرے وہ ہمیشہ کے لئے راندۂ طریقت اور نامراد رہتا ہے''۔

۱۶: حضرت سید شاہ گل حسن قلندر قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

''کہ جب پیر کامل مل جائے تو طالبِ خدا پر فرض ہے کہ اپنا مال واسباب زن وفرزند، جسم و جان پیر پر نثار کر دے۔ اس کے حکم کا فرماں بردار رہے اور اس پر کامل بھروسہ رکھے''۔

۱۷: میرے پیرو پیشوا حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''مرید کو چاہیے کہ وہ اپنے شیخ کو تمام جہان سے افضل جانے۔ مرید پیر سے اس طرح ملے جس طرح قطرہ سمندر سے ملتا ہے۔ جب تک قطرہ نہیں ملتا قطرہ رہتا ہے اور جب مل جاتا ہے تو وہی قطرہ سمندر ہو جاتا ہے''۔

اب ان تمام اقوال کے بعد یہاں چند ایک اولیائے کاملین کے واقعات پیش کئے جائیں گے تاکہ عشق ومحبت میں اضافہ ہو۔

(۱) حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی کہ ان کی قبر حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے تیس فٹ گہری کھودی جائے تاکہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے اونچی نہ رہے۔

(۲) مولانا حسام الدین ''مولانا روم'' کے مریدِ خاص تھے اور مولانا ان سے مثنوی کے اشعار لکھواتے تھے۔ تبصرہ نگار لکھتے ہیں کہ مولانا حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر کا اس قدر ادب کرتے تھے کہ ان کے گھر میں بول و براز تو کیا وضو کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ اگر کبھی حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ کو آدھی رات کے وقت وضو کی حاجت ہو جاتی تو اپنے گھر جاکر وضو کرتے حالانکہ آپ کا گھر مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے گھر سے دو میل کے فاصلے پر تھا۔ اور کبھی برف باری کی وجہ سے

Marfat.com

راستہ تکلیف دہ ثابت ہوتا۔

(۳) حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے شیخ نصرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو پہلے غسل کرتے اور پھر جاتے۔ مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ جب ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاتے تو پہلے روزہ رکھتے پھر غسل کرتے اور پھر شیخ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ فرماتے ہیں کہ اگرچہ میرا ان کے ساتھ بہت زیادہ قرب تھا مگر یہ مجال نہ تھی کہ کبھی ان پر کسی قسم کا اعتراض کرنے کا خیال بھی میرے دل میں آیا ہو۔

(۴) شیخ العالم حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مشہور واقعہ ہے۔ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں رہ کر منزل سلوک طے فرما رہے تھے۔ آپ کے ذمہ یہ خدمت تھی کہ آدھی رات کو آگ جلائی جائے اور تہجد کے لئے پانی گرم کیا جائے۔ ان دنوں آگ جلانے اور محفوظ رکھنے کا بڑا انتظام واہتمام کرنا پڑتا تھا اور سالہا سال کے لئے آگ کا ذخیرہ موجود رکھا جاتا تھا۔ کیونکہ آگ بنانے کے اور جلانے کے لئے یہ سہل ترین اسباب وذرائع نہ تھے۔ اتفاق سے ایک رات آگ بجھ گئی اور بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ جو رات کو پانی گرم کرنے کے لئے اٹھے تو آگ کو بجھا ہوا دیکھ کر نہایت مغموم وپریشان ہوئے اور آگ کی تلاش کو خانقاہ سے باہر نکلے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ فاصلے پر آگ جل رہی ہے فوراً وہاں پہنچے۔ دیکھا تو وہ آگ ایک بڑھیا عورت نے جلا رکھی تھی۔ اس کے سامنے جاکر آگ مانگی تو کہنے لگی فرید! آگ کی قیمت ایک آنکھ ہے۔ آنکھ دے دو آگ لے لو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جس آنکھ کی ضرورت ہے فوراً لے لو اور آگ دے دو۔ کیونکہ حضرت شیخ اٹھنے والے ہیں اور مجھے ان کے لئے پانی گرم کرنا ہے۔ اس بڑھیا نے دا ہنی

Marfat.com

آنکھ نکال لی اور آگ دے دی۔ حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ آگ لے آئے اور پانی گرم کیا۔ حضرت شیخ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ وضو فرما کر اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت شیخ نے دوستوں میں بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یاد فرمایا اور پوچھا کہاں ہیں۔ الغرض حضرت فریدالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بلوائے گئے۔ جب آئے تو آنکھ پر پٹی رکھے ہوئے تھے۔ حضرت شیخ نے پوچھا آنکھ کیوں باندھ رکھی ہے۔ پنجابی محاورہ میں عرض کیا کہ آ گئی (خراب) ہے۔ حضرت شیخ نے فرمایا پہلی سے سوائی ہو گئی ہے۔ کھول دو اور تمہاری نسل میں بھی میرا یہ نشان موجود رہے گا۔ ان کی بھی ایک آنکھ بڑی اور ایک چھوٹی ہو گی۔ دنیا دیکھے گی کہ پیر کی خدمت کا صلہ فرید نے کیا پایا۔ جب آنکھ کھولی تو واقعی صحیح وسالم اور پہلی سے زیادہ تندرست اور بڑی تھی اور آج تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نسل میں یہ کرامت ظاہر ہے۔

(۵) ایک دفعہ مولانا بدرالدین اسحاق کو شیخ العالم حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے آواز دی اور وہ اس وقت نماز میں مشغول تھے لیکن شیخ کا ادب ہر وقت ملحوظ خاطر تھا۔ لبیک کے ساتھ جواب دیا شیخ نے فرمایا کہ ایک دن جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما رہے تھے۔ کہ ایک صحابی کو آواز دی جو مصروف نماز تھے انہوں نے جواب دینے میں تاخیر کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خداورسول بلائیں تو فوراً جواب دینا چاہیے۔ اس پر سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیخ کا فرمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مانند ہے۔ (کیونکہ نائب کا حکم آقا کا حکم ہوتا ہے)

(۶) ایک دفعہ حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب نماز میں مشغول تھے کہ حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے آواز دی احسان الٰہی پانی پلاؤ۔

Marfat.com

صوفی صاحب نے فوراً سلام پھیرا اور پانی لاکر پیش کر دیا۔ باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نماز کیوں نہیں ادا کر رہے صوفی صاحب پھر نماز میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ تین دفعہ بلایا گیا اور پھر مشغول ہونے کا حکم ہوا۔ لیکن صوفی صاحب نے یہ عرض نہ کیا کہ حضور آپ نے ہی بلایا تھا ورنہ میں تو نماز میں مشغول تھا۔ یہ بھی آداب شیخ سے ہے کہ جو حکم ہو بغیر انکار اور تاخیر کے مانا جائے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''کہ جب پیرومرشد مرید کو آواز دے تو مرید کو چاہیے کہ وہ فوراً جواب دے بے شک وہ نماز و نفل میں مصروف ہو کیونکہ اس طرح جواب دینے سے مرید کے نامہ اعمال میں ایک سال کی مقبول عبادت لکھی جاتی ہے،،۔

اب آدمی کچھ اور ہماری نظر میں ہے
جب سے سنا ہے یار لباسِ بشر میں ہے

(بیدم وارثی)

(۷) حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیرومرشد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے لئے لوبیا پکایا اور ذائقہ بڑھانے کے لئے اس میں نمک ڈالنے کا فیصلہ کیا لیکن نمک خریدنے کے لئے آپ کے پاس پیسے نہیں تھے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ٹوپی بنیئے کے پاس بیچ کر نمک خریدا اور لوبیے میں ڈال کر پیش کیا۔ شیخ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے لوبیا کھایا اور نمک کے باعث بہت مزا آیا۔ آپ نے پوچھا کہ نمک کہاں سے آیا تو آپ نے ٹوپی بیچنے کی بات بتا دی۔ اس پر وہ بہت خوش ہوئے اور انہیں دعا دی کہ ''نظام الدین! اللہ کرے تیرے لنگر میں ستر من نمک لگا کرے،،۔

(۸) امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ محدث علی پوری اپنے پیرخانہ

Marfat.com

چورہ شریف حاضر ہوتے تو وہاں کبھی پیشاب نہ کیا اور نہ ہی کبھی تھوکا۔ اپنا ڈیرہ تھوڑا دور رکھتے اور باوضو ہوکر پیر خانے حاضر ہوتے۔

(۹) حضرت سید بڈھن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کلانوری حضرت سید شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ جب آپ اپنے مرشد خانے مکان شریف سے واپس کلانور آتے تو الٹے پاؤں چلتے اور اپنی پشت مکان شریف کی طرف نہ کرتے اگر پالکی استعمال کرتے تو بھی پشت پیر خانے کی طرف نہ کرتے۔ آپ علی الصبح اپنے مکان کی چھت پر چڑھ جاتے اور مرشد خانے کی پیپل کو دیکھتے جو وہاں سے نظر آتا۔ اس کے بعد کوئی کام شروع کرتے۔

(۱۰) سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ جب دہلی سے چل کر پاک پتن شریف مرید ہونے کے لئے حاضر ہوئے تو مجلس میں بہت بزرگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کی بابا حضور رحمۃ اللہ علیہ نے پیار دیا اور پاس بٹھا لیا۔ حال احوال پوچھا خواجہ صاحب نے اپنا ارادہ ظاہر کیا تو بابا حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اچھا صبح دیکھیں گے ابھی آرام کرو۔ اس کے بعد درویشوں کو حکم دیا کہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے لئے پلنگ اور صاف ستھرا بستر لگایا جائے۔ درویش یہ سب کچھ لے آئے تو آپ نے خانقاہ کے اندر ہی بستر لگوا دیا اور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اوپر چڑھ کر آرام کرنے کا کہا۔ آپ نے شرمندگی محسوس کی کہ بزرگ تو نیچے دریوں پر لیٹے ہوئے ہیں اور میں پلنگ پر لیٹوں گا۔ بابا حضور رحمۃ اللہ علیہ اتنا فرما کر گھر چلے گئے۔ رات کے وقت جب آپ نے دیکھا کہ سب بزرگ سو گئے ہیں تو آپ چپکے سے پلنگ سے اترے اور نیچے دری پر سو گئے۔ کسی نے جا کر حضرت بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کو بتا دیا کہ نظام الدین اولیاء پلنگ چھوڑ کر فرش پر لیٹے ہیں۔ بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فوراً خانقاہ پہنچے اور آ کر سخت الفاظ میں آپ کو ڈانٹا

''کہ تم یہاں حکم ماننے آئے ہو کہ حکم عدولی کرنے کیلئے۔ اس کے بعد آپ پلنگ پر سو گئے رات کو عالم خواب میں آپ پر انکشاف ہوا کہ طریقت میں امر شیخ ہی سب کچھ ہوتا ہے۔ یہاں عقل اور منطق کا گزر نہیں،،۔

قہاری و غفاری وقدوسی وجبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن
(اقبال)

دوستو! ان تمام اقوال وافعالِ صوفیاء سے معلوم ہوا کہ مرید شیخ کے سامنے یوں رہے جیسے میت غسال کے سامنے ہوتی ہے جب چاہے جیسا چاہے پھیر لے۔ مرید کو چاہیے کہ مرشد کی ذات سے پہل نہ کرے اور مرشد کے ایسے حکم سے ڈرتا رہے جس کی تعمیل اس سے ناممکن ہو۔ مرشد کی مسند پر کبھی قدم نہ رکھے اور نہ بیٹھے مرشد نے جو لباس زیب تن فرمایا ہو نہ پہنے۔ اگر مرشد ناراض ہو یا رنجش کے آثار ظاہر کرے تو مرید اس سے قطع تعلق نہ کر بیٹھے بلکہ معلوم کرے کہ شیخ کی ناراضگی کی اصل وجہ کیا ہے۔ اور مرشد کی خدمت میں جو بے ادبی یا تقصیر ہوئی ہے یا کوئی نافرمانی کہ ہو تو اس کی اپنے پروردگار سے توبہ واستغفار کرے اور آئندہ ایسا کرنے سے باز رہے۔

راست باید بود طالب راغلام پیرخویش
ہمچواصحاب پیمبرکاں ہمی بودند پیش
(کلید اعجاز)

Marfat.com

ترجمہ:۔ ''طالب معرفت کو اپنے مرشد کا سچا غلام ہونا چاہیے۔ جس طرح کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں پیش پیش رہتے تھے''۔

حضرت سید قلندر علی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ الفقر وفخری میں ثبت فرماتے ہیں۔ کہ شیخ سے پہلے محبت اور والہانہ محبت ہو گی تو طالب منزل مقصود کی امید کر سکتا ہے۔ کیونکہ محبت ہی ایک وہ خلش ہے جو فراقِ محبوب میں انسان کی مدد کرتی ہے۔ جبکہ دنیا اس کے سامنے ایک انگوٹھی کے حلقے کی طرح ہوتی ہے۔ یہی وہ نشہ ہے جس کا کوئی اتار نہیں اور یہی وہ بے تابی ہے جس کے لئے سکون نہیں گویا مبتدی کی پہلی منزل اور طالب کی طلب کی پہلی سیڑھی محبت ہی ہے۔ جب تک شیخ کیلئے تمام محبوبات کو قربان کرنے پر آمادہ نہ ہو جائے اور سب طرف سے آنکھیں بند کر کے اسی کا نہ ہو رہے تب تک اسے مقامِ محبت حاصل نہیں ہو گا۔ عشاق نشہءِ محبت میں ایسے سرشار ہوتے ہیں کہ انہیں کسی طرف کا ہوش ہی نہیں رہتا اور دنیا کی کسی شے کو شیخ پر ترجیح نہیں دے سکتے۔

حکایت:

سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ کے حضور میں اتنے صاحبِ جمال غلام موجود ہیں۔ مگر جناب والا کا رجحان طبیعت جتنا ایاز کی طرف ہے دوسروں کی طرف نہیں۔ حالانکہ وہ اتنا حسین بھی نہیں۔ سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا کہ زیادہ تر توجہ اس پر اس وجہ سے ہے کہ وہ آدابِ خدمت بڑھ چڑھ کر بجالاتا ہے۔ حالانکہ دوسروں میں یہ خاصیت نہیں پائی جاتی۔ چنانچہ ایک روز شکارگاہ میں ایک ہما نکلا اور پرواز کرنے لگا تمام غلام اور ملازم مجھے چھوڑ کر ہما کہ سایہ کی طلب میں دوڑے مگر ایاز گھوڑے سے نیچے اترا اور نزدیک

Marfat.com

آ کر میری رکاب میں ہاتھ ڈال دیا۔ میں نے کہا تو ہما کے سایہ کے طلب میں کیوں نہیں گیا؟ اس نے جواب دیا کہ میرے تمام دوست ہما کے سایہ طالب ہیں اور مجھے محض آپ کے سایہ کی تمنا ہے۔ اس حسنِ ادب کی وجہ سے اس کی قدر میرے دل میں اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ حسنِ ادب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہایت مقبول ہے۔

کسی شاعر نے اس مقام پہ خوب کہا ہے:

ہمیں کیا غرض ہے کہ ڈھونڈیں ہما کو
تیرا سایہ ظلِ الٰہ ہو گیا ہے

مرید شیخ کامل کی مجلس میں ضرورت سے زیادہ بات نہ کرے خواہ وہ اس پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہی کیوں نہ ہو۔ مرشد کامل مرید سے جتنی بات پوچھے صرف اس کا جواب ہی دے۔ جب تک شیخ بیٹھنے کا حکم نہ دے کھڑا رہے اور جب حکم ہو تو دوزانو بیٹھے۔ اگر شیخ کا دروازہ بند ہو تو دستک نہ دے بلکہ باہر ہی ٹھہرے۔ کوشش کرے خالی ہاتھ شیخ کی خدمت میں پیش نہ ہو۔ صوفیائے اکابر کا یہی طریقہ ہے۔ شیخ کے سامنے کسی دوسرے شخص کے ساتھ گفتگو نہ کرے۔ اور نہ ہی کسی کی طرف متوجہ ہو۔ اپنی نظر شیخ کے چہرۂ اقدس پر رکھے۔ دیدار باجمال سے خود کو مستفیض کرے۔ اپنے مرشد کو زمانے کے کاملین سے زیادہ کامل جانے۔ دشمنوں اور حاسدوں کی باتوں پر کان نہ رکھے۔ مرید اپنے شیخ کے علاوہ کسی دوسرے سے اصلاح کی توقع نہ رکھے اور صرف ایک شیخ سے ہی وابستہ رہے۔ بارگاہ مرشد میں بغیر اجازت گفتگو میں پہل نہ کرے۔ ہنسنے سے پرہیز کرے۔ دل میں اپنے شیخ کے متعلق کوئی برا خیال نہ لائے۔ شیخ کے سامنے اپنا مصلیٰ نہ بچھائے۔ کیونکہ اس میں سجادہ نشینی کی بو آتی ہے۔ اپنے مرشد سے کسی کو بزرگ تر

Marfat.com

تصور نہ کرے۔ شیخ کے مصلےٰ پر پاؤں نہ رکھے۔ اپنا سایہ مرشد پر نہ پڑنے دے۔ مرشد کے کپڑے یا برتن استعمال نہ کرے۔ بارگاہ شیخ میں خاموش رہے۔ اور توجہ کے ساتھ مرشد کے ارشادات سنے اور عمل پیرا ہو۔ حضرت خواجہ تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے مرشد کے ارشادات توجہ سے سنتا ہے اور پھر ان کو لکھ لیتا ہے تو اس کو بے شمار برکات عطا کی جاتیں ہیں۔ حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب اپنے پیرومرشد کا جو ارشاد بھی سنتے وہ لکھ لیتے بلکہ ایک نوٹ بک اس کام کے لئے رکھی تھی جو کہ راقم الحروف کے پاس موجود ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ شیخ کی مجلس میں گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھے ہیں دیوار کے ساتھ ٹیک لگا لیتے ہیں بلند آواز سے کلام کرتے ہیں اور کسی دوسرے سے مذاق شروع کر دیتے ہیں۔ یاد رکھیں ایسا مرید فائز المراد کبھی نہیں ہوسکتا۔ ایسا بے ادب شخص جس مجلس میں بھی جائے گا تو لوگ سمجھیں گے کہ اس کے پیر نے اس کو آداب نہیں سکھائے۔ شیخ کے پاس بیٹھ کر تسبیح یا وظیفہ پڑھنا، کوئی کتاب یا اخبار پڑھنا بھی بے ادبی کی دلیل ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ''سایہ پیر بہ است از ذکر حق،، یعنی پیر کے سایہ میں بیٹھنا ذکر حق سے بہتر ہے۔

اپنے شیخ کی آزمائش بھی برا عمل ہی۔ کیونکہ شیخ مرید کی قوت کے مطابق اس سے گفتگو کرتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے دنیاوی معاملات ٹھیک ہوں تو تب پیر مانیں گے۔ فلاں کام ہوگا تو تب مانیں۔ پیر کو اپنے آپ کو منوانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ شیخ کے ساتھ عقیدت سے مرید کو ہی فائدہ پہنچتا ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ''مرید اپنے کمزور ترازو میں پیر جیسے بڑے پہاڑ کا وزن کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور آخر میں فرماتے ہیں۔ کہ اگر

Marfat.com

کوئی مرید اپنے پیر کا امتحان کرے تو وہ سب سے بڑا گدھا ہے،،۔

مُرید جس قدر اپنے پیر کے ساتھ ظاہری و باطنی رابطہ مضبوط کرے گا اسی قدر پیر کی گرفت بھی مضبوط ہوگی جس کا مُرید کے لئے بہت زیادہ فائدہ ہے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مُرید اس مقام پر فائز ہوتا ہے کہ اس کے اور پیر کے درمیان تمام فاصلے ختم ہوجاتے ہیں اور مرید اپنے پیر سے جب چاہے روحانی ملاقات اور اکتساب فیض کرلیتا ہے۔ اگر پیر کے ساتھ طریقت کے معیار کے مطابق عقیدت درست ہے تو مرید اپنی منہ مانگی مرادیں بھی پوری کرسکتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔ ''پیر کامل یا یقین کامل،، اہل عقیدت کو ہی یقین حاصل ہوتا ہے۔ ایک پیر اگر کامل ہو تو اس کے بعض مرید بہت اچھی حالت میں نظر آتے ہیں اور بہت سے مریدوں کی حالت عقیدت میں کمی کے باعث تسلی بخش نہیں ہوتی۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ عقیدت سے محروم لوگ پیروں کے فیض سے بھی محروم رہتے ہیں۔ یہاں مجھے سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حکایت یاد آرہی ہے جس کو انہوں نے گلستان سعدی میں رقم کیا ہے۔

حکایت:

ایک بادشاہ نے ایک لڑکا ایک ادیب کے سپرد کیا اور کہا اس کی ایسی تربیت کر جیسی کہ کسی اپنے لڑکے کی۔ اس نے ایک سال اُس پر محنت کی لیکن اسے کچھ نہ حاصل ہوا۔ اور ادیب کے لڑکے کمال اور فصاحت میں فارغ التحصیل ہوگئے بادشاہ نے اس دانشمند کی گرفت کی اور ناراض ہوا کہ تو نے وعدہ خلافی کی اور عہد پورا نہیں کیا اس نے کہا کہ بادشاہ کی رائے پر پوشیدہ نہ رہے کہ تربیت تو یکساں ہے لیکن طبعیتیں مختلف ہیں۔ بعض مرید اپنے شیخ میں عیب تلاش کرتے

Marfat.com

رہتے ہیں۔ اوران کی جانب سے اپنے دل کو صاف نہیں رکھتے۔ اگر ایسا ہوتو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا ہے کہ سب سے اچھا مرید دل کی کیفیت بدلنے سے سب سے آخری نمبر پر آ گیا۔ یعنی بڑے اونچے مرتبے والے مرید کبھی عقیدت میں کمی کے باعث دھڑام سے سفلی حالت میں بھی گر جاتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی مرید کا اگر کوئی کام پوار نہ ہوتو اس کے دل میں پیر کے متعلق شکوک کا اظہار اس کو لے ڈوبتا ہے۔ اگر مرید شیخ کے متعلق ایسا ویسا خیال بھی دل میں لائے تو وہ پیر کی نظروں سے گر جاتا ہے۔ لیکن اپنے شیخ سے محبت کی انتہا کر لینے سے شیخ اپنے مرید کو بلند درجوں پر فائز کر دیتا ہے۔ مرید خود کو جتنا زیادہ پیر کا عاشق سمجھے گا۔ فائدہ اسی قدر زیادہ ہوگا اور اگر دور رہے گا تو دوری کے باعث محروم رہے گا۔

بعض دوستوں میں ایک بڑی کمزوری جس کا وہ احساس نہیں کرتے وہ تصنع اور ریا کاری ہے یعنی مرشد کے حکم کو دل سے ماننے کے لئے تیار نہیں اور نہ اس پر قلب (دل) گہرائی اور خلوص کے ساتھ عمل پیرا ہونے کو آمادہ ہیں۔ بلکہ ظاہرداری کے لئے حکم مرشد کی تعمیل کی جاتی ہے تو اس صورت میں مرشد سے فیوض وبرکات کا حقیقی دروازہ نہیں کھلتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو دلوں کے بھید کو جانتا ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں خلوص قلب کے ساتھ قلبی اطاعت مرشد میں کامیاب وکامران فرمائے بزرگ فرماتے ہیں۔

''مرید لوہے کے جوتے پہن کر پیر طریقت کی بارگاہ میں آتا جاتا رہے اوران کی خدمت کرتا رہے حتیٰ کہ اس کے جوتے گھس جائیں تو بھی پیر طریقت کا حق ادا نہیں ہوتا''۔

ان تمام شرائط کو حیطہ تحریر میں لانا بہت دشوار ومحال ہے۔ اسکی حقیقت کو

Marfat.com

وہی دانائے راز سمجھ سکتے ہیں جو اس راہ کے آداب سے واقف ہیں۔ بندہ ناچیز نے کچھ اشارۃ عرض کیا ہے اتنا کچھ لکھنے کے باوجود بھی ایک ہزار میں سے صرف ایک حصہ کا حق ادا نہ ہوسکا۔

پس جو مرید اعتقاداً، عملاً، قولاً مرشد کا جس قدر زیادہ احترام کرے گا۔ اسی قدر اس کے درجات میں ترقی ہوگی۔

دوستو! راہ طریقت سراسر ادب اور خلوص قلب کا نام ہے۔ اس کے بغیر بندہ نہ صوفی بن سکتا ہے نہ راہ حق کا امین۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عمل خیر عطا فرمائے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ امام الانبیاء والمرسلین ﷺ

آداب پیرومرشد

جس نے دل وچ پالئی اے بس محبت پیردی
ہرطرف اوہ ویکھدا اے سوہنی صورت پیردی
پیر دے قدماں دی توں جے خاک ہوجاویں کدے
خاک بن اکسیر جاوے نال برکت پیر دی
جے توں اپنے پیردی ہستی دے وچ ہوویں فنا
فیر توں ویکھیں گا عظمت تے لطافت پیردی
پیردی الفت نوں رکھ دن رات اپنے سینے وچ
مصطفیٰ دے درتے پہنچاندی اے الفت پیردی
مصطفیٰ دے درتے جو پہنچے اوہ رب نوں ویکھ لے
رب نوں ویکھن واسطے ہوجا امانت پیردی

Marfat.com

بیعت مرشد بیعت ربی تے رسولی ہے ضرور
ہر مسلمان واسطے واجب ہے بیعت پیردی
نیکاں دی صحبت بنا دیندی اے بریاں نوں وی نیک
نیک بن جاویں گا جے کرلیں تو صحبت پیر دی
من لے گل میری تے رکھیں ایسا محکم توں یقین
سروی لہہ جاوے تے نہ چھڈیں عقیدت پیردی
دنیا وچ تے دین وچ، ایمان وچ عرفان وچ
ہووے گی اے قادری تینوں ضرورت پیر دی

پیر بھائیوں کے ساتھ مرید کا اسلوب:

تمام سلاسل طریقت میں پیر بھائی کا بڑا مقام ومرتبہ بتایا گیا ہے۔ بلکہ میرے شیخ کامل ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر اپنے شیخ کا مقام معلوم کرنا چاہتے ہوتو پیر بھائیوں کی سنگت (صحبت) اختیار کیا کرو۔

مُرید کو چاہیے کہ اپنے پیر بھائیوں کے ساتھ محبت اور دوستی رکھے۔ ان کا مطیع وفرمانبردار رہے۔ تاکہ وہ اس سے راضی رہیں۔ ان کا نام لینے کی بجائے بھائی صاحب کہہ کر پکارے اور اگر کوئی اس سے بلند مقام والا ہے تو صوفی صاحب کہہ کر پکارے۔ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ مکمل ادب سے بیٹھے اور کسی سے تکبر نہ کرے اور ان کے احوال وکردار سے منہ نہ پھیرے۔ بلکہ ان کے ساتھ میل جول رکھے۔

امام ابو القاسم عبد الکریم بن ھوازن القشیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

''جب تمہاری صحبت میں کم درجہ رہتے ہوں تو تمہارا فرض بنتا ہے۔ کہ

Marfat.com

صحبت کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کی کمی پر تنبیہ کرو ورنہ یہ تمہاری طرف سے اس کے حق میں خیانت ہوگی۔ اور جب اپنے جیسوں سے صحبت رکھو گے تو تمہیں ان کی کوتاہیوں پر چشم پوشی کرنا ہوگی۔اور جہاں تک ممکن ہو ان کی طرف سے ہونے والی بات کی عمدہ تاویل کرو۔ اور اگر کوئی مناسب راہ نکال سکو تو اپنے نفس کو ملامت کرو اور اسی کو برا جانو،،۔(رسالہ قشیریہ صفحہ ۳۵۰)

مُرید کو چاہیے کہ وہ پیر بھائیوں کے ساتھ میل جول اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے شیخ کی رضا کے لئے رکھے۔ نہ کہ کسی دنیاوی اغراض فاسدہ کے لئے رکھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شیخ اپنے گھر سے اپنے ایک بھائی سے ملاقات کے لئے نکلا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ فرشتہ نے اس شخص سے دریافت کیا کہ تمہارا کہاں کا ارادہ ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں اپنے بھائی کی ملاقات کے لئے جارہا ہوں۔ فرشتے نے کہا کہ کیا اپنی قرابت کے اعتبار سے اس شخص نے جواب دیا کہ میں صرف اللہ کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔ یہ سن کر فرشتے نے کہا کہ میں اللہ کی طرف سے ہی بھیجا گیا ہوں اور تمہیں یہ پیغام پہنچاتا ہوں۔ کہ تم دونوں کی اس باہمی محبت کی وجہ سے اللہ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔

اور یہ بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کو یاد کرتا ہے اور محض اللہ کے لئے اسکی زیارت یا اس سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرماتا ہے۔ کہ ”تم بہت خوش وقت رہے اور تمہارا سفر اچھا رہا اور تم جنت کو اپنا ٹھکانہ بنالو،،۔

(عواف المعارف صفحہ ۲۹۸)

Marfat.com

اسی طرح یہ بھی مسنون طریقہ ہے کہ جب کوئی اپنے بھائیوں کو سلام کرے تو ایک دوسرے سے بغلگیر ہوں۔ جیسا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سر زمین حبشہ سے واپس تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بغلگیر ہوئے۔ اسی طرح بوسہ لینا بھی مسنون ہے۔ اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ راویت ہے کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دونوں آنکھوں کے وسط (وسط پیشانی) کا بوسہ لیا اور فرمایا کہ مجھے فتح خیبر نے اتنا مسرور نہیں کیا جتنا جعفر رضی اللہ عنہ کی آمد نے مسرور کیا۔ اسی طرح بھائیوں سے مصافحہ کرنا بھی آداب شریعت میں سے ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مسلمان بھائیوں سے مصافحہ کرنا بوسہ کا قائم مقام ہے۔ (عوارف المعارف صفحہ ۳۰۰)

مرید کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی بخیلی نہ کرے۔ اگر ان کا کوئی برا کام دیکھ لے تو پردہ پوشی کرے نہ کہ راز فاش کرے۔ اور سامنے ہو کر طعنہ نہ دے بلکہ اگر نصیحت کرے تو نرمی سے تا کہ ان کو دکھ نہ پہنچے۔ اور جو کوئی بھائیوں کو تکلیف پہنچاوے اس سے کنارہ کشی کرے اور اس کے حق میں دعا کرے شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ گلستان سعدی میں اسی موضوع پر حکایت رقم فرماتے ہیں۔

"کہ مجھے یاد ہے کہ میں بچپنے میں بڑا عبادت گزار اور شب بیدار تھا اور زہد و پرہیز گاری پر فریفتہ چنانچہ ایک رات کو والد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا تھا اور تمام شب نہ سویا اور قرآن شریف بغل میں لئے ہوئے تھا۔ اور کچھ لوگ ہمارے چاروں طرف سو رہے تھے۔ میں نے والد صاحب سے عرض کیا کہ اس جماعت میں سے کوئی بھی نہیں اٹھتا کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔ ایسے سوئے ہیں گویا

Marfat.com

کہ مرے پڑے ہیں، انہوں نے فرمایا اے بیٹا اگر تو بھی سو جاتا تو اس سے بہتر تھا کہ لوگوں کی غیبت کرے،،۔

مرید کو چاہیے کہ سب کا احترام ایک جیسا رکھے۔ سب کے ساتھ خندہ پیشانی اور خوش کلامی کے ساتھ پیش آئے کسی کو بھی یا کبھی طعنہ مت دے۔ پیر بھائی جو کام کہے اس کا انکار نہ کرے۔ ہاں البتہ اگر وہ کام احکام شریعت وطریقت کے منافی ہوتو ہرگز نہ کرے۔ ہر ایک کے ساتھ عجز وانکساری کے ساتھ پیش آئے۔ جس طرح عمر سے بڑے اور صاحبِ ثروت بھائیوں کے ساتھ پیش آئے۔ اس طرح کم عمر اور کم حیثیت بھائیوں کے ساتھ پیش آتے۔ غریب پیر بھائیوں کے امداد اس طرح کرے کہ ان کو محسوس بھی نہ ہو اور خدمت بھی ہو جائے۔ اور بعد میں احسان بھی نہ جتلایا جائے۔ اگر کوئی برائی کرے بھی تو آپ اس کے ساتھ اچھائی کے خواہاں رہیں۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

''بڑے بزرگوں میں سے ایک بزرگ کے پاس میں یہ شکایت لے گیا کہ فلاں شخص نے میری بدی پر گواہی دی ہے۔ انہوں نے کہا تو نیکی کر کے اس کو شرمندہ کر دے،،۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رباعی لکھی ہے جس کا ترجمہ یوں ہے۔

کہ تو نیک چلن رہ تا کہ دشمن کو تیرا عیب بیان کرنے کی مجال نہ ہو۔ جب سارنگی کی آواز ٹھیک ہوتو وہ گویئے کے ہاتھ سے کب کان اینٹھوائے۔

مرید کو چاہیے کہ پیر بھائیوں میں سے اگر کوئی فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو اور شیخ کی بارگاہ میں بھی حاضر ہو کر اس کے لئے دعائے مغفرت کروائے۔

Marfat.com

جب کسی کے گھر جائے تو پہلے اندر جانے کی اجازت طلب کرے اگر وہ بھائی صاحب گھر موجود ہوں تو وہاں ٹھہرے ورنہ واپس لوٹ آئے۔ اگر کوئی بھائی صاحب محفل کا اہتمام کریں تو ضرور وہاں پہنچے بلکہ ان کے ساتھ معاونت کرے۔

ایک دوسرے کے ساتھ دنیاوی لین دین (قرض) سے گریز کرے۔ کیونکہ بعد میں واپس نہ دیئے جانے پر تعلقات میں خرابی ہو جاتی ہے۔

بھائیوں کے کام کو اپنی مصلحتوں پر مقدم رکھے۔ عقلمندوں نے لکھا ہے کہ وہ بھائی جو اپنی فکر میں لگا ہے وہ نہ بھائی ہے نہ اپنا ہے۔

پیرومرشد نے اگر کسی کو خلیفہ مقرر کیا ہے تو اس کی پیروی کرے۔ اس سے مخالفت، منافقت اور حسد و بغض نہ رکھے۔ خواہ وہ عمر میں کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جس کو شیخ امیر (خلیفہ) مقرر فرمائے تو اس میں شیخ کی حکمت ہے۔ اور نظر عنایت ہے۔ یہ کسی پر بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے کسی کو بھی اس پہ اعتراض اور مخالفت کی اجازت نہیں ہے۔ جو اعتراض کرتا ہے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔

رہتکی سب اعتراضات اپنے چھوڑ
معترض ہے نفس کان اس کے مروڑ

مرید نفس کے متعلق یہ اعتقاد رکھے کہ میرا نفس ان سب سے کم تر ہے اور یہ سب مجھ سے اچھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو باہمی اتفاق، محبت اور خلوص عطا فرمائے اور حسد، بغض، کینہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین

میری تو ہمہ وقت یہ دعا ہے:

اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ اَخْوَانَنَا فِی الدِّیْنِ۔

''اے اللہ میرے دینی بھائیوں میں اضافہ فرما،،۔

تاکہ میں ان کی خدمت میں کوشاں رہوں۔ آمین بجاہٗ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فصل پنجم

عرس اولیائے کاملین:

لفظ عرس عروس سے نکلا ہے جس کا معنٰی ہے شادی۔ اسی لئے دولہا اور دلہن کو عروس کہا جاتا ہے۔

صالحین عظام کے یومِ وصال (وفات) پر ہر سال عرس اس لئے انعقاد پذیر ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ دن دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دن ہوتا ہے۔ وہ لمحہ ان کے لئے فرحت آثار ہوتا ہے۔ وہ وقت محبوب بے مثال کی ملاقات کا ہوتا ہے۔ اسی مقام کے بارے میں عارفِ کھڑی حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لوکاں مینوں آن ڈرایا رات قبر دی کالی
میں سنیا اوتھے اوہنے آنا جیہدے مونڈھے کملی کالی

وہ تو جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھنے کا دن ہے۔ نکرین پوچھتے ہیں کہ تو اس ہستی کے بارے میں کیا کہتا تھا۔ اور وصالِ محبوب کا دن عرس کا دن ہے۔

مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۴۴ پہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک درج ہے کہ جب نکرین امتحان لیتے ہیں تو بندۂ صالح (ولی اللہ) کامیاب ہو جاتا ہے تو ہ کہتے ہیں۔

نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَیْهِ

''سو جا پہلی رات کی دولہن کی طرح جس کو اس کے پیارے کے سوا کوئی نہیں اٹھا سکتا''۔

Marfat.com

نکرین نے ان کو عروس کہا سو اس لئے وہ دن روز عرس کہلایا۔

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ ''جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلَ'' میں بیان فرماتے ہیں۔

''ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر سال شہداءِ احد کی قبروں پر تشریف لے جاتے تھے اور ان کو سلام فرماتے تھے''۔

تفسیر کبیر اور تفسیر درِ منثور کے حوالے سے درج کرتے ہیں:۔ ''کہ چاروں خلفاء بھی ایسا ہی کرتے تھے''۔

عرس کی حقیقت اس قدر ہے کہ ہر سال تاریخ وفات پر قبر کی زیارت کرنا اور قرآن خوانی وصدقات کا ثواب پہنچانا محفل منعقد کرنا۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فیصلہ ہفت مسئلہ میں عرس کے جواز پر بہت زور دیتے ہیں خود اپنا عمل یوں بیان فرماتے ہیں۔

''فقیر کا مشرب اس امر میں یہ ہے کہ ہر سال اپنے پیرومرشد کی روح مبارک پر ایصالِ ثواب کرتا ہوں۔ اول قرآن خوانی ہوتی ہے۔ اور گاہِ گاہِ اگر وقت میں وسعت ہو تو پھر مولود پڑھا جاتا ہے۔ پھر ماحضر کھانا کھلایا جاتا ہے۔ اور اس کا ثواب بخش دیا جاتا ہے''۔

برادرانِ اسلام! عرس زیارتِ قبور اور صدقہ وخیرات کا مجموعہ ہے۔ تو زیارتِ قبور بھی سنت ہے اور صدقہ وخیرات بھی سنت ہے۔ سو دو سنتوں کا مجموعہ افضل ہوا۔ حرام کیسے ہوسکتا ہے۔

عرس کی تاریخ مقررہ کا یہ فائدہ بھی ہے کہ لوگ جمع ہوتے ہیں مل کر کلمہ طیبہ، درود پاک، ذکرو اذکار، محفل نعت وقرأت، علماء کے بیانات مشائخ عظام کے ارشادات سنتے ہیں۔ دوسرا ایک پیر کے مرید اپنے ایک دوسرے پیر بھائیوں کو

Marfat.com

آسانی سے مل لیتے ہیں۔ اور تیسرا یہ کہ مشائخ عظام کثرت سے جمع ہوتے ہیں۔ اور جس کسی کو شیخ کی تلاش ہو اس کے لئے آسانی ہو جاتی ہے۔ حج کا اجتماع بھی اسی لئے مقرر دنوں میں ہوتا ہے۔

مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ صاحب مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کے فتاویٰ رشیدیہ جلد اول کے حوالے سے مولوی صاحب کا بیان درج کرتے ہیں جو عرس کو جائز مانتے ہیں۔

''بہت اشیاء ہیں کہ اول مباح تھیں پھر کسی وقت منع ہو گئیں۔ مجلس عرس ومولود بھی ایسا ہی ہے۔ اہلِ عرب سے معلوم ہوا کہ عرب شریف کے لوگ حضرت سید احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس کرتے رہے خاص طور پر علماء مدینہ منورہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا عرس کرتے رہے۔ جن کا مزار مقدس احد پہاڑ پر ہے۔ غرضیکہ دنیا بھر کے مسلمان علماء وصالحین خصوصاً اہلِ مدینہ عرس پر کاربند ہیں۔ اور جس کو مسلمان اچھا جانیں وہ عنداللہ بھی اچھا ہے''۔

قارئین محتشم! اولیائے کاملین کے عرس پر حاضری دینا سنت ہے کیونکہ یہ دورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین، فقہا، آئمہ محدثین سے ثابت ہے۔

اولیائے کاملین رحمت الٰہی کے دروازے ہیں۔ سو رحمت دروازوں ہی سے ملتی ہے۔ جیسا کہ ریل کو پانے کے لئے اس کے اسٹیشن پہ جانا پڑتا ہے۔ اسی طرح رحمت الٰہی کو پانے کے لئے رحمت کے اسٹیشن پہ جانا پڑتا ہے۔ جو تاجدارِ انبیاء آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات ہیں۔ جہاں سے رحمت خداوندی کی سپلائی ہوتی ہے۔ وہاں سے برانچز نکلتی ہیں۔ بغداد میں سیدنا حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو سپلائی کے لئے مقرر کیا گیا۔ لاہور میں حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کو، اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو، پاکپتن میں بابا

Marfat.com

فرید رحمۃ اللہ علیہ کو، سیالکوٹ میں امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کو، علی پور میں امیر ملت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کو، نقیب آباد میں خواجہ محمد نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اور ساہو چک شریف میں قلندر کبریا حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر بے ریا وباصفا رحمۃ اللہ علیہ کو اسی طرح ہزاروں در کھول دیئے جہاں سے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جام مہیا ہوتے ہیں۔ اور وہاں ہی سے رحمت خداوندی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ کیونکہ یہ سرکارِ مدینہ کے فیض کے میخانے ہیں یہاں سے مئے عشقِ مصطفیٰ نصیب ہوتی ہے۔ اس لئے میں یہاں نوری میخانوں کا ذکر بھی نظم کی صورت میں آپ کے ذوق میں اضافے کے لئے کرنا چاہتا ہوں۔ بڑی محنت سے حاصل کیا ہے پڑھ کر دعا دینا۔

نوری مئے خانہ:

اٹھ مئے کشا ویکھ لے رونقاں نوں میخانے تے گھٹا اج چھائی ہوئی اے
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا پئی وگدی اے رت پین دی سجناں آئی ہوئی اے
اج ساقی بھی بھر بھر لٹاؤندا اے جیویں اونوں وی کسے پلائی ہوئی اے
پیر مغاں نے نشے دی جھوک اندر گردن مینا دے اتے جھکائی ہوئی اے
توں وی پی کے مست الست ہو جا جیویں پی کے مست خدائی ہوئی اے
ایہہ کوئی سک تے جواں دی بنی ہوئی نئیں نہ ایہہ سر کے دینال بنائی ہوئی اے
نہ ایہہ سنگترے دی نہ ایہہ مالٹے دی نہ انگور دے وچوں کھچائی ہوئی اے
نہ ایہہ وسکی برانڈی اکھواندی اے نہ اے لندن دے وچوں منگائی ہوئی اے
جیویں بنی ہوئی اے ایہہ وی دس دیواں اوہ وی دساں گا جنے بنائی ہوئی اے
ایہہ تے پھل نچوڑ کے رحمتاں دے کوزے بے خودی دے وچ پائی ہوئی اے
ذکر فکر دا جز ملا کے تے ساقی پٹھ توحید دی لائی ہوئی اے

Marfat.com

احدیت دا ڈھکنا دے کے تو بو دوئی دی وچوں مٹائی ہوئی اے
مٹھی مٹھی ایہہ عشق دی اگ اتے بڑے پیار دے نال پکائی ہوئی اے
عرق دان لے کے ساقی وحدتاں داوچوں بوند دے بوند کھچائی ہوئی اے
مینا چشم مازاغ دی رکھ بیٹھاں ساقی شوق دے نال بھرائی ہوئی اے
طیبہ پاک دے وچ بنائی گئی اے اتے مہر مدینے دے لائی ہوئی اے
اینہوں پی کے غوث تے قطب ہو گئے کسے شان قلندری پائی ہوئی اے
ایہدا وڈا اسٹور بغداد اندر ہر اک نوں جتھوں سپلائی ہوئی اے
ایہدے چشمے نے خاص لاہور اندر داتا پاک تھیں جلوہ نمائی ہوئی اے
ٹھیکیدار اجمیر دے وچ رہندا جنہے دھم جہان وچ پائی ہوئی اے
صدقے جاواں میں علی پور والیاں توں جنہاں صوفیاں تائیں پلائی ہوئی اے
دورِ عالماں وچ پئے چلدے نیں ساقی جی نے نہر چلائی ہوئی اے
شان اچیاں ساہو چک شریف دیاں پی کے اچیاں دے سنگ لائی ہوئی اے
قلندر پاک رحمۃ اللہ علیہ دی شان سبحان اللہ آپ پیتی تے ہوراں پلائی ہوئی اے
صدقے جاواں شاہِ احسان اُتوں جنہاں شوق دی نہر چلائی ہوئی اے
بناں پیتیوں اَساں وی نئیں جاناں طبع موڈ اندر آج آئی ہوئی اے

اولیاء اللہ کے نام پر جانور پالنا:

ہمارے عقیدۂ اہلسنت والجماعت کے لوگ بزرگانِ دین کے نام پہ نذر مانتے ہیں اور جانوروں کو پالتے ہیں پھر ذبح کر کے فقراء وصلحا کو کھلاتے ہیں۔ اور بعض لوگ ان سادہ لوح لوگوں کو طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ مذاق بناتے ہیں۔ جس سے عوام الناس پریشان ہو جاتے ہیں۔ تو برادرانِ اسلام اس میں

Marfat.com

پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہمیشہ حق پہ چلنے والوں کو ایذائیں ملتی ہیں۔ ان کو نشانِ مسخر بنایا جاتا ہے۔ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"بعض لوگ جو کہ فاتحہ گیارھویں شریف یا کہ میلاد شریف کے پابند ہیں وہ اس کے لئے کچھ عرصہ پہلے بکرے اور مرغے وغیرہ پالتے ہیں۔ اور ان کو فربہ کرتے ہیں۔ تاریخ فاتحہ پر اس کو بسم اللہ پر ذبح کر کے کھانا پکا کر فاتحہ کرتے ہیں اور فقراء وصلحاء کو کھلاتے ہیں۔ چونکہ وہ جانور اس کی نیت سے پالا گیا ہے اس لئے کہہ دیتے ہیں۔ گیارھویں کا بکرا یہ غوث پاک کی گائے وغیرہ یہ شرعاً حلال ہے۔ جیسے کہ ولیمہ کا جانور۔ عقیقہ کا جانور۔ مگر مخالفین اس کام کو حرام اس گوشت کو مردار اور اس عمل کے کرنے والے کو مرتد و مشرک کہتے ہیں۔ اس کے جواز کا ثبوت ہم ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

کہ جس حلال جانور کو مسلمان یا اہل کتاب اللہ کا نام لے کر ذبح کرے وہ حلال ہے۔ اور جس حلال جانور کو مشرک یا مرتد ذبح کرے وہ مردار ہے۔ اسی طرح اگر مسلمان دیدہ دانستہ بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دے یا خدا کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کرے (مثلاً بسم اللہ اللہ اکبر کے بجائے یا غوث کہہ دے اور ذبح کردے) تو حرام ہے۔ خیال رہے کہ اس حلت وحرمت میں ذبح کرنے والے کا اعتبار ہے نہ کہ مالک کا۔ اگر مسلمان کا جانور مشرک نے ذبح کر دیا مردار ہو گیا۔ اگر مشرک نے بت کے نام پر جانور پالا مگر اس کو مسلمان نے ذبح کر دیا تو حلال ہے۔ اسی طرح ذبح کے وقت نام لینے کا اعتبار ہے نہ کہ آگے پیچھے زندگی میں جانور بت کے نام کا تھا۔ مگر ذبح خدا کے نام پر ہوا حلال ہے۔ اور زندگی میں جانور قربانی کا تھا۔ مگر ذبح کے وقت اور نام لیا گیا تو وہ مردار ہے۔ اسی کو قرآن نے فرمایا:۔ وما اھل بہ لغیر اللہ۔ وہ جانور بھی حرام ہے جو کہ غیر خدا کے نام پر

Marfat.com

پکارا گیا یہاں پکارنے سے مراد بوقت ذبح پکارنا ہے۔

چنانچہ تفسیر بیضاوی میں اسی آیت کے تحت آیا ہے۔

''یعنی اس جانور پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو جیسے کفار ذبح کے وقت کہتے تھے'' اللات والعزٰی''۔

تفسیر خازن میں ہے۔

''یعنی وہ جانور حرام ہے جس کے ذبح پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ اور یہ اس لئے ہے کہ اہلِ عرب زمانہ جاہلیت میں ذبح کے وقت بتوں کا نام لیتے تھے،،۔ پس خدا نے اس کو اس آیت ولا تاکلوا سے حرام فرمایا۔ جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری تفسیر ضیاء القرآن میں رقمطراز ہیں۔

''اور وہ جانور جس پر بلند کیا گیا ہو ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام،، اس آیت وما اھل بہ لغیر اللہ کی تفسیر میں آپ فرماتے ہیں۔ ''بعض لوگ ان چیزوں کو بھی حرام کہہ دیتے ہیں جن پر کسی ولی یا نبی کا نام لے دیا جائے خواہ ذبح کے وقت اللہ کے نام سے ہی ذبح کیا جائے کیونکہ اسی طرح مشرکین کے مشرکانہ عمل سے تشبیہہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ بھی اپنے بتوں کے نام لے دیا کرتے تھے۔ لیکن اگر نظرِ انصاف سے دیکھا جائے تو مسلمانوں کے اس عمل کو مشرکین کے عمل سے ظاہری یا باطنی، صوری یا معنوی کسی قسم کی بھی مشابہت نہیں۔ کفار جب ایسے جانوروں کو ذبح کرتے تھے تو ان کا نام لے کر ان کے گلے پر چھری پھیرتے تھے۔ وہ کہتے تھے۔ باسم اللات والعزٰی۔ لات اور عزی کے نام سے ہم ذبح کرتے ہیں۔ اور مسلمان ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا کسی کا نام لینا ہی گوارا نہیں کرتے۔ اس لئے ظاہری مشابہت نہ ہوئی۔ نیز کافر ان جانوروں کو ذبح کرتے تو ان بتوں کی عبادت کی نیت سے ان کی جان تلف کرتے۔ کسی کو

Marfat.com

ثواب پہنچانا مقصود نہ ہوتا۔ اور مسلمان کسی غیر خدا کی عبادت کی نیت سے یا کسی خاطر ان کی جان تلف نہیں کرتے بلکہ ان کی نیت یہی ہوتی ہے کہ اس جانور کو اللہ کے نام سے ذبح کرنے کے بعد یا یہ کھانا پکانے کے بعد فقراء اور عام مسلمان کھائیں گے۔ اور اس کا جو ثواب ہوگا وہ فلاں صاحب کی روح کو پہنچے واضح ہو گیا کہ مسلمانوں کے عمل اور مشرکین کے طریقہ میں زمین وآسمان سے بھی زیادہ فرق ہے۔ ہاں اگر کوئی ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لے یا کسی غیر خدا کی عبادت کے لئے کسی جانور کی جان تلف کرے تو اس چیز کے حرام ہونے اور ایسا کرنے والے کے مشرک ومرتد ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اگر مقصد صرف ایصالِ ثواب ہو جیسے ہر کلمہ گو کا مقصد ہوا کرتا ہے۔ تو اس کو طرح طرح کی تاویلات سے حرام کہنا اور مسلمانوں پر شرک کا فتویٰ دیتے چلے جانا کسی عالم کو زیب نہیں دیتا''۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اپنی والدہ کے لئے جو کنواں کھدوایا تھا اس کا نام ہی بئر اُمِ سعد رکھا گیا تھا۔ یعنی سعد کی ماں کا کنواں۔ اگر کسی غیر کا صرف نام لے دینے سے کوئی چیز ناپاک ہو جاتی تو اس کنویں کا پانی بھی ناپاک ہو جاتا۔ اسے پینا، اس سے وضو یا غسل کرنا اور اس سے کپڑے دھونا سب ممنوع قرار پاتا۔ حضورِ رحمت عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ایک دنبہ اپنی طرف سے قربانی دیا کرتے او دوسرا دنبہ امت کی طرف سے۔

نذر کے دو معنٰی ہیں۔ شرعی اور عرفی۔ نذر شرعی عبادت ہے اور عبادت کسی غیر اللہ کے لئے جائز نہیں۔ اس لئے شرعی معنٰی میں تو نذر اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور اس کے علاوہ کسی اور کی نذر ماننا شرک ہے۔ لیکن عرف

Marfat.com

عام میں نذر عبادت کے معنٰی میں استعمال نہیں ہوتی۔ بلکہ نیاز کے معنٰی میں استعمال ہوتی ہے۔ اور یہ شرک نہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدِ بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے فتاویٰ میں یہ عبارت نقل کرتے ہیں۔

ترجمہ:۔ ''اس نذر کی حقیقت یہ ہے کہ اس طعام وغیرہ کا ثواب میت کی روح کو پہنچایا جاتا ہے۔ اور یہ امر مسنون ہے۔ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ جیسے حضرت سعد کی والدہ کے کنوئیں کا ذکر صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہے۔ اس نذر کا پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ پس اس نذر کا حاصل یہ ہے۔ کہ اس طعام وغیرہ کا ثواب فلاں ولی کو پہنچے۔ نذر میں ولی کا ذکر اس لئے نہیں کیا جاتا کہ وہ اس نذر کا معرف ہے۔ اس کا معرف تو اس ولی کے قریبی رشتہ دار، خدام درگاہ اور ہم مشرب لوگ ہوتے ہیں۔ ولی کا نام صرف اس عمل کو متعین کرنے کے لئے لیا جاتا ہے۔

نذر کرنے والوں کا بلاشبہ بس یہی مقصد ہوا کرتا ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ ایسی نذر صحیح ہے۔ اور اس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ایسی اطاعت ہے جو شرعاً معتبر ہے''۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ عزیزیہ میں دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

''یعنی اگر مالیدہ اور دودھ کسی بزرگ کی فاتحہ خوانی کے لئے ان کی روح کو ثواب پہنچانے کے ارادے سے پکا کر کھلائیں تو کچھ مضائقہ نہیں جائز ہے۔

تفسیرات احمدیہ میں اسی آیت وما اھل لغیر اللہ کے ماتحت ہے۔

''اس سے معلوم ہوا کہ جس گائے کی اولیاء اللہ کے لئے نذر مانی گئی جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رواج ہے۔ یہ حلال طیب ہے کیونکہ اس پر ذبحہ کے

Marfat.com

وقت غیر اللہ کا نام نہیں لیا گیا۔ اگر چہ اس گائے کی نذر مانتے ہیں۔

الحمدللہ بخوبی ثابت ہوا کہ یہ گیارھویں، عرس، میلاد وغیرہ کا جانور حلال ہے۔اور یہ فعل باعث ثواب ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل خیر کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہٗ طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم

زیارت قبور:

قارئین محتشم! بندۂ ناچیز زیارتِ قبور کے بارے میں اس لئے عرض کر رہا ہے کہ ہمارے بعض سادہ لوح احباب جب مزارات کی حاضری کے لئے جاتے ہیں۔تو کچھ لوگ ان کو طرح طرح کی گفتگو سے منع کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قبروں پہ جانا شرک وبدعت ہے۔ جس سے وہ لوگ قلبی طور پر ڈگمگا جاتے ہیں سو اس لئے بندۂ ناچیز یہاں معمولِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول اور اولیاء، فقہا اور ائمہ کرام کا طریق کار ترتیب سے نقل کر رہا ہے۔

برادرانِ اسلام! ابتدائے اسلام میں جب لوگ تازہ تازہ کفر وشرک کے اندھیروں سے نکل کر اسلام کے دامنِ رحمت میں آئے تو چونکہ بت پرستی اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کا زمانہ قریب تھا۔ اس لئے تاجدارِ انبیاء حضورِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائی زمانہ میں کچھ عرصہ کے لئے مسلمانوں کو قبروں پر جانے سے منع فرمایا۔ لیکن جب اسلام مستحکم اور مسلمانوں کے دلوں میں خوب پختہ ہو گیا تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم ممانعت کو منسوخ قرار دیا اور امت کو زیارت قبور کا حکم دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔

(صحیح مسلم، مسند احمد بن حنبل) (زیارت قبور علامہ طاہر القادری)

''تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہیں''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ۔

(حاکم المستدرک) (زیارت قبور)

''میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہیں''۔

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ۔ (زیارت قبور)

''میں تمہیں زیارت قبور سے منع کیا کرتا تھا۔ بلاشبہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ محترم کی زیارت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے''۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ ایک اور حدیث راویت کرتے ہیں۔

إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلْتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا۔ (نسائی۔ السنن) (زیارت قبور) بیہقی السنن الکبری) (حاکم المستدرک)

''میں نے تمہیں تین باتوں سے منع کیا تھا۔ ان میں سے ایک قبروں کی

Marfat.com

زیارت تھی۔ لیکن اب قبروں کی زیارت کرو اور اس زیارت سے اپنی نیکیاں بڑھاؤ،،۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنِّیْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَمَنْ شَاءَ اَنْ یَزُوْرَ قَبْرًا فَلْیَزُرْہُ فَاِنَّہٗ یَرِقُ الْقَلْبَ وَیُدْمِعُ الْعَیْنَ وَیُذَکِّرَ الْاٰخِرَۃَ۔

(حاکم۔ المستدرک)(زیارت قبور)

''بے شک میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا اب جو بھی قبر کی زیارت کرنا چاہے اسے اجازت ہے کہ وہ زیارت کرے کیونکہ یہ زیارت دل کو نرم کرتی ہے۔ آنکھوں سے (خشیت الٰہی میں) آنسو بہاتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے،،۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّ فِیْھَا عِبْرَۃً۔

(حاکم المستدرک، مسند احمد بن حنبل)(زیارت قبور)

''میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس میں نصیحت اور عبرت ہے،،۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ۔ (السنن ابن ماجہ، صحیح ابن حبان زیارت قبور)

''میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو

Marfat.com

کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے"۔

مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ ثُمَّ قَالَ! اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا تُذَكِّرُكُمُ الْاٰخِرَةَ۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابویعلی زیارت قبور)

"حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے زیارتِ قبور سے منع فرمایا بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی"۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔

"جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں قیام فرما ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصہ میں بقیع کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور (اہلِ قبرستان سے خطاب کرکے) فرماتے! تم پر سلام ہو، اے مومنو! جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ تمہارے پاس آ گئی تم بہت جلد اسے حاصل کرو گے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما"۔ (صحیح مسلم، نسائی زیارت قبور)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ زَارَ قَبْرِىْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِىْ۔

"جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ زَارَنِىْ بِالْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِباً كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ

Marfat.com

الْقِیَامَةِ۔ (زیارت قبور)

''جس شخص نے خلوصِ نیت سے مدینہ منورہ حاضر ہو کر میری زیارت کا شرف حاصل کیا، میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ، اَوْقَالَ! مَنْ زَارَنِیْ کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا أَوْشَهِیْدًا، وَمَنْ مَاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْآمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

(بیہقی السنن الکبریٰ زیارت قبور)

''جس نے میری قبر یا میری زیارت کی میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا اور جو کوئی دو حرموں میں سے کسی ایک میں فوت ہوا اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت ایمان والوں کے ساتھ اٹھائے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ اقدس ہے۔

مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ، فَکَأَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔

(زیارت قبور)

''جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی''۔

حضرت کعب الاحبار کے قبول اسلام کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا۔

''کیا آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت اور فیوض وبرکات حاصل کرنے کے لئے میرے ساتھ مدینہ منورہ چلیں گے؟'' تو انہوں

Marfat.com

نے کہا ''جی امیر المومنین''۔

پھر جب کعب الاحبار اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے تو سب سے پہلے بارگاہِ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری دی اور سلام عرض کیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مدفن پر کھڑے ہوکر ان کی خدمت میں سلام عرض کیا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ (زیارت قبور)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا معمول تھا کہ آپ اکثر روضہ مبارک پر حاضر ہوا کرتی تھیں۔ وہ فرماتی ہیں۔

''میں اس مکان میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد گرامی مدفون ہیں جب داخل ہوتی تو یہ خیال کر کے اپنی چادر اتار دیتی کہ یہ میرے شوہر نامدار اور والد گرامی ہی تو ہیں۔ لیکن جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ تو اللہ کی قسم میں عمر رضی اللہ عنہ سے حیاء کی وجہ سے بغیر کپڑا لپیٹے کبھی داخل نہ ہوئی''۔ (مسند احمد بن حنبل، حاکم المستدرک زیارت قبور)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا روضہ اقدس پر حاضری کا ہمیشہ معمول تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اہلِ مدینہ کو قحط سالی کے خاتمے کے لئے قبرِ انور پر حاضر ہوکر توسل کرنے کی تلقین فرمائی۔

''ایک مرتبہ مدینہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس جاؤ اور اس سے ایک روشندان آسمان کی طرف کھولو تاکہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ایسا کرنے کی دیر تھی کہ اتنی زوردار بارش ہوئی جس کی وجہ سے خوب سبزہ اُگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے ہو گئے جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے''۔

Marfat.com

سو ثابت ہوا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اہلِ مدینہ کو رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنے کے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور کو وسیلہ بنانے کی ہدایت فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب بھی سفر سے واپس لوٹتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضری دیتے اور عرض کرتے۔

السلام علیك یا رسول اللہ! السلام علیك یا أبابکر! السلام علیك یا أبتاہ!۔ (زیارت قبور)

''اے اللہ کے (پیارے) رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی ہو۔ اے ابوبکر! آپ رضی اللہ عنہ پر سلامتی ہو اے ابا جان! آپ پر سلامتی ہو''۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر دو رکعات نماز ادا فرماتے۔

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

''میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر آتے دیکھا، انہوں نے وہاں آ کر توقف کیا، اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ شاید میں نے گمان کیا کہ وہ نماز ادا کرنے لگے ہوں۔ پھر انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا۔ اور واپس چلے گئے''۔ (زیارت قبور)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فقط بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنے کا شرف حاصل کرنے کے لئے بھی مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آتے تھے۔

عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد یہ خیال کر کے مدینہ منورہ سے شام چلے گئے۔

Marfat.com

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس فتح کیا تو سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے خواب میں آئے اور فرمایا: ''اے بلال! یہ فرقت کیوں ہے؟ اے بلال! کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ تم ہم سے ملاقات کرو؟''۔ (زیارت قبور)

اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ اشک بار ہو گئے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو حکم سمجھا اور مدینے کی طرف رختِ سفر باندھا، روضۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دی اور بے چین ہو کر غمِ فراق میں رونے اور اپنے چہرے کو روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ملنے لگے۔

قارئین محتشم! یہاں تک بندۂ ناچیز نے مختصر سی تحریر میں احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معمول کو بیان کیا ہے۔ اب ہم زیارت کے مفہوم کو بیان کرتے ہیں۔

دینِ اسلام میں زیارت کا اس قدر جامع تصور ہے کہ ہر واجب الاحترام شخصیت، متبرک چیز اور مقام کو صرف اور صرف دیکھنا ہی عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

النظر إلى الوالد عبادة والنظر إلى الكعبة عبادة والنظر فى المصحف عبادة والنظر إلى أخيك حباً له فى الله عبادة۔ (بیہقی زیارت قبور)

''والد کی طرف دیکھنا عبادت ہے، کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ قرآن حکیم کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور اپنے بھائی کی طرف رضائے الٰہی کے لئے محبت کی نگاہ سے دیکھنا بھی عبادت ہے''۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے مقرب اور محبوب بندوں کی زیارت وملاقات کے لئے جانا، عنداللہ محبوب عمل ہے۔ اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سے ثابت ہے کہ صالحین کی زیارت اور ملاقات کو جانا چاہیے۔

قرآن مجید میں اللہ نے سورۃ الکہف میں تفصیلاً بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت اور ان کی صحبت سے مستفید ہونے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام کا شمار اللہ کے صالحین اور مقرب بندوں میں ہوتا ہے۔ اب دیکھئے نبی اللہ ولی اللہ کی زیارت کے لئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی خاطر کسی کی زیارت وملاقات محبت الٰہی کا باعث ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی بیان کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَ وَلِلْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَلِلْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَلِلْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ۔ (مسند احمد بن حنبل، موطا امام مالک زیارت قبور)

''میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہوگئی جو صرف میرے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں میری خاطر ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں میری رضا کے لئے ایک دوسرے کی زیارت وملاقات کرتے ہیں اور میری رضا کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں''۔

حضرت رزین بن جبش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں۔

''ہم حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے وہ پوچھنے لگے۔ ملاقات کرنے آئے ہو؟ ہم نے کہا جی ہاں! اس پر انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''جو شخص اپنے مومن بھائی کی ملاقات کو جاتا ہے وہ واپسی

Marfat.com

تک جنت کے باغوں میں (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) مستفید ہوتا رہتا ہے اور اسی طرح جو بندۂ اپنے مومن بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے وہ بھی واپسی تک جنت کے باغوں میں رہتا ہے،،۔(زیارت قبور)

تاجدارِ انبیاء حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفسِ نفیس شہداء اور صالحین کی قبور پر تشریف لے جا کر دعا فرمائی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی یہ معمول رہا۔ جس سے ثابت ہوا کہ قبور پہ جانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کی سنت ہے۔

ائمہ حدیث وتفسیر مثلاً امام عبدالرزاق، امام طبری، امام سیوطی وغیرہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہداء کی قبور پر تشریف لے جاتے تھے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں۔

''حضرت محمد بن ابراہیم التیمی سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سال کے آغاز میں شہداء کی قبروں پر تشریف لاتے تھے اور فرماتے تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کے صلہ میں آخرت کا گھر کیا خوب ہے۔ راوی نے کہا حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِعُمَرَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَزُوْرُهَا۔ (صحیح مسلم)

''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ چلو اُم ایمن کی زیارت کر کے آئیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زیارت کے لے تشریف لے جاتے تھے''۔

Marfat.com

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرُفًا تُرَى ظَوَاهِرُهَا مِنْ بَوَاطِنِهَا، وَبَوَاطِنِهَا مِنْ ظَوَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيْهِ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيْهِ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيْهِ۔ (طبرانی، المعجم الاوسط زیارت قبور)

''جنت کے اندر کئی قیام گاہیں ایسی ہیں جن کی بیرونی زیب وزینت اندر سے اور اندرونی خوبصورتی باہر سے دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار فرمائی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ اسی کی خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور اسی کی خوشنودی کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَنَّ رَجُلاً زَارَ أَخَالَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرىٰ، فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تَرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخَالِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: فَإِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ۔

(صحیح مسلم، مسند احمد بن حنبل)

''ایک شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملنے کسی دوسرے گاؤں چلا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں ایک فرشتہ اس کے انتظار میں بٹھا دیا۔ جب وہ اس کے پاس سے گزرا تو فرشتہ نے پوچھا، تیرا ارادہ کہاں جانے کا ہے؟ اس نے جواب دیا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا اردہ ہے۔ فرشتہ نے پوچھا، کیا تم نے اس پر کوئی احسان کیا تھا۔ جس کا بدلہ حاصل کرنے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ مجھے اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے۔ تب اس

Marfat.com

فرشتہ نے کہا: میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت کرتے ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے''۔

علامہ ابن الحاج الفاسی المالکی نے اپنے مشہور تصنیف ''المدخل،، میں زیارتِ قبور کے احکام حسنِ ترتیب کے ساتھ تفصیل سے لکھے ہیں۔ زیارتِ اولیاء وصالحین کے حوالے سے انہوں نے لکھا ہے۔

''متعلم کے لئے ضروری ہے کہ ان اولیاء وصالحین کی زیارت سے اپنے آپ کو علیحدہ نہ کرے جس کی زیارت سے مردہ دل اس طرح زندہ ہوتے ہیں۔ جس طرح زمین موسلا دھار بارش سے زندہ ہوتی ہے۔ ان کی زیارت سے پتھر دل نرم وکشادہ ہوتے ہیں ۔ان کی زیارت کی برکت سے مشکل امور آسان ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ جو کریم اور منان ہے اس کی بارگاہ میں حاضر رہتے ہیں۔ وہ ان کے ارادوں کو رد نہیں فرماتا اور ان کے ہم مجلس ان کی پہچان رکھنے والوں اور ان سے محبت کرنے والوں کو ناکام ونامراد نہیں کرتا۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا باب رحمت ہیں جو اس کے بندوں کے لئے کھلا رہتا ہے۔ پس جو بندہ خدا ایسی صفات سے متصف ہو اس کی زیارت اور اس کی برکت سے مستفیض ہونے کے لئے جلدی کرنی چاہیے۔ کیونکہ ان میں بعض ہستیوں کی زیارت کرنے والے کو ایسا فہم۔ برکت اور حافظہ نصیب ہوتا ہے۔ کہ بیان کرنے سے باہر ہے۔ اسی معنیٰ کی بدولت آپ بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھیں گے کہ ان کو علم ومال میں کثیر برکت ملی۔ اس نعمت کی قدر کرنے والا خود کو اس عظیم خیروبرکت سے علیحدہ نہیں کرتا لیکن شرط یہ ہے کہ جس کی زیارت کی جائے وہ ان تمام امور میں سنت کا محافظ اور تابع شریعت ہو''۔

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے اپنی کتاب ''زیارت قبور،، میں لکھا ہے کہ امام شمس الدین سخاوی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ بن عبدالملطب رضی اللہ عنہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔

''ان کی قبر مبارک پر قبہ بنایا گیا، اس کی زیارت کی جاتی ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے،،۔

خطیب بغدادی اور بہت سے آئمہ کی تحقیق کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جب بغداد میں ہوتے تو حصول برکت کی غرض سے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کرتے خطیب بغدادی نقل کرتے ہیں کہ امام شافعی، امام ابوحنیفہ کے مزار کی برکات کے بارے میں خود اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی ذات سے برکت حاصل کرتا ہوں اور روازنہ ان کی قبر پر زیارت کے لئے آتا ہوں۔ جب مجھے کوئی ضرورت اور مشکل پیش آتی ہے تو دو رکعت نماز پڑھ کر ان کی قبر پر آتا ہوں اور اس کے پاس کھڑے ہوکر حاجت برآری کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں پس میں وہاں سے نہیں ہٹتا یہاں تک کے قبر کی برکت کے سبب میری حاجت پوری ہوچکی ہوتی ہے''۔

قارئین محتشم! قابل غور نکتہ ہے۔ اور بڑا ہی ایمان افروز واقعہ ہے ایک تو اس میں جلیل القدر امام کی دوسرے امام کی قبر پر حاضری اور مقامات مقدسہ کی زیارت کا ثبوت ہے۔ دوسرا نکتہ یہ ہے کہ ایسے متبرک مقامات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت برستی ہے۔ لہٰذا یہاں دعا کی قبولیت بھی جلدی ہوجاتی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری نے علامہ ابن مفلح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

Marfat.com

''کہ امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ محمد بن یوسف الفریابی کی زیارت کے لئے سفر کر کے ملک شام گئے تھے،،۔

مشہور محدث امام ابن حبان حضرت امام علی رضا بن موسی رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کے بارے میں اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''میں نے ان کے مزار کی کئی مرتبہ زیارت کی ہے۔ شہر طوس قیام کے دوران جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آئی اور حضرت امام علی رضا موسیٰ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر حاضری دے کر۔ اللہ تعالیٰ سے وہ مشکل دور کرنے کی دعا کی تو وہ دعا ضرور قبول ہوئی اور مشکل دور ہوگئی۔ یہ ایسی حقیقت ہے جسے میں نے بارہا آزمایا تو اسی طرح پایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کی محبت پر موت نصیب فرمائے''۔

امام ذہبی نے امام محمد بن اسماعیل بخاری کی قبر مبارک سے تبرک کا ایک واقعہ درج کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

ابو الفتح نصر بن حسن السکتی سمرقندی نے بیان کیا کہ ایک بار سمرقند میں کچھ سالوں سے بارش نہ ہوئی تو لوگوں کو تشویش لاحق ہوئی انہوں نے نماز استسقاء ادا کی لیکن بارش نہ ہوئی۔ اسی اثناء ان کے پاس ایک صالح شخص جو ''صالح،، کے نام سے معروف تھا۔ سمرقند کے قاضی کے پاس گیا اور اس سے کہا میں آپ سے اپنی ایک رائے کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ قاضی نے کہا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا۔

''میری رائے ہے کہ آپ کو اور آپ کے ساتھ تمام لوگوں کو امام محمد بن اسماعیل بخاری کی قبر مبارک پر حاضری دینی چاہیے۔ ان کی قبر خرتنک میں واقع ہے۔ ہمیں قبر کے پاس جا کر بارش طلب کرنی چاہیے۔ عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ہمیں بارش سے سیراب کر دے۔ قاضی نے کہا:۔ آپ کی رائے بہت اچھی ہے۔ پس قاضی اور اس کے ساتھ تمام لوگ وہاں جانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ سو قاضی نے لوگوں کے ساتھ مل کر بارش طلب کی اور لوگ قبر کے پاس رونے لگے اور اللہ کے حضور صاحب قبر کی سفارش کرنے لگے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسی وقت (اپنے صالح بندہ کی برکت کے سبب) کثیر وافر پانی کے ساتھ بادلوں کو بھیج دیا۔ تمام لوگ تقریباً سات دن تک خرتنک میں رکے رہے ان میں سے کسی ایک میں بھی کثیر بارش کی وجہ سے سمرقند پہنچنے کی ہمت نہ تھی۔ حالانکہ خرتنک اور سمرقند کے درمیان تین میل کا فاصلہ تھا،،۔

(ذھبی، سیر اُعلام النبلاء، زیارت قبور علامہ طاہر القادری)

امام ابن عساکر نے زیارت صالحین کی ترغیب پر ایک ایمان افروز واقعہ ذکر کیا ہے لکھتے ہیں۔

''میرے والد گرامی ابو محمد الحسن بن ہبتہ اللہ نے مجھے اپنا واقعہ بیان کیا کہ وہ ایک دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے گئے۔ تو وہاں انہوں نے قبر کے پاس ایک عجمی عورت کو روتے ہوئے پایا۔ وہاں موجود بعض لوگوں نے کہا کہ جو اچھی طرح فارسی جانتا ہو وہ اس خاتون سے پوچھے کہ اس کے رونے کا سبب کیا ہے۔ جب اس عورت سے پوچھا گیا تو اس نے دریافت کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قبر کے پہلوں میں یہ دوسری قبر کس کی ہے۔ میں نے کہا یہ قبر ابوبکر شہروزی کی ہے۔ اور دوسری ان کے والد ابواسحٰق کی ہے۔ ایک بالکل سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ہے اور دوسری اس کے پیچھے اس عورت نے کہا میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کی پھر میں زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چلی گئی۔ اور جب قبرِ انور کے پاس گئی تو میں نے خواب میں

Marfat.com

حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی آپ ﷺ فرما رہے تھے تو نے بلال رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت تو کی مگر اس کے قریب موجود دوسری قبر کی زیارت نہ کی لہٰذا اب میں (رسول اللہ ﷺ کے شکوے کا ازالہ کرنے کے لئے) مدینہ منورہ سے اس قبر کی زیارت کے لئے آئی ہوں"۔

(ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر)(زیارت قبور)

قارئین محتشم! گذشتہ گفتگو جو احادیث نبوی ﷺ اور اقوالِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین، ائمہ وصالحین کے اقوال کی روشنی میں تھی تو اس سے ثابت ہوا کہ تاجدارِ انبیاء حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کی حاضری نہ صرف جائز بلکہ ایمان کو تازہ کرنے کا اہم طریقہ ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ حضور ﷺ کے روضۂ اطہر کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے، سو حضور نبی کریم ﷺ کے فیوض وبرکات میں سے کچھ حصہ آپ ﷺ کی امت کے اولیاء اور صالحین کو بھی نصیب ہوا۔ اس لئے ضروری تھا اور ہے کہ ان کی، زیارت بھی کی جائے اور ان کے مزارات پر حاضری دی جائے۔

قرون اولیٰ سے لے کر آج تک جمہور امت مسلمہ کا یہی معمول رہا ہے کہ وہ صالحین کی زیارت کو جاتے ہیں۔ اور اگر وہ وصال فرما گئے ہوں تو پھر ان کے مزارات پر فیوض وبرکات حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ آج تک کسی نے اس عمل صالح کو ناجائز وحرام نہیں قرار دیا۔ کیونکہ یہ عمل نسبتِ نبوی ﷺ سے ثابت ہے۔ اکابر آئمہ اور بزرگان دین کا معمول ہے۔

اکابر کا معمول تھا کہ وہ زیارات کے لئے بڑی بڑی طویل مسافت طے کر کے جایا کرتے تھے۔ کیونکہ ایسے متبرک مقامات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت برستی ہے

Marfat.com

اور یہاں دعاؤں کی قبولیت بھی جلدی ہوتی ہے۔

ابوالفراج ہند بائی نے بیان کیا ہے: میں اکثر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی زیارت کیا کرتا تھا۔ پس ایک عرصہ تک میں نے زیارت کرنا چھوڑ دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے۔ تو نے امام السنۃ (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) کی قبر کی زیارت کو کیوں ترک کیا؟

ائمہ مؤرخین صالحین کی زیارت کو ہمیشہ سے ایک پسندیدہ اور مقبول بارگاہ عمل سمجھتے رہے۔

سو ان مقبولانِ بارگاہ کے مزارات میں حاضر ہونا اور ان کے توسل سے خدائے قدوس کی بارگاہ میں اپنی حاجات کو پورا کرنے کیلئے دعا کرنا افضل ترین عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ عملِ خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہٗ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

نبیاں تے ولیاں دے درتے مقبول دعاواں ہوندیاں نیں
ہنجوں وگدے نیں جد اکھیاں چوں فیر معاف خطاواں ہوندیاں نیں

Marfat.com

فصل ششم

سماع (قوالی):

لغت میں سماع سننے کو کہتے ہیں۔ یہ عربی لفظ ہے اور اردو میں اس کا ترجمہ قوالی کیا گیا ہے۔ بعض لوگوں نے قوالی کو جائز قرار دیا ہے اور بعض نے حرام جانا ہے۔ لیکن بعض نے منازل سلوک طے کرنے کے لئے افضل جانا ہے۔

سب سے پہلے قدماء نے ایک راگ جس کا نام انہوں نے ''محزن،، رکھا تھا۔ ایجاد کیا۔ جس کو خاص طرز وانداز کے ساتھ خاص وقت میں گاتے جس کی تاثیر سے ان کے دل نرم ہو جاتے اور افعال قبیحہ پر ان کو ندامت ہوتی۔ اس وقت وہ خدائے برتر کے حضور میں دعا مانگتے۔ پھر جنگ میں قوت وشجاعت کو بھڑکانے کے لئے راگ کا استعمال لیا لیا تو مفید ثابت ہوا۔ اور جب اس کی تاثیر تخفیف امراض میں کارگر ثابت ہوئی تو شفاخانوں اور پاگل خانوں میں صبح کے وقت بعض قسم کے راگ گائے جانے لگے۔ انسان سے گزر کر حیوانات پر اس کا تجزیہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی راگ کی تاثیر سے متاثر اور مست ہو جاتے ہیں۔

پہلے زمانے میں شکاری لوگ رات کی تاریکی میں ہرن کو اپنے راگ سے ایسا مست کرتے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ازواج مطہرات کے ساتھ سفر میں تھے۔ اور انجشہ ایک خوش الحان غلام اونٹوں کو ہانک رہا تھا اور گاتا جاتا تھا۔ اونٹ اس کی آواز سے مست ہو کر سرعت کے ساتھ چلتے

Marfat.com

تھے۔ جب ان کی سرعت رفتار سے ازواج مطہرات کو تکلیف محسوس ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجشہ آہستہ آہستہ لے چل اور اونٹوں کو شیشہ لدے ہوئے اونٹ کی طرح ہانک''۔ (کشف القناع عن وجہ السماع بحوالہ صحیح مسلم شریف)

امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ھوازن القشیری رحمۃ اللہ علیہ رسالہ قشیریہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر محمد بن داؤد دینوری دقی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں ایک جنگل میں تھا۔ عرب کے ایک قبیلہ کے ہاں آیا جن میں سے ایک شخص نے مجھے مہمان بنالیا۔ وہاں میں نے ایک سیاہ غلام قید میں دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ حویلی میں کچھ اونٹ مرے پڑے ہیں۔ اس غلام نے کہا آج تو آپ ہمارے مہمان ہیں۔ میرے آقا آپ کی عزت کرتے ہیں ہوسکے تو میری سفارش کر دیں۔ میں جانتا ہوں کہ مالک اسے رد نہیں کرے گا۔ میں نے گھر کے مالک سے کہا کہ جب تک آپ اس غلام کو چھوڑ نہیں دیتے میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مالک نے کہا اس غلام نے تو مجھے تنگ کر دیا ہے اور سارا مال ضائع کر دیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا کیا ہے؟ اس نے کہا کہ اس کی آواز بڑی سریلی ہے۔ میں ان اونٹوں کی بار برداری پر گزر اوقات کرتا تھا۔ اس نے ان پر بھاری بوجھ لاد دیا اور ''حدی،، (اونٹوں کو مست کرنے کا گیت) گاتا رہا۔ حتیٰ کہ اونٹوں نے تین دن کا سفر ایک دن میں کر لیا اور جب بوجھ اتار لیا گیا تو سب اونٹ مر چکے تھے۔ بایں ہمہ میں آپ کو اختیار دیتا ہوں چنانچہ اس نے بیڑیاں کھول دیں۔ صبح ہوئی تو میرا دل چاہا اس کی آواز سنوں۔ میں نے اسے فرمائش کی کہ چنانچہ اس نے ملازم سے کہا کہ اس اونٹ کیلئے حدی گاؤ جو کھیتوں کو سیراب کرنے کیلئے اس کنوئیں پر رہٹ چلا رہا ہے۔ غلام نے حدی پڑھی تو اونٹ نے مستی کے عالم میں اپنی رسیاں کاٹ ڈالیں اور میرے خیال میں اس سے قبل میں نے اتنی خوبصورت آواز نہیں سنی ہوگی۔ میں

Marfat.com

منہ کے بل گرا اور مالک مکان نے اسے چپ کرا دیا۔

اس قسم کے بہت سے ایسے واقعات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان تو انسان حیوانات کے دلوں پر بھی اس کا بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ وہ اپنی بے خودی اور مستی کے عالم میں کھانا پینا بھول جاتے ہیں۔ گانے والے کی آواز پر اپنے آپ کو نثار کرتے ہیں۔ اور اس کے قابو میں آ جاتے ہیں۔ انسان تو اشرف المخلوقات اور سرِ الٰہی ہے۔ اس کے دل میں تو محبت اور عشقِ الٰہی ودیعت رکھی گئی ہے۔ یہ نغمہ اور سرور کے آواز سے کیسے مست نہ ہو۔ عارفان الٰہی جن کے دلوں میں محبت و عشقِ الٰہی کی آگ دبی ہوتی ہے۔ وہ سماع کی دیا سلائی سے بھڑک اٹھتی ہے ان کا آئینہ دل صاف و شفاف ہو جاتا ہے۔ وہ جمال بے مثال کا مشاہدہ کرنے لگتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سماع سنا اور خلفائے راشدین نے بھی سنا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اکابرین امت نے بھی سنا۔

صوفیائے متقدمین میں صرف اتنا ہی اختلاف تھا کہ بعض گانے کو مفید سلوک خیال فرماتے تھے اور بعض غیر ضروری سمجھتے تھے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس گروہ (صوفیہ) پر تین موقعوں پر خدا کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اول کھانے کے وقت کیونکہ وہ فاقہ کشی کی صعوبت برداشت کرنے کے بعد کھانا کھاتے ہیں۔ دوم جب باہم مل کر ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ اس وقت احوال صدیقین اور احوال انبیاء میں کلام کرتے ہیں۔ سوم، سماع کے وقت وہ اس کو روحانی کیفیتوں کے ساتھ سنتے ہیں۔ اور رب تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوتے ہیں۔

شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ عوار المعارف شریف میں رقم فرماتے ہیں کہ سماع کی حرارت یقین کی برودت (ٹھنڈک) سے متاثر ہو کر

Marfat.com

آنکھوں سے اشکباری کا سبب بنتی ہے۔ کبھی یہ آنسو حزن وملال کے آنسو ہوتے ہیں۔ اور شوق بھی مزاجاً گرم ہے۔ پس جب ان صفات سے متصف سماع اس صاحب دل پر اثر آفریں ہوتا ہے۔ یقین کی برودت سی مملو اور پر ہے۔ تو اس تصادم سے آنسو ٹپکتے اور بہنے لگتے ہیں۔ (ظاہر ہے کہ حرارت اور برودت کے تصادم سے پانی ٹپکتا ہے) اور جب دل میں سماع کا نزول ہوتا ہے۔ تو وہ نزول دو طرح کا ہوتا ہے۔ اگر وہ نزول خفیف ہے تو اس کا اثر جسم پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور جسم کے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ۔

''اس کلام کے اثر سے ان لوگوں کی جلدوں کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں''۔

کبھی اس کا نزول عظیم ہوتا ہے اور اس کا اثر دماغ کے اوپر ہوتا ہے اس چیز کے مانند جو عقل کی مخبر ہوتی ہے۔ اس حادث اور نئی چیز کے نزول کے اثر سے آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی اس اثر کا نزول روح پر ہوتا ہے اور اس سے روح میں ایسا تموج اور اہتزاز ہوتا ہے کہ جسمانی قالب کا دروازہ اس کے لئے تنگ ہو جاتا ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ روح اس دائرہ تنگ سے نکل جائے گی اور اس میں سمانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس وقت چیخیں نکلنے لگتی ہیں ادا ایک ہلچل برپا ہو جاتی ہے۔

روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تو اکثر ایسا ہوتا کہ آپ نے ایک آیت تلاوت فرمائی تو گریہ در گلو ہو جاتے (آنسوؤں سے ان کا گلا رندھ جاتا) اور اگر آپ کھڑے ہوتے تو گر پڑتے اور پھر یہ حالت ہو جاتی کہ ایک دن یا دو دن گھر سے باہر تشریف نہ لاتے یہاں تک

Marfat.com

کہ لوگ آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوتے۔ اور یہ سمجھتے کہ آپ بیمار ہو گئے ہیں۔ پس سماع اللہ تعالیٰ سے جلب رحمت کا ذریعہ ہے۔

(عوارف المعارف، احیاء العلوم از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

قارئین محتشم! خوش الحانی اور سریلی آواز میں گانے کو غنا کہتے ہیں۔ اور سماع سے مراد اس کلام کا سننا ہے جو خوش الحانی سے گایا جائے۔ غنا کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بالمزامیر یعنی آلاتِ موسیقی کے ہمراہ گانا۔ دوسرا بلا مزامیر یعنی بغیر ان آلات کی رفاقت کے گانا۔ موسیقی کا جو اثر انسانی فطرت پر ہوتا ہے وہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اس کے زیر اثر جہاں ایک طرف انسان وجدان کی ارفع منازل تک پہنچتا ہے۔ وہاں دوسری جانب گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں بھی ڈوب سکتا ہے۔ اس لیے سماع کی حرمت یا جواز مختلف مکاتیب فکرِ اسلامیہ میں ایک متنازعہ مسئلہ رہا ہے۔ اور اس میں متعدد علمائے کرام ومشائخ عظام نے اپنی اپنی تصانیف میں اظہار خیال فرمایا ہے۔ جن میں صوفیائے کرام کے آدابِ سماع پر طویل بحث موجود ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ غنا ومزامیر فی نفسہٖ حرام نہیں بلکہ عوارضات محرمہ کی وجہ سے حرام اور ان سے مبّرا ہونے کی صورت میں مباح ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید، پاکیزہ اشعار اور نعتیہ کلام کے سماع کے شائق تھے اور محافل میں آپ پر جذب وشوق اور کیف وسرور کی حالت طاری ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نعتیہ کلام کے سماع کے لئے باقاعدہ محفل کا اہتمام کرتے اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو نعت شریف پڑھنے کا حکم فرماتے۔

''حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت کے لئے منبر بچھواتے جس پر وہ کھڑے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے یا مدافعت کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

Marfat.com

بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے۔ جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے رہیں یا مدافعت کرتے رہیں''۔

(جامع ترمذی، مشکوۃ المصابیح)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا کلام کس قدر عشق انگیز اور وجد آور ہوتا تھا۔ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل دو اشعار سے ہوسکتا ہے۔

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِي

وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدَ النِّسَاءُ

ترجمہ:۔ ''اے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! میری آنکھ نے آج تک آپ سے زیادہ حسین دیکھا، نہ دیکھے گی اور کسی عورت نے آپ سے زیادہ جمیل بچہ پیدا نہیں کیا''۔

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ:۔ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب سے پاک اور مبرا پیدا کیا ہے گویا آپ کو خود آپ کی منشا کے مطابق پیدا کیا گیا ہے''۔

''اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید بھی خوش الحان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سماع فرماتے اور اس سے روحانی کیفیت حاصل فرماتے،،۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرأت فرمائی۔ قرآن پاک سن کر تمام حاضرین پر رقت طاری ہوگئی اس وقت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ رقت کے وقت دعا کو غنیمت جانو۔ (عوارف المعارف)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایام منیٰ میں میرے پاس آئے۔ اس وقت انصار کی دو جوان لڑکیاں

Marfat.com

میرے پاس دف بجا رہی تھیں اور گا رہی تھیں۔ اور حضور سرورِ کائنات ﷺ کپڑا اوڑھے ہوئے لیٹے تھے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لڑکیوں کو دھمکایا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک کھولا اور فرمایا اے ابو بکر رضی اللہ عنہ انہیں چھوڑ دو اور ملامت نہ کرو کیونکہ یہ ایام منیٰ عید کے دن ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ہر قوم کے لئے عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

(بخاری شریف، مسلم شریف)

مسند امام احمد میں روایت ہے کہ حبشی حضور ﷺ کے سامنے دف بجا رہے تھے اور ناچ رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ رسول محمد عبد صالح۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا کہہ رہے ہو انہوں نے عرض کیا محمد عبد صالح ۔ محمد ﷺ نیک بندے ہیں۔ یہ حدیث اس امر پر دلالت کرتی ہے۔ کہ ناچ دیکھنا اور دف بجا کر گانا سننا جائز ہے۔ پس جب کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ناچ دیکھا اور گانا اور دف سنا اور کسی کو اس سے منع نہ فرمایا تو یہ مطلقاً اس کے جواز کی دلیل ہے۔

ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے شور اور بچوں کی آوازیں سنیں۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچ رہی ہے۔ اور بچے اس کے چاروں طرف ہیں۔ آپ نے فرمایا عائشہ یہاں آؤ۔ دیکھو میں حاضر ہوئی اور میں نے اپنی ٹھوڑی آپ کے شانے پر رکھ دی اور سر اور شانے کے درمیان میں سے جھانکنے لگی۔ حضور ﷺ فرماتے رہے کہ ابھی تمہارا جی نہیں بھرا۔ ابھی تمہاری طبیعت سیر نہیں ہوئی ۔ اور میں نہیں نہیں کہنے لگی۔ اتنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ادھر آئے۔

اور لوگ اس رقاصہ کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

Marfat.com

میں شیاطین جن وانس کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمر سے بھاگتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں پھر واپس آ گئی۔ اس مقام پر بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا شیاطین جن وانس عمر سے بھاگتے ہیں تو اس سے ثابت ہوا کہ رقص فعل شیطانی تھا۔ صاحب لمحات فرماتے ہیں۔ اگر وہ فعل شیطانی اور حرام تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں ملاحظہ فرمایا اور کیوں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیکھایا محدثین نے اس حدیث کو حرمت رقص وغنا کے باب میں نہیں لکھا ہے بلکہ مناقب عمر میں بیان کیا ہے۔ اور مقصود صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت ورعب کو بیان کرنا ہے کہ ان سے تو شیطان تک بھی بھاگتے ہیں۔

غور فرمایئے کہ وہ ناچنے والی تو بھاگی ہی نہیں۔ آدمی بھاگ گئے تو کیا وہ سب شیطان تھے بلکہ بھاگنے والوں میں ضرور مسلمان بھی ہوں گے۔ اور اہلِ سنت کے نزدیک یہ مسلم امر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جتنے مسلمان حضور کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان کا خاتمہ ایمان پر ہوا وہ صحابی ہیں۔ اس لئے ان بھاگنے والوں کو بھی شیطان خیال نہیں کر سکتے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ رنگ کی کنیز آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نذر مانی تھی۔ کہ اگر خدا آپ کو صحیح وسالم واپس لائے گا تو میں آپ کے سامنے دف بجا کر گانا سناؤں گی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو نے نذر مانی تھی تو گا اور نذر پوری کر۔ ورنہ نہیں وہ دف بجانے لگی اور گانے لگی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ گاتی رہی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس نے دف کو سرین کے نیچے رکھ دیا اور اس پر بیٹھ گئی

Marfat.com

اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر سے تو شیطان ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا رہا وہ بجاتی رہی۔ ابوبکر آئے وہ بجاتی رہی۔ پھر علی آئے وہ بجاتی رہی۔ پھر عثمان آئے وہ بجاتی رہی۔ اے عمر! جب تم آئے تو اس نے دف رکھ دیا۔ یہ حدیث جامع ترمذی اور ابوداؤد شریف میں روایت کی گئی ہے۔

اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاءِ راشدین کا دف بجا کر گانا سننا ثابت ہوا اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی گانے کی نذر مانے تو یہ نذر صحیح ہے۔

اور اس کی وفا واجب ہے۔ اگر یہ نذر حرام ہوتی تو ہرگز منعقد نہ ہوتی اور نہ اس کی وفا لازم ہوتی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بار مدینہ کے کسی راستہ میں گزر ہوا۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ چند لڑکیاں دف بجا رہی ہیں اور گا رہی ہیں کہ ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہیں ہمارا حال بہت اچھا ہے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہمسائے ہیں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا جانتا ہے میں تم لوگوں کو دوست رکھتا ہوں۔ یہ حدیث ابن ماجہ اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں لکھا ہے۔ کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو عورتوں نے یہ شعر پڑھا۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا یہ شعر پڑھنا دف اور خوش الحانی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک رشتہ دار لڑکی کی شادی ایک

Marfat.com

انصاری سے کر دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو پوچھا کیا اس بچی کو کوئی ہدیہ دیا ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہاں! پھر فرمایا کیا کسی گانے والی کو بلا بھیجا ہے؟ عرض کی نہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے ہاں رواج ہے کہ وہ غزلیں پڑھتے ہیں۔ چنانچہ اگر تم کسی کو بلا لیتی تو وہ کہتا۔ اتینـــاکـــم اتیناکم فحیونا نحییکم (کہ ہم لوگ تمہارے پاس آئے ہیں تو تم ہمیں سلام ودعا کہو ہم تمہیں کہیں گے)۔ (رسالہ قشیریہ، کشف القناع عن وجہ السماع وغیرھم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میرے پاس ایک کنیز تھی جو مجھے کچھ گانا سنا رہی تھی۔ اسی اثناء میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ وہ کنیز بدستور گاتی رہی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے تو وہ کنیز دیکھ کر بھاگ گئی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کس بات پر تبسم فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کنیز کے گانے کا واقعہ بتایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس وقت تک یہاں سے نہیں ہٹوں گا جب تک میں وہ نہ سن لوں جو کچھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سماعت فرمایا۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی کو حکم دیا اس نے وہی گانا سنایا۔ (عوارف المعارف)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کا ختنہ کیا تو قوالوں (گانے والوں) کو بلایا اور راگ سنا اور ان کو پانچ درہم دیئے۔ (کشف القناع عن وجہ السماع بحوالہ بستان العارفین)

اس روایت سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو یہ کہ آپ نے گانا سنا۔ دوسری یہ بات کہ قوالوں کو گانے کی اجرت دینا درست ہے۔ کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جو، ایک جلیل القدر صحابی ہیں ناجائز فعل کے کب مرتکب ہوتے۔

Marfat.com

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک روز راستہ میں تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ آپ نے مزامیر کی آواز سنی اور فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جواب دیا گیا کہ ختنہ کی تقریب ہے۔ آپ نے جواب سن کو خاموشی اختیار فرمائی اور منع نہ فرمایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ گانا اور مزامیر کے ساتھ سننا مطلقاً حرام نہیں ہے۔ اگر حرام ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ضرور منع فرماتے۔

ماوردی حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے حکایت کرتے ہیں۔ کہ ان دونوں نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس عود کے ساتھ گانا سنا اور عبداللہ بن جعفر اپنی لونڈیوں سے تار والے باجے کے ساتھ گانا سنا کرتے تھے۔ اور اس وقت حضرت مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم حیات تھے۔ کسی نے بھی عبداللہ بن جعفر کے اس فعل پر انکار نہیں کیا۔ قاضی محمد بن علی یمنی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر غناء کو جائز سمجھتے تھے۔

حضرت ابوطالب مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شعبہ (جو بڑے محدث تھے) نے منہال کے گھر طنبورہ کے ساتھ گانا سنا۔

ابوالفرج اصفہانی نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بھی گانا مزامیر کے ساتھ سنا ہے۔

حضرت علامہ شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''مدارج النبوت'' جلد اول میں فرماتے ہیں۔ کہ حضرت سعید بن المسیب جو کہ افضل تابعی تھے۔ اور تقویٰ اور پرہیز گاری میں ضرب المثل تھے غناء سنتے اور اس کے سماع سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ اسی طرح حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر اور قاضی شریح رضی اللہ عنہم جلالت شان اور کبر سنی کے باوجود باندیوں سے غناء سنا کرتے تھے۔ اور حضرت سعید بن جبیر جو کہ اعاظم تابعین سے تھے باندیوں سے سنتے تھے

Marfat.com

جوگاتی اور دف بجاتی تھیں۔ اسی طرح عبدالملک بن جریج جو کہ علماء وحفاظ اور فقہا وعباد میں سے تھے۔ جن کی عدالت وجلالت پر اجماع ہے۔ وہ غناء کو سنتے اور قواعد موسیقی سے واقف تھے۔ اور ابراہیم بن سعد وہ شخص تھے جو فقہ اور روایت میں امام عصر تھے۔ وہ طلباء کو حدیث اس وقت تک نہ سناتے جب تک کہ انہیں غناء نہ سنواتے اور انہوں نے ہارون رشید کی محفل میں غناء کی حلت کا فتویٰ دیا۔ ان سے لوگوں نے امام مالک کا احوال دریافت کیا تو فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ یربوع کے قبیلے میں ان کی دعوت تھی۔ اور اس قبیلے کے لوگوں کے پاس بربط وغیرہ ساز تھے۔ جو گاتے اور اس سے کرتب دکھاتے تھے۔ اور امام مالک کے پاس چکور دف تھا جسے بجایا جاتا اور گایا جاتا تھا۔

اکابرین امت نے یہ حکایت نقل کی ہے کہ لوگوں نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے غناء کا مسئلہ پوچھا تو دونوں نے فرمایا غناء نہ کبائر (کبیرہ گناہ) میں سے ہے نہ صغائر (صغیرہ گناہ) میں سے ہے۔

منقول ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ہمسایہ تھا جو ہمیشہ رات کو اٹھ کر گاتا بجاتا تھا۔ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس کے غناء پر کان دھرتے تھے۔ ایک رات اس کی آواز نہ سنی تو اس کے گھر والوں سے پوچھا کیا بات ہے؟ آج رات اس کی آواز نہیں آ رہی تھی۔ بتایا گیا کہ آج رات وہ باہر نکلا تو سپاہیوں نے پکڑ کر جیل میں ڈال دیا اس کے بعد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا عمامہ باندھا اور امیر کے پاس تشریف لے گئے اور اسکے چھڑانے کی سفارش کی۔ امیر نے پوچھا اس کا نام کیا ہے۔ فرمایا عمر ہے اس پر امیر نے عمر نام کے تمام قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص سے فرمایا رات کو تو جو کچھ کرتا ہے کیا کر۔ تو ثابت ہوا کہ

Marfat.com

امام صاحب کا اس کے غناء پر کان رکھنا اور اسے منع نہ فرمانا ان کے نزدیک غنا اور اس کے سماع کے مباح ہونے پر دلالت ہے اور اس کے برعکس حکم کو اس غنا پر محمول کرتے ہیں جو فحش کلامی پر مبنی ہے۔

ایک دن حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے غنا کا مسئلہ بیان کیا گیا تو انہوں نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوسی کے غناء کا قصہ بیان کیا۔

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ اکثر ہارون رشید کی محفل میں ہوتے تھے۔ اور اس کی مجلس میں غنا ہوتا تھا۔ تو آپ سنتے اور اثر پذیر ہوتے تھے۔ (مدارج النبوت جلد اول صفحہ ۵۴۱ وغیرھم)

حضرت شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ابو العباس فرغانی روایت کرتے ہیں کہ میں نے صالح بن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں سماع کو پسند کرتا تھا اور میرے والد ناخوش جانتے تھے۔ تو میں نے ابن حنادہ سے وعدہ لیا کہ ایک رات تم میرے ہاں رہو۔ تو وہ میرے ہاں رہا۔ جب میں نے اطمینان کر لیا کہ میرے والد سو گئے ہیں تو ابن حنادہ نے گانا شروع کیا اتنے میں میں نے چھت پر چلنے کی آواز سنی تو میں نے چھت پر جا کر دیکھا کہ میرے والد چھت پر چادر لپیٹے گانا سن رہے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ٹہل رہے ہیں۔ گویا کہ وجد کی کیفیت میں ہیں۔ اسی قصہ کی مانند عبداللہ بن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے۔ اور یہ دلالت کرتا ہے کہ ان کے نزیک سماع مباح ہے۔ اور اس کے برعکس جو ان کا قول منقول ہے وہ غنائے مذموم پر محمول ہے جو فحش ومنکر پر مبنی ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے قوالی کو اپنے فرزند صالح کے پاس سنا اور انکار نہ کیا۔ اس پر ان کے صاحبزادے نے عرض کیا اے پدر بزرگوار! کیا آپ اس کا انکار نہ فرماتے اور

Marfat.com

مکروہ نہ جانتے تھے۔ آپ نے فرمایا مجھے ایسی خبر دی گئی ہے کہ اس کے ساتھ منکرات کا استعمال کرتے ہیں۔

کشف القناع عن وجہ السماع میں درج ہے کہ شیخ عبدالرحمٰن مسلمی استاد کے ساتھ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے راگ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کچھ اندیشہ نہیں۔ جب تک اس کے ساتھ شراب نہ ہو۔ حضرت ابن عمر کا یہ ارشاد کہ جب اس کے ساتھ شراب نہ ہو راگ درست ہے۔ صاف بتا رہا ہے کہ آپ نے حرمت غناء کو شراب کے ساتھ مقید کیا ہے۔ جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ جلسہ کیا کرتے۔ عورتیں جلسہ میں آ کر گاتیں اور ناچتی تھیں۔ کباب وشراب کا بھی دور چلتا تھا۔ اس قسم کا گانا مزامیر کے ساتھ ہو یا بغیر مزامیر مطقاً حرام ہے۔

استاد ابوالمنصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے مذہب میں سماع کی اباحت (جائز رکھا) ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ مرد، مرد سے یا باندی سے یا بیوی سے یا اس عورت سے جس پر نظر ڈالنا حلال ہے اس کی آواز سے یا تو اپنے گھر میں سنے یا اپنے مخصوص دوستوں کے گھر میں سنے اور سرِ راہ اسے نہ سنے اور کوئی خلاف شرع، منکر، چیز کو سماع میں شامل نہ کرے اور اس کے سبب نماز کے اوقات کو ضائع نہ کرے۔

مدارج النبوت میں اور دیگر کتب ہائے تصوف میں لکھا ہے۔ ابو منصور بغدادی، یونس بن عبدالاعلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ایسی مجلس میں شریک ہونے کے لئے بلایا جس میں ایک شخص گا رہا تھا۔ جب گانا ختم ہوا تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کیا تمہیں پسند آیا میں نے کہا نہیں۔ فرمایا اگر تم ٹھیک کہتے ہو تو تمہاری حس صحیح نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ غنا کو پسند کرنا

Marfat.com

سلامتی حس وطبع کی علامت ہے۔ اور اسے ناپسند کرنا طبیعت کی کجی اور حس کی کمی کا نشان ہے۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ روایتیں جن کے الفاظ غنا کی تغلیط (غلطی کی طرف منسوب کرنا) پر دلالت رکھتے ہیں وہ فحش یا منکر کلام پر محمول ہیں۔ سماع کے حرام ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

الحمدللہ تعالیٰ احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دستور العمل سے ائمہ اربعہ کے قول وفعل اور فقہا کی عبارات سے ثابت ہوا کہ غناء حلال بلکہ مستحب ہے اب بندۂ ناچیز افعال واقوال اولیاء پیش کررہا ہے اس کے بعد آلات موسیقی کے بارے عرض گزار ہوگا۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سماع حق کا فیضان ہے جو دلوں کو حق کی طرف راغب کرتا ہے۔ پس جس نے حقیقی معنوں میں سنا اس نے راہِ حق کو پالیا اور جس نے خواہش نفسی سے سنا وہ بے دین ہوگیا۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''سماع کا ظاہر فتنہ ہے۔ اور باطن عبرت جو اہل اشارہ ہے۔ اور اشارات کو پہچانتا ہے۔ اس کے لئے سماع عبرت حلال ہے ورنہ طلب فتنہ ہے۔ اور مصیبت کا سامنا کرنا یعنی جس کا دل پوری طرح قول حق میں محو نہیں اس کے لئے سماع محفل آفت اور آزمائش ہے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ بھیدوں کے پیدا کرنے کا نام سماع ہے جو دراصل باطن میں پوشیدہ ہیں۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ سماع کی چار قسمیں ہیں۔

حلال، حرام، مکروہ اور مباح

Marfat.com

۱۔ اگر میلانِ طبع بالکل حق کی طرف ہے تو حلال ہے۔

۲۔ اگر دل کا میل بالکل مجاز کی طرف ہے تو حرام ہے۔

۳۔ اگر میلانِ طبیعت مجاز کی طرف بیشتر ہے تو مکروہ ہے۔

۴۔ اگر زیادہ میل حق کی طرف ہے تو مباح ہے۔

(سیر الاولیاء، تاریخ مشائخ چشت)

شیخ العالم فرید الحق والدین رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک دفعہ سماع کی حرمت وحلت میں جو قدیم سے علماء میں اختلاف چلا آتا ہے مذکور ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سبحان اللہ! ایک شخص جل کر خاکستر ہو گیا اور دوسرا ہنوز اختلاف کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔ نیز آپ سے منقول ہے کہ سماع ایک ایسی موزوں اور مناسب آواز ہے جو سننے والوں کے دلوں کو جنبش میں لاتی ہے اور مشتاقوں کے سینوں میں آگ بھڑکاتی ہے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سماع خدا کی رحمت کو لاتا ہے۔ خواجہءِ خواجگان بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سماع کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"نہ انکار میکنم نہ ایں کارمی کنم"

چونکہ سماع کی حرمت آپ کے نزدیک ثابت نہ تھی اس لئے فرمایا میں اس سے انکار نہیں کرتا اگر گانے کو حرام سمجھتے تو ضرور خود انکار فرماتے اور دوسروں کو اس سے روکتے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ سماع سے رقت قلب پیدا ہوتی ہے۔ اور رقت رحمت کو کھینچتی ہے۔ پس جو چیز موجب رحمت ہو وہ کیونکر حرام ہو گی۔

Marfat.com

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سماع وردِ الٰہی ہے جس نے اس کو عشق الٰہی میں سنا وہ حق تک پہنچ گیا۔ اور جس نے اسے نفسانی خواہش کے لئے سنا وہ بے دین ہو گیا۔

میرے پیرو پیشوا قبلہ وکعبہ حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر بے ریا و باصفا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

(۱) اگر سماع (قوالی) کو باوضو ہو کر عشق کو تازہ کرنے کے لئے سنو تو ثواب ہے فائدہ ہے، اور اگر موسیقی اور ساز کا مزہ حاصل کرنے کے لئے سنو تو گناہ ہے۔ غلط ہے بلکہ نقصان ہے کیونکہ اس سے فنا و بقاء کا سبق ملتا ہے۔

(۲) وجد و رقص میں تصور شیخ کو پختہ کرو پھر کامل بنو گے۔

(۳) میری تو غذا ہی قوالی ہے اور یہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی عطا ہے۔

کسی شخص نے ابوالحسن بن سالم رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ سماع کا انکار کس طرح کرتے ہیں۔ جب کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ اسے سنا کرتے تھے۔ تو آپ نے جواب دیا کہ میں سماع کا انکار کس طرح کر سکتا ہوں جب کہ اسے اس شخص نے جائز رکھا ہے اور سنا ہے جو مجھ سے بہت بہتر ہے۔ (عوارف المعارف)

حضرت ابوذرعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے مشائخ کے واسطوں سے محمد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول سنا ہے کہ سماع کا سامع حجاب اور تجلی (مشاہدہ) کے بین بین ہوتا ہے۔ حجاب سے اس کے اندر سوز پیدا ہوتا ہے اور تجلی سے مزید نور پیدا ہوتا ہے۔

شیخ ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے جد محترم سے سنا

Marfat.com

کہ وہ فرماتے تھے کہ مستمع (صاحب سماع) کو چاہیے کہ وہ دل (کے کانوں) سے سنئے۔ اور نفس اس کا مردہ ہو۔

حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر سماع سنتے تھے اور مجالس سماع منعقد کرتے تھے۔ مجلس سماع کی ابتداء تلاوت قرآن سے کرتے تھے۔ اور آخر میں بھی قرآن پڑھتے تھے۔ ایک دن آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آپ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سماع کی کس چیز سے آپ کو انکار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماانکرہ بشیء مجھے اس کی چیز سے انکار نہیں ہے۔ لیکن اہل سماع سے کہہ دو کہ مجلس سماع کا آغاز قرآن سے کیا کریں۔ اس روز سے آپ ہمیشہ اسی پر عمل کرتے۔ (اقتباس الانوار)

حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ سماع میں بہت غلو فرماتے تھے۔ اور ہر وقت سماع میں مشغول رہتے تھے۔ حالت سماع میں جس شخص پر آپ کی نظر پڑتی صاحب کرامت ہوجاتا تھا اور جو کافر آپ کی خدمت میں آتا تھا مسلمان ہوجاتا تھا۔ جس مریض پر آپ کی نگاہ پڑتی اسی وقت تندرست ہوجاتا تھا۔ حالت سماع میں نور ساطع (چمکنے والا) آپ کی جبیں مبارک سے اس قدر ظاہر ہوتا تھا کہ اسکی روشنی آسمان تک پہنچ جاتی تھی۔ (اقتباس الانوار)

حضرت خواجہ خواجگان قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ مجلس سماع میں تشریف فرما تھے کہ قوال نے جب غزل شروع کی اور اس مضمون پر پہنچا۔

کشتگانِ خنجر تسلیم را ہر زماں ازغیب جانے دیگراست
عاشقانِ خواجگانِ چیشت را ازسر قدم تاسر نشانے دیگراست

تو خواجہ صاحب کے دل میں عشق الٰہی کی آگ بھڑک اٹھی کیفیت خاص کے ساتھ آپ کی روح مبارک اپنے مطلوب حقیقی سے جاملی۔ کثرت سے ایسی

Marfat.com

مثالیں ملیں گی کہ حالت سماع میں عاشقانِ الٰہی کے دلوں میں جو عشق ومحبت دبی ہوتی ہے بھڑک اٹھتی ہے وہ اپنی جان دے دیتے ہیں۔ اقتباس الانوار میں میر سید محمد جعفر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب بحر المعانی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز معین الحق والدین معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے باطنی طور پر سماع بالمزامیر کی اجازت حاصل کی تھی۔ کیونکہ اہلِ ہند بہ لحاظِ طبع وتہذیب اس کی طرف راغب تھے۔ چنانچہ ان کے سامنے اسلام کی پیش کش انہی کے انداز میں کرنے سے بہت سرعت سے کامیابی ہوئی۔

برادران اسلام! ان تمام اقوال وافعال سے ثابت ہوا کہ محفل سماع کا اہتمام کرنا جائز اور مبارک عمل ہے۔ میرے شیخ کامل فرماتے ہیں کہ محفل میں نہایت ادب کے ساتھ بیٹھا جائے کیونکہ یہ اکابرین اولیاء وصوفیاء کا محبوب عمل ہے۔

حضرت خواجہ ابوسعید ابوالخیر فرماتے ہیں کہ درویش بوقت سماع جب وجد میں آ کر ہاتھ مارتا ہے تو جو شہوت ہاتھ میں ہوتی ہے نکل جاتی ہے۔ اور جب زمین پر پاؤں مارتا ہے تو جو شہوت دل میں ہوتی ہے باہر ہو جاتی ہے۔

حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے ایک شعر کسی سے سنا تو ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر اس قدر مارا کہ انگلیوں سے خون کے قطرے ٹپکنے لگے۔

غرض یہ کہ اہلِ سماع اپنی کیفیت میں ایک دوسرے سے متفاوت (متضاد) ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جن کو حالت سماع میں خوف واندوہ شوق غالب ہوتا ہے تو ان کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ آہ وبکا کرتے ہیں۔ نعرے لگاتے ہیں کپڑے پھاڑتے ہیں۔ دیوانہ وار مضطرب ہوتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں کہ ان پر خوشی اور فرحت اور امید غالب ہوتی ہے وہ حالت سماع میں خوش ہوتے ہیں

Marfat.com

رقص کرتے ہیں تالیاں بجاتے ہیں۔

وجد کی تعریف میں صوفیہ اور حکماء کی مختلف آراء وارشادات ہیں۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ حق کی طرف سے وارد ہے۔ جو قلوب کو حق کی طرف کھینچتا ہے اور بعض صوفیہ نے ہر اس کیفیت کو جو سماع میں پیدا ہو وجد کا نام دیا ہے۔ عمر بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبارت کیفیت کو بیان ہی نہیں کرسکتی۔ اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ کا ایک راز ہے۔ بعض حکماء کا قول ہے کہ فکر جس طرح علم کو معلوم کی طرف کھینچتی ہے۔ اسی طرح نغمہ قلب کو عالم روحانی کی طرف کھینچتا ہے۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وجد اس حالت کو کہتے ہیں جو سماع سے پیدا ہوتی ہے اور سننے والا اس کو اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ شیخ العالم حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ سماع میں بے ہوشی کا سبب کیا ہے۔ فرمایا کہ یہ روز میثاق اس بے ہوشی کا اثر ہے اور نشان معرفت ہے۔ جس نے روز میثاق ندائے الست بربکم کی لذت اٹھائی تھی۔ اس عالم میں بھی نغمے کی آواز سے اس کو یاد کر کے مست اور وصال ومشاہدہ محبوب حقیقی کو ذوق وشوق سے مضطرب ہو جاتا ہے۔ اور جس نے اس عالم میں لذت نہیں اٹھائی تھی وہ اس عالم میں بھی بے بہرہ ہے۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ وغیرھم نے لکھا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم، حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم اور اولیاء میں سے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر خواجگان چیشت وغیرھم پر ایسے حالات طاری ہوئے ہیں۔ اور ان کا سماع ووجد ثابت

Marfat.com

ہے۔ جو لوگ اہلِ وجد پر اعتراض کرتے ہیں ان کا ہنسنا ایسا ہے جیسا جہلا کا اہل علم پر اور اہل عقل کا اہلِ عشق پر۔ اس لئے کہ ان میں وہ جذبات کا لعدم ہیں اور وہ اس لذت سے ناواقف اور معذور ہیں۔

مسند امام احمد میں حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم سے روایت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور جعفر اور زید حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر سے فرمایا کہ تو سیرت اور صورت میں ہمارے مشابہ ہے۔ وہ اسی خوشی میں (خجل) رقص کرنے لگے۔ اور زید سے فرمایا کہ تو میرا بھائی اور مدد گار ہے تو وہ بھی خوشی کے مارے (خجل) ناچنے لگے۔ اور مجھ سے فرمایا کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اس پر میں نے بھی خجل کیا اور خجل ایک خاص ناچ ہے۔ اس روایت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا رقص کرنا ثابت ہوتا ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اپنا بہت وقت گانا سننے میں صرف کرتے ہیں۔ تو انہوں نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا اٹھو ان کے پاس چلو۔ اس لئے کہ ان کی بزرگی پر ان کی ہوائے نفسانی غالب ہوگئی ہے۔ دونوں رات کو ان کے پاس آئے۔ عبداللہ نے گانے والیوں کو سکوت کا حکم دیا اور ان کو بلا لیا۔ جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تو کہا کہ اے عبداللہ ان کو گانے کا حکم دو۔ وہ گانے لگیں اور حضرت معاویہ تخت پر بیٹھے ہوئے سر اور پاؤں ہلانے لگے۔ اس پر عمرو بن العاص بولے تم ان کو روکنے آئے تھے اب وہ تم سے بہتر حالت میں ہیں۔ وہ بولے کہ چپ ہو جا اے عمرو کریم آدمی طرب کرنے والا ہوتا ہے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بڑے صحابیوں میں سے تھے۔ اور کاتب وحی رسول اللہ اور

Marfat.com

صحابہ کی پیروی حصول ہدایت کا سبب ہے۔ جیسا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب ستاروں کے مثل ہیں۔ جس کی پیروی کرو گے ہدایت حاصل کرو گے۔

حضرت ابوالنجیب ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے سکینہ کا استقبال رقص کر کے فرمایا۔ آپ کی بیوی نے کہا کہ آپ نبی ہو کر رقص فرماتے ہیں۔ آپ نے کہا تو میرے دل پر حکومت کرتی ہے جا تجھ کو طلاق ہے۔ سکینہ ایک چیز تھی۔ جس کے دوسرا اور دو بازو تھے۔ اور اس کا چہرہ انسان کی طرح تھا۔ منکرین چونکہ عشق و محبت کی راہ سے نابلد ہیں۔ اس لئے ان کا انکار ہو جائے تعجب نہیں۔

حضرت مخدوم الملک شرف الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا۔ جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشارت ہو کہ آپ کی امت کے فقراء اغنیاء سے پانچ سو برس پہلے بہشت میں جائیں گے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بشارت کو سن کر خوش ہوئے اور فرمایا کہ کوئی آدمی ایسا ہے جو شعر پڑھے ایک بدوی نے کہا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو بلاؤ۔ اسی وقت اس نے یہ اشعار پڑھے۔

لقد لسعت حبة الهوى كبدى　　فلا طبيب لها ولا راقى

الا الحبيب الذى شغفت به　　فعنده رقيتى وترياقى

ترجمہ:۔ محبت کے سانپ نے میرے قلب و جگر کو ڈس لیا ہے نہ اس کا کوئی معالج ہے اور نہ جھاڑ پھونک کرنے والا ہے۔ مگر وہاں ہمارا محبوب جس کے

Marfat.com

ساتھ مجھے عشق ہے وہ البتہ اس کے دوا اور جھاڑ پھونک جانتا ہے۔

پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وجد فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وجد کیا۔ یہاں تک کہ چادر مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش اطہر سے گر پڑی۔ جب سکون ہوا اور سب لوگ اپنی جگہ پر آ گئے تو معاویہ بن ابی سفیان نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کھیل کیا اچھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاویہ دور ہو وہ کریم نہیں جو دوست کے ذکر سننے سے جنبش میں نہ آ جاوے۔ بعدہٗ ردائے مبارک چار سو ٹکڑے ہو کر حاضرین میں تقسیم ہوئی۔

اے برادر پروقار! صاحبانِ حال ووجد کو برا بھلا نہ کہا جائے اور نہ ہی ان کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کئے جائیں۔ اور یہ کہنا بھی غلط ہے کہ آج کل کے درویش تکلف اور بناوٹ سے وجد کرتے ہیں۔ قدیم سے سنت مشائخ عظام ہے کہ صاحبِ حال کی تعظیم وتکریم کو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی فرمایا ہے۔ جو بیٹھا رہے وہ شقی ہے غیرت اولیاء سے شامت عظیم میں گرفتار ہوگا۔

بعض لوگوں کا اکثر یہ سوال رہتا ہے کہ جو قوالی آج کے دور میں عام ہے یہ غلط ہے لہٰذا قوالی سننا ہی ناجائز فعل ہے۔

تو دوستو! بندۂ ناچیز آپ سے عرض گزار ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے قیامت تک ایک جماعت حق پر قائم رہے گی اس لئے سب مسلمانوں کو برا سمجھ کر یہ خیال کر لینا کہ کوئی بھی سماع اور وجد کے قابل نہیں ہے یہ غلط ہے۔ دیکھو ہزارہا مساجد ایسی ہیں جہاں دہشت گردی کے تحت مسلمانوں کا خون بہایا جاتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ مسجد میں نماز ادا

Marfat.com

کرنا ہی چھوڑ دیا جائے اور مساجد کو بند کر دیا جائے۔ بلکہ اس کا حل یہ ہے کہ اس قبیح جرم کو ختم کیا جائے۔ اس طرح قوالی کا مسئلہ بھی ہے کہ لوگوں کو چاہیے کہ قوالی صوفیائے کرام کی بتائے ہوئے طریقہ کار کے مطابق اصول وضوابط کی پابندی کرتے ہوئے سنی جائے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ آج کل جو ساز بجائے جاتے ہیں یہ حرام ہیں تو ان سے گزارش ہے۔

جو آلات آج کل سماع میں مروج ہیں ان میں ایک ڈھولک ہے۔ جو مجموعہ دو دفوں کا ہے جس کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا سنا ہے اور وہ ایک مباح ہے حرام ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ دوسرا سہ تار (ستار) ہے جو غالباً عود کے مشابہ ہے جس کو حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ جو بھتیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تھے۔ وہ اس کو سنا کرتے تھے۔ پس وہ بھی حرام نہیں ہوسکتا۔ تیسرا طبلہ ہے جو عین طبل ہے اور ہمیشہ غازیوں کے ہمراہ رہا کرتا تھا۔ وہ بھی حرام نہیں رہا۔

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ڈھول طبلہ اور ہر باجہ جائز ہے۔ سوائے ان باجوں کے جن کے شرابی عادی ہوں۔ اور وہ ناجائز ہیں اور مزمار عراقی، عود، چنگ، رباب، بربط وغیرہ ہیں۔ یہ اس لئے ناجائز نہیں کہ ان میں لذت ہے۔ اگر یہ ہوتا تو ہر وہ شے ناجائز ہوتی جس میں لذت ہو۔ بلکہ ان باجوں کو اگر کوئی اس طرح بجائے کہ لذت حاصل نہ ہو تو بھی ناجائز ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جب شراب حرام کی گئی تو اسکی عادت جو لوگوں کو پڑی ہوئی تھی اس بات کی مقتضی ہوئی کہ لوگوں سے اس کو چھڑانے میں مبالغہ کیا جائے۔ شروع میں اس مبالغہ کی انتہا یہاں تک ہوئی کہ جو برتن شراب کے لئے مخصوص تھے توڑ دیئے

Marfat.com

گئے۔ اور مزفت، مجتتم، نقیر (شراب کے مخصوص برتنوں)

میں نبیذ بنانے کی بھی ممانعت کر دی گئی۔ اور ہر وہ چیز حرام کر دی گئی جو شرابیوں کا شعار تھی۔ مثلا اوتار، بربط، مزمار عراقی وغیرہ اور ان کی حرمت شراب کے تابع ہونے کے سبب سے تھی۔ جیسے کہ اجنبی عورت کیساتھ اکیلا ہونا ممنوع ہے اس لئے کہ اس میں جماع کا خوف ہے۔

قارئین مکرم! امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چند باجے مثلاً چنگ، رباب، بربط کے ناجائز ہونے کی یہ وجہ تحریر فرمائی کہ ان سے شراب کی محفلیں یاد آتی تھیں۔ اس لئے حرام کر دیئے گئے تھے۔ اس وقت یہ سوال ہوسکتا ہے کہ آج کل اگر ان باجوں سے شراب کی محفلیں یاد نہ آئیں تو ان کے ناجائز ہونے کا کوئی سبب نہیں دوسرے یہ کہ جس وقت مزامیر واتار شراب کی وجہ سے ناجائز اور حرام کئے گئے تھے اسی وقت اور اسی روز سے شراب کے برتن بھی حرام کئے گئے تھے۔ اور جب سبب حرمت موجود نہ ہونے کے سبب سے ان برتنوں میں حرج نہیں بلکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہی کھانا پینا جائز ہوگیا تھا۔ تو کوئی وجہ نہیں مزامیر ناجائز رہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''پس اچھی اور لے دار اور موزوں ہونے کی وجہ سے آوازوں کا سننا جائز ہے اور حرام ہونا محال ہے'' کوئی نہیں کہتا کہ بلبل قمری طیور کی آوازیں سننا حرام ہے۔ جب جانوروں کی آوازیں سننا جائز ہے تو ایسی آواز کا سننا کسی طرح ناجائز اور حرام ہوسکتا ہے۔ جس سے معانی لطیف اور صحیح سمجھ میں آتے ہیں''۔

اچھی آوازیں اپنے مخارج کے اعتبار سے تین ہیں۔ (۱) انسان کی آواز (۲) جانوروں کی آواز پر پرندوں کے چہچہے (۳) وہ آواز جو بے جان چیزوں سے

Marfat.com

آدمی کے اختیار سے نکلتی ہے۔ یہ آوازیں ایسی ہیں کہ اچھی ہونے کے علاوہ عموماً اتار چڑھاؤ سے موزوں ہیں۔ اسی لئے ان کوسننا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ محسوسات اور مرکبات میں تمام آوازوں کی اصل جانداروں کے گلے ہیں تمام باجے گلوں کی آواز پر بنائے گئے ہیں۔ ظاہر ہے جو باجہ گلے سے زیادہ مشابہ ہوتا ہے وہی زیادہ مکمل سمجھا جاتا ہے۔

عبد فقیر اس بحث کو مکمل کرتا ہے۔ مختصر نکتہ عرض کر دیا ہے۔ جو کہ اہل ذوق وعشق کے لئے موثر ترین ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھیں جیسے زرخیز زمین میں بیج بونے کے بعد بروقت بارش ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اب میں چاہتا ہوں کے تھوڑے سے آداب سماع بھی عرض کر دیئے جائیں جو کہ میں بالخصوص اپنے پیر بھائیوں کے لئے پیش کر رہا ہوں کیونکہ طریقت میں آداب کی پابندی پر بہت زور دیا گیا ہے۔

آداب سماع:

بزرگان چیشت اہل بہشت کا ارشاد عالی شان ہے۔ کہ سماع زمان، مکان واخوان کے ساتھ ہو۔ زمان سے مراد یہ ہے کہ جن اوقات میں سماعؑ سنا جائے ان میں کوئی طبعی یا شرعی حاجت نہ ہو۔ مکان سے مراد یہ ہے کہ شارع نہ ہو عام نہ ہو بلکہ پرسکون مقام ہو اور اخوان سے مراد یہ ہے کہ اپنے ہم مذاق وہم صحبت وہم اعتقاد آدمی ہوں۔

سماع سننے والے اور سنانے والے باوضو ہوں۔ ننگے سر نہ ہوں۔ لباس پاک وصاف ہوں۔ صاحب مسند (شیخ) کے دونوں طرف لوگ بیٹھیں اور شیخ کے

Marfat.com

سامنے قوال بیٹھیں۔ محفل کی ابتداء تلاوتِ کلام پاک سے کی جائے۔ کلام کی ترتیب ہو یعنی اول حمد ونعت محفل میں تکیہ کی ٹیک اور پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھا جائے۔ سامعین وحاضرین نظر اپنے شیخ پر رکھیں۔ قوالوں کی نظر بھی سامنے صاحب مسند پہ ہو۔ قوال کا کلام پوری توجہ کے ساتھ سنا جائے۔ سماع کو کھیل تماشہ نہ بنایا جائے۔ کلام کو اپنے اوپر وارد کرے۔ اگر حاضرین میں کوئی وجد کی وجہ سے کھڑا ہو تو اس کی موافقت میں کھڑے ہونا چاہیے۔ اگر دیر سے محفل میں آئیں تو جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جانا چاہیے۔ قوال اور حاضرین برابر بیٹھیں قوالوں کے لئے بلند اسٹیج نہ بنایا جائے۔ کلام عارفانہ اور عاشقانہ پڑھے جائیں۔

Marfat.com

باب دوئم

شیخ الاکمل حضرت قبلہ عالم شہنشاہِ

ساھو چک شریف کے پیرانِ عظام

(۱) امیر ملت حضرت الحاج حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

(۲) حضرت الحاج خواجہ مولوی محمد حفیظ اللہ رحمۃ اللہ علیہ بڑیلہ شریف

(۳) حضرت الحاج خواجہ صوفی نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نقیب آباد شریف

(۴) سلطان الفقراء حضرت سخی بابا رحمت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ شریف

بندۂ ناچیر مؤثر ترین سمجھتا ہے کہ اُن اولیائے کاملین کے حالات و واقعات بھی مختصراً اس مجموعہ حقیقت میں تحریر کئے جائیں جن سے ہمارے پیرو مرشد رحمۃ اللہ علیہ کو اسناد خلافت و شجرۂ ہائے طریقت عطا ہوئے اور جن کے اتصال سے فیضِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم و فیوضاتِ سلاسلِ اربعہ بالخصوص فیضانِ غوث الاعظم حاصل ہوئے۔

Marfat.com

ابوالعرب امیر ملت حضرت الحاج الحافظ

پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ محدث علی پوری:

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۳۰ء تا ۱۸۴۰ء کے درمیانی عرصہ میں حضرت سید کریم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شجرہ نسب ۳۸ واسطوں سے رسول اکرم نور مجسم احمد مختار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اس طرح آپ نجیب الطرفین ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد سب کے سب مومن و متقی صالح و برگزیدہ حیثیت کے حامل تھے۔ آپ کا اسم گرامی سید جماعت علی رکھا گیا۔ لیکن آپ کو سنوسی ہند، ابو العرب، اور امیر ملت جیسے مشہور القابات سے ہی زیادہ پکارا جاتا ہے۔ آپ کو آپ کے والد گرامی نے چار سال چار ماہ چار دن کی عمر مبارک میں ابتدائی تعلیم کے لئے مسجد میں بھیج دیا۔ اور آپ نے سب سے پہلے حضرت حافظ شہاب الدین صاحب سے قرآن مجید حفظ کیا۔ اس کے بعد آپ نے لاہور، سہارنپور، کانپور، لکھنؤ اور گنج مراد آباد جیسے دور دراز مقامات پر جا کر تحصیل علم فرمائی اور مشکلات سفر کو سہل جانا اور یہ تمام سفر پیدل یا گھوڑے پر کئے۔

ایک دفعہ امرتسر سے ایک پٹھان آیا اور اس نے کہا میرے ساتھ چلیئے۔ آج ایک مجہتد کے ساتھ آپ کا مناظرہ ہے۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ جب وہاں پہنچے تو مجہتد نے سوال کیا۔ آپ نے کتنے علوم حاصل کئے ہیں۔ آپ نے جواب دیا ستائیس۔ وہ حیران ہوکر کہنے لگا۔ علوم کی تعداد تو اتنی نہیں ہے آپ گن کر بتایئے۔ آپ نے گن کر بتادیئے۔ تو وہ بولا کہ آپ نے علم صلات بتایا ہے میں نہیں جانتا یہ کیا ہے تشریح کیجئے۔ آپ نے جواب دیا۔ نَظَرَ فِیْہِ نَظَرَ عَلَیْہِ،

Marfat.com

نَظَرَ مِنْہُ، دیکھو نَظَرَ کا صلہ تبدیل ہوجانے سے معنی یکسر بدل جاتے ہیں۔
فِیْہِ کی وجہ سے نَظَرَ کے معنی غور کرنا ہوتے۔ عَلَیْہِ کی وجہ سے نَظَرَ کے معنی سبقت کرنا مِنْہُ کی وجہ سے نَظَرَ کے معنی ناراض ہوجانا۔

اس پر وہ مجتہد خاموش ہوگیا۔ اور آپ وہ مناظرہ جیت گئے۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کو مع اسناد کے دس ہزار احادیث زبانی یاد تھیں۔ آپ فرماتے جس کا دل چاہے میرا امتحان کرلے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عقد مبارک آپ کے ماموں سید توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر سیدہ امیر بیگم سے ہوا۔ اور ان کے بطن مبارک سے حضرت کے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی متولد ہوئے۔

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد (جو کے کامل ولی اللہ تھے) سے طریقت میں وافر حصہ حاصل کیا۔ لیکن آپ نے بیعت شہباز ولایت، قطب زماں حضرت بابا فقیر محمد چوراہی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر کی۔ اور خلافت واجازت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حاصل کی۔ بعدہ تمام خاندان ہائے قادریہ، چشتیہ، اویسیہ، رسولیہ کی بھی اجازت عطا کی گئی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیرومرشد کے ارشاد عالی شان کے مطابق ساری عمر تبلیغ دین اور ترویج سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں صرف کی۔ آپ کے مریدین پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔

بڑے علماء فضلاء اور نواب زادوں نے اپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ مغربی تعلیم حاصل کرنے والوں میں سے بھی لاتعداد آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے۔ جن میں پروفیسر، ڈاکٹر، وکیل، بریسٹر اور اعلیٰ افیسر شامل ہیں۔ آپ کا شجرہ طریقت ۳۳ واسطوں سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچتا ہے۔

Marfat.com

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ طریقت بابا فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کا جس قدر احترام فرماتے کہ اسکی بہت کم مثال ملتی ہے۔ جب چورہ شریف حاضری دیتے تو اسٹیشن سے چورہ شریف تک پیدل ننگے پاؤں حاضر ہوتے اور واپس بھی ایسی حالت میں آتے۔ صاحبزادگان اور خدام پیر خانہ کا بے حد احترام کرتے اور بہت زیادہ ان کی مالی خدمت بھی بجالاتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار حج کئے کسی کو بھی ان کی تعداد معلوم نہیں صرف اتنا علم ہے کہ آپ نے سب سے پہلا حج ۱۳۱۰ ھجری میں کیا تھا۔ جب حضور والا حج کے لئے تشریف لے جاتے تو پہلے مدینہ منورہ حاضر ہوتے۔ اور دل کھول کر خرچ کرتے۔ اور آپ کا چہرہ مبارک ہشاش بشاش نظر آنے لگتا۔

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ تبلیغ وارشاد کے لئے برصغیر کے دور دراز علاقوں میں تشریف لے جاتے۔ ضرورت کے مطابق کم یا زیادہ قیام فرماتے اور آپ نے تمام مخلوق کو خدا کا پیغام سنایا ہزاروں کی تعداد میں لوگ آپ کے جلسوں میں حاضر ہوتے اور ہدایت پاتے۔ قیام گاہ پر ہر وقت زائرین ومعتقدین کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ آپ ہر شخص کے ساتھ بہ اخلاق پیش آتے۔ اس کا حال معلوم کرتے اور مناسب پندونصائح سے نوازتے۔

پنجاب، سرحد، بہاول پور، سندھ، کراچی، یوپی، سی پی، مدراس، بمبئی، میسور، دکن، حیدرآباد، دہلی، بنگال، آسام، اور دور دراز علاقوں میں آپ نے بار بار تبلیغی دورے فرمائے۔ یاغستان، افغانستان، سعودی عرب وغیرہ اور برصغیر کی مسلم اور ہندو ریاستوں میں بھی آپ تشریف لے گئے۔ اور ہر جگہ لوگوں کو اسلام سے روشناس کیا۔ ان کے ایمان کو بچایا۔ دین وشریعت کا پابند بنایا۔ غیر مسلموں کو زیور ایمان سے مالا مال کیا۔ اور صراط مستقیم پر چلنا سکھایا۔

Marfat.com

ردمرزائیت:

جب مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیاتو مسلمان بے حد مضطرب ہوئے۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے ابتداء سے کمال سرگرمی کے ساتھ مرزا کی مخالفت اور تکذیب شروع کردی۔ جہاں اس کے آنے کی اطلاع ملتی آپ پہلے وہاں جاکر لوگوں کو وعظ ونصیحت کرتے اور اس کا جھوٹ ثابت کردیتے۔ آخر کار ۲۵، ۲۶ مئی کی درمیانی رات کوحضور نے اعلان فرمایا کہ ''میں مرزا کو چوبیس گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں کہ وہ آکر میرے ساتھ مباہلہ کرے،، پھر سب لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ''میں آپ سب کے روبرو اعلان کرتا ہوں کہ خدا کے فضل وکرم سے وہ میرے مقابلے کو نہیں آئے گا۔ کیونکہ میرا نبی سچا ہے۔ اور میں صدق دل سے اس سچے نبی کا غلام ہوں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اس جھوٹے نبی سے ہمیں نجات عطا فرمائے گا،، جس رات حضرت نے جلسے میں پیشن گوئی فرمائی تھی۔ اسی رات تھوڑی دیر بعد مرزا کو ہیضہ ہوا۔ نصف شب گزرنے تک مرض نے شدت اختیار کرلی۔ کہتے ہیں کہ منہ سے بھی قے میں نجاست برآمد ہوتی تھی۔ آخر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کی صبح مرزا فوت ہوگیا۔

۱۹۰۱ء میں آپ نے ''انجمن خدام الصوفیہ،، قائم کی جس کے مقاصد کی تشریح یوں کی گئی۔

(۱)۔ اتحاد جمیع سلاسل تصوف (۲)۔ اشاعت اسلام وتصوف

(۳)۔ تردید الزامات خلاف اسلام وتصوف (۴)۔ تردید مذاہب باطلہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں مختلف رسائل بھی شائع ہوتے رہے مثلاً ''رسالہ

Marfat.com

انوار الصوفیہ،، ”رسالہ مبلغ،، ”رسالہ لمعات الصوفیہ،، ”رسالہ الجماعت،، وغیرہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۱۶ء میں علی پور سیداں شریف میں مدرسہ نقشبندیہ قائم کیا۔ اور ایک عظیم الشان کتب خانہ تیار کروایا۔ جس میں عربی فارسی اور اردو کی ہر علم اور فن کی کتابیں رکھی گئیں اس کے علاوہ آپ نے مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ، ملہسور، قصور، فیصل آباد، سانگلہ ہل، گجرات اور ملک کے بے شمار شہروں میں مدارس قائم کئے۔ اور بے شمار شہروں میں مسجدیں بھی تعمیر کروائیں۔

تحریک قیام پاکستان:

۱۹۴۰ء میں قرارداد لاہور پاس ہوئی تو آپ نے اسکی زبردست حمایت کی۔ اور پاکستان کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے سرگرم مبلغ کی حیثیت سے مسلمان پاک وہند کو بیدار کیا۔ آپ مسلم لیگ کے زبردست حامی تھے۔ اور قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت کے لئے کام کرتے رہے۔ آپ نے اپنے مریدین سے کہہ رکھا تھا کہ میں اس شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھاؤں گا جس نے تحریک پاکستان میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ نہ لیا ہو۔

آپ نے تحریک قیام پاکستان کی تائید وحمایت کے لئے سارے برصغیر کے دورے فرمائے۔

آپ جہاں تشریف لے جاتے وہاں اپنے طور پر جلسے منعقد فرماتے اور ان کے تمام اخراجات کا بوجھ بھی خود ہی برداشت فرماتے تھے۔ مسلم لیگ کے کارکن اور نیشنل گارڈ کے رضا کار دوڑ دوڑ کر حضور کے اتباع اور جلسے کی کامیابی کے لئے سرگرم عمل ہوجاتے۔ چنانچہ آپ کے منعقد کردہ جلسوں کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی اور مسلم لیگ کو مستحکم ومنظّم بنانے کا کام کم سے کم وقت میں

Marfat.com

انجام پایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کو دو جھنڈے عطا کئے ایک سبز دوسرا سیاہ۔ اور کثیر نقد رقم بھی عطا فرمائی۔ اور پاکستان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔

حضرت قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قیام پاکستان سے کئی سال قبل لاہور کے ایک جلسہ عام میں کئی لاکھ کے مجمع عام میں کہا تھا۔ ''میرا ایمان ہے کہ پاکستان ضرور بنے گا۔ کیونکہ امیر ملت مجھ سے فرما چکے ہیں۔ کہ پاکستان ضرور بنے گا۔ اور مجھے یقین واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی زبان مبارک کو ضرور سچا کریں گے''۔

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کا فیض و ارشاد انسانوں کے علاوہ جنات کے لئے بھی عام تھا۔ چنانچہ آپ نے بُرے اور سرکش جنوں کو راہ راست دکھائی۔ مشرف باسلام کیا۔ اور نماز روزے اور احکام شرعیہ کا پابند بنایا۔

بلاشبہ آپ ایک فرد نہیں بلکہ ایک تحریک تھے کہ جنہوں نے لاکھوں بندگان خدا کو راہ نوردی سے سرفراز فرمایا۔ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک کا حق ادا کردیا۔

بالآخر آپ کا وصال مبارک ۲۶، ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ بمطابق ۳۰، ۳۱-اگست ۱۹۵۱ء بروز جمعرات و جمعہ کی درمیانی شب گیارہ بجے ہوا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ○

اللہ تعالیٰ آپ کا صدقہ ہمیں صراط مستقیم پر گامزن رکھے۔

حضرت الحاج خواجہ حکیم مولوی حفیظ اللہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت خواجہ محمد حفیظ اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۹ اپریل ۱۹۰۱ء بمطابق ۱۹ ذوالحج ۱۳۱۸ھ بروز منگل کو حضرت علامہ محبّ النبی عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر بڑیلہ شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کے گھر والوں نے آپ کا اسم گرامی محمد حفیظ اللہ رکھا۔

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ڈیڑھ سال کے عرصہ میں قرآن مجید فن قرأت وتجوید کے ساتھ پڑھ لیا۔ آپ نے گورنمنٹ مڈل سکول ہمسیر پور سدھڑ ہائی سکول دیپالپور۔ اسلامیہ ہائی سکول لاہور سے تعلیم مکمل کر کے دینی تعلیم کے لئے خیر المدارس ملتان میں داخلہ لیا وہاں سے علوم دینیہ۔ فارسی۔ مثنوی مولانا روم وغیرہم مکمل کر کے پھر جامعہ نظامیہ صابریہ دہلی سے تحصیل علم مکمل فرمائی۔ طبیہ کالج دہلی سے حکیم حاذق کی سند حاصل کی۔

تمام علوم دینیہ کی فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ بڑیلہ شریف واپس تشریف لے آئے۔ وہاں آپ کے والد گرامی جو کہ سلسلہ چشتیہ قادریہ کے عظیم ولی کامل اور صاحب فیض بزرگ تھے ان کے ساتھ مخلوق خدا کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ اور ساتھ ساتھ آپ نے جلالپور جٹاں میں ایک مطب قائم کیا اور ساتھ مشن ہائی سکول جلالپور جٹاں میں بحیثیت ٹیچر تعلیم دینے لگے۔

آپ نے بیعت حضرت خواجہ سخی بابو غلام سرور قریشی قادری طرطوی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر کی۔ آپ نے دیگر اکابر اولیاء اللہ سے بھی فیض معرفت حاصل کیا۔

خدمت دین وملت کے اہم فریضہ کی جو بنیاد آپ کے والد گرامی نے رکھی تھی۔ فراغت تحصیل علوم کے بعد مسند ارشاد کی ذمہ داری سنبھالنے پر آپ اسکی تعمیر وترقی میں مصروف ہو گئے۔ اور مسلمانوں کے اندر صحیح اسلامی تعلیم اجاگر کرنے اور ان کے اندر اتحاد واستحکام پیدا کرنے اور ان کے دلوں میں اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لئے آپ نے نہایت قابل قدر خدمات انجام دیں۔ اور اپنی تمام عمر اسلامی اقدار کی حفاظت اور توسیع وترویج میں مصروف رہے۔ آپ ایک صاحب حال ولی اللہ تھے۔ اور ہر ایک لمحہ ایک نئی کیفیت میں مستغرق رہتے

Marfat.com

تھے۔آپ کی پہلی شادی آپ کے خالو چوہدری محمد دین صاحب کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔لیکن وہ جلد ہی انتقال فرما گئیں۔ پھر دوبارہ آپ کے ماموں چوہدری چراغ دین صاحب کی دختر پاکدامنہ سے آپ کا عقد سعید ہوا جن کے بطن سے آپ کی دوصاحبزادیاں اور تین صاحبزادے متولد ہوئے۔لیکن ان میں سے ایک ہی حیات رہے جو بعدہ آپ کے جانشین بنے۔ باقی سب کا انتقال ہوگیا۔

آپ کی سرپرستی میں مختلف شہروں میں مطب اور مسجدیں بنائیں گئیں۔ تاکہ مخلوق خدا کو زیادہ سے زیادہ فیض حاصل ہو۔آپ نے ہزاروں غیر مسلموں بالخصوص سکھوں کو مشرف باسلام فرمایا۔آپ کو روحانی مقام میں برتری حاصل تھی۔آپ اکثر وظائف میں مشغول رہتے تھے۔اپنے پیرومرشد اور پیر خانہ کے ساتھ بے حد محبت کرتے تھے۔آپ کا لنگر خانہ اس دور میں بھی بہت مشہور تھا۔ اب تو اسکی مثال ہی نہیں ملتی۔آپ نے سینکڑوں بندگان خدا کو خلافت واجازت سے نوازا۔اور پیران پیر دستگیر حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی گیارھویں شریف کی اجازت عطا فرمائی۔

آپ اکثر انوار وتجلیات الٰہیہ میں محو رہتے اور خاموش رہتے۔ ہر آنیوالے کو اپنی نگاہ ناز سے مالا مال فرمادیتے۔

آپ کا وصال مبارک ۱۳۹۶ھ بمطابق ۱۹۷۶ء کو بعمر ۷۸ سال ہوا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ○

اللہ تعالیٰ آپ کے توسّل سے ہماری بھی مغفرت فرمائے۔آمین

حضرت الحاج خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۵ جنوری ۱۸۹۵ء کو بمقام بٹل شریف

Marfat.com

ضلع مانسہرہ (ہزارہ) صوبہ سرحد میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا کا اسم گرامی حضرت میر محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور والد محترم کا اسم گرامی میر زید اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے باپ دادا بھی روحانی سلاسل میں بیعت تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا بنیر شریف (سوات) میں اور والد صاحب حضرت پیر قاسم شاہ رحمۃ اللہ علیہ موہڑہ شریف سے مرید اور خلیفہ تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا نے آپ کا اسم گرامی ''محمد نقیب اللہ شاہ،، رکھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی تعلیم اپنے والدین سے اور گاؤں کے امام صاحب سے حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۱۷ء میں روزگار کی تلاش میں کوئٹہ چلے گئے۔ وہاں جا کر ٹیلر ماسٹر اور موٹر مکینک کے کام سیکھے۔ ۱۹۲۰ء میں چمن میں ایک قاری صاحب سے قرأت و تجوید کے ساتھ پڑھا اور قرأت میں مہارت حاصل کرلی۔ قرأت میں اسقدر مہارت حاصل تھی کہ مریدین میں سے ختم شریف کے دوران اگر کوئی زیر زبر کی بھی غلطی کرتا تو وہیں پکڑ لیتے اور سمجھاتے بندہ ناچیز راقم الحروف کو بھی ساہو چک شریف آمد پر بسم اللہ شریف سکھائی گئی تھی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تلاش مرشد میں دور دراز کا سفر بھی کیا۔ ہندوستان کی درگاہوں دہلی اجمیر شریف، پانی پت، سرہند شریف، کلیر شریف، افغانستان میں کابل، قندھار، بلخ، بخارا اور عراق میں بغداد شریف کا سفر بھی کیا۔ مگر ۱۹۳۵ء تک کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عبادت، ریاضت، جستجوئے مرشد اور کسب حلال میں فرق نہ آنے دیا۔ اسی دوران آپ کی شادی مبارک بھی ہوئی۔

۱۹۳۵ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فوج میں بھرتی ہوگئے۔

۱۹۳۵ء میں بانس بریلی کینٹ (انڈیا) میں فوجی ڈیوٹی کے دوران ایک

Marfat.com

پولیس ملازم حافظ صوفی شبیر احمد صاحب جو کہ حضرت خواجہ صوفی محمد حسن شاہ سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے حضرت صاحب تشریف فرما ہو رہے ہیں۔ آپ بھی آئیں۔ بلکہ انتظامات استقبال کی ذمہ داری آپ کے سپرد کر دی گئی۔ جیسے ہی حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یونٹ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ کی ایک نظر جب خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روئے مبارک پر پڑی فوراً دل نے گواہی دے دی کہ یہ وہی دلربا ہیں جنکی تلاش آپ کو پچھلے پندرہ سال سے ہے۔ آپ نے آگے بڑھ کر سلام پیش کیا۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً فرمایا بیٹا عرصہ سے تمہارے انتظار میں تھے۔ آپ نے بھی تعظیماً ادباً عرض کیا حضور میں بھی بہت عرصہ سے آپ کی تلاش میں ہوں۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسند نشین ہوئے۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فیض رساں حاصل ہو گیا۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کیمیا اثر اپنا کام کر چکی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے انتہائی عشق ہو چکا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ دن کو بانس بریلی کینٹ میں اپنی فوجی خدمات سرانجام دیتے اور رات کو بھینسوڑی شریف میں مرشد کامل کی خدمت کے لئے حاضر ہوتے۔

خدمت کا یہ حال تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدین بیوی بچوں کے اخراجات پورے کر کے باقی جو کچھ بچتا وہ آستانہ عالیہ پہ حاضر ہو کر مرشد کامل کی بارگاہ میں پیش کر دیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد فرماتے بیٹا مستقبل کے لئے کچھ رقم بینک میں جمع کر دیا کرو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے کہ حضور بینک میں ہی جمع کروا رہا ہوں۔

۱۹۳۷ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد کامل نے خلافت و اجازت سے نوازا۔

Marfat.com

۱۹۴۵ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو سلسلہ عالیہ میں بیعت اور داخل کرنا شروع کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہر وقت لوگ آنا اور بیعت ہونا شروع ہو گئے۔ یوں آپ نے باقاعدہ تبلیغ اسلام اور دعوت حق کا سلسلہ شروع کیا۔

۱۹۴۹ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فوج سے رٹیائرمنٹ لے لی اور ہمہ وقت مخلوق خدا کی خدمت میں مشغول ہو گئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدین کو جس طرح پیار، محبت اور باقاعدگی سے تعلیم دی اسکی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ''ظاہری علم کے علاوہ ایک علم ایسا بھی ہے جو سینہ در سینہ عطا ہوتا ہے۔ یہ علم خدا جسے چاہے عطا فرماتا ہے۔ اسے کتابی صورت نہیں دیجا سکتی۔ انسان جب اس کے حصول میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اسے ظاہری علوم کی حاجت نہیں رہتی،،۔

یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کافی علوم پہ دسترس حاصل تھی۔ اور ہر زبان جانتے تھے جہاں جاتے وہاں کی زبان استعمال فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اندرون و بیرون ملک کے بے شمار تبلیغی دورے فرمائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہزاروں کی تعداد میں خلفاء ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں مریدین ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے عیسائیوں، یہودیوں، سکھوں اور ہندوؤں کو مسلمان کر کے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کیا۔ بھولے بھٹکے لوگوں کو سیدھے راستے پر لگا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نیند، آرام، وقت بے وقت کی کبھی کوئی پروہ نہ کی۔ اسی لئے انگلینڈ میں بریڈفورڈ کے ایک اخباری رپورٹر نے لکھا تھا جو تین دن لگاتار آپ کے ساتھ عملاً رہا۔

Welcome to the man who never sleeps

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دو شادیاں ہوئیں۔ ان میں سے تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں۔

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ بمطابق ۲۷ فروری ۱۹۹۵ء کو ہوا۔ (بندہ ناچیز راقم الحروف کو نماز جنازہ اور دیدار کی سعادت بھی حاصل ہوئی)۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ○

اللہ تعالیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صدقہ ہم سب کو حقیقی معنوں میں سلسلہ عالیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سلطان الفقراء حضرت سخی بابا رحمت علی شاہ قلندر باصفا رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت بابا جی رحمت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ جن کو لوگ بابا محمد اسماعیل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانتے ہیں۔ آپ بڑے کامل ارفع واعلیٰ مقام کے بزرگ گزرے ہیں۔ آپ چونکہ مجذوب درویش تھے۔ سواس لئے آپ کی سوانح حیات کے بارے میں کسی کو کوئی علم نہیں ہے۔ یہ وہ ہستی ہے کہ جو باسٹھ سال کا عرصہ ایک ہی جگہ پہ خاموش بیٹھے رہے۔ اگر سامنے آتا تو کھا لیتے ورنہ کسی سے طلب کچھ نہیں کیا نہ ہی کسی سے گفتگو فرمائی۔ آپ کا نام نامی اسم گرامی بھی ایک حاجی رمضان نامی شخص نے محمد اسماعیل مشہور کر دیا تھا۔ اس ہستی نے اگر گفتگو کی تو وہ فقط ہمارے شیخ الاکمل خواجہ ساہو چک شریف ہیں اور ان کو ہی اپنا فیض خلافت عطا فرمایا۔ اور انہی کو ہی حالات وواقعات رموز وحقیقت سے سرفراز فرمایا۔

حضرت بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کا اسم گرامی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ آڑھائی سال خواجہ خواجگان سلطان الہند معین الحق ودین خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں بیٹھے رہے۔ باطنی فیض عطا ہونے کے بعد حکم ملا کہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف کے قدموں میں چلے جاؤ وہاں آپ پانچ

Marfat.com

سال کا عرصہ بیٹھے رہے۔ وہاں سے حکم ملا کہ پنجاب میں دریائے چناب کے قریب بابا کرم الٰہی قلندر رحمۃ اللہ علیہ (العروف کانواں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ) ہے ان کے قدموں میں چلے جاؤ۔ پیدل ہی آپ وہاں پہنچے تو باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت پیر روشن شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ جموں والوں کے قدموں میں چلے جاؤ مہر لگوا آؤ اور پھر واپس گوجرانوالہ میں بیٹھ جاؤ بولنا نہیں ہے۔ اور نہ ظاہری طور پر میرے پاس آنا۔ سو آپ نے حکم کی تعمیل کی۔ اور گوجرانولہ کو شرف سعادت بخشا۔

آپ کے آستانہ عالیہ پہ ہمارے شیخ کامل حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فیض یابی کے بعد کئی بار محفل سماع کا اہتمام کیا جس سے حضرت مجذوب قلندر رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوتے اور کبھی کبھی فرماتے کہ اب میرا زھد قبول ہوگیا ہے۔

حضرت بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہمارے حضرت قبلہ عالم کو فیض حاصل ہوا اور خلافت واجازت عطا ہوئی۔ (جس کا ذکر آئندہ صفحات۔ حضرت کی سوانح حیات میں تفصیل سے کیا جائے گا)

آپ نے اپنے وصال مبارک سے قبل ہمارے حضرت قبلہ عالم کو پاس بلالیا۔ آپ کا وصال مبارک ۴ مارچ ۱۹۷۹ء بوقت صبح ۹ بجکر ۱۵ منٹ پر ہوا۔ تقریباً دوپہر دو بجے غسل مبارک ہوا۔ جس میں حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب، چوہدری محمد فیض اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور چند ایک احباب نے حصہ لیا۔ آپ کی نماز جنازہ بعد نماز مغرب لیاقت باغ اسٹیڈیم میں حضرت علامہ پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قبلہ عالم خواجہ ساہو چک شریف کی اجازت سے پڑھائی۔ آپ کا مزار پرانوار اسی جگہ پہ بنایا گیا جہاں آپ بیٹھا کرتے تھے۔

آپ کا مقام تو اتنا ارفع واعلیٰ ہے کہ جتنا بھی لکھا جائے کم ہے مجھ جیسا ناقص کیا لکھ سکتا ہے بقول ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

Marfat.com

مہر ومہ انجم کا محاسب ہے قلندر
ایام کا مرکب نہیں راکب ہے قلندر
نہ تخت وتاج میں نہ لشکر وسپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

اللہ تعالیٰ آپ کا صدقہ ہم سب کے لئے راہ معرفت کو سہل فرمائے۔ آمین

التجا بحضور

اجہ خواجگان فنافی الذات سبحانی محبّ غوث صمدانی حضرت بابا جی
وفی اللہ رکھا شاہ مرشد وراہنما قلندر بے ریا وباصفا رحمۃ اللہ علیہ

ہوکرم کی نظر مرشد محترم خالی کاسہ ہے میرا بھر دیجو
صدقہ حسنین رضی اللہ عنہ کا سن لو میری صدا میرے خواجہ پیا میری لاج رکھو
تم عطا ہی عطا میں خطاء ہی خطا تیرے درکا گدا میرے خواجہ پیا
غم دور کر دو ساہوچک کے شاہ مجھ دکھیا کی فریاد سنو
تیرے درکا سائل ہوں خواجہ پیا میرے سر پہ دھرو اپنا دست سخا
میں بھکاری ہوں تیرا میرے شہنشاہ میں سائل ہوں تم داتا ہو
تم نے لاکھوں پہ خواجہ کرم کیا مجھ بیکس کو بھی اپنا بنا
تجھے دیکھ کے اور نہ دیکھوں گا تم ہی آکھین کو اب بھاتے ہو
کس کو جاکے سناؤں میں دکھ اپنا بس تم ہو میرے حاجت روا
سن لو سن لو غم کا افسانہ عرفان پہ اب خواجہ کرم کرو

از صاحبزادہ عرفان الٰہی قادری

Marfat.com

باب سوئم

فصل اول: ولادت باسعادت

فصل دوم: فیضان کا سفر

فصل سوم: ساہو چک شریف آمد

Marfat.com

مدتوں روتی ہے چشمِ حیرت اہلِ چمن
سالہا رہتے ہیں گریاں دیدۂ اہلِ چمن
تب نظر آتا ہے ایسا ایک نخل گلبدن
بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

Marfat.com

فصل اول

۱۔ آباؤ اجداد:

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی قدر حضرت صوفی کاج محمد رحمۃ اللہ علیہ اور دادا جان حضرت صوفی صاحب دین رحمۃ اللہ علیہ بڑے متقی پرہیز گار تھے۔ گجر قبیلہ سے تعلق تھا۔ بڑا وسیع زمیندارہ کیا کرتے تھے۔ صاحب نسبت تھے اور بزرگان دین کے ساتھ حد درجہ عقیدت رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت مائی فضل بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہ تھا جو کہ ہر ماہ حضور غوث الثقلین پیران پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کی گیارہویں شریف منعقد کیا کرتیں تھیں۔ بڑی صدقہ وخیرات کرنے والی نیک سیرت خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں بے شمار خصوصیات کو ودیعت فرما دیا تھا۔ کیونکہ انہوں نے ایک ولی کامل عارف باللہ کو جنم دینا تھا۔ حضرت مائی فضل بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہ حجرہ شاہ مقیم والوں کی مرید تھیں۔

۲۔ بھائیوں کا انتقال:

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تین بھائی آٹھ آٹھ دن کے وقفہ سے انتقال فرما چکے تھے۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ کی دینی سرگرمیوں میں کوئی فرق نہ آیا آپ اسی طرح گیارھویں شریف منعقد کرتی رہیں۔ آپ کے گھر ایک پیر صاحب ہر ماہ ختم شریف پڑھنے آیا کرتے تھے جب مائی صاحبہ کے دو بیٹوں کا انتقال ہو چکا اس کے بعد گیارھویں شریف تھی وہ پیر صاحب تشریف نہ لائے۔ دوسرے دن مائی صاحبہ اور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی قدر ان کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ آپ ختم

Marfat.com

شریف کے لئے کیوں نہ تشریف لائے۔ تو پیر صاحب نے پہلے ٹالنے کی کوشش کی آخر بعد میں فرمایا کہ اس دن جنازے کے وقت کچھ لوگوں نے مجھے طعنے دیئے ہیں کہ یہ پیر صاحب ان کے گھر آتے ہیں اور دیکھ لو ان کے دو بیٹے فوت ہو گئے ہیں اس لئے میں شرم کے مارے اس دفعہ حاضر نہ ہو سکا۔ یہ سن کر حضرت مائی فضل بی بی صاحبہ فرمانے لگی کہ پیر جی یہ تو میرے دو بیٹے فوت ہوئے ہیں اگر میرے سو بیٹے بھی ہوں اور فوت ہو جائیں تب بھی میں پیران پیر دستگیر کا لنگر بند نہیں کر سکتی لہٰذا آپ ضرور تشریف لایا کریں۔

زباں پر شکوہ رنج والم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے
ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
طلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

۳۔ والدین کریمین پیر جیون شاہ ولی کی بارگاہ میں:

آنحضور رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی قدر حضرت صوفی کاج محمد رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ حضرت مائی فضل بی بی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز ولی کامل حضرت پیر جیون شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ آم کا پھل چوس رہے تھے کہ وہ آم حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ کو عطا فرمایا اور کھا جانے کا حکم صادر فرمایا اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ ''مائی صاحبہ اللہ تعالیٰ جلا شانہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک فرزند عطا فرمائے گا جو صاحب حال ولی کامل ہوگا مخلوق خدا کو گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بنائے گا اور پیران پیر دستگیر شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پہچان کروائے گا۔ مزید فرمایا میری اس بشارت کو یاد رکھنا''۔

Marfat.com

۴۔ ولادت باسعادت:

حقیقت کی خبر دینے کو پیر بے نظیر آیا
شہنشاہی نے جس کے قدم چومے وہ فقیر آیا

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت با سعادت ۱۹۰۰ء تا ۱۹۱۰ء کے درمیان ماہ ربیع الاول شریف بروز جمعتہ المبارک بوقت قبل از اذان فجر بمقام رانجھڑی تحصیل سانبہ ضلع جموں میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد ولی اور مستجاب الدعا بزرگ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کو دین اسلام اور مخلوق خدا کی خدمت کے لئے وقف کئے رکھا اور فقیرانہ انداز میں وہ شمع روشن کی جسکی کرنیں سکون قلب کے متلاشیوں کو آج بھی دنیا کے کونے کونے میں منور کررہی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عطیہ پیران پیر دستگیر تھے۔ جس دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی وہ دن تمام خاندان کے لئے پرمسرت تھا بلکہ یوں کہیے کہ اس خاندان کی تقدیر بدل چکی تھی۔ بوقت ولادت سارا گھر معطر تھا اور طرح طرح کی خوشبوئیں آرہی تھیں جن سے سب کو معلوم ہوگیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ واقعی آفتاب ولایت ہیں۔

۵۔ قطب زماں ہوں گے:

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک چالیس روز ہوئی تو ایک بزرگ سبز پراہن اور سبز دستار میں ملبوس نورانی چہرے کے ساتھ تشریف فرما ہوئے۔ اور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ سے پینے کے لئے دودھ طلب فرمایا جب مائی صاحبہ دودھ لینے کے لئے گئیں تو ان بزرگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گود میں لیا اور دائیں کان پر اس طرح کاٹا کہ کان کے گوشت کا ٹکڑا چبا گئے۔ والدہ محترمہ نے عرض کیا کہ یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ میرے تو پہلے ہی تین بیٹے فوت ہو چکے ہیں

Marfat.com

جواباً بزرگوں نے ارشاد فرمایا کہ ان کو مہر لگانے آئے ہیں۔ ہمیں ندائی غیبی آئی ہے کہ ان کی حفاظت ونگہبانی کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے یہ اپنے وقت کے قطب ہوں گے لوگ دور ونزدیک سے ان کے قدموں میں آیا کریں گے اور فیض بے پناہ حاصل کیا کریں گے۔ ''اور مبارک ہو تم ایک قلندر زمانہ کی ماں ہو اس کو بے وضو دودھ نہ پلانا،، پھر دودھ کا پیالہ پی لیا مائی صاحبہ دوسرا پیالہ لے کر کمرے سے باہر آئیں تو یہ دیکھ کر حیران وششدر رہ گئیں کہ وہ بزرگ دور دور تک کہیں نظر نہ آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عہد طفلی سے ہی شہباز ولایت تھے۔

۶۔ تعلیم وتربیت:

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کی تعلیم اپنے والد گرامی حضرت صوفی کاج محمد رحمۃ اللہ علیہ اور دادا حضرت صوفی صاحب دین رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ باقاعدہ طور پر کسی سکول یا مدرسہ میں نہیں گئے۔ کیونکہ بارہ سال کی عمر میں اپنے پیر ومرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے جس کا ذکر آئندہ صفحات میں آرہا ہے۔ اور تمام علوم بارگاہ شیخ سے حاصل کئے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کافی زبانوں پر عبور رکھتے تھے۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان قرآن مجید کی دلیل سے ہوتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والدین کریمین کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت پر زیادہ محنت کی ضرورت نہیں پڑی کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان قلبی بچپن سے ہی دوسرے بچوں سے الگ تھلگ تھا۔ آبادی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وحشت محسوس ہوتی اور ویرانوں میں دل لگتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں تنہا بیٹھ کر اپنے مولا کو یاد کرتے کبھی تلاوت قرآن میں مشغول ہو جاتے اور کبھی اللہ اللہ کا ذکر کرنے لگتے۔

Marfat.com

۷۔ مجاہدہ وریاضت:

تیرے جمال کی خوشبو خیال کی خوشبو
بسی ہے قلب ونظر میں کمال کی خوشبو
بکھر رہی تھی جہاں بھر میں جبکہ بوئے زوال
تم آئے لے کے عروج وکمال کی خوشبو

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک سات سال ہوئی تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ صوم وصلاۃ کے پابند اور نوافل گزار تھے لیکن اس کے علاوہ مجاہدہ وریاضت کی یہ حالت تھی کہ تزکیہ نفس کی خاطر آپ رحمۃ اللہ علیہ ریت کے ٹیلوں اور کھنڈرات میں سرگرداں رہتے اور کئی کئی روز تک اس سلسلہ میں گھر سے غائب رہنے لگے۔

شرح محبت میں ہے عشرت منزل حرام
شورش طوفان حلال لذت ساحل حرام

ذکر الٰہی کی کثرت کی بدولت نہایت سردی کے موسم میں بغیر چادر اوڑھے جموں کے کھنڈرات میں گرمی محسوس کرتے اور کبھی ٹھنڈے پانی سے غسل فرما کر اطمینان محسوس کرتے۔ ریاضت کی خاطر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علیحدگی اختیار فرمالی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جموں کے اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر حاضری کا سلسلہ شروع کیا۔

۸۔ گہرا تالاب اور پاؤں خشک:

مزارات پہ حاضری کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ ہاتھ مبارک سر کے اوپر سیدھے باندھ لیتے عمر کے ساتویں سال علی الصبح جرالاں چک تحصیل نواں شہر کے گہرے تالاب سے گزر کر حضرت پیر چٹالہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضر

Marfat.com

ہونے کے لئے گہرے تالاب میں سے گزر گئے اور پاؤں مبارک بھی خشک رہے۔ اتنے گہرے تالاب میں سے گزرتے ہوئے دیکھ کر مخلوق خدا حیران و ششدر رہ گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''کہ مجھے تو راستہ ہی نظر آ رہا تھا جس پر سے میں گزر گیا اور پاؤں بھی خشک رہے''۔

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے
جنہیں بخشا ہے تو نے ذوق خدائی
دو نیم انکی ٹھوکر سے صحرا ودریا
سکڑ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

۹۔ عامل پہ جلال:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی مراتب طے کرنے کی خاطر بڑی محنت اور ریاضت کی۔ ان حرکات وسکنات کو دیکھ کر گھر والوں کو شبہ ہوا کہ غالباً آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جنات کا سایہ ہوگیا ہے۔ انہوں نے رشتہ داروں اور ہمسایوں کے کہنے پر تحقیق کے لئے پیر فیروز علی شاہ ساکن کجیال کو گھر بلایا۔ چونکہ وہ عامل تھے کامل نہ تھے۔ عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ جب عامل نے اپنا عمل شروع کیا تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں یہ عامل مجھے کچھ نہیں کر سکتے۔ اور پھر جلال بھری نگاہ ناز سے عامل کی طرف دیکھا تو اس کا بچھایا ہوا بستر خاکستر ہوگیا وہ بہت نادم ہوا اور واپس چلا گیا اس کرامت کا چرچا علاقہ میں دور دور تک ہوا۔

اس سے پہلے ایک دفعہ گھر والوں نے ایک عامل کو بلایا وہ عامل صاحب کہنے لگے کہ کرلیاں جمع کرو اس کے اندر جو جن ہے اس کو کرلیاں کھلانی ہیں۔ سارے گاؤں کی کرلیاں غائب ہوگئیں صبح سے لے کر شام تک کرلیاں تلاش

Marfat.com

کرتے رہے لیکن نہ ملی شام کو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جاؤ فلاں گھر کے فلاں کمرے میں کرلیاں ہیں وہ لے آؤ اور اس عامل کو کھلا دو جب جا کر دیکھا تو واقعی ایک گھر میں ایک مقام میں کرلیوں کا ڈھیر لگا پایا یہ دیکھ کر سب لوگ نادم ہوئے اور حضرت کے مقام رفعیہ کی تائید کی۔

۱۰۔ پنڈت کا کارام:

اپنے تو اپنے غیر مسلموں نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کو تسلیم کیا۔ پنڈت کا کارام نے حساب لگا کر حضرت صوفی کاج محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا تھا کہ ''یہ بچہ سپر ولایت پر آفتاب بن کر چمکے گا۔ ان کی نورانی کرنوں سے مخلوق خدا فیضیاب ہوگی اور دورو نزدیک کے لوگ ان کی قدمبوسی باعث صد سعادت وہزار افتخار سمجھیں گے۔ اور یہ شہباز معرفت، رتبہ بلند پر فائز اور خلق خدا کی فیض رسائی پر من جانب اللہ مامور ہیں''۔

۱۱۔ مقفل کوٹھری اور آپ رحمۃ اللہ علیہ:

عمر کے دسویں سال جب آپ رحمۃ اللہ علیہ متواتر کئی کئی روز تک کھنڈرات میں بغیر اشیائے خوردونوش کے عبادت وریاضت میں مشغول رہتے تو گھر والوں کو خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں جنگلی درندے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گزند نہ پہنچائیں۔ لیکن ان کو کیا خبر تھی کہ وہ تو سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی کرتے ہیں۔ سو ایک دن حضور اپنے حجرہ مبارک میں تشریف فرما تھے کہ گھر والوں نے کمرہ مقفل کردیا تالہ لگا دیا۔ کمرہ بند تھا حضور اندر تھے کہ جب بارہ بجے تو حضور کو تڑپ مولا نے آلیا۔ اور اسی ٹیلہ پہ جانے کا ارادہ فرمالیا۔

Marfat.com

رات پوے تے بے درداں نوں نیند پیاری آوے
درد منداں نوں تانگ سجن دی ستیاں آن جگاوے

کمرے کو تالا لگا رہا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جموں کے کھنڈرات میں جلوہ فگن ہوگئے۔ تیرہ دن مسلسل اسی طرح کمرہ مقفل رہا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جائے عبادت پہ رہے اور مقفل کوٹھری کے باوجود

تیرھویں دن اپنی چارپائی پر دیکھے گئے۔

۱۲۔ سیف علی شاہ جن آپ رحمۃ اللہ علیہ کا غلام:

عمر کے دسویں سال حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ایک روز ہاتھوں مبارک کو لال مہندی لگا کر اوپر سفید چادر مبارک اوڑھ کر چارپائی پہ ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ انوار اس وقت یوں تھا کہ چاند آسمان سے اتر کر زمین پہ آ گیا ہے۔ وہاں سے جنات کی ایک جماعت گزری جن میں سیف علی شاہ بھی موجود تھا وہ حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا جب اسکی نظر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رخ انور پہ پڑی تو اپنی جماعت والوں سے کہنے لگا کہ مجھے تو باہو رحمۃ اللہ علیہ صاحب مل گئے ہیں میں تو اب ساری عمر ان کی غلامی ہی کروں گا تم چلے جاؤ اس دن سے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا غلام ہوگیا اور ہر وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں ہی رہتا۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی اس سے ظاہری و باطنی کوئی کام نہ لیا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے ''کہ فقیر جنات کا محتاج نہیں بلکہ جنات فقیر کے غلام اور محتاج ہیں''۔

۱۳۔ تیرا پیر کامل نہیں عامل ہے:

حضرت پیر چٹالہ شاہ حق نما رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پہ حاضری کے باوجود

Marfat.com

بھی حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں کوئی فرق نہ آیا۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائی فقر دین صاحب حضور رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پیر صاحب کے پاس لے گئے واپسی پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ''کہ فقر دین تیرا پیر کامل نہیں عامل ہے،، لیکن فقر دین صاحب بضد ہوئے کہ میرا پیر عامل نہیں کامل ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فقر دین صاحب سے فرمایا ''کہ تیرا اونٹ مرگیا ہے وقت نوٹ کرلو اگر تیرا پیر کامل ہے تو تیرے اونٹ کو بچالے اور اپنے پیر کو بتا آؤ کہ اونٹ مرگیا ہے''۔ جب فقر دین صاحب نے اپنے پیر صاحب کو بتایا تو پیر صاحب نے کہا گھبراؤ مت اونٹ زندہ ہے۔ مگر جب گھر پہنچے تو اونٹ مرا ہوا تھا فقر دین صاحب نے بیوی سے دریافت کیا کہ کب مرا ہے تو اس نے وہی وقت بتایا جو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ''کہ دیکھ لیا تیرا پیر کامل نہیں عامل ہے،، آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی باطنی نظر کے مالک اور کامل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقر دین صاحب سے مزید فرمایا ''جا تیری نرینہ اولاد نہ ہوگی،، اور یہ حقیقت ہے کہ فقر دین صاحب کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔

قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے منہ سے جو نکلی بات ہو کے رہی
کہا دن کو جو رات تو وہ ہوکر رہی

۱۴۔ خواب میں دیدار شیخ:

عمر کے گیارھویں سال آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں ایک برگزیدہ ہستی کا دیدار ہونا شروع ہوا۔ اس ہستی کی تلاش میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے برصغیر پاک و ہند کے مزارات پر حاضری دی۔ آخر انتظار و تلاش کے بعد ایک دن کھٹوعہ (بھارت) کی سربفلک چوٹی پر واقع ایک بزرگ کے مزار اقدس پر حاضری دی تو وہاں کے متولی

Marfat.com

نے بتایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ رات بھر یہیں آرام فرمائیں۔ یہ جو حلیہ مبارک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا ہے اس کے بارے میں صبح بتاؤں گا۔ علی الصبح بعد نماز فجر انہوں نے بتایا کہ یہ حلیہ حضرت امیر ملت پیر سید حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پور سیداں شریف کا ہے۔

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں
تمنا درد دل کی ہوتو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

سرفہرست انتخاب ہوئے

سلاسل اربعہ سے فیضاب ہوئے ایسے چمکے کے آفتاب ہوئے
مرشد کی نگاہ ناز ہوئی اور سر فہرست انتخاب ہوئے
سولہ سال تھی عمر پاک کہ آپ محو خواب ہوئے
ملی خوشخبری شاہ جماعت رحمۃ اللہ علیہ سے مبارک ہوتم لا جواب ہوئے
جب ہوئی توجہ پیر کی فیض سے وہ کامیاب ہوئے
ایسے ملے نوادر پیر سے دونوں جہاں میں نایاب ہوئے
قلب حزیں نگاہ ناز سے ہمیشہ کے لئے شاداب ہوئے
آئے جو قدموں میں آپ کے کرم ان پہ بے حساب ہوئے
آئے جو اولیاء در پہ وہ بھی محو آداب ہوئے
عرفان ہے خاک قدموں کی کرم آپ کے جناب ہوئے

از : صاحبزادہ عرفان الٰہی قادری

Marfat.com

فصل دوم

فیضان کا سفر

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات اور بیعت:

تقریباً بارہ سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر ومرشد اعلحضرت عظیم البرکت ابو العرب امیر ملت الحاج الحافظ القاری پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ پیر امداد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے آستانہ علی پور سیداں پہنچنے میں راہنمائی فرمائی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ دروازہ امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ پہ پہنچے تو خادم نے پوچھا کہاں سے آئے ہیں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے والد صاحب اور تایا صاحب ساتھ تھے انہوں نے بتایا کہ جموں سے حاضر ہوئے ہیں تو اندر سے حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے خادم سے فرمایا کہ جموں والوں کوآنے دو۔ جب قدمبوسی کی تو مصافحہ کرتے وقت حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ نہ چھوڑا اور فرمایا ''ہم کافی عرصہ سے آپ کے منتظر تھے آخر آپ آ ہی گئے،، عرض کیا ''جی حضور،، پھر فرمایا ''واپس جانے کا ارادہ ہے،، عرض کیا ''حضور نہیں جانا ہے،، پس یہ عشق حقیقی کا تقاضا تھا جس کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گھر بار کی پرواہ تک نہ کی اور اسی دن ہی بیعت سے مشرف ہوئے۔ بیعت فرمانے کے بعد شیخ کامل حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ''جو میرے کرنے کا کام تھا وہ میں نے کردیا اب تمہاری استقامت کی ضرورت ہے اگر میرے قدم بقدم چلو گے تو میری مانند ہو جاؤ گے''۔

Marfat.com

مرشد جانی جان دلاں دا حال دلاں دے جانے
مرشد باہجھ نہ مشکل ٹلدی کہندے لوک سیانے

خدمت پیر خانہ:

یہ فیضان نظر تھا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیلؑ کو آداب فرزندی

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو پہلی ہی ملاقات میں شیخ کامل کو وضو کروا کر تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے تیاری کروانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ جب پیر ومرشد وضو فرمالیتے اور نماز تہجد ادا کرنے کے لئے تیار ہوتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی نماز تہجد ادا کرنے کا حکم فرماتے ۴۲ سال کا عرصہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر خانہ کی خدمت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان عالی شان ہے کہ ''اب روحانی فیض کا سرچشمہ میرے پاس تھا۔ عرفان کی بارشیں جاری رہتیں۔ ہر قسم کی دولت کی تقسیم جاری رہتی۔ حتی الوسع میری یہی کوشش ہوتی کہ اتنی خدمت اور ریاضت کروں کہ میرا دامن مراد بھر جائے'' پیرومرشد اکثر حضور رحمۃ اللہ علیہ کو تلقین فرماتے کہ ''مصائب پر صبر کرتے ہوئے زندگی خدا کی یاد میں گزار دو'' آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان سعید ہے'' کہ حضرت پیرومرشد کی صحبت صالح کی بناء پر پیر بھائیوں نے حسد کرنا شروع کردیا۔ لیکن میں مسلسل اپنے نفس کی اصلاح میں مشغول رہتا اور حاسدوں کی ذرا برابر پرواہ نہ کرتا۔ لیکن اہل اخلاص حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت دوامی کی بناء پر مجھے پیار کا مستحق سمجھتے''۔

نگاہ مرشد کامل سے عشق مصطفیٰ حاصل
خدا کا قرب دیتی ہے محبت پیر خانے کی

Marfat.com

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت خدمت کے لئے تیار رہتے اگر کوئی بچہ بھی حکم صادر فرماتا تو پورا کرنے میں ہزار خوشی محسوس کرتے اور فوراً کام کر دیتے۔ جسکی وجہ سے حضرت پیر و مرشد بہت خوش تھے۔

سید جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت:

جب کبھی پیر و پیشوا حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ فروٹ وغیرہ یا کوئی تحفہ دے کر حضرت پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجتے تو وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد پیار کرتے اور فرماتے ''گجراں دیا منڈیا کسراں آیاایں'' تو آپ رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ''کہ حضور آپ کی خدمت اقدس میں آپ کے بھائی صاحب کا تحفہ لایا ہوں'' تو وہ بڑے مسرور ہوتے اور کافی دعاؤں سے نوازتے۔

رویائے صادقہ:

جب حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک سولہ برس ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خواب دیکھا کہ نور کی کرنیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بدن مطہر میں سرائیت کر رہی ہیں اور کچھ دیر بعد ایک نور آپ کے بدن مبارکہ سے جدا ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام عالم اس سے منور ہوگیا اور ذرہ ذرہ میں سرائیت کر گیا یہ نور اگر آفتاب کی طرح غروب ہوجائے تو چاروں اطراف اندھیرا ہوجائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صبح یہ خواب حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا حضرت پیر و مرشد نے ارشاد فرمایا کہ ''آپ قطب زماں ہوں گے،، اور مزید فرمایا کہ ''اس بشارت کو یاد رکھنا'' آخر یہ تعبیر درست ثابت ہوئی۔ اور آج حضور پر نور رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات کی تجلیاں ہر طرف پھیل رہی ہیں اور مخلوق خدا ان سے فیضیاب ہو رہی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر و مرشد کی صحبت صالح کے باعث معرفت الٰہی اور علم لدنی

Marfat.com

سے مالا مال ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت پیر سید حیدر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (نواسہ امیر ملت) نے ۱۹۸۳ء میں ساہو چک شریف تشریف لاکر فرمایا تھا کہ ''حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح صوفی اللہ رکھا شاہ صاحب کو فیضان سے نوازا ہے کسی کو نہیں نوازا،، اسی لئے حضرت پیر سید انور حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (پوتا امیر ملت) آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد محبت فرماتے اور فخر ملت حضرت پیر سید افضل حسین شاہ صاحب سجادہ نشین علی پور سیداں شریف نے بھی ساہو چک شریف خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ''جس طرح بابا جی اللہ رکھا شاہ صاحب نے حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا ہے کسی کو نہیں ہوا،،۔

قلمدان امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت پیر ومرشد قبلہ وکعبہ امیر ملت عظیم البرکت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے وصال سے چند روز قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا قلمدان عطا فرمایا۔ اور ارشادات ودعاؤں سے بھی نوازا۔ اور اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس قلمدان کو غلاف چڑھا کر سنبھال دیا۔ جو کہ الحمد اللہ آج بھی سجادہ نشین حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کے پاس موجود ہے۔

ندائے کاروبار:

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرومرشد حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد اڑھائی سال متواتر اپنے پیر ومرشد کے روضۂ اقدس پر عبادت وریاضت میں مشغول رہے۔ آخر اس عبادت نے اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پایا اور نداء آئی کہ یہاں سے اٹھ اور لکڑی کا کاروبار کر'' عرض کیا کہ حضور ساری عمر آپ کے قدموں میں گزاری ہے مجھے کام کرنے کا طریقہ کیسے آئے گا اور میرے پاس رقم

Marfat.com

بھی نہیں ہے''، ''ارشاد ہوا''، ''یہاں سے اٹھ کر بوقت صبح بعد نماز فجر مغرب کی جانب چل پڑیں۔ راستہ میں جس آدمی سے پہلے ملاقات ہوگی وہ آپ کو ایک ہزار روپے دے گا آپ اسی رقم سے کاروبار کریں،، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حکم کی تعمیل کی راستہ میں سب سے پہلے ماسٹر سردار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ موضع علی پور سیداں شریف سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے رقم کے علاوہ کاوبار کے لئے حویلی بھی پیش کردی تھوڑے ہی عرصہ میں کاروبار خوب چمکا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مال کافی فرموں کو سپلائی ہونا شروع ہوگیا اور ٹھیکیداروں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی سرفہرست تھا۔

عقد مبارک:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عقد مبارک سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بروز جمعۃ المبارک بمطابق ۱۲ اگست ۱۹۵۵ء کو حضرت پیر سید انور حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے صوفی نور دین صاحب (جو کہ موضع ڈگیانہ تحصیل وضلع جموں سے ۱۹۴۷ء میں ہجرت کرکے علی پور سیداں میں رہائش پذیر ہوئے تھے) کی دختر نیک اختر محترمہ عمر بی بی صاحبہ سے پڑھایا۔ جو کہ ایک پارسا خاتون تھیں ان میں وہ تمام اوصاف موجود تھے جو ایک مسلمان عورت میں ہونے چاہیں۔ آپ حد درجہ کی عبادت گزار، زھد وتقوی کی پیکر اور فیاضی وسخاوت میں بلند مقام رکھتی تھیں۔ مخلوق خدا کی خدمت کرنا آپ کا شعار تھا اور حد درجہ مہمان نواز تھیں۔ آپ اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ ''رزق عطیہ خداوندی ہے لہٰذا دل کھول کر فقراء ومساکین بیواؤں اور یتیموں پر خرچ کرنا چاہیے۔،، آپ عورتوں کے لنگر کی منتظم اعلیٰ تھیں۔ اماں حضور کی طبعیت اچانک ۱۶ فروری ۱۹۹۱ء کو زیادہ ناساز ہوگئی۔ لیکن علاج معالجہ کے باوجود ۲۶ فروری کو صحت زیادہ خراب ہوگئی۔ اسی روز علامہ اقبال میموریل ہسپتال میں داخل

Marfat.com

کروایا گیا لیکن کوئی آفاقہ نہ ہوا۔ اماں حضور کے حکم کے مطابق ان کو گھر واپس لے آئے۔ بالآخر یکم مارچ ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۳ شعبان ۱۴۱۱ھ بروز جمعتہ المبارک الصبح چار بج کر پانچ منٹ پر روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزہ نور رستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

مائی صاحبہ کے بطن سے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تولد ہوئے صاحبزادے کا اسم گرامی نذیر حسین رکھا گیا اور صاحبزادی کا اسم گرامی نذیر فاطمہ رکھا گیا صاحبزادہ صوفی نذیر حسین صاحب بہت اچھے شریف الطبع، نرم خو اور کریم النفس انسان تھے۔ اپنی ساری زندگی میں مخلوق خدا سے خندہ پیشانی اور عجز و انکساری کے ساتھ ملتے رہے۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے جانشین حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کے دست حق پرست پہ بیعت کروایا۔ صاحبزادہ صاحب نے اپنی ساری زندگی سجادہ نشین صاحب کی اتباع میں گزاری۔ اور سجادہ نشین حضور بھی آپ کے ساتھ بے حد محبت وشفقت فرماتے۔ صاحبزادہ صاحب بڑے مہمان نواز تھے۔ عرس پاک کے دوران لنگر خانہ کے منتظم ہوا کرتے تھے۔ آپ سے اگر کوئی عرض پیش کرتا تو فرماتے کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ وجانشین حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب کے خدمت میں حاضر ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کرم کر دے گا۔ میں تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا تمہاری طرح کا ہی خادم ہوں۔ صاحبزادہ صاحب ۲۸ ستمبر ۲۰۰۷ء بروز جمعتہ المبارک کو بیمار ہوئے آپ کو دماغی فالج ہو گیا تھا۔ سجادہ نشین حضور نے بہت علاج معالجہ کروایا لیکن ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ آپ تقریباً ۳ ماہ ۷ دن سخت علالت کے بعد ۵ جنوری ۲۰۰۸ء بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجکر ۱۵ منٹ پر انتقال

Marfat.com

فرما گئے اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ آپ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ بیٹوں کے نام قمرالزمان اور ذیشان الٰہی ہیں اور بیٹی کا نام مدثرہ بتول ہے۔

صاحبزادی محترمہ حاجن نذیر فاطمہ صاحبہ بے حد مہمان نواز اور شفیق ہیں۔ عورتوں کے لنگر کی منتظم اعلیٰ ہیں آنیوالی عورتوں کے ساتھ بہت محبت اور خندہ پیشانی سے پیش آتی ہیں۔ اور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام تبلیغ ان تک پہنچاتی ہیں اماں حضور رحمۃ اللہ علیہا نے اپنے بعد آستانہ عالیہ یہ عورتوں کی نگران منتخب فرمایا۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نور نظر کا عقد مبارک ۱۹۸۱ء میں اپنے جانشین حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب سے پڑھایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اماں حضور کو صحت وتندرستی خیر و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیابی:

حضرت قبلہ الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب فرماتے ہیں کہ جناب صوفی فقیر محمد صاحب اس واقعہ کے عینی شاہد ہیں کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اس زمانہ میں علی پور سیداں میں مقیم تھے۔ تزکیہ نفس اور علوم ظاہری وباطنی حاصل کرنے میں مشغول تھے۔ کہ سید زکریا شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی کا انتقال ہوگیا۔ شاہ صاحب بڑے صاحب حال بزرگ تھے۔ ان کا قلبی لگاؤ رجال الغیب سے تھا۔ سو اس لئے انہوں نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں (باطنی وروحانی) درخواست پیش کی کہ آپ میری بیٹی کا جنازہ پڑھائیں۔ شاہ صاحب کی درخواست کو قبول فرما کر خواجہ حضور رحمۃ اللہ علیہ (بعد از وصال) جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف فرما ہوئے۔ اس جنازہ میں حضرت قبلہ

Marfat.com

عالم رحمۃ اللہ علیہ کو بھی بلایا گیا تھا۔ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے جنازہ سے فارغ ہوکر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دائیں بازو سے پکڑا اور دور چلے گئے۔ بالکل الگ تھلگ ہوکر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا کہ ہمارا نام نظام الدین اولیاء ہے۔ جنازے کے لئے آئے تھے اور اب حکم آیا ہے کہ آپ کو بھی فیض عطا کر دیا جائے۔ رات بھر وہیں رہے رجال الغیب کی محفل ہوئی جس میں حضرت قبلہ عالم کو علوم ظاہری بھی اور روحانی فیض بھی عطا فرمایا گیا۔ اس فیض کی وجہ سے آپ نظامی بھی ہیں۔

دستار بندی سلسلہ عالیہ سہروردی قادری:

حضرت پیر سردار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سہروردی قادری ضلع گجرات ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ بمطابق ۳ جنوری ۱۹۶۷ء کو بحکم الٰہی ساہو چک شریف تشریف لائے۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی دن علی پور شریف سے اپنے اعزاء اقارب اور والدہ محترم کو ملنے کے لئے تشریف فرما ہوئے تھے۔ تو پیر سردار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے فرمایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آیا ہے کہ ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ عالیہ سہروردی قادری کی خلافت عطا فرمائیں لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی امانت وصول کرلیں۔ پھر انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت بخشی اور شجرہ شریف بخشا اور رات بھر ساہو چک شریف میں قیام فرمایا۔ دونوں عظیم البرکت ہستیوں نے آپس میں راز و نیاز کی باتیں کیں اور پیر سردار علی شاہ صاحب صبح بعد نماز فجر واپس تشریف لے گئے۔

Marfat.com

شجرہ طیبہ منظوم سہروردی قادری

حمد و ثناء ہم کریں ذاتِ خدا کے واسطے
درود و سلام ہم پڑھیں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
کر دعا قبول ہماری اولیاء و اصفیاء کے واسطے
ہاتھ میں سب کے کھڑے اپنی دعا کے واسطے
مشکلیں حل کر میری یا الہ العالمین
شیرِ خدا مولا علی مشکل کشا کے واسطے
حُسنِ خوبی دے ہمیں اے حسینوں کے حسین
حضرت امام حسنؓ و حسینؓ شہید کربلا کے واسطے
بندۂ نادار ہوں ہو نگاہِ کرم
حضرت عابد بیمار امام زین العباؓ کے واسطے
تیرے شمع نور سے معمور ہو سینہ میرا
حضرت امام باقر شاہؓ جود و سخا کے واسطے
اپنے دریائے رحمت سے اک قطرہ ہو عطا
حضرت امام جعفر الصادقؓ امامِ کبریا کے واسطے
ہم پہ فیضانِ نظر ہوتا رہے تاحشر
حضرت موسیٰ کاظمؓ امام الاصفیاء کے واسطے
اپنی محبت دے ہمیں دور کر دے فکرِ غیر
حضرت علی موسیٰ رضاؓ امام الاتقیاء کے واسطے

Marfat.com

اہلِ ایمان آپس میں سب متفق رہیں
حضرت خواجہ معروف کرخی راہنما کے واسطے

موجود رہ دل میں تو بیدار کر سینہ میرا
حضرت خواجہ سری سقطی چراغ الاولیاء کے واسطے

دل میں ہمارے ہو تجلیٰ تیرے پُر انوار کی
حضرت شاہ جنید بغدادیہ کے واسطے

آنکھ بینا دے ہمیں معرفت کے نور سے
حضرت شیخ شبلی قطبِ عالم کے واسطے

اجنبی نادان ہیں راہنمائی کر ہماری
حضرت خواجہ عبدالعزیز الفت رسا کے واسطے

تیرے خزانہ فیض سے اک قطرہ ہو نصیب
حضرت خواجہ عبدالواحد صاحبِ لقاء کے واسطے

اپنے مولا کی طلب ہو، ہمیں ہر گھڑی
حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسیہ کے واسطے

بہتر ہو ہمارا نظامِ زندگی اے میرے پیشوا
حضرت ابوالحسن ہنکاری مردِ خدا کے واسطے

مردہ دل کو زندہ کر زندگی. دے جاوداں
حضرت خواجہ بو سعید مقتداء کے واسطے

دل میں تصور آپ کا لب پہ رہے تیرا ذکر
حضرت پیر میراں عبدالقادر غوث الوریٰ کے واسطے

Marfat.com

شرافت کی دولت ہو عطا بھیک دو کرم کی
حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی کے واسطے

بحرِ ظلمات کے ڈوبتے سفینے کا سہارا بنو
حضرت پیر مقام شاہ محبوبِ خدا کے واسطے

آ گیا تیرے در پہ بخش دے میرے گناہ
حضرت پیر چٹالہ شاہ حق نما کے واسطے

دل کی سیاہی دور کر محبت عطا ہو پیر کی
حضرت پیر کانجو شاہ سراج الاولیاء کے واسطے

جبین فرسائی کر عطا اپنے درِ پاک کی
حضرت پیر مٹھ شاہ نورِ خدا کے واسطے

اے شہنشاہ بطخیٰ سُن فریاد میری
حضرت پیر جیون شاہ ولی باصفا کے واسطے

کرو امداد ہماری پنجتن پاک کے واسطے
حضرت پیر روشن شاہ مردِ خدا کے واسطے

رحم کر عالی گوہرِ کمترین کی عرض پر
حضرت پیر جوائے شاہ قلندر مقتدا کے واسطے

دل نشیں، دل نواز، رنج و غم کا سہارا بنو
حضرت بابا ابراہیم شاہ پیرِ ہُدیٰ کے واسطے

میرے قلب کو دے بصیرت شہنشاہِ دو عالم
حضرت بابا لال دین شاہ قلندر جودوسخا کے واسطے

Marfat.com

اپنے چشمۂ فیض سے ہمیں بھی سیراب کر
حضرت بابا سردار علی شاہ پارسا کے واسطے

اپنے فیضان نظر سے دل میرا آباد رکھ
حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ مرشد وراہنما قلندر بے ریا و باصفا کے واسطے

یا الٰہی! امر مرشد پہ رکھ ثابت قدم تا حشر
حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی حاجت روا حق رسا مرد خدا کے واسطے

صراطِ مستقیم پر چلا خلق خدمت کر عطا
عاشقوں کے راہنما قلندر کبریا کے واسطے

میرا ماویٰ میرا ملجا سا ہو چک ہو اے خدا
میرے ہادی میرے رہبر پیشوا کے واسطے

❁❁❁

دستار بندی سلسلہ عالیہ نقشبندی مجددی:

حضرت مولانا پیر سید انور حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (پوتا امیر ملت) نے اعلحضرت امیر ملت الحاج الحافظ پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی کے روحانی حکم کے مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۹ء بمطابق ۹ شعبان ۱۳۸۹ھ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دستار بندی کی اور شجرہ شریف عطا فرما کر خلافت بخشی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا ''حضور مجھے علی پور سے نکال رہے ہیں،، تو پیر سید انور حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''صوفی صاحب مجھے حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ لہٰذا میں حکم پورا کروں گا۔ قسم ہے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حکم ہے اگر جھوٹ بولوں تو جھوٹوں پر لعنت''۔

Marfat.com

شجرہ طیبہ نقشبندی مجددی

اے خدا دارین میں خیرالوریٰ کا ساتھ ہو
شافع اعظم حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہو
حضرت صدیقؓ و سلیمانؒ قاسم ذی اتقیاء
جعفر الصادقؒ امام الاصفیا کا ساتھ ہو
بایزید و بوالحسن بوالقاسم وشہ بو علی
یوسف ہمدانی یوسف لقاء کا ساتھ ہو
عبدالخالق غجدوانی عارف و محمود کا
اور عزیزانِ علی حق نما کا ساتھ ہو
حضرت بابا سماسی سید میر کلال
شاہ بہاؤ الدین شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو
خواجہ عطار و یعقوب و عبید اللہ ولی
خواجہ زاہد محمد پارسا کا ساتھ ہو
خواجہ درویش و ملکنگی محمد مقتدا
حضرت خواجہ باقی باللہ باخدا کا ساتھ ہو
اور مجدد الف ثانی خواجہ معصوم کا
حجۃ اللہ اور زبیر اولیاء کا ساتھ ہو
خواجہ قطب الدین اشرف شاہ جمال اللہ ولی
سید عیسیٰ شاہ فیض اللہ شاہ کا ساتھ ہو

Marfat.com

خواجہ نور محمد بابا تیرا ہی فقیر
شاہ جماعت علی مقتدا کا ساتھ ہو
امیر ملت غوث اعظم اور قیومِ زماں
اس مجدد عصر صدر اولیاء کا ساتھ ہو
عارف کامل ولی و متقی پرہیز گار
شاہ محمد حسین شاہ اتقیاء کا ساتھ ہو
نورِ عالم فیض رضا پیرِ کامل
سید انور حسین شاہ راہِ ہُدا کا ساتھ ہو
دستگیرِ راہنما بے کساں و ناقصاں
حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ مرشد و راہنما کا ساتھ ہو
یا الٰہی! امر مرشد پہ رکھ ثابت قدم تا حشر
حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی حاجت روا کا ساتھ ہو
بہرِ حسنین و علی و سیدہ خیر النساء
روزِ محشر شافع روزِ جزا کا ساتھ ہو
جُملہ یارانِ طریقت کا بروزِ حشر بھی
نقشبندی سلسلے کے اولیاء کا ساتھ ہو

❁❁❁

Marfat.com

وسعت کاروبار:

یہ فیض و خلافت عطا ہونے کے بعد بھی آنجناب رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر وپیشوا حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد عالی شان کے مطابق لکڑی کے کاروبار میں مصروف رہے۔ ۱۹۷۰ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پچھتر ہزار روپے کی دوکنال اراضی قلعہ سوبھا سنگھ (قلعہ احمد آباد) میں کاروبار کی وسعت کے لئے خرید فرمائی۔اور مزید کاروبار کی وسعت کے لئے ساڑھے پانچ لاکھ روپے کپڑے کے تھیلے میں باندھ کر الماری میں رکھے۔ اور اس کو مقفل کر دیا۔

کاروبار کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ مزدوروں پہ بڑی شفقت فرماتے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ مزدور سوکھی روٹی دوپہر کے وقت کھا رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ کل سے لے کر تم لوگ گھروں سے کھانا نہ لے کر آیا کرو یہاں سے لنگر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ملا کرے گا اور مزدوری بھی پوری ملے گی۔

تمہیں فقیر بناتا رہا تم تاجر بن بیٹھے ہو:

۱۹۷۰ء میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ وہ کثیر رقم قلعہ احمد آباد میں رکھ کر خود ساہو چک شریف اپنے اعزاء اقارب اور والدہ محترمہ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ رات بارہ بجے تک ان سے محو گفتگو رہے۔ پھر آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گئے۔ رات ایک بجے حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے سرہانے کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا کہ ''میں ساری عمر تمہیں فقیر بناتا رہا تم تاجر بن بیٹھے ہو،، آپ رحمۃ اللہ علیہ باداب ہوکر کھڑے ہوگئے اور عرض کیا کہ ''حضور میں تجارت بھی آپ کے حکم سے کر رہا ہوں آپ حق سچ کا فیصلہ صادر فرمادیں کیونکہ مجھے عین الیقین ہے کہ اللہ رب العزت کی توفیق اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کو تسلیم کئے بغیر

Marfat.com

معرفت الٰہی حاصل ہونا مشکل ہے اور میں نے پیری نہیں کی آپ کا عطا کردہ قلمدان سنبھال کر رکھا ہوا ہے''۔

یہ عرض کرنے کی بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ پیر وپیشوا قبلہ وکعبہ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی قدمبوسی کے لئے آگے بڑھے۔ لیکن حضرت پیر ومرشد رحمۃ اللہ علیہ الٹے قدم آگے آگے چل پڑے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ پیچھے پیچھے چل پڑے۔ حضرت پیرو مرشد رحمۃ اللہ علیہ سیالکوٹ روڈ کی جانب بڑھے وہاں سے ڈیفنس روڈ سے گزرتے ہوئے ہیڈ مرالہ کی جانب روانہ ہوئے۔ ہیڈ مرالہ روڈ پر جاتے ہوئے ہیڈ سے دو میل قبل ایسا معلوم ہوا کہ سڑک کے وسط میں خنزیر (سور) آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں کی طرف جھپٹا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے پیر ومرشد کے نقش پا تھا اس لئے بغیر کسی گھبراہٹ کے اس کے پاس سے گزر گیا لیکن وہ وہاں ہی پڑا رہا جب ہیڈ کے پل پر پہنچے تو پہلے سکیورٹی گارڈ نے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نہ پوچھا لیکن دوسری طرف والے گارڈ نے پوچھا ''بابا تم کون ہو اس وقت کہاں جارہے ہو'' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشارہ سے فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ وہ پیچھے ہوگیا ہیڈ کو کراس کرنے کے بعد حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے سڑک کو چھوڑ کر کھنڈرات کا راستہ اختیار فرمایا اور آنجناب رحمۃ اللہ علیہ حضرت پیرومرشد کے نقش پاء چلتے رہے۔

حضرت الحاج علامہ حکیم محمد حفیظ اللہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات:

اذان فجر کا وقت قریب تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد عالی شان ہے کہ ''میں نے اپنے آپ کو ایسی جگہ پر موجود پایا۔ جہاں مکان کے اندر جانے کے لئے راستہ تھا حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے مکان کے دروازہ پر پہنچا دیا اور خود میری نظروں سے اوجھل ہوگئے''۔

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ جب مکان کے اندر پہنچے تو وہاں ایک برگزیدہ ہستی عربی لباس میں ملبوس ہاتھ میں تسبیح پکڑے کھڑے تھے۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے ہی فرمایا۔

''صوفی صاحب تشریف لائیں میں آپ کا انتظار کررہا ہوں،،

رندوں کو بھی معلوم ہیں صوفی کے کمالات
ہر چند کہ مشہور نہیں ان کے کرامات

اور وہ ہستی کامل حضرت خواجہ محمد حفیظ اللہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات تھی۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مزید فرمایا۔''کہ صوفی صاحب آپ کو یہ تو معلوم ہے کہ کونسی مایہ ناز ہستی آپ کو یہاں چھوڑ کر گئی ہے،، آپ نے عرض کیا''کہ جی حضور میرے پیرو مرشد عالی جناب رحمۃ اللہ علیہ مجھے یہاں چھوڑ کر گئے ہیں،، خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیٹھنے کا حکم صادر فرمایا بیٹھتے ہی حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خیال گزرا کہ یہ کیسے بزرگ ہیں انہوں نے داڑھی نہیں رکھی۔ یہ خیال آتے ہی خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔''صوفی صاحب اگر دوکاندار نے دوکان کو دروازہ نہ لگایا ہوتو اسکی دوکان چور لوٹ کر لے جائیں گے نقصان دوکاندار کو ہوتا ہے خریدار کو کیا مطلب؟ اور ساتھ ہی اپنے خادم کو آواز دی۔ میاں محمد اسماعیل صوفی صاحب کے لئے چائے لے کر آؤ آج ہم ان کو شراب محمدی پلائیں گے۔ جب خادم صاحب چائے لے کر حاضر ہوئے تو حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا''صوفی صاحب یہ شراب محمدی کے جام ہیں اور ان گنت چائے کی پیالیاں پلائیں۔ چائے پیتے ہی آپ کو اونگھ آ گئی''اور دن دو بجے بیدار ہوئے پاؤں مبارک میں جوتا تھا وہ اتارنے لگے تو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا''صوفی صاحب جوتا اتاریں بلکہ پاؤں میں ہی رہنے دیں کیونکہ

Marfat.com

فرمان افضل ہوتا ہے،، آپ رحمۃ اللہ علیہ دوزانو ہوکر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا ''صوفی صاحب! میری گود میں کیا ہے،، آپ نے عرض کی ''خنزیر کا بچہ نظر آتا ہے،، اس وقت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسے گود میں بٹھا کر لوکاٹھ کا پھل کھلانے میں مصروف تھے خواجہ صاحب نے فرمایا ''صوفی صاحب یہ بھی مخلوق خدا ہے اس کا کیا قصور ہے۔ جو ہم اس سے نفرت کرتے ہیں،، یہ وہی خنزیر ہے جس نے راستے میں آپ کو سجدہ کیا تھا۔ ہمارے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حلال وحرام کی پہچان کروائی ہے لیکن ایک سور ہمارے اندر بھی ہے صوفی صاحب یاد رکھنا یہ سور پیری مریدی میں بھی کھایا جاتا ہے،، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا ''حضور! میں نے اسی سے بچنے کی خاطر آج تک اپنے پیرومرشد کے عطا کردہ قلمدان کو مقفل رکھا ہے اور پیری نہیں کی،، یہ جواب سن کر خواجہ محمد حفیظ سرکار رحمۃ اللہ علیہ ازحد مسرور ہوئے۔ اور فرمایا کہ ''آپ کسی کے بھیجے ہوئے میرے ہاں آئے ہیں آپ کو نہیں معلوم کہ یہ کونسی جگہ ہے۔ پہلے اس کو بڑیلہ چوروں کا کہتے تھے اور اب بڑیلہ شریف کہتے ہیں''۔

اشتہائے شکم کو شکست فاش:

دوران ملاقات معرفت کی باتیں ہوئیں۔ پھر حضرت خواجہ سرکار ٹریلہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دو پانچ پانچ کے نوٹ اور ایک دس پیسے کا سکہ دیا اور فرمایا ''کہ یہ دس پیسے کا سکہ خرچ نہ کرنا اور یہ دس روپے کرایہ کے لئے ہیں۔ اور صوفی صاحب آپ کی ڈیوٹی اس جگہ پر ہوگی جہاں سے نارووال گیارہ میل کی مسافت پر ہے۔ اور یہ وضاحت فرمائی کہ آپ کی گزراوقات خورودنوش (کھانے) پر نہیں بلکہ صرف چائے کے کپ پر ہوگی وہ بھی چوبیس گھنٹے میں ایک مرتبہ پینی ہے۔ الٹی

Marfat.com

حاصل کرلی۔

بڑیلہ شریف واپسی اور دستار بندی:

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت الحاج خواجہ محمد حفیظ اللہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان عالی شان کے مطابق ۱۹-اگست ۱۹۷۰ء کو سیدھے بڑیلہ شریف حاضر ہوئے ۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کو دیکھ بہت خوش ہوئے اور فرمایا ہمیشہ شہباز ہی کامرانی کی منزلوں کو حاصل کرتے ہیں خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ عالیہ چشتی، قادری، طرطوی، سہروردی خلافت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا۔ مزید فرمایا ''صوفی صاحب اب آپ ساہو چک شریف جاکر مقیم ہوجائیں۔ وہاں آپ کو ڈیوٹی پر مامور کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ جو زمین ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور اس جگہ کی تسبیح قبول ومنظور ہو چکی ہے گاؤں کے قطب کی جانب سے جو راستہ گزرتا ہے وہاں جاکر بیٹھنا ہوگا''۔

گیارھویں شریف کی اجازت:

حضور خواجہ صاحب سرکار بڑیلہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ہر ماہ چاند کی نو تاریخ کو حضرت محبوب سبحانی قندیل نورانی قطب ربانی جناب غوث پاک پیران دستگیر رضی اللہ عنہ کی گیارھویں شریف کی اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ ''حضور مجھے ایسا غوث نہ بتانا کہ مجھے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے پڑیں،، خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ''ہاں صوفی صاحب میں نے گیارھویں شریف کی کافی آدمیوں کو اجازت بخشی ہے لیکن جس مرد کامل کی مجھے تلاش تھی۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے اب رشتہ جوڑا ہے۔،،صوفی صاحب ! آپ کو کسی سے کچھ مانگنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ جب کوئی عقیدتمند کچھ پیش کرے

Marfat.com

چار پائی پر بیٹھنا ہوگا۔ لیٹنے کی اجازت نہیں۔ روحانی تربیت حاصل کرنے کے لئے بیالیس دن تک قیام کرنے کا حکم ملا اور ساتھ ہی یہ وضاحت بھی فرمائی کہ آپ نے اُس دن واپس آنا ہوگا جب بلایا جائے گا جیسے آج بلایا ہے۔ وہاں سے سیدھے میرے پاس بڑیلہ شریف آنا ہوگا۔

روانگی کے وقت سرکار بڑیلہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ نصیحت اور حکم فرمایا کہ جو آدمی آپ کو چائے پلائے گا اسکی اللہ تعالیٰ کے حضور التجا ہے کہ مجھے مرد حق کے فیضان سے مالا مال فرما اور اپنی رحمت سے میرے سینے کے دروا کردے ورنہ روز محشر میں کہوں گا کہ اے اللہ تو نے مجھے اس دنیا میں کوئی حق سچ کا بندہ ہی نہیں دکھایا جس کو میں اپنا راہبر وراہنما بناتا۔ لہٰذا جب آپ کو وہاں سے واپسی کا حکم ملے تو آنے سے قبل اس سے پوچھنا اے بندہ خدا کیا تیرے دل میں مذکورہ بالا خواہش معجزن ہے۔ اور آپ مزارات اولیاء پر صحبت صالح کے حصول کی دعائیں بھی کرتے رہے ہیں اگر وہ تصدیق کردے کہ واقعی اسکی یہی دعاو آرزو ہے تو اس کو بیعت کرلینا۔ وہ جگہ موضع سدہ کھنگوڑہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہاں بیالیس دن کی بجائے ساڑھے تین ماہ بٹھایا گیا وہاں ایک مرتبہ حضرت علامہ پیر سید انور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ علی پوری بھی ملاقات کے لئے تشریف لائے اور راز ونیاز کی باتیں ہوئیں۔

جب حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی سدہ کھنگوڑہ سے واپسی ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس آدمی کو بلا کر مذکورہ بالا وضاحت پوچھی تو اس نے ہاں میں جواب دیا اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دست بیعت کرلیا۔ یہ سدہ کھنگوڑہ کے صوفی فقیر محمد صاحب ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواہشات نفسانی اور اشتہائے شکم کو شکست فاش دی اور دل کو اپنے مقام پر اور روح کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے سکون میں اور شہنشاہی

Marfat.com

حاصل کرلی۔

بڑیلہ شریف واپسی اور دستار بندی:

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت الحاج خواجہ محمد حفیظ اللہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان عالی شان کے مطابق ۱۹-اگست ۱۹۷۰ء کو سیدھے بڑیلہ شریف حاضر ہوئے ۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کو دیکھ بہت خوش ہوئے اور فرمایا ہمیشہ شہباز ہی کامرانی کی منزلوں کو حاصل کرتے ہیں خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ عالیہ چشتی، قادری، طرطوی، سہروردی خلافت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا۔ مزید فرمایا ''صوفی صاحب اب آپ ساہوچک شریف جاکر مقیم ہوجائیں۔ وہاں آپ کو ڈیوٹی پر مامور کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ جو زمین ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور اس جگہ کی تسبیح قبول ومنظور ہوچکی ہے گاؤں کے قطب کی جانب سے جو راستہ گزرتا ہے وہاں جاکر بیٹھنا ہوگا''۔

گیارھویں شریف کی اجازت:

حضور خواجہ صاحب سرکار بڑیلہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ہر ماہ چاند کی نو تاریخ کو حضرت محبوب سبحانی قندیل نورانی قطب ربانی جناب غوث پاک پیران دستگیر رضی اللہ عنہ کی گیارھویں شریف کی اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ ''حضور مجھے ایسا غوث نہ بتانا کہ مجھے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے پڑیں،، خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ''ہاں صوفی صاحب میں نے گیارھویں شریف کی کافی آدمیوں کو اجازت بخشی ہے لیکن جس مرد کامل کی مجھے تلاش تھی۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے اب رشتہ جوڑا ہے۔،،صوفی صاحب ! آپ کو کسی سے کچھ مانگنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ جب کوئی عقیدتمند کچھ پیش کرے

Marfat.com

تو تین مرتبہ دریافت کرلینا کہ کس لئے دے رہے ہو۔اگر وہ کہے کہ یہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گیارھویں شریف کے لئے ہے تو اس کا تصرف گیارھویں شریف پر کرنا۔ اپنی ذات پر خرچ نہ کرنا۔ اگر کچھ میسر نہ ہوتو پانی کے پیالے پر ہی ختم شریف پڑھ لینا۔ آپ کا کسی سے رشتہ نہ ٹوٹے گا۔ بلکہ اللہ رب العزت سے ناطہ اور مضبوط ہوگا۔ وہی پانی بطور تبرک تقسیم کردینا،،اور مزید وضاحت فرمائی کہ ''لوگ آپ کو خواب میں دیکھ کر ازراہ عقیدت حاضری دینے آیا کریں گے۔آپ مخلوق خدا کی خدمت میں اور جیسا بھی ہو جس طرح بھی ہو مخلوق خدا کو فیض پہنچائیں۔ اور آپ کی امانت خواجہ محمد نقیب اللہ شاہ صاحب کے پاس بھی ہے۔ آپ ان کے پاس جائیں اور اپنی امانت وصول کریں''۔

ختم شریف غوثیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ط (سات بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ○ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ○ (سات بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ○ الَّذِىْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ○ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○

Marfat.com

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ○ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ○ (سات بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○ (سات بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (سات بار)

يَا بَاقِيْ اَنْتَ الْبَاقِيْ يَا كَافِيْ اَنْتَ الْكَافِيْ يَا شَافِيْ اَنْتَ الشَّافِيْ○

(سات بار)

يَاحَضْرَتْ شَاه مُحَیُّ الدِّيْنْ مُشْكِلْ كُشَا بِالْخَيْرِ ○ (سات بار)

يَا حَضْرَتْ غَوْث اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰهِ ○ (سات بار)

سَهِّلْ فَسَهِّلْ يَااِلٰهِیْ كُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَتِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ○ (سات بار)

اِمْدَادْ كُنْ اِمْدَادْ كُنْ اَزْهَرْ بَلَا آزَادْ كُنْ

دَرْ دِيْنْ وَ دُنْيَا شَادْ كُنْ يَا غَوث اعظم دستگیر (سات بار)

يَا حَضْرَتْ شَيْخ سَيِّدْ عَبْدُالْقَادِرْ شَيْئًا لِلّٰهِ اِمْدَادْ كُنْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ○

(سات بار)

مُشْكَلَاتِ بے عَدَدْ دَارِيْم مَا شَيْئًا لِلّٰهِ غوث اعظم پیرما (سات بار)

اَنْتَ الْهَادِیْ اَنْتَ الْحَقْ لَيْسَ الْهَادِیْ اِلَّا هُوَ (سات بار)

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰهُ مَافِیْ قَلْبِیْ غَيْرَاللّٰهِ

نُوْر مُحَمَّدْ صَلَّ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (سات بار)

خُذْبِيَدِیْ شَيْئًا لِلّٰهِ يَا حضرت سلطان شیخ سید

عَبْدُالْقَادِرْ جِيْلَانِیْ صَاحِبَ الْمَدَدْ (سات بار)

Marfat.com

شجرہ طیبہ منظوم خاندان عالیہ قادریہ طرطوسیہ:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لاکھ حمد وثنا رب العلی کے واسطے — نعت احمد صلی اللہ علیہ وسلم مصطفیٰ ومجتبیٰ کے واسطے
آل واصحاب رضی اللہ عنہم نبی پر صد درود صد سلام — اور اہل بیت وآل اصفیاء کے واسطے
مغفرت ہو صاحب حضرات خلفائے رشید — اولیاء واصفیاء و اتقیاء کے واسطے
یاالٰہی بندہ مسکین گدا بے کس غریب — ملتجی در پر کھڑا ہے التجا کے واسطے
سر پہ ہے انبار عصیاں دل پہ گمراہی کا داغ — نظر رحمت کیجئیو اب مصطفیٰ کے واسطے
مشکلیں صدہا مصیبت پیش آئی ہیں مجھے — مشکلیں سب دور ہوں مشکل کشا کے واسطے
یاالٰہی دے بصیرت تا کہ پاؤں راہ راست — خواجہ بصری حسن رح پیر ھدیٰ کے واسطے
میں ہوں عجمی پر خطا میری خطائیں بخشیو — خواجہ عجمی حبیب کبریا کے واسطے
قطرہ رحمت کا ہوں طالب اگر ہووے نصیب — شیخ بوداؤد طائی پر صفا کے واسطے
جاہل ومجہول ہوں مجہول سے معروف کر — خواجہ معروف کرخی بادشاہ کے واسطے
سر سے سری کرواس اجنبی نادان کو — شاہ سری سقطی جناب پارسا کے واسطے
نفس شیطان سے بچاؤ بندہ مظلوم کو — برکت خواجہ جنید اولیاء کے واسطے
رہنمائی کیجئیو اے ہادیٰ علم الہدیٰ — شیخ شبلی قطب عالم رہنما کے واسطے
یاالٰہی دل میں تو واحد ہی ہو دیگر نہ ہو — شیخ عبد الواحد یمنی لقاء کے واسطے
کرفرح حاصل مجھے غمگین کو راحت ملے — شیخ حضرت الوالفرح طرطوسیہ کے واسطے
حَسَنَۃً دُنْیَا وَعُقْبٰی آتِنَا یَارَبَّنَا — شیخ ہنکاری حسن صاحب رضا کے واسطے
یا الٰہی دے سعادت خادم مخدوم کو — شیخ شیخاں بو سعید پیشوا کے واسطے
قادرا قادر کرو اس نفس شیطان پر مجھے — شیخ عبد القادر صدر العلیٰ کے واسطے

Marfat.com

کر عطا رزاق مجھ کو روزی وصل ولقاء — سید خلق عبد الرزاق اولیاء کے واسطے
یا الٰہی حسن اخلاقی مجھے کیجئیو عطاء — خواجہ حسن علی قرشی پادشاہ کے واسطے
حافظا اس نفس سے حفاظت کیجئیو — شیخ حضرت حفص ابو بکر اولیاء کے واسطے
حرص وخواہش سے بچا ہوں پر شکستہ بے نوا — شاہ سلیمان صاحب جیش دلوا کے واسطے
میرے سنگیں دل کو یارب موم سا کر درد سے — شیخ بو داؤد پیر اولیا کے واسطے
یاالٰہی کر مجھے مقبول اپنی راہ کا — خواجہ بوبکر مقتول رضا کے واسطے
طوطیائے طور موسیٰ آنکھ میں ڈالو میری — موسیٰ حلبی طبیب حق نما کے واسطے
نیک حصہ کر میری قسمت خدایا بانصیب — شیخ بوالقاسم جناب پارسا کے واسطے
تو میرا معبود حق میری دعا کو کر قبول — سید عابد کبیر الاولیاء کے واسطے
کھینچیو میرے گناہوں پر معافی کا قلم — سید احمد ولی فرخ لقاء ادا کے واسطے
تشنہ لب ہوں میں پلاؤ کاسہ آب حیات — خضر ابدال بیابانی ادا کے واسطے
افتخار فقر سے مجھ کو الٰہی میر کر — حضرت شاہ میر پیر اولیاء کے واسطے
دے سعادت جاوداں اے مالک ہردو جہاں — شاہ سعید مظہر نور خدا کے واسطے
یاالٰہی دے مجھے الفت سے دیدارو جمال — خواجہ شاہ جمال اہل صفا کے واسطے
کر کرم مجھ پر خدایا بے نوا ہوں سخت تر — خواجہ عبدالکریم پارسا کے واسطے
راحما رحمت کرو مسکین ہے در پر کھڑا — صاحب عبدالرحیم اولیاء کے واسطے
پالیو شیر محبت سے یہ طفل ناتواں — حضرت شیر محمد پادشاہ کے واسطے
یاالٰہی فیض کے چشمہ سے اب سیراب کر — شاہ محمد فیض فیاض الوراء کے واسطے
نور احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے منور کیجئیو دل اے خدا — نور احمد قبلہ، نور الہدیٰ کے واسطے
اے مددگار جہاں یاری کرو ہوں ناتواں — سخی احمد رحمۃ اللہ علیہ یار قبلہ اتقیاء کے واسطے
یاالٰہی اس گدا کو اپنی الفت میں سدا — رکھ محمد عمر محبوب خدا کے واسطے

Marfat.com

قبلہ وکعبہ امام الدین کی خاطر الٰہ — کر نظر مجھ پر امام الاصفیاء کے واسطے
قبلہ حاجات حضرت غلام سرور کی طفیل — ہو دعا مقبول مرشد رہنما کے واسطے
دین ودنیا میں ہماری کر حفاظت اے خدا — حضرت خواجہ محمد حفیظ اللہ پیر ما کے واسطے
اپنے فیضان نظر سے دل میرا آباد رکھ — حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ مرشد وراہنما کے واسطے
یاالٰہی ! امر مرشد پہ رکھ ثابت قدم تا حشر — حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی حاجت روا کے واسطے
میرا ماویٰ میرا ملجا ساہو چک ہوائے خدا — میرے ھادی میرے رہبر پیشوا کے واسطے

ساقیا بھر بھر پلا اب خادم وحدت سے مجھے
بے خبر ہستی سے ہوں ان اولیا کے واسطے

سجرۂ طیبہ خاندان عالیہ چشتیہ:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَے خداوندا تُو ذاتِ کبریا کے واسطے
رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰؐ کے واسطے
میں ہوا ہوں سخت زار اس بندِ محنت میں اسیر
کھول دے مشکل علی المرتضیٰؓ کے واسطے
خواجہ بصری حسن کا نام لاتا ہوں شفیع
شیخ عبدالواحد اہلِ بقاء کے واسطے
فضل کر مجھ پر طفیلِ خواجہ ابن عیاض
شاہ ابراہیم بلخی پادشاہ کے واسطے
حضرت خواجہ حُذیفہ کے لئے تو رحم کر
پھر ہُبیرا بصری صاحبِ ہُدا کے واسطے

Marfat.com

خواجہ ممشاد کی خاطر میرا دل شاد کر
شیخ بُو اسحاق قطبِ چشتیہ کے واسطے
خواجہ ابدال احمد بُو محمد مقتداء
خواجہ بو یوسف صاحبِ صَفَا کے واسطے
خواجہ مُودودِ حق اور خواجہ حاجی شریف
خواجہ عثمان اہلِ اقتداء کے واسطے
والی ہندوستاں خواجہ معین الدین حسن
خواجہ قطب الدین قطب الاتقیاء کے واسطے
کام کر شیریں طفیلِ خواجہ گنجِ شکر
اور نظام الدین محبوبِ خدا کے واسطے
دل کو روشن کر طفیلِ شاہ نصیر الدین چراغ
اور کمال الدین کمالِ اصفیاء کے واسطے
دُور کر ظلمت سراج الدین خواجہ کے لئے
اور خواجہ علم الدین نور الہدیٰ کے واسطے
حضرت محمود راجن سرورِ دُنیا و دیں
اور جمال الدین جُمن صاجب صفا کے واسطے
شیخ حسن اور خواجہ شیخ محمد کے طفیل
خواجہ حضرت یحییٰ مدنی مقتداء کے واسطے
فضل کر مجھ پر طفیلِ شاہ کلیم اللہ ولی
اور نظام الدین مقبولِ خدا کے واسطے

Marfat.com

دین و دنیا کا وسیلہ پیرِ عالم فخر الدین
خواجہ نورِ محمد راہنما کے واسطے

خواجہ حضرت شاہِ سلیماں دو جہاں کے دستگیر
قبلۂ حاجات و کعبہ مُدعا کے واسطے

کر کرم مجھ پر طفیلِ خواجہ عالی جناب
شیخ شمس الدین شمسِ چشتیا کے واسطے

خواجہ محبّ النبی مولوی عبدالغنی
کر غنی اس پیر و مرشد راہنما کے واسطے

صدقہ مِحبِّ رسول اللہ کا ہو جائے وا
گنج حُبِ مصطفٰے ہر اک گدا کے واسطے

حضرت خواجہ محمد حفیظ اللہ چشتی قادری
گنج بخشِ مظہرِ جُودِ اِلٰہ کے واسطے

اپنے فیضانِ نظر سے دل میرا آباد رکھ
حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ مرشد وراہنما کے واسطے

یا الٰہی امرِ مرشد پہ رکھ ثابت قدم تا حشر
حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی حاجت روا مردِ خدا کے واسطے

رنگِ دے رنگِ حُبِ احمد میں میرے پروردگار
گلزار سرور غلامِ احمد پادشاہ کے واسطے

پیر و مرشد سے رہے دل میں محبت اور خلوص
میرے مرشد پاک جانِ اولیاء کے واسطے

Marfat.com

میرا ماویٰ میرا ملجا ساہو چک ہو اے خدا
میرے ھادی میرے رہبر پیشوا کے واسطے
بخش دے اپنی محبت قطع کر دے مَاسوا
برکتِ پیرانِ شجرۂ چشتیہ کے واسطے

حضرت الحاج خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ سے ملاقات:

حضرت الحاج خواجہ علامہ پیر محمد حفیظ اللہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان عالی شان کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ ذیعقد ۱۳۹۰ھ بمطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۷۱ء کو آستانہ عالیہ نقیب آباد شریف تشریف لے گئے۔ اس سے قبل حضرت خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچ چکے تھے۔ جن پر تحریر تھا کہ ''صوفی صاحب تشریف لائیں ہم آپ کا انتظار کررہے ہیں،، نقیب آباد شریف پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ کی وجہ سے عرس پاک عارضی پور پر گنجی چلار ضلع شیخوپورہ میں ہورہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت گنجی چلار تشریف لے گئے۔ روز عرس مبارک تھا۔ محفل سماع ہورہی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ پیچھے ہی بیٹھ گئے۔ رات بارہ بجے چائے کا وقفہ ہوا۔ عین اسی وقت لاؤڈ سپیکر پر اعلان ہوا کہ ''حضرت صوفی اللہ رکھا شاہ صاحب ضلع سیالکوٹ جہاں کہیں بھی ہیں خواجہ صاحب کے پاس مسند پر تشریف، لے آئیں'' یہ اعلان تین مرتبہ ہوا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی توجہ نہ فرمائی۔ کہ اتنے بڑے ضلع میں کوئی اور ہوگا۔ چوتھی مرتبہ اعلان ہوا ''حضرت صوفی اللہ رکھا شاہ صاحب بمقام ساہو چک شریف ڈاکخانہ بڈیانہ تحصیل وضلع سیالکوٹ جہاں کہیں بھی ہیں مسند شریف پر تشریف لے آئیں'' مذکورہ بالا چوتھی مرتبہ اعلان سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ مسند کی طرف بڑھے دیکھتے ہی خواجہ

Marfat.com

محمد نقیب اللہ شاہ صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا ''صوفی صاحب آپ میری آزمائش کررہے تھے''۔

لفظ شاہ کی وضاحت:

خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد عالی شان سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا ''حضور آپ تو صوفی اللہ رکھا شاہ کو بلا رہے تھے۔ لیکن میں ''شاہ،، نہیں ہوں،، میں تو گجروں کے گھر پیدا ہوا ہوں حضرت خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ سن کر لفظ ''شاہ،، کی وضاحت فرمائی ''کہ آپ کے علاقہ میں ''بابا گلوشاہ رحمۃ اللہ علیہ مشہور معروف ہستی ہیں ان کو ''شاہ،، کیوں کہتے ہیں۔ جبکہ وہ سید نہ تھے۔ بلکہ جولاہوں کے گھر پیدا ہوئے تھے۔ صوفی صاحب اللہ تعالیٰ کو تعدیل ارکان رکوع و سجود، خشوع وخضوع، حضور طمانیت اور اخلاص وانہماک کی ضرورت ہے۔ انسان کو ''چشم شاہ،، نہیں بلکہ ''کم شاہ،، ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ ''شاہ،، وہ ہوتا ہے جو سید کے گھر پیدا ہو بلکہ اعمال صالح اور پیروی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والا شاہ ہوتا ہے۔ اور صوفی صاحب یہ خاصیت آپ میں بدرجہ اتم موجود ہے''۔

خلافت اور محفل سماع کا حکم:

خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اجتماع عام میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دایاں بازو پکڑا اور ہوا میں لہرا کر فرمایا کہ یہ مرد کامل ہستی کسی کے بھیجے ہوئے میرے پاس آئے ہیں۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ہاں سات دن مہمان رکھا۔ ساتویں دن مورخہ ۵ جنوری ۱۹۷۲ء بروز بدھ حضرت خواجہ صاحب آپ کو ایک بند کمرے میں لے گئے اس کمرے میں ایک ستون تھا۔ ستون والی طرف ایک کرسی اور دیوار والی طرف ایک چارپائی لگائی گئی تھی۔ چارپائی پر حضرت خواجہ

Marfat.com

صاحب اور کرسی پر حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ بیٹھ گئے۔ یہ چار پائی اور کرسی اتنی نزدیک تھیں کہ دونوں مرد کاملین کے گھٹنے آپس میں ایسے ملے ہوئے تھے۔ کہ ان میں خلاء باقی نہ رہا۔اس وقت حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ بیعت کے لئے اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ ''یہ ہاتھ تو میں پہلے ہی کسی کے ہاتھ میں دے چکا ہوں،، یہ سن کر حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ازحد مسرور ہوئے اور فرمایا کہ ''آپ نے سچ کہا ہے کیونکہ آپ کو معاملات طریقت میں حصہ وافر مقدار میں اور مقام بلند، فقر میں سچی ثابت قدمی اور مجاہدے میں کامل رسائی پیرومرشد کے طرف سے حاصل ہے،، اور پھر خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو چار رتر کی کلاہ مبارک ، لباس طریقت، خطبہ بیعت وشجرہ طریقت عنایت فرمایا سماع (قوالی) سننے کی اجازت مرحمت فرمائی اور چشتی قادری ابو العلائی جہانگیری سلسلہ عالیہ کی خلافت سے سرفراز فرمایا۔

شجرہ طیبہ منظوم قادری چشتی ابوالعلائی جہانگیری:

حمد بیحد ہے جناب کبریا کے واسطے
تحفہ صلوٰۃ شاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے

یا میرے اللہ جملہ انبیاء کے واسطے
حاجتیں برلا میری کل اولیاء کے واسطے

پڑھ تحسیتہ اہل بیت اور چار یاروں کی ضرور
پھر ادب سے ہاتھ اٹھا اپنی دعا کے واسطے

یا الٰہی امر مرشد پہ رکھ ثابت قدم تاحشر
حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی حاجت روا حق رسا کے واسطے

Marfat.com

اپنے فیضان نظر سے دل میرا آباد رکھ
حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ مرشد وراہنما قلندر بے ریا وباصفا کے واسطے
صراط مستقیم پر چلا عشق مرشد کر عطا
عاشقوں کے راہنما قلندر کبریاء کے واسطے
میرے مولا پیروی مرشد کی کر مجھ کو نصیب
حضرت خواجہ صوفی نقیب اللہ شاہ پیرو پیشوا کے واسطے
بندہ عاصی ہوں یا رب کر میری توبہ قبول
خواجہ محمد حسن شاہ سلطان الاولیاء کے واسطے
قلب ہو بیدار میرا یا الہٰ العالمین
شاہ محمد عنایت حسن رحمۃ اللہ علیہ ظل کبریاء کے واسطے
ہو دعا مقبول میری صدقہ لا تقنطوا
شہنشاہ محمد نبی رضا کے واسطے
دل کو میرے یا خدا دے زندگی و تازگی
شاہ عبدالحی مقبول الدعا کے واسطے
مجھ کو اپنی بارگاہِ احدیت میں کر قبول
مخلص الرحمٰن جہانگیر ہُدیٰ کے واسطے
کر مدد میری خدایا ہر گھڑی ہر حال میں
شاہ امداد علی باصفا کے واسطے
مجھ کو اپنے ذکر و فکر و شغل میں مصروف رکھ
شاہ محمد مہدیءِ نورالورا کے واسطے

Marfat.com

نور ایماں سے میرے دل کو منور کر خدا
حضرت مظہر حسین حاجت روا کے واسطے

فرحتِ دل دے مجھے اور دور کر دے فکرِ غیر
فرحت اللہ افتخار الاولیاء کے واسطے

حُسن و خوبی سے میرے دل کو خدایا کر حسن
حُسنِ علی شاہ حسن ابر سخا کے واسطے

نعمت دیں سے مجھے کر یا الٰہی سرفراز
شاہِ منعم پاکبازِ اتقیاء کے واسطے

رکھ شریعت اور طریقت پر مجھے ثابت قدم
شاہ خلیل الدین سید مدلقاء کے واسطے

نفس کی روباہ بازی سے خلاص دے مجھے
میر سید جعفر شمس الضحیٰ کے واسطے

دور کر میری خودی اور اہلِ دل کر دے مجھے
سید اہل اللہ میر اہلِ صفا کے واسطے

نظم کر میرا قبول اے بادشاہِ دو جہاں
شاہ نظام الدین سید الاولیاء کے واسطے

اتقائے دین و دنیا ہو مجھے یارب نصیب
شاہ تقی الدین شاہِ اتقیاء کے واسطے

یاالٰہی تیری نصرت شامل ہر حال ہو
شاہ نصیر الدین سید بے بہا کے واسطے

Marfat.com

عاقبت محمود کر میری خدائے دو جہاں
سید محمود نور الاولیاء کے واسطے

یاالٰہی ہر گھڑی ہو بارشِ اَبرِ کرم
میر فضل اللہ شاہ ابر سخا کے واسطے

تجھ کو تیرا واسطہ ہے اہل دل کر دے مجھے
شاہ قطب الدین دُر دُرجِ فنا کے واسطے

دل ضیائے حق سے ہو معمور میرا ہر گھڑی
شاہ نجم الدین قلندر باخدا کے واسطے

جن کے پَرتُو سے چمک اُٹھی ہے بزمِ کائنات
سید مبارک غزنوی رحمت نما کے واسطے

ہم جیئیں جب تک نظام زندگی برہم نہ ہو
شاہ نظام الدین سید ثانیا کے واسطے

غنچۂ دل کو کھلا میرے الٰہ العالمین
شاہ شہاب الدین شمس الاولیاء کے واسطے

قادر مطلق ہے تو اپنی عنایت ہم سب پر رکھ
قادرِ جیلان قطب الاولیاء کے واسطے

اے خدا ہم کو بنا دے دین و دنیا میں سعید
نورِ عالم بُو سعید مقتداء کے واسطے

اے خدا کر دے عطا توفیقِ اعمال حسن
بوالحسن شاہ رئیس الاولیاء کے واسطے

Marfat.com

ظاہر و باطن میرا ہو حُسنِ یوسف کی طرح
حضرت بُو یوسف رحمت نما کے واسطے

مجھ کو اپنے عشق میں متوالا کردے اے خدا
حضرت عبدالعزیز اُلفت رسا کے واسطے

تیری رحمت کا ہو سایہ اے رحیم بے مثال
شاہ رحیم الدین سید خوش لقاء کے واسطے

دل میں دردِ عشق ہو میرے الٰہ العالمین
حضرت بوبکر شبلی باخدا کے واسطے

التجا مقبول فرما مالکِ ارض و سما
فضل کر حضرت جنید پیشوا کے واسطے

عاجز و لاچار ہوں مجھ پر کرم کر اے کریم
شاہ سری سقطی تاج الاولیاء کے واسطے

خود فراموشی عطا کر مست اور بیخود بنا
حضرت معروف کرخی راہ نما کے واسطے

نعمت صبر و رضا سے دل میرا معمور کر
شاہ امام دیں علی موسیٰ رضا کے واسطے

باز رکھ عصیاں سے مجھ کو اے مرے پروردگار
موسیٰ کاظم امام الاولیاء کے واسطے

معرفت کے نور سے دل کو میرے معمور کر
جعفر الصادق شاہ صدق و صفا کے واسطے

Marfat.com

نورِ عرفان سے الٰہی راہِ حق ہم کو دکھا
حضرت امام باقر شاہ جودوسخا کے واسطے

راہ میں تیرے رہیں ثابت قدم اے بے نیاز
پیشوائے عابداں زین العبا کے واسطے

زینتِ کون و مکاں فخر زمین و آسمان
سید الشہدا شہید کربلا کے واسطے

لَا فتیٰ اِلَّا عَلِیٌ لَا سَیف اِلَّا ذُوالفقار
پیشوائے دیں علی المرتضیٰ کے واسطے

مرتے دم تک لب پہ ہو نام محمد مصطفیٰؐ
سید الکونین ختم الانبیاء کے واسطے

یا الٰہی ہمارے عصیاں ہم کو شرماتے ہیں اب
بخش دے ہم سب کو محمد مصطفیٰؐ کے واسطے

عشق دے محبوب کا ہم کو الٰہ العالمین
سیدہ معصومہ حضرت فاطمہ خیر النساء کے واسطے

عشق دے مرشد کا ہم کو یا الٰہ العالمین
انبیاء و اولیاء و اصفیاء کے واسطے

ہم سب کی بگڑی کو بنا دے اے میرے پروردگار
شیخ الاعظم شاہ امیر ابوالعلا کے واسطے

میرا ماویٰ میرا ملجا ساہو چک ہو اے خدا
میرے ھادی میرے رہبر پیشوا کے واسطے

Marfat.com

حضرت بابا رحمت علی شاہ قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات:

یہ ضو پاشیاں یہ جلوہ نمایاں بے خبر زمانہ ہے تیری پرواز سے شاہا

حضرت بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ جن کا ذکر سعید باب دوم میں گزر چکا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مجذوب مست بزرگ تھے۔ گوجرانوالہ گوندلانوالہ میں قیام پذیر تھے لیکن اس سے پہلے جموں میں حضرت پیر روشن ولی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار عالیہ پہ کچھ عرصہ حاضر رہے۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے پہلی ملاقات سولہ سال کی عمر میں وہاں ہوئی جس کا ذکر درج ذیل ہے۔

ملاقاتوں والی ملاقات:

ایک دفعہ اعلحضرت عظیم البرکت امیر ملت الحافظ پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ محدث علی پوری بندگان خدا کی راہنمائی وراہبری کے لئے جموں تشریف لے گئے۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمراہ تھے۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو فرمایا کہ جاؤ حضرت پیر روشن شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار اقدس پر حاضری دے آؤ۔ دربار اقدس سے واپسی پر ''گھمٹ والی ٹکی،، پر ایک مجذوب سے ملاقات ہوئی جن کے ہاتھوں میں ایک روٹی تھی۔ اس روٹی کی حالت ''مُرلی'' جیسی ہو چکی تھی۔ وہ فقیر مرد صالح ہر ایک راہ گزر کے کندھے پر اپنا دست مبارک رکھتے اور فرماتے ''ہے کوئی جو روٹی کھانے کے لئے تھوڑا سا گوشت دے،، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جب ان کے پاس سے گزر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ یہی کلمات دہرائے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان عالی شان ہے کہ ''ان کی جلالت دیکھ کر میری زبان کو تالہ لگ گیا اور میں کوئی جواب نہ دے سکا اور اپنی راہ لی،، قیام گاہ پر پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعا مانگی کہ اے اللہ

Marfat.com

تبارک وتعالیٰ! اگر واقعی یہ تیرا برگزیدہ بندہ ہے اور مرد حق ہے تو اللہ ان کے واسطے ہمارا سری نگر جانے کا پروگرام ملتوی کردے تاکہ میں ان کی خدمت اقدس میں ان کی خواہش کے مطابق گوشت پیش کرسکوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس دعا کو قبولیت بخشی اور صبح سرینگر جانے کا پروگرام بس خراب ہونے کی وجہ سے ملتوی ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے۔ دوسرے دن پھر حضرت پیر ومرشد امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت پیر روشن شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار اقدس پر حاضری کے لئے دوبارہ اجازت سے نوازا۔ روضۂ اقدس ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔ وہاں تک پہنچنے کے لئے نوے ۹۰ سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دربار اقدس پر پہنچے اور حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ اترتے وقت جب آپ رحمۃ اللہ علیہ تیسری سیڑھی پر پہنچے تو مذکورہ مجذوب ننگا فقیر وہاں کھڑے تھے۔ جنہوں نے کمر سے نیچے سامنے حصے پر پیراہن پہن رکھا تھا۔ پہلے دن کی طرح آج بھی انکی زبان معطر پر وہی کلمات تھے جو پہلے دن تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے پہلے دن کی طرح کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا روٹی کھانے کے لئے گوشت دو۔ اس دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں ایک چاقو تھا۔ جو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے ہی کھول رکھا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کرتے ہوئے عرض کیا۔ ''حضور حاضر ہوں جہاں سے دل چاہے کاٹ لیں،، انہوں نے گوشت میں چاقو چبھویا جیسے کہ گوشت کاٹنے لگے ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ذارانہ گھبرائے بلکہ انکی رضا پر سر تسلیم خم کیا۔ لیکن مجذوب قلندر گوشت کاٹتے کاٹتے رک گئے اور فرمایا ''حکم الٰہی آ گیا ہے کہ ہم نے آپ کو قبول فرمالیا ہے۔ لیکن ابھی وقت نہیں آیا۔ آپ کی امانت بعد میں بحکم الٰہی آپ کے حوالے کردیں گے۔ اس کے لئے دوبارہ ملاقات ہوگی،، اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا ''حضور یہ ملاقات اس

Marfat.com

دنیائے فانی میں ہوگی یا آخرت میں اور ساتھ ہی یہ عرض کردیا کہ حضور وعدہ سچا کرنا۔ حضرت مجذوب قلندر فقیر رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر ارشاد فرمایا ''اس فانی دنیا میں ہی بحکم الٰہی ملاقات ہوگی''۔

ساہو چک شریف میں ملاقات:

بالآخر حضرت مجذوب رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ ساہو چک پر بتاریخ ۲۳ مئی ۱۹۷۴ء بمطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ بوقت آڑھائی بجے رات روحانی طور پر ملاقات کے لئے بحکم الٰہی تشریف لائے۔ اور اپنا وعدہ ایفا کیا۔ اور فیوض و برکات سے نوازا۔ مزید وضاحت فرمائی کہ میں اس وقت گوجرانوالہ گوندلانوالہ اڈہ کے پاس مقیم ہوں وہاں آئیں۔

گوجرانولہ میں ملاقات اور خلافت عظمیٰ:

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے حکم کی بجا آوری میں تاخیر نہ کی اور اسی وقت منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہوئے اور صوفی احسان الٰہی صاحب سے فرمایا کہ میں حضرت بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ قادری قلندر کے فرمان عالی شان کے مطابق انکی حضوری کے لئے جارہا ہوں۔ مزید ارشاد فرمایا ''احسان الٰہی! اگر مجھے کہیں اور جانے کا حکم ملا تو میں آپ کو اپنے پاس بلالوں گا۔ پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں،،۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ بس سٹاپ پر اترے تو خربوزے والی ریڑھی سے دور روپیہ فی کلو کے حساب سے خربوزے خریدے اور اسی ریڑھی والے سے حضرت مجذوب قلندر بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے راستہ بتایا اور اپنی طرف سے بھی ایک خربوزہ بطور عقیدت پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بابا جی رحمت سخی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو

Marfat.com

انہوں نے بیٹھنے کا حکم فرمایا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خربوزہ کاٹ کر پیش کیا۔ تو بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قلاش کا کچھ حصہ کھایا اور باقی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایادیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کھالیا تو باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔صوفی صاحب! وہ چاقو کہاں ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور میرے پاس گھر میں موجود ہے۔ پھر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''صوفی جی آج وعدے پورے کمائیاں نئیں،، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً عرض کیا کہ ''توں کرم کریں تے میں کمائی دے نیڑے وی نئیں جاندا،،اس کے بعد حضرت بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''مخلوق خدا کو زیادہ سے زیادہ فیض پہنچانا ہم نے آپ کو اپنا نائب منتخب کیا ہے،،۔ اور سلسلہ عالیہ قادری صابری قلندری کی خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اور شجرہ شریف قادری قلندری عنایت فرمایا۔ حضرت قلندر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ملاقات اور عشق ومحبت کا سلسلہ جاری رہا کہ ۹ نومبر ۱۹۷۶ء بمطابق ۱۶ ذیعقد ۱۳۹۶ھ بروز دو بجے سے ساڑھے نو بجے صبح تک آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی زبان مبارک سے ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یہ دل آویز شعر پڑھتے رہے۔

اقبال بڑا اُپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا یہ غازی تو بنا کردار کا غازی بن نہ سکا

اسی روز حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا جبہ مبارک اتار کر پھینک دیا اور حضرت مجذوب قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی مشابہت اختیار کر لی۔ حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب نے چادر لاکر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر اوڑھا دی۔اور روزانہ کنگھی کرنے کے باوجود حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی لٹیں (زلفیں) بننا شروع ہوگئیں۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جسم اطہر بھی فربہ ہونا شروع ہوگیا۔ اور پھر اس دن سے لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر ایک ہی چادر رہتی اور کبھی سفر وحضر میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

جوتے یا موزے نہیں استعمال کئے اور نہ ہی پیدل سفر فرمایا۔

تجلی ذات اقدس کی ہیں پنہاں وعیاں خواجہ
دوعالم جس کی موجیں ہیں وہ بحر بیکراں خواجہ

شجرۂ طیبہ منظوم قادری قلندری:

حمد و ثنا ہم کریں ذاتِ خدا کے واسطے
درود و سلام ہم پڑھیں محمد مصطفیٰؐ کے واسطے
کر دعا قبول اولیاء و اصفیاء کے واسطے
ہاتھ ہیں سب کے کھڑے اپنی دعا کے واسطے
رحم کر اے رحیم کہ تیری رحمتِ عام ہے
رحمتِ عالم محمد مصطفیٰؐ و مجتبیٰ کے واسطے
مشکلیں حل کر میری یا الٰہ العالمین
شیرِ خدا مولا علیؓ مشکل کشا کے واسطے
حُسنِ خوبی دے ہمیں اے حسینوں کے حسین
حضرت امام حسنؓ و حسینؓ شہید کربلا کے واسطے
بندۂ نادار ہوں ہو نگاہِ کرم
حضرت عابدِ بیمار امام زین العبادؒ کے واسطے
تیرے شمع نور سے معمور ہو سینہ میرا
حضرت امام باقرؒ شاہ جود و سخا کے واسطے
اپنے دریائے رحمت سے اک قطرہ کر عطاء
حضرت جعفر الصادقؒ امامِ کبریاء کے واسطے

Marfat.com

ہم پر فیضانِ نظر ہوتا رہے تاحشر
حضرت موسیٰ کاظمؒ امام الاصفیاء کے واسطے

اپنی محبت دے مجھے دور کر دے فکرِ غیر
حضرت علی رضاؓ امام الاتقیاء کے واسطے

اہلِ ایماں آپس میں سب متفق رہیں
حضرت معروف کرخی راہنما کے واسطے

موجود رہ تو دل میں بیدار کر سینہ میرا
خواجہ سری سقطی چراغ الاولیاء کے واسطے

دل میں میرے ہو تجلیٰ تیرے پُر انوار کی
حضرت شاہ جنید بغدادیہ کے واسطے

آنکھ بینا دے مجھے معرفت کے نور سے
حضرت شیخ شبلی قطب عالم کے واسطے

اجنبی نادان ہوں راہنمائی کر میری
حضرت خواجہ عبدالعزیز الفت رسا کے واسطے

تیرے خزانہ فیض سے اک قطرہ ہو نصیب
حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسیہ کے واسطے

بہتر ہو میرا نظام زندگی میرے پیشوا
حضرت ابوالحسن ہنکاری مردِ خدا کے واسطے

مردہ دل کو زندہ کر زندگی دے جاوداں
حضرت خواجہ بُو سعید پیشوا کے واسطے

Marfat.com

دل میں تصور آپ کا لب پہ رہے تیرا ذکر
حضرت پیر میراں عبدالقادر غوث الوریٰ کے واسطے

در پہ کھڑے ہیں اپنے کرم کی بھیک دے
حضرت سید عبدالرزاق مہ لقاء کے واسطے

زندہ رہیں تا عمر خلقِ خدمت کے لئے
حضرت سید شمس الدین صاحبِ اتقیاء کے واسطے

شرافت کی دولت ہو عطا بھیک دو کرم کی
حضرت شیخ شہاب الدین شمس الاولیاء کے واسطے

عاجز و لاچار ہیں مدد ہماری کیجئے
حضرت شیخ علاؤ الدین صابر رضا کے واسطے

عاقبت میری آباد کر نارِ جہنم سے بچا
حضرت بدرالدین پیر ھدیٰ کے واسطے

تو میرا معبودِ حق زندہ رکھ اسلام پر
حضرت شیخ شہاب الدین ثانیا کے واسطے

دنیا میری آباد رکھ سکونِ قلب دیجئے
حضرت شیخ عبدالباسط قادریہ کے واسطے

وقت نزع آسان ہو زبان پر رہے کلمہ تیرا
حضرت شیخ محمد قاسم شاہِ اتقیاء کے واسطے

جہادِ نفس کے لئے تیری نصرت چاہیے
حضرت شیخ شہاب الدین صدر الاولیاء کے واسطے

Marfat.com

دل میرا معمور کر معرفت کے نور سے
حضرت شیخ شمس الدین نورِ خدا کے واسطے
دانائے راز کر علم و حکمت دے مجھے
حضرت شیخ عبداللہ مردِ خدا کے واسطے
میرے نوائے شوق کو رکھ برقرار
حضرت شیخ شہاب الدین قطب الاولیاء کے واسطے
یا الٰہ العالمین میرا عمل ہو بے ریا
حضرت سید جلال الدین رومیہ کے واسطے
شرک سے محفوظ رکھ علمِ توحید بخشیو
حضرت سید شرف الدین نور الاولیاء کے واسطے
ابرِ کرم کی بارشیں ہوتی رہیں ہر گھڑی
حضرت خواجہ عبدالعزیز ذوالعطاء کے واسطے
اے میرے مولا مجھے حسد سے محفوظ رکھے
حضرت شیخ ابراہیم اُدھمیہ کے واسطے
دے سعادت جاوداں مالکِ ارض و سما
حضرت سید علی رحمتِ الٰہ کے واسطے
محشر میں ہو میرا حساب تیری رحمت کے ساتھ
حضرت سید یٰسین بغدادیہ کے واسطے
ظاہر و باطن ہو میرا تیرے کرم سے مستفید
حضرت سید عبدالقادر گیلانیہ کے واسطے

Marfat.com

عشقِ مرشد کر عطا اے میرے پروردگار
حضرت سید ابراہیم راہنما کے واسطے

سائل ہے در پر کھڑا نورِ ہدایت ہو عطا
حضرت سید حسین شاہ پیر ہدیٰ کے واسطے

یا الٰہی مانگتا ہوں تجھی سے تجھ کو
حضرت سید امام شاہ راہنما کے واسطے

اپنے نورِ کرم سے روشن کر یہ کائنات
حضرت سائیں کرم الٰہی قلندر باخدا کے واسطے

صدقہ پنجتن پاک کا کیجیو کرم
حضرت بابا مہر علی شاہ قلندر باصفا کے واسطے

تیرا فیضِ کرم ہر دم جاری رہے
حضرت سخی بابا رحمت علی شاہ قلندر راہنما کے واسطے

اپنے فیضان نظر سے دل میرا آباد رکھ
حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر بے ریا و باصفا کے واسطے

یا الٰہی امرِ مرشد پر رکھ ثابت قدم تا حشر
حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی حاجت روا حق رسا کے واسطے

میرا ماویٰ میرا ملجا سا ہو چک ہو اے خدا
میرے ہادی میرے رہبر پیشوا کے واسطے

یا خدا ہم سب کی دعائیں کر قبول
ان تمام اولیاء و اصفیاء و اتقیاء کے واسطے

❁❁❁

Marfat.com

مزاراتِ اولیاء پر حاضری:

حضور قبلہ عالم خواجۂ ساہو چک شریف رحمۃ اللہ علیہ کا بچپن سے معمول تھا کہ اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری دیا کرتے تھے بلکہ کئی کئی دن وہاں رہ کر مجاہدہ و ریاضت میں مشغول رہتے اور اکتسابِ فیض حاصل کرتے۔ بلکہ آپ اپنے مریدین کو بھی فرماتے کہ جس علاقے میں خواہ سفر کے دوران ہی کیوں نہ ہو اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری ضرور پیش کیا کرو۔ جموں میں آپ جن بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضر ہوا کرتے ان کے اسماء مقدسہ حسبِ ذیل پیش کر رہا ہوں۔

(۱) حضرت پیر مقام شاہ رحمۃ اللہ علیہ (۲) حضرت پیر چٹالہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ
(۳) حضرت پیر کانجو شاہ رحمۃ اللہ علیہ (۴) حضرت پیر مٹھہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ
(۵) حضرت پیر جیون شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ (۶) حضرت پیر روشن شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ
(۷) حضرت پیر جوائے شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ (۸) حضرت بابا ابراہیم شاہ رحمۃ اللہ علیہ
(۹) حضرت بابا لال دین قلندر رحمۃ اللہ علیہ

ان کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اور بھی اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری دی جن کے اسماء مقدسہ حسبِ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت سید داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ (لاہور شریف)
(۲) سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ (اجمیر شریف)
(۳) شیخ العالم حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ (پاکپتن شریف)
(۴) حضرت سخی لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ (سیہون شریف)
(۵) حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ (دہلی شریف)
(۶) خواجہ نور محمد تیراہی رحمۃ اللہ علیہ (چورہ شریف)

Marfat.com

(۷) بابا جی فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ (چورہ شریف)

(۸) حضرت پیر سید بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ (قصور شریف)

(۹) حضرت بابا کرم الٰہی قلندر کانواں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ (گجرات شریف)

(۱۰) پیر سید محمد حسین شاہ المعروف پیر کاکے شاہ رحمۃ اللہ علیہ (سیدانوالی شریف)

(۱۱) حضرت بابو غلام سرور رحمۃ اللہ علیہ قادری سہروردی چشتی (مزنگ شریف لاہور)

مُہرِ تصدیق حضرت سخی شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ:

۱۶ فروری ۱۹۸۰ء کو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سیہون شریف (سندھ) کے لئے راونہ ہوئے۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب، چوہدری فیض اللہ صاحب، صوفی مقصود احمد صاحب، صوفی مقبول احمد صاحب، بابا جمالدین عاشق قوال، صوفی محمد صدیق صاحب، صو بیدار ذوالفقار علی صاحب کے علاوہ اور بھی بھائی صاحبان کو سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ دربار شریف پہ آمد کے ساتھ ہی تمام مخلوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف متوجہ ہوئی۔ کوئی قدموں کے بوسے اور کوئی ہاتھوں کے بوسے اکثریت کرسی مبارک کے بوسے لے رہی تھی اور سب کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ قلندر پاک تو سر محفل آگئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سخی لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری دی۔ ختم شریف اور سلام پڑھا گیا۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی رہائش گاہ پر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت خواجہ قلندر پاک رحمۃ اللہ علیہ صاحب مزار نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اشارہ فرمایا کہ اب آپ رحمۃ اللہ علیہ یہاں نہ آنا ہم خود ملیں گے۔ ۳ بجے بوقت سحری آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سب بھائیوں کو حکم فرمایا کہ سب جاؤ تمام شہر کی زیارتیں کر کے آؤ۔ اور حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کو ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

کمرہ باہر سے مقفل کردو اور چلے جاؤ۔ جب سب چلے گئے تو حضرت سخی لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ اس کمرے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ فیض سے سرفراز فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام خلافت نامے (نقشبندی، قادری، طرطوسی، چشتی ابوالعلائی جہانگیری قادری قلندری) پیش کردیئے۔ قلندر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے سب پر مہر تصدیق ثبت کر دی اور مزید فرمایا کہ یہ ہستی بابا رحمت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ میرے قدموں میں بھی رہے ہیں اور میرا فیض خاص ان کو حاصل ہے اس کے علاوہ راز و نیاز کی باتیں ہوئیں۔ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف اپنے جانشین حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کو بتائیں تھی۔ حضرت قلندر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت عطا فرما دی۔ واپسی پر حیدر آباد میں صوفی محمد اسحاق جہانگیری نقیبی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کو حضور رحمۃ اللہ علیہ نے قدبوسی کا شرف بخشا وہاں رات بھر محفل سماع ہوئی۔ اور ۲۰ فروری کو آپ واپس آستانہ عالیہ ساہو چک شریف تشریف فرما ہوئے:

سلاسل اربعہ کے گوہر نایاب صوفی اللہ رکھا ہیں
ہر مقام پہ لا جواب صوفی اللہ رکھا ہیں
جن کے کرم کا صدقہ عرفان پہ ہوتی ہیں رحمتیں
وہ بحر سخاوت کے آفتاب صوفی اللہ رکھا ہیں

Marfat.com

فصل سوم

جس عہد میں اولیاء جہاں بھی آئے
دینی تبلیغ سے مراتب پائے
طرزِ خدمت میں تھے رسولی تیور
سجادہ نشینِ انبیاء کہلائے

Marfat.com

ساہو چک شریف آمد اور بنیاد آستانہ عالیہ:

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے مورخہ ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ بمطابق ۲۱-اگست ۱۹۷۰ء کو ساہو چک شریف کی سرزمین کو قدمبوسی کا شرف بخشا۔ یہ بنجر زمین آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں کی برکت سے زرخیز وشاداب ہوگئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آستانہ عالیہ کی بنیاد ذکر خدا محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور نسبت اولیاء کے پیغام کو عام کرنے کے لئے رکھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں تشریف فرما ہوکر مردہ دلوں کو جلا بخشی دکھ درد کے مارے لوگوں کو تشفی وتسلی دے کر یاد الٰہی میں زندگی بسر کرنے کا سلیقہ سکھایا۔ عرفان الٰہی اور عرفان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کو عام کرتے ہوئے عشاق کی تقدیر کی کایا پلٹ دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساہو چک شریف میں گھر والی جگہ کو ترک فرما کر حکم کے مطابق قطب والے راستے کے ساتھ ایک کمرہ تعمیر کروایا جسکی دیواریں پٹھانوں سے بنوائی گئیں۔ حاجی نذیر احمد پردیسی صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ جب بنیادوں کی کھدوائی شروع ہوئی تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ کرم بی بی صاحبہ نے آکر کہا کہ صوفی صاحب اگر آپ نے کوئی تعمیر کرنی ہے تو گھر کے قریب کرو۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بہن جی فقیر اللہ کے الگ ہوتے ہیں۔ اس جگہ کو عاشقوں نے بوسے دینے ہیں۔ اس جگہ پر ہردم رحمت خداوندی برستی رہتی ہے۔ اور اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی کمرہ میں جلوہ افروز رہتے ہمہ وقت مشغول ذکر الٰہی رہتے۔ یہ کمرہ ۱۹۷۳ء میں سیلاب کے باعث گر گیا۔ پھر کچھ عرصہ شامیانہ لگا کر قلندر زمانہ آمین اسرار الٰہی ،قاسم فیضان نبوت، عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ جلوہ افروز رہے۔ اور مخلوق خدا کو رحمت خداوندی سے مستفیض فرماتے رہے۔ پھر بعدہ حسب ضرورت آستانہ عالیہ پہ تعمیراتی کام

Marfat.com

جاری رہے اور قیامت تک جاری وساری رہے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ حضرت ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس فلسفہ کی مصداق تھی۔

میرا طریق امیری نہیں فقیری ہے
خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

حضرت بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد:

حضرت بابا سخی رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ قلندر فقیر جن کا ذکر باب دوم میں ہو چکا ہے۔ کہ وہ ہستی کامل باسٹھ سال ایک ہی جگہ پر تشریف فرما رہے۔ اس ہستی کے ساتھ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا عشق ومحبت اس حد تک تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی طور پر عرض کیا کہ ''میں تو کہتا ہوں کہ مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل ہے لیکن لوگ کہتے ہیں کہ وہ بزرگ تو نہ کسی سے کلام کرتے ہیں اور نہ ہی سفر کرتے ہیں''۔ بلآخر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند پر ایک چارپائی لگوادی اور حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کو ارشاد فرمایا کہ اس پر صبح وشام بستر تبدیل کیا کرو اور عطر کیا کرو یہ میرے یار کا بستر ہے یار آئے تو میری عبادت قبول ہے۔ اور خود دو فٹ مربع جگہ میں بیٹھتے وہیں استراحت فرماتے۔ وہ بستر اسی طرح تقریباً تین ماہ لگایا گیا۔ اور حضور رحمۃ اللہ علیہ اپنی عرض گزاری میں مصروف رہے۔ بلآخر ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء بروز منگل کو الصبح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ آج حضرت بابا جی قلندر فقیر کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ اور ایک عریضہ بھی صوفی احسان الٰہی صاحب سے لکھوایا ''جس میں ۲۹ اسوج والے عرس پاک پہ تشریف آوری کی عرض پیش کی۔ مزید لکھوایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خادم چاہتا ہے کہ عرس پاک کے دن قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ساہو چک شریف میں ظاہری جلوہ نما ہوں'' اور ساتھ ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد

Marfat.com

فرمایا کہ اگر حضور والا شان یہ عریضہ اپنے چھابہ میں رکھیں گے تو تشریف لے آئیں گے اور اگر باہر رکھا تو پھر نہیں تشریف فرما ہوں گے۔ وہ عریضہ جب پیش کیا گیا تو حضرت قلندر فقیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چھابہ میں رکھ لیا اور اشارہ فرمادیا۔ ۲۸ اسوج کو چوہدری فیض اللہ صاحب دو کاریں لے کر حضرت قلندر فقیر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ججی پہلوان نے حضور سے عرض کیا (آپ لیٹے ہوئے تھے۔ رات بارہ بجے کا وقت تھا) باباجی گاڑی حاضر ہے ساہو چک شریف جانے کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے چادر کندھے پر رکھی اور اشارہ فرمایا کہ چلو ججی پہلوان نے اٹھا کر گاڑی میں بٹھایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود گاری کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گئے۔ ساتھ حاجی رمضان اور غلام نبی بیٹھ گئے دوسری گاڑی میں چوہدری فیض اللہ صاحب اور دیگر خدام بیٹھ گئے۔ رات ایک بجے مین سٹاپ ساہو چک شریف پہنچے وہاں ہزاروں کا جم غفیر حضرت احسان الٰہی صاحب کی زیر نگرانی جمع تھا۔ بڑے جوش وخروش سے استقبال کیا گیا۔

ساہو چک شریف میں تشریف فرما ہوکر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تلاوت، نعت خوانی محفل سماع اور مخلوق کو لنگر کھلاتے ہوئے دیکھا۔ مخلوق خدا کا ہجوم پر زور تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دیکھ دیکھ کر خوش ہورہے تھے۔ اور حضرت قلندر فقیر رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ساری زندگی زہد و ورع میں گزاری تھی فرمانے لگے۔ ''آج مجھے پتہ چل گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری عبادت کو قبول فرما لیا ہے۔ اور میرا جانشین مقرر ہو چکا ہے''۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مرضی ساہو چک شریف سے جانے کی نہیں تھی لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خدام آپ کو زبردستی لے گئے۔ یہاں سے واپس جا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساڑھے پانچ ماہ کچھ کھایا نہ پیا اور جان جان آفریں کے سپرد کردی۔

Marfat.com

عشق ومحبت کے امیں صوفی اللہ رکھا ہیں
قلوب عشاق میں جانگزیں صوفی اللہ رکھا ہیں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں میں نام ان کا صدا
عرفان کا صدق ویقیں صوفی اللہ رکھا ہیں

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی آمد:

یکم اگست ۱۹۷۸ء کا واقعہ ہے کہ ایک بزرگ چہرہ نورانی خوبصورت ریش مبارک نماز عصر کے وقت آستانہ عالیہ پر تشریف فرماہوئے۔ سیدھے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک میں تشریف لائے اسلام علیکم کے بعد بیٹھ گئے۔ ایک چادر اور پھٹی ہوئی شلوار ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔ وہ بھی بارش سے گیلی تھی۔ حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب نے پوچھا میاں جی کہاں سے آئے ہوفرمانے لگے ٹھٹھ بھاپکا۔ صوفی صاحب خاموش ہوگئے اور کہا کہ چلو باباجی غسل کولوفرمانے لگے" چنگا میاں فقیروں کی کون موڑ سکتا ہے،، باہر آ کر صوفی صاحب نے ایک بھائی صاحب سے فرمایا وہ کپڑے باہر ڈالو تا کہ خشک ہو جائیں۔ وہ بھائی صاحب باہر لائے ان بزرگوں نے ان سے پکڑ لئے اور پھر اندر جا کر پھینک دئے۔ فرمایایہاں کے ہیں یہیں رہنے دو۔ بعد میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کی ڈیوٹی لگا دی کہ بیٹا ان کی اچھے طریق سے خدمت کرتے رہو۔ صوفی صاحب حسب الارشاد کرتے رہے۔ ایک دن صوفی صاحب نے کہا باباجی اپنا کوئی اڈریس بتائیں تا کہ خط لکھ کر پچھلوں کو بلالیں۔ فرمانے لگے لکھ لو۔ بمقام حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ڈاکخانہ بہاول حق رحمۃ اللہ علیہ تحصیل وضلع شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ صوفی صاحب نے عرض کیا یہ اڈریس مشکل

Marfat.com

ہے میں نہیں لکھ سکتا حضرت قبلہ عالم کے سامنے آ کر فرمانے لگے۔ ''تیرے کولوں سارے کھاندے نیں میں وی کھاواں گا تینوں رب دے سی میں کھاساں واہ توں تے حق ادا کیتا''۔

جمعہ کے روز ۱۲ بجے لنگر کھا کر چلے گئے۔ اس کے بعد حضرت قبلہ عالم نے صوفی صاحب کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا۔ وہ بزرگ حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تھے۔ تمہارا نظام دیکھنے آئے تھے۔ تم نے ان کی بہت اچھی خدمت کی وہ تم پر بہت خوش ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم پر بہت کرم فرمائے گا۔

گیارھویں شریف:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت الحاج خواجہ محمد حفیظ اللہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد عالی شان کے مطابق آستانہ عالیہ ساہو چک شریف میں پہلی گیارھویں شریف بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۹ رجب ۱۳۹۰ھ بمطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۷۰ء کو شروع کی۔

اس سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ اور دادی صاحبہ گیارھویں شریف کا ختم پاک دلایا کرتیں تھیں۔

ماہ جون ۱۹۷۵ء میں حاجی گہنہ صاحب کے ہاں محفل سماع تھی۔ جس میں حضرت الحاج خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مدعو فرمایا تھا۔ واپسی پر خواجہ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ''کہ صوفی صاحب! اس دفعہ نو تاریخ کو گیارھویں شریف کا ختم دلا کر اعلان کر دینا کہ آئندہ گیارھویں شریف چاند کی دس تاریخ کو ہوا کرے گی''۔

اس وقت سے تا حال آستانہ عالیہ ساہو چک شریف میں ہر ماہ چاند کی دس تاریخ کو گیارھویں شریف کا پروگرام منعقد ہوتا ہے۔ ماہ محرم الحرام اور ماہ ذوالحج

Marfat.com

میں چاند کی گیارھویں تاریخ کو ہوتا ہے۔ جسمیں تلاوت کلام، نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ذکر شریف، درود وسلام درس قرآن وحدیث اور محفل سماع کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

آستانہ عالیہ پر کنویں کی تعمیر اور آب شفا کی فراوانی:

برادران اسلام! حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری اس علاقہ میں اس دور میں ہوئی جب یہاں پانی کی بہت قلت تھی۔ ایک ہی کھوہ ہوتا تھا جہاں سے لوگ اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے پانی حاصل کرتے تھے۔ اور وہاں ہی سے جانوروں مال مویشیوں کو بھی مہیا کرتے۔ آستانہ عالیہ ساہو چک شریف میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حضرت بابا شاہ دین رحمۃ اللہ علیہ نے نلکا کی کھدوائی کروانا شروع کی تو حضور پرنور رحمۃ اللہ علیہ نے منع فرمایا۔ لیکن وہ باز نہ آیا ڈیڑھ سوفٹ کی کھدوائی کروانے کے باوجود پانی نہ ملا۔ پھر انہوں نے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد عالی شان کے مطابق کنواں کی کھدوائی شروع کروائی اس مرتبہ پانی انتیس ۲۹ فٹ کی گہرائی پر ہی مل گیا۔

یہ قلندر بھی جذب ومستی میں آپ اپنی نظیر ہوتے ہیں
بے مکاں ہوں تو ہوں مگر لامکاں کے بصیر ہوتے ہیں

کنواں کی کھدوائی کا کام ۲۵ دسمبر ۱۹۷۴ء بمطابق ۱۱ ذوالحج ۱۳۹۴ھ کو شروع ہوا ۲۳ جنوری ۱۹۷۵ء بمطابق ۱۰ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ کو مکمل ہوا۔ کنواں کی تکمیل پر مخزن اسرار حقیقت معدن انوار حقیقت حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے گرد پہلے دائیں جانب پھر بائیں جانب سے سات سات چکر لگائے اور قطب شریف کی جانب چہرہ انور کر کے مندرجہ ذیل فرمان جاری فرمایا۔ بروز جمعرات دن پونے دو بجے بوقت نماز ظہر فرمان فیض عام جاری ہوا۔

Marfat.com

"کنواں ھذا کے پانی (آب شفا) سے اگر کوئی بے اولاد، کسی بھی قسم کے درد اور پیٹ کے مریض ساتھ جمعرات نہار منہ متواتر غسل کریں اور دعا میں شامل ہوکر جائیں۔ اور اکتالیس دن نہار منہ پانی پئیں۔ تو بفضل تعالیٰ میرے پیرومرشد کا صدقہ شفا پائیں گے۔ اور جب اس پانی (آب شفا) کا معاوضہ لیا جائے گا تو شفا ختم ہوجائے گی۔ بیمار جانوروں کے لئے بھی شفا ہے"۔

کیا فیض فیض عام ہے قلندر حضور کا
چشمہ ابل رہا ہے محمدؐ کے نور کا

مزید ۲۰ ربیع الاول شریف ۱۴۲۴ھ بمطابق ۲۳ مئی بروز جمعۃ المبارک کو پیر طریقت پیکر تسلیم ورضا سجادہ نشین حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کو روحانی حکم صادر ہوا۔ کہ جو بھی کنویں پر غسل کرے اس کے بعد مسجد نور النبی ﷺ میں دو رکعت نفل ادا کرے اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائیں گے۔ یہ اعلان امام دربار شریف حافظ قاری منور حسین قادری صاحب سے خطبہ جمعۃ المبارک کے موقع پر کروایا گیا جس کو راقم الحروف کے علاوہ ہزاروں لوگوں نے سماعت کیا کیونکہ اس دن سالانہ محفل میلاد شریف کا پروگرام انعقاد پذیر تھا۔

ہیں زیر مزار خواب راحت میں حضور
اب بھی ہے مگر فیض سے عالم معمور

الحمد اللہ اس کے پانی سے آج تک ہزاروں بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی ہے اور ہورہی ہے اور بے شمار بیماروں کو شفایابی ہوئی ہے اور ہورہی ہے۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے فضل کمال اور دعائے خاص کی بدولت آج بھی سخت گرمی کے دنوں میں بھی پانی ٹھنڈا اور لذیز ہوتا ہے۔ اور یہ پانی آج تک کبھی ختم نہیں ہوا۔ بیمار لوگ جمعرات شریف کو حاضر ہوتے ہیں غسل کرتے ہیں۔

Marfat.com

مزار پر انوار یہ حاضر ہوکر دعائیں کرتے ہیں۔ پھر لنگر کھاتے ہیں۔ سجادہ نشین حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے ہیں آپ تعویزات بھی عطا فرماتے ہیں۔ دن گیارہ بجے تا اذان ظہر تک محفل سماع کا اہتمام ہوتا ہے اس کے بعد اجتماعی دعائے خیر کرکے سب کو لنگر شریف کھانے کا حکم ملتا ہے سب لوگ کھا کر واپس چلے جاتے ہیں یہاں میں صرف ایک دو واقعات عرض کر رہا ہوں باقی آئندہ کرامات کے باب میں ذکر ہوگا ایسے واقعات کہ جہاں انسان حیران وششدر رہ جاتا ہے اسی لئے حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

مہر و مہ انجم کا محاسب ہے قلندر
ایام کا مرکب نہیں راکب ہے قلندر

ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم کی بارگاہ بیکس پناہ میں ایک آدمی جو کہ ہمارے پیر بھائی تھے۔ وہ اپنے بھائی کو لے کر حاضر خدمت ہوئے جسکی ٹانگیں جڑ گئیں تھیں اور چلنے پھرنے سے قاصر تھا وہ صاحب اس مریض کو کندھوں پر بٹھا کرلائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اسے آب شفا سے غسل کرواؤ۔ غسل کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ چلو بیٹا اٹھ کر چلو تو وہ مریض جس کو کندھوں پر بٹھا کرلائے تھے وہ پیدل چل کر گیا۔

پہنچا تیرے حضور تو قسمت سنور گئی
جیسے میری حیات میں خوشبو بکھر گئی

۱۹۹۸ء کا واقعہ ہے راقم الحروف اس کا چشم دید گواہ ہے کہ ایک لڑکا جسکی عمر تقریباً ۲۰ سال کے لگ بھگ ہوگی اسکی نظر بند ہوگئی اس کے والدین اس کو ساتھ لے کر حضور قبلہ الحاج باباجی خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کی خدمت

Marfat.com

اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور قبلہ عالم نے اس لڑکے کو دیکھ کر کچھ دیر مراقبہ فرمایا اور غسل کروانے کا حکم صادر فرمایا۔ جب مریض نے غسل کیا تو اسکی نظر کھل گئی اور دیکھنے کے قابل ہوگیا اس نے کہا کہ مجھے پہلے سے بھی زیادہ تیز دیکھائی دے رہا ہے۔

بابا جہان فقر میں تیرا ہی راج ہے
تو ہی نظر پڑا ہے جہاں تک نظر گئی

علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ کے ایم ایس صاحب کی بیوی شوگر کی بیماری میں مبتلا تھی۔ بہت زیادہ علاج معالجہ کرنے کے بعد بھی کوئی افاقہ نہ ہوا۔ انہوں نے حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کی خدمت میں عرض پیش کی آپ نے فرمایا کہ مریضہ کو اکتالیس دن نہار منہ آب شفا پلا دیا جائے۔ الحمد اللہ تعالیٰ چند دنوں میں ہی اسکی بیماری بالکل ٹھیک ہوگئی۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتیں ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتیں ہیں زنجریں

(مزید آئندہ کرامات والے باب میں ملاحظہ فرمائیں)

حضرت امام سید البلخ شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت امام سید البلخ شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ جن کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں تھا لیکن اتنا ضرور تھا کہ مزار شریف کی جگہ پر کوئی فصل اور چارہ وغیرہ نہیں ہوتا تھا۔ حاجی نذیر احمد پردیسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم اس جگہ بھینسوں کو باندھا کرتے تھے کہ راتوں رات مٹی کے بڑے بڑے ڈھیر بن جاتے تھے ہم صاف کر کے پھر جانور باندھا کرتے تھے۔ جب حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ جلوہ افروز ہوئے تو امام صاحب نے خواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اشارہ فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا

Marfat.com

فیض بے پناہ ہے ہر خاص وعام کے لئے یکساں ہے ہم بھی عرصہ سے اس مقام پہ ہیں ہمارا بھی نشان کردو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ پر ایک قبر مبارک تعمیر کروائی اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا نام سید البلخ شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ بتایا تھا اس کو رقم فرمایا دیا۔ چند دنوں کے بعد ۱۳ء اکتوبر ۱۹۷۸ء کو جب حضرت بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرماہوئے تو حضرت کی مسند جہاں لگائی گئی تھی وہاں نہ بیٹھے بلکہ اٹھ کر آگے ہوکر تشریف فرماہوئے یعنی اس بات کی تصدیق فرمادی کہ یہ جگہ امام صاحب کے مزار شریف کی ہے۔ جب عرس پاک ختم ہوگیا تو ایک دن حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب صفائی کر رہے تھے دھوپ لگی ہوئی تھی ہوا بند تھی کہ وہاں شریں کا درخت تھا۔ جس کا تناکٹ کر نیچے گرا جیسے کہ اسے آری سے کاٹا ہو۔ بڑا آواز آیا۔ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے صوفی صاحب سے حکم فرمایا کہ جگہ کی پیائش کرو پیائش کرنے پر وہ جگہ ستائیس فٹ ہوئی۔ پھر حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ نوگزے بزرگ ہیں ان کا مزار اقدس تعمیر کرو۔ اور حضرت امام سید البلخ شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس ۱۹۷۹ء میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی زیرنگرانی تعمیر کیا گیا جس میں حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب نے بنفس نفیس خود کام کیا۔

مسجد نورالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر:

جب آفتاب ولایت ، ماہتاب علم وفضل منبع رشد وہدایت حضور پرنور رحمۃ اللہ علیہ ساہوچک شریف میں جلوہ افروز ہوئے تو اس وقت اس علاقے کی یہ حالت تھی کہ گردونواح کے تین چار گاؤں میں ایک ہی مولوی صاحب تھے جو نماز جنازہ اور نماز عیدین پڑھا دیا کرتے تھے۔ یعنی لوگ اسلام سے بہت دور تھے۔

Marfat.com

جاہلیت کا یہ عالم تھا کہ مسجد کے احترام تک کا علم نہ تھا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سرزمین ساہو چک کو قدمبوسی کا شرف بخشا تو اس زمین کی مسرت کی حد کیا ہوگی۔ جس پر آج مسجدیں آباد ہیں۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اجالا کردے

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ دین کا سلسلہ شروع کیا اور مخلوق خدا کو صوم وصلاۃ کی طرف رغبت دلاتے رہے۔ نماز تراویح کا اہتمام بھی سب سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی نے کیا تھا۔

اذان حق فرمائی جہالت کدے میں آ کر
یہ فیضان کرم دیکھو سخی لجپال قلندر کا

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ محمد دین صاحب سکنہ پور سیداں شریف کو فرمایا کہ رمضان شریف میں نماز تراویح پڑھایا کرو اور وہ یہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ پھر بعدہ حافظ قاری منور حسین قادری صاحب یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا ہی فیضان کرم ہے کہ اس علاقے کا بچہ بچہ مؤذن ہے اور تمام مساجد میں نماز باجماعت کا انتظام موجود ہے۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے اس مسجد نور النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیاد بروز پیر ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء بمطابق ۲۶ ذوالحج ۱۴۰۱ھ میں رکھی۔ اس سے قبل جگہ نماز کے لئے مخصوص تھی۔ مسجد تعمیر کرنے کے سلسلہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی تھا کہ ''اگر پیران پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کا لنگر ہر خاص وعام کے لئے جاری ہے تو نبی

Marfat.com

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد خود تعمیر کروانے میں غیب سے امداد فرمائیں گے۔،، آخر وہ وقت آن پہنچا کہ اعزازی میجر صوفی محمد یونس صاحب (بھانجا حضور پرنور رحمۃ اللہ علیہ) نے مسجد کی تعمیر کے لئے یک مشت رقم سعودی عرب سے بھیج دی۔

دوران تعمیر حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب نے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اپنے ہاتھوں سے بنفس نفیس کام کیا۔ یہاں تک کہ مٹی اور سیمنٹ بھی ڈھویا۔ اینٹیں بھی اٹھائیں غرض کہ ہر کام میں سرگرم عمل رہے۔ اس کار خیر میں جملہ عقید تمندوں نے بھی حسب توفیق مالی وجسمانی قربانی پیش کی۔ اور حضرت سجادہ نشین کی سرپرستی میں یہ کام مکمل ہوا۔

اب مزید مسجد نور النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع اور دارالعلوم کے لئے بھی جگہ حاصل ہوگئی ہے۔ اور سجادہ نشین حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب کی حسب منشاء اسکی تعمیر کی جائے گی تا کہ آستانہ عالیہ پر تبلیغ اسلام کا نظام مزید اعلیٰ بنایا جاسکے اور ایک لائبریری کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ الحمد اللہ تعالیٰ اس سارے کام کے لئے حضرت صاحب نے راقم الحروف عبد حقیر کو خدمت پہ مامور فرمایا ہے۔

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہواگر خامی تو ایمان نامکمل ہے
محمدؐ ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر؟ جان ومال سے پیارا
محمدؐ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

Marfat.com

ساہو چک میں بیٹھے فیضیاب ہر اک ولی
علم لدنی سکھایا جن کو حضرت مولی علیؑ
کرم ہے غوث کا بنے مظہر غوثِ جلیؒ
عرفانؔ دیکھ لو درگاہ صوفی اللہ رکھا شاہ ولی
مرید خاص تھے وہ حضرت جماعت علی
در پردہ ہوئے وہ حضرت رحمت علی
خواجہ حفیظ و نقیب کے گلشن کی کلی
عرفان کے حاجت روا صوفی اللہ رکھا شاہ ولی

Marfat.com

باب چہارم

سیرت طیبہ

Marfat.com

التجا بحضور

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ولائت قاسم فیضانِ نبوت حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ مرشد و راہنما قلندر بے ریا و اصفا رحمۃ اللہ علیہ

تیرے در پہ آ گیا ہوں میری لاج کو نبھا لو
غیروں سے اب چھڑا کر مجھے اپنا تم بنا لو

ہوں گنہگار بابا اس میں تو شک نہیں ہے
شاہِ جماعت کا صدقہ سینے سے اب لگا لو

لاکھوں کی بگڑی قسمت تم نے بنائی بابا
میری بگڑی کو بنا کر دامن میں اب چھپا لو

جیسا بھی ہوں میں تیرے در کا ہی گدا ہوں
آفات ہیں جو سر پر ان سے مجھے بچا لو

تم ہو بڑے سخی بابا عرفانؔ پر کرم ہو
مشکل کشا کا صدقہ مشکل سے اب نکالو

از: صاحبزادہ عرفان [illegible]

Marfat.com

حسن سیرت:

گزرتے ہیں سو سو خیال دل میں مرشد کا جب نقش قدم دیکھتے ہیں
جو جلوہ صنم تجھ میں ہم دیکھتے ہے خدا کی خدائی میں کم دیکھتے ہیں

خواجہ خواجگان حضور پرنور فیض گنجور شیخ الاکمل حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر بے ریا وبا صفا عظمت وہدایت کا وہ آفتاب ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتے۔ اللہ رب العزت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ولایت کبری کے اس عظیم مرتبہ سے نوازا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقام کے عرفان سے اہل کشف بھی عاجز ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات کو سمجھنا اور لفظی جامہ پہنانا محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت طیبہ کے بیان کے لئے تو ایک عارف کامل کی ضرورت ہے۔ مگر یہ حضور رحمۃ اللہ علیہ ہی کا کرم ہے اور حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کی شفقت ہے کہ یہ کام اس عبد حقیر سے کروایا ہے۔

واکر دیئے ہیں عشق نے بند نقاب حسن
جز اک نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا

نام تیرا جو مزہ دیتا ہے رگ رگ میں مجھے
قند اور شکر میں اسے یار دیکھا نہ سنا

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جہاں اللہ رب العزت نے ایسا بے مثال جمال ظاہری عطا فرمایا تھا کہ دیکھنے والے اکثر پہلی نظر میں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرویدہ وشیدا ہو کر رہ جاتے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حسن سیرت سے بھی نوازا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حسن صورت وحسن سیرت کی تنویر کی دامن کش اور دلربا گرفت سے کوئی بچ نہیں سکتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر خصلت میں بے نظیر وبے مثال تھے۔

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک کریم النفس اور شریف الطبع شیریں کلام اور نرم خو، خوددار اور خوگر صبر وقناعت تھے۔ ہمدردی خلق اور خیر خواہی کا جذبہ قدرت کاملہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ نہایت عالی ظرف، فراخ دل، بلند حوصلہ، صوفی با صفا اور ولی کامل تھے۔

نگاہ میں برق نہیں چہرہ آفتاب نہیں
یہ بات کیا ہے؟ انہیں دیکھنے کی تاب نہیں

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ہر شخص کو خیر خواہی کی توقع ہوتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حق سے کم پر راضی اور دوسرے کو اس کے حق سے زیادہ دینے پر راضی ہوتے تھے۔ برائی کا جواب ہمیشہ بھلائی سے دیتے اور دوسروں کی بھلائی کی قدر فرماتے۔ اتنا عظیم فراخدل رکھتے کہ دوسروں کی زیادتیوں کو ہمیشہ درگزر فرماتے اور کسی سے اپنی ذات کے لئے انتقام نہ لیتے ہمیشہ خدام کی کمزوریوں اور عیبوں سے چشم پوشی اور پردہ پوشی فرماتے تھے دوسروں کی بھلائی کے لئے کام کرتے اور ہمیشہ دوسروں کی خدمت کر کے خوش ہوتے آپ رحمۃ اللہ علیہ حسن سیرت کا ایک بے نظیر پیکر تھے جن پر دشمن بھی بھروسہ رکھتے تھے۔ اور کسی حال میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے شرافت، دیانت اور حق وانصاف کے خلاف کوئی حرکت سرزد نہ ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دلوں کو موہ لینے والے اوصاف واخلاق جنکی کاٹ تلوار سے زیادہ بڑھ کر ہے۔ عشق الٰہی کا سرمایہ اس قدر تھا اور مجاہدات وریاضت کا یہ عالم تھا کہ حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو کبھی بھی نیند کی حالت میں نہ پایا اور ہر وقت تروتازہ دیکھا۔

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

Marfat.com

حلیہ مبارک:

حضور پر نور فیض گنجور رحمۃ اللہ علیہ چشم بصیرت کے آفتاب، صورت وسیرت کے شہباز اور معرفت الٰہی کے صدیق وامین تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قد مبارک درمیانہ تھا۔ جوانی میں اعضاء سڈول اور مضبوط تھے۔ جسم پتلا تھا مگر بعد میں زیادہ بیٹھنے کے باعث فربہ ہوگیا تھا۔ سرخ وسفید رنگ بھرا بھرا جسم مبارک انوار وولایت سے دمکتا ہوا چہرہ روشن ومنور خوبصورت جلال بھری آنکھیں گویا کہ دیکھنے کی مجال نہ ہوتی۔ ابرو گویا ہلال عید، پیشانی کشادہ اور پر جمال، لب پتلے اور دہن متوسط وخوبصورت، دندان مبارک جوانی میں گویا بیش بہا قیمتی موتیوں کا حسین جڑاؤ تھے۔ اور بعد میں منہ مبارک میں دندان مبارک نہ ہونے کے باوجود بھی چہرے سے کوئی محسوس نہ کرسکتا تھا۔ کندھے اٹھے ہوئے اور سینہ مبارک کشادہ تھا۔ ہاتھوں کی انگلیاں پتلی نرم اور دراز تھیں۔ ریش مبارک سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق تھی۔ اور کبھی بھی خضاب یا مہندی نہیں لگائی۔ سر کے بال بھی سنت مبارکہ کے مطابق کانوں کے لوتک خوبصورت زلفیں تھیں جوکہ بعدہ روزانہ کنگھی کرنے کے باوجود جڑ گئیں تھیں۔ جوانی میں ٹانگیں مضبوط اور توانا تھیں۔ میلوں چلتے تو تھکتے نہ تھے۔ بلکہ رفتار تیز ہوتی ساتھ والے دوڑ کر ساتھ ملتے۔ تمام اعضاء نہایت خوبصورت اور خوش شکل تھے۔ غرضیکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صورت مبارک ایسی محبوبانہ تھی کہ جوکوئی دیکھتا بے اختیار ''سبحان اللہ وھذا ولی اللہ'' پکارا اٹھتا۔

لباس:

آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ سفید لباس پسند فرماتے تھے۔ سر پر رومی ٹوپی اور کبھی کبھی سفید سبز سرخ یا سیاہ عمامہ بھی پہنتے تھے۔ سردیوں میں سفید شلوار قمیض پہ سیاہ

Marfat.com

اچکن بھی زیب تن فرماتے تھے۔ پاؤں مبارک میں خوبصورت ہوائی چپل اور چمڑے کے نوک دار جوتے پہنتے تھے۔ بڑیلہ شریف سے فیض یابی کے بعد عربی کرتہ پاجامہ اور طرطوسی ٹوپی پہنی۔ پھر ابوالعلائی جہانگیری لباس، دھوتی مبارک، کرتہ اور سر پہ چارترکی کلاہ مبارک پہنا پھر قلندری چوغہ اور پاؤں مبارک میں کھڑاواں پہنتے رہے۔ راقم الحروف کے عقیقہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سرخ لباس (چوغہ) اور عمامہ شریف زیب تن فرمایا اور بعدہ میجر صوفی محمد عارف صاحب کو عطا فرمادیا۔ نومبر ۱۹۷۶ء سے لے کر تادم وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کفنی نما سفید چادر اوڑھ لی اور کبھی کبھی کالی کملی مبارک اور سفر وحضر میں بھی جوتے یا موزے استعمال نہ کئے۔

غذا:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت سادہ غذا تناول فرماتے تھے۔ صبح کے ناشتہ میں ایک گلاس لسی اور کبھی دو چمچ دہی بھی ایک کپ چائے اور ایک انڈہ ہوتا۔ دوپہر کے وقت ایک روٹی کا چوتھا حصہ اور رات کو دو یا تین چمچ چاول تناول فرماتے۔ سالن وغیرہ میں جو بھی دسترخوان پہ پیش کیا جاتا لے لیتے۔ البتہ کدو، مصور کی دال، ساگ اچار اور قیمہ پالک مرغوب تھے۔ ابلے چاول شوق سے تناول فرماتے۔

آواز وگفتار:

پاکیزہ مقاصد گفتار دلنواز کے حامل
صوفی اللہ رکھا شاہ پیر کامل

آپ کی آواز مبارک شیریں، پرسوز اور باوقار تھی۔ یوں متانت (پختگی، سنجیدگی) سے گفتگو فرماتے کہ ایک ایک لفظ گنا جاسکے اور یادرہ جائے۔ اکثر حاضرین بتاتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کوئی طویل گفتگو بھی فرماتے تو ہمیں اسی وقت

Marfat.com

ہی یاد ہو جاتی اور اس کی مٹھاس آج تک دل و دماغ میں رس گھولتی ہے۔

قارئین قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔

وقل لعبادی یقولو االتی ھی احسن۔

اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حکم دیجئے بندوں کو کہ وہ ایسی باتیں کیا کریں جو بہت عمدہ ہوں۔ (سورہ بنی اسرئیل)

چنانچہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے کسی ارشاد عالی شان سی کبھی کسی کا دل مجروح نہیں ہوا تھا۔ اور نہ ہی کبھی ایسا حکم صادر فرماتے جس سے کسی کی دل شکنی ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ مبارکہ اسی وقت دلوں پر نقش ہو جایا کرتے تھے۔

حق وصداقت کی باتیں یوں پیار سے سناتے رہے
بھٹکے ہوئے بندگان خدا کو راہ حق دیکھاتے رہے
قلب کے ظلمت کدے میں شمع وحدت جلاتے رہے
عرفان سب کے دلوں پہ وہ نقش اپنا جماتے رہے

شخصی خصوصیات وخلعت قبول عام:

اللہ رب العزت کی فیاض قدرت بعض افراد کو بڑے حسن اہتمام سے نوازتی ہے۔ اور حسن ظاہری کو حسن باطنی میں بھی ارباب علم ونظر کے لئے باعث رشک بنا دیتی ہے۔ اور بعض خوش نصیب شخصیتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جنکے صورت وسیرت کو علم وفن کے زیور سے آراستہ وپیراستہ کر کے یگانہ روزگار بنا دیتی ہے اور ان کے سپرد کچھ خدمت کر دی جاتی ہے۔ جنکی انجام دہی وبجا آوری کے بعد اس شخصیت میں چار چاند لگ جاتے ہیں اور صدیوں تک ان کا چرچا قائم رہتا ہے۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکت اسلاف الصالحین کا ایک متبرک

Marfat.com

نمونہ تھا اسلام کی خدمت جس انداز میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والا ان صفات کی حامل ہے جو ایک مرد کامل ۔صوفی باصفا، قلندر کبریا، رہبر شریعت وطریقت میں ہونی چاہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خداوند قدوس کی ذات بابرکت نے قبول عام اور محبوبیت کی وہ خلعت عطا فرمائی اس کی مثال اس دور میں اگر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ جن ہزارں خوش نصیب لوگوں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا اکثر شرف حاصل ہوا ہے اس کے سامنے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ جہاں کہیں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وجود سے بڑھ کر دلکش اور جاذب نظر اور کوئی چیز وہاں معلوم نہ ہوتی تھی۔ کسی جگہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری کی قبل از وقت اطلاع ہوجاتی تھی۔تو وہاں آناً فاناً ہزاروں لوگ جمع ہوجاتے تھے۔ اس خداداد مقبولیت کے احاطہ میں آ کر کوئی بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا تھا۔

میرے خواجہ کا جلوہ دیکھنے والوں نے کیا دیکھا
سراپاء نور محبوب خدائے دو جہاں خواجہ

مجاہدہ وریاضت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی مجاہدات وریاضت میں گزاری۔ صوفی کو مقام حقیقت تک پہنچنے کے لئے بے شمار خطرات ، وسوسے اور جھوٹے علاقے سدراہ بنتے ہیں اس لئے خام کار لوگ نفس کی سرکشیوں کا مقابلہ کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ بعض تو آغاز سفر ہی میں حوصلہ چھوڑ بیٹھتے ہیں اور بعض راستے کی صعوبتوں کی وجہ سے دل ہار جاتے ہیں۔ دیدار ذات کی منزل میں قدم رکھنے تک ان کٹھن مقامات کو عبور کرنا لاکھوں میں سے کسی ایک کا کام ہے۔ اور ایسے لوگ

Marfat.com

وہی ہیں جو ہر قسم کی صعوبتوں کو جھیلنے کے لئے بخوشی آمادہ ہو جائیں اور اپنی جان تک کی پرواہ نہ کریں۔ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نہایت وضاحت سے ریاضت ومجاہدہ کی تفصیلات بیان فرماتے ہیں۔

اے قدم اندرره مردان زده
ہفت درگنبد گرداں زده

ترجمہ:۔''اے مردان خدا کی راہ میں چلنے والے، ساتوں آسمانوں کے دروازے تیرے لئے کھلے ہوئے ہیں''۔

برنزدی یک قدم ازجائے خویش
تانہ نہی بردو جہاں پائے خویش

ترجمہ:۔''اپنی جگہ سے ایک قدم بھی تو نہیں اٹھا سکتا جب تک کہ دونوں جہاں کے خیال سے اپنا قدم اوپر نہ اٹھالے۔ یعنی اپنی خودی کو جب تک تو فراموش نہ کرے گا منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے گا''۔

لنگر آرام بیک گوشہ نہ
راہ بلا راء زرضا توشہ نہ

ترجمہ:۔''اپنے عیش وآرام کو ایک گوشہ میں کنارے رکھ اور مصائب راہ کو رضا کا توشہ بنا''۔

زاندوہ محنت علمے ساز کن
برسر ایوان فلک تاز کن

ترجمہ:۔''رنج وتکلیف سے اپنا جھنڈا تیار کر اور پھر ایوان فلک کی بلندیوں کا قصد کر''۔

محبوب سبحانی قندیل نورانی حضور شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

''کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا یا غوث الاعظم! دنیا کی گھاٹی سے نکل آخرت سے پیوند ہو جا اور آخرت کی گھاٹی سے نکل کر میری طرف واصل ہو جا''۔

''پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم! جسموں اور نفسوں سے پھر دل اور روحوں سے پھر حکم اور امر سے نکل کر مجھ سے واصل ہو جاؤ پس میں نے عرض کیا! اے رب العلمین! کونسی نماز تیرے نزدیک لاتی ہے؟ فرمایا وہ نماز جس میں میرے سوا اور کچھ نہ ہو اور نماز ادا کرنے والا اس میں خود بھی غائب ہو۔ پھر میں نے عرض کیا کون سا عمل تیرے نزدیک افضل ہے؟ فرمایا وہ عمل جس میں میرے سوا بہشت اور دوزخ سے بھی کچھ نہ ہو اور صاحب عمل خود بھی اس میں غائب ہو۔ پھر میں نے عرض کیا کون سا رونا تیرے نزدیک افضل ہے؟ فرمایا رونے والوں کا ہنسنا۔ پھر میں نے عرض کیا کونسا ہنسنا تیرے نزدیک افضل ہے؟ فرمایا رونے والوں کا ہنسنا۔ پھر میں نے عرض کیا کون سی توبہ تیرے نزدیک افضل ہے؟ فرمایا پاکوں کی توبہ۔ پھر میں نے عرض کیا کونسی پاکیزگی تیرے نزدیک افضل ہے؟ فرمایا توبہ کرنے والوں کی پاکیزگی''۔

میرے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے اسلاف کو راضی اور خوش کرنے کے لئے اپنی ساری زندگی مجاہدہ میں گزاری۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی جموں کے ٹیلوں پہ ساری ساری رات قیام وسجود میں گزارتے۔ کئی کئی دن ایک ٹیلے پہ جس کو آپ نے عبادت کے لئے مخصوص فرمایا تھا گزار دیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ساری زندگی کسی نے نیند کی حالت میں نہیں دیکھا۔ خادم خیال کرتے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سو گئے ہیں۔ آپ کسی نہ کسی کو آواز دیکر بلا لیتے۔ حکیم صوفی صغیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ میں اور صوفی محمد ایوب مرحوم صاحب حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ پاک میں تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پردہ

Marfat.com

آگے کروالیا اور کافی دیر تک ہمیں کوئی آواز نہ سنائی دی۔ ہم نے خیال کیا کہ حضور سو گئے ہیں ہم نے ایک دوسرے کے کان میں سرگوشی کی جسکو ہمارے سوا کوئی بھی سن نہیں سکتا ہے اور ہم حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی دور تھے۔ ہم نے کہا کہ باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ آرام فرما گئے ہیں۔ یہ سوچنا ہی تھا کہ آواز آئی ''ہوں،، مجھے پانی پلاؤ۔ ہم حیران وششدر رہ گئے۔

حضرت خواجہ احسان الٰہی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے کبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نیند میں نہیں دیکھا آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت ہشاش وبشاش رہتے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شروع سے ہی کٹھن در کٹھن منازل سلوک کو ۔۔۔ کیا تھا جسکی بدولت آپ رحمۃ اللہ علیہ پر نفسانی خواہشات کا غلبہ نہ ہوتا تھا۔

قارئین پوچھیئے قرآن مجید سے شب زندہ دار لوگوں کا مقام بے شمار مقامات پر ایسے لوگوں کو انعامات کی خوشخبری سنائی گئی جسکو ہم نے باب اول میں بیان کردیا ہے یہاں سورہ ذاریات کی آیت ۱۷ پیش کررہا ہوں

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ○

یہ لوگ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔

یعنی فرمایا گیا کہ اللہ والوں کی راتیں فسق وفجور کی نذر نہیں ہوجاتیں بلکہ وہ اپنی راتیں ذکر وعبادت میں وقف کردیتے ہیں۔ اور جب سحری کا وقت ہوجاتا ہے تو یہ اپنی کوتاہیوں اور خامیوں کے احساس سے مضطرب ہوجاتے اور بادیدۂ گریاں اپنی تقصیرات پر مغفرت طلب کرتے کیونکہ وہاں دل شکستہ ہی رحمت کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔

حافظ شیرازی کہتے ہیں۔

Marfat.com

ہر گنج سعادت کہ خدا داد بحافظ
ازیمن دعائے شب وورد سحری بود

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

عطار ہو رومی ہو، رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

تواضع وانکساری:

کائنات میں ہر چیز ایک مقام رکھتی ہے اوراسی کے مناسب اس کا ایک درجہ مرتبہ متعین ہوتا ہے۔ اپنے اس متعین مرتبہ سے اپنے آپ کو بلند سمجھنا تکبر کہلاتا ہے اور اس سے کم سمجھنا انکسار کہلاتا ہے۔ تواضع تکبر کے الٹ ہے کیونکہ تکبر صرف ذات کبریا کو ہی سزاوار ہے۔

مخلوقات سے تکبر مذموم اور تواضع محمود ہے۔ عارفین حق ہمیشہ تواضع کو اپناتے ہیں۔ کیونکہ اس سے سعی پیہم کا پہلو نکلتا ہے۔ جسکی بدولت انسان اپنے اصل مقام کے حصول میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ اور محبوبان خدا اولیائے کرام کے اوصاف حمیدہ سے ایک خاص امتیازی وصف ہے مردان خدا میں سے جس قدر کوئی عظیم المرتبت ہوگا اسی قدر وہ متواضع اور منکسر المزاج ہوگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فطرتاً نہایت ہی متواضع اور منکسر المزاج واقع ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وصال مبارک سے چند روز قبل فرمایا کہ ہم تو اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں پتہ نہیں قبول بھی ہوئی ہے کہ نہیں۔ ہم تو اللہ کی مخلوق کے خادم ہیں۔ اسی تواضع وانکساری کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے زمانہ مبارک میں وہ رفعت عطا فرمائی کہ جسکی مثال ملنا اگر ناممکن نہیں تو محال ضرور

Marfat.com

ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزاج گرامی پر تواضع وانکساری کا اس قدر غلبہ تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تعریف وتوصیف کسی رنگ میں پسند نہیں فرماتے تھے۔

سخاوت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ جود وسخا اور فیوض وبرکات ظاہری وباطنی کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار فیض پر تشنگان ظاہری وباطنی، دکھ درد اور آلام ومصائب کے ہجوم میں گھرے ہوئے لوگوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ ہر شخص اپنی حاجت، آس ومراد اور اپنا دکھ درد پیش کرنے کے لئے حاضر ہوتا اور مکمل توجہ حاصل کر کے اور دامن مراد اپنے مقصود سے بھر کر ہی واپس جاتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مخلوق خدا کا مرجع اور ملجاوماوی بنے ہوئے تھے۔ اور طالبان ازلی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس طرح والہ وشیداء تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر وہ سب دکھ درد بھول جاتے تھے۔

دکھ درد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے
جب سامنے آنکھوں کے غمخوار نظر آئے

آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی سائل اور حاجت مند کو خالی نہیں جانے دیتے تھے۔ سائل کی ضرورت اور حاجت ہر حال میں پوری کرتے۔ اپنوں اور غیروں، عقیدت مندوں اور زائرین کا کوئی لحاظ نہ تھا غریبوں کی مدد کرنا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شعار تھا۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں کوئی چیز بطور نذرانہ پیش ہوتی تو آپ کسی ایسے سفید پوش حاجت مند کو عطا فرمادیتے جو اسی غرض سے حضور کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوتا اور سوال بھی دل میں ہی ہوتا اور جب چلا جاتا تو عرض کرنے پر کہ حضور یہ تو سفید پوش آدمی تھا نہ کہ ضرورت مند تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ یہ اسی غرض سے حاضر ہوا تھا لہٰذا اس کا مقصد پورا ہو گیا ہے۔

Marfat.com

ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ اقدس میں ایک ارادت مند بیرون ملک سے کمبل کا نذرانہ لے کر حاضر ہوا۔ خواہش کی کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ اوڑھ لیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواہش کو قبولیت کا شرف بخشا ابھی چند لمحات ہی گزرے تھے۔ کہ ایک سائل حاضر خدمت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اتار کر اسے عطا فرمایا۔ بے شمار ایسے واقعات ملتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی چادریں اتار کر بھی تقسیم فرما دیتے ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چادریں تقسیم کرنا شروع کیں ایک دیتے حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب دوسری لاکر اوپر اُڑھا دیتے وہ بھی دے دیتے صوفی صاحب اور لے آتے یہاں تک کہ تمام چادریں ختم ہوگئیں صوفی صاحب نے تولیہ اوپر دے دیا آپ مسکرائے اور فرمایا شکر ہے میں کامیاب ہوگیا جس کا مال اس کے راستے میں لٹا دیا۔

مرشد دے پاک دوارے تے ہر درددا دارو ملدا اے
دن رات دعاواں منگیاں کرو رہوے وسدا دوارا مرشد دا
جھیڑا مان ہے بھکیاں ننگیاں دا جھیڑا دردی ماڑیاں چنگیاں دا
رہوے محشر تک بلندی تے ہر وقت ستارہ مرشد دا

آپ رحمۃ اللہ علیہ دنیاوی جائیداد کو تقسیم فرما کر بارگاہ ایزدی میں سرفراز ہوئے قلعہ سوبھا سنگھ (قلعہ احمد آباد) میں جو دو کنال کاروبار کی وسعت کے لئے خرید فرمائی تھی اور وہاں چار دیواری کروا کر ایک بہت بڑا کمرہ تعمیر فرمایا اور ساڑھے پانچ لاکھ نقدی بھی رکھے تھے۔ ان کی طرف بھی توجہ نہ فرمائی بلکہ وہ سب کچھ ساہو چک شریف میں بیٹھ کر ہی حافظ محمد دین صاحب سکنہ علی پور سیداں شریف کو فی سبیل اللہ عطا فرما دیا۔ اور ساہو چک شریف میں جو گھر والی جگہ تھی وہ بھی فی سبیل اللہ عطا فرما دی۔ اور خود بحکم شیخ کامل دربار شریف والی جگہ میں رونق

Marfat.com

افروز ہوئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ عمر بھر اس اصول پر کارفرما رہے کہ آج کا مال آج ہی ختم کرو کل کا رزق کل ملے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ طمع نہ کرو، منع نہ کرو اور جمع نہ کرو۔

فرمایا جو کوئی دنیاوی مال کی خواہش لے کر آئے گا وہ مال لے کر جائے گا جو دین کی خاطر آئے گا اسے دین نصیب ہوگا اور جو کوئی فیض الٰہی کا طالب ہو گا وہی اس کو ملے گا۔ جو جس چیز کا طالب ہوگا وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے کرم سے اور میرے پیرومرشد کا صدقہ اپنی مراد پائے گا۔

اے دولت عرفان کے منگتو اس در پہ آؤ جس در پہ صدا
دن رات خزانے رحمت کے سرکار لٹایا کرتے ہیں

مہمان نوازی:

اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مجسمۂ اخلاق واخلاص بنا کر بھیجا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس قدر مہمان نواز تھے کہ ہر آنے والے کو پہلے لنگر شریف کھانے کا حکم صادر فرماتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درِ دولت پر چوبیس گھنٹے لنگر عام ہے جب بھی کوئی آئے کھائے۔

بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ جس قدر لنگر زیادہ کھاؤ گے اسی قدر رحمت زیادہ ہوگی۔ بعض بھائیوں نے عرض کیا کہ حضور لنگر شریف صرف مہمانوں کے لئے ہونا چاہیے نہ کہ گاؤں والوں کے لئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے تو طلب ہی اس امت کے لئے کیا ہے۔ جو بھی آئے کھائے۔ اللہ ورسول سب کا ہے فقیر بھی سب کا ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ فرائض وواجبات کے بعد

Marfat.com

سب سے بڑی عبادت مہمان نوازی ہے۔ کچھ پاس نہ بھی ہوتا تو ادھار لے کر لوگوں کی خدمت کرتے۔

ایک دفعہ رات کو کافی دیر سے کچھ بھائی حاضر ہوئے۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب سے فرمایا کہ ان کو لنگر کھلاؤ لنگر کھلانے کے بعد فرمایا کہ چائے بھی پلاؤ۔ اتفاق سے پاس نہ دودھ اور نہ ہی چائے تھی۔ صوفی صاحب نے آ کر عرض نہیں کی کہ حضور راشن نہیں بلکہ اسی اندھیرے کے عالم میں دور ایک درخت سے کیکر کے چھلکے اتارے اور ایک بھیڑوں والے سے اجازت لے کر ایک بھیڑ کا دودھ دوہا اور لا کر چائے بنا کر پیش کر دی۔ جب صبح ہوئی تو قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے کہ جب حضرت صوفی صاحب حاضر ہوئے تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اور فرمایا بیٹا احسان الٰہی خدمت ہو تو ایسی مہمان نوازی ہو تو ایسی تم پہ اللہ و رسول بڑے خوش ہوئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود تو بڑی سادی غذا تناول فرماتے مگر مہمانوں کے لئے بڑے بڑے لذیذ کھانے تیار کرواتے۔ بلکہ کبھی کبھی تو ایسا ہوتا کہ مہمان ابھی دور ہی ہوتا یا باہر دروازے پہ ہوتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ خدام سے فرماتے اس کے لئے فلاں چیز لاؤ۔ فلاں کھانا تیار کرو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہمارا ہاتھ خدا کے خزانے میں ہے جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ اس کے خزانے میں کمی ہو سکتی ہے اور نہ ہی یہ لنگر کم ہو سکتا ہے،،۔

اللہ والے جدھر بھی اشارہ کریں لاکھوں بگڑوں کی بگڑی سنوارا کریں
ان کے در پہ ہزاروں گزارا کریں ایسا مہمان خانہ سلامت رہے

آپ نے کوؤں اور کبوتروں کے لئے بھی لنگر مخصوص فرما رکھا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کھانے کے ساتھ ان کا بھی حصہ آتا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے یہ بھی اللہ

Marfat.com

کی مخلوق ہیں اور یہ میرے مرشد پیرانِ دستگیر کا لنگر ہے اس میں سے کوے بھی کھائیں جانور بھی کھائیں اور انسان بھی کھائیں سب اللہ کی مخلوق ہیں۔

ونجل کے امام مسجد صاحب حضرت پیر سید حیدر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نواسہ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے تو امام مسجد صاحب نے عرض کیا کہ حضور ساہو چک شریف میں حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ صاحب ہیں جو کہ بغیر مالی وسائل کے چوبیس گھنٹے لنگر کھلاتے ہیں وہ اتنا لنگر کہاں سے لاتے ہیں۔ تو پیر حیدر شاہ صاحب علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جنات ان کے مرید ہیں وہ پورا کرتے ہیں۔ یہ بات حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حیدر شاہ صاحب کو معلوم نہیں کہ حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میں نے اپنے خزانوں کی چابیاں سمندر میں پھینک دی ہیں تو وہ چابیاں میں نے حاصل کر لی ہیں تو اب یہ لنگر کہاں سے ختم ہو سکتا ہے۔ اس کا انتظام اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذمہ لگا رکھا ہے جو کہ غیب سے پورا کرتے ہیں۔ حضرت آپا جی سیدہ صوفیہ صاحبہ نے اپنے حجرہ مبارک کے اندر ایک شعر لکھوا رکھا ہے جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے۔

علی پور کا فیض ہے فیض سمندر
یہاں سے مانگنے والے ہیں بنتے قلندر

سوہاوہ میں ایک ماسٹر نذیر احمد صاحب تھے جو کہ حضرت الحاج خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ ۱۹۸۱ء میں صوبیدار غلام حیدر صاحب ان کے پاس گئے تو ماسٹر صاحب نے کہا کہ حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جنات ہیں جو کہ اتنا وسیع لنگر مخلوقِ خدا کو کھلاتے ہیں۔ صوبیدار نے حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں عرض کیا۔ جب ماسٹر صاحب چند

Marfat.com

دنوں کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ماسٹر جی اس آدم کو تو فرشتوں نے سجدہ کیا ہے جنات کی کیا مجال ہے جنات تو خود فقیر کے خادم اور مرید ہیں۔ یہ لنگر تاجدارِ مدینہ آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیرانِ پیر دستگیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اس کا انتظام اللہ تعالیٰ غیب کے خزانوں سے فرماتا ہے جو کسی کو نظر نہیں آتے۔

جے توں گم ہویں وچ اسدے اپنی چھوڑ نشانی
اے توحید محمد بخشا دسے کون زبانی

جنات کی بیعت:

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں جنات بھی حاضر ہوتے اور حضور کے فیض سے مستفیض ہوتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک کے قطب والے دروازے کو کبھی بھی ساکت نہیں دیکھا گیا بلکہ وہ تھوڑا تھوڑا ہلتا رہتا تھا اور ایک وقت ایسا مخصوص تھا کہ حضور سب کو حجرہ مبارک سے باہر نکال دیتے اس وقت بے شمار جنات حاضر ہوتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اکتسابِ فیض حاصل کرتے۔ بعض کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دائرہ اسلام میں داخل فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کو اسلامی تعلیمات سے روشناس فرماتے۔ بے شمار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے جن میں سیف علی شاہ، زین العابدین شاہ اور بشیر شاہ وغیرہ وغیرہ سرفہرست ہیں۔ سیف علی شاہ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن میں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی اختیار کر چکا تھا جس کا ذکر ولادت کے باب میں آ چکا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جنات کو مرید کرنا حضور شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا اور میرے پیرومرشد حاجی حافظ پیر جماعت علی شاہ محدث علی

Marfat.com

پوری رحمۃ اللہ علیہ کا حکم اور سنت ہے تا کہ یہ راہِ راست اختیار کرلیں اور مخلوقِ خدا کو تنگ مت کریں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے چند ماہ قبل ان سب کو سجادہ نشین حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے سپرد فرما دیا اور فرمایا کہ اب اس کی یعنی صوفی احسان الٰہی صاحب کی غلامی کرنا یہ میری تائید ہوگی۔ حکیم صوفی صغیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمارے عزیز سہیل احمد بٹ صاحب کو سایہ ہو گیا اور اس کے اندر جو جنات تھے وہ کہنے لگے کہ ہمیں ساہو چک شریف لے چلو بابا جی کے حکم سے ہم چلے جائیں گے گھر والوں نے پوچھا کیا تم باباجی کے مرید ہو وہ کہنے لگے ہم مرید تو نہیں لیکن ہم ان کی ولایت کا اقرار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ قدس میں سہیل بٹ کو لے کر حاضر ہوئے تو آپ کی نگاہِ کرم سے وہ بالکل تندرست ہو گیا جو کہ آج بھی بقید حیات موجود ہے۔

سلاسل اربعہ کے گوہرِ نایاب صوفی اللہ رکھا ہیں
ہر مقام پہ لاجواب صوفی اللہ رکھا ہیں
جن کے کرم کا صدقہ عرفان پہ ہوتی ہیں رحمتیں
وہ بحرِ سخاوت کے آفتاب صوفی اللہ رکھا ہیں

بھائی محمد نصیب صاحب (لاہور) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ محفلِ سماع ہو رہی تھی کہ مخلوق خدا کا جمِ غفیر تھا میں بھی محفل میں حاضر تھا کہ میرے ساتھ ایک بارہ چودہ سال کا بچہ بیٹھا ہوا تھا میں اس سے واقف نہیں تھا میں نے اچانک اسے کہا کہ بھئی سیدھے ہو کر بیٹھو مجھے کیوں تنگ کر رہے ہو۔ اس نے میری طرف اس طرح دیکھا کہ اس کی آنکھیں دیکھ کر میرے حواس گم ہو گئے۔

Marfat.com

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ نصیب کو پانی پلاؤ پانی پینے کے بعد مجھے سکون ہوا تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بلا کر کہا کہ یہ بھی تمہارے بھائی ہیں۔ یہاں کسی کو تنگ مت کیا کرو۔ تم بھی یار کا نظارہ کرو اور ان کو بھی کرنے دو۔

مرحبا مرحبا اے خواجہ اللہ رکھا شاہ رحمۃ اللہ علیہ خوب تیری شان ہے
اللہ اللہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عزت اور عظمت پر سلام
تو ہی بے شک میرے آقا عاشقوں کی جان ہے
اے تاجدارِ ساہو چک تیری ولائت پر سلام
عاشقوں کا لطف وکرم سے سینہ منور کر دیا
اے سخی لجپال قلندر رحمۃ اللہ علیہ تیری عنایت پر سلام

غیب کے خزانے:

اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غیب کے خزانے عطا فرمائے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ فقیر کسی کا محتاج نہیں ہوتا کیونکہ فقیر کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ کا نائب ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میرے پیرو پیشوا قبلہ وکعبہ امیر ملت حاجی وحافظ جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ علی پوری نے فرمایا تھا۔ کہ میں نے اپنے خزانوں کی چابیاں سمندر میں پھینک دی ہیں۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے وہ چابیاں تلاش کر کے شیخ کے کرم سے حاصل کر لی ہیں۔ اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر شریف کا نظام بغیر کسی ذاتی اراضی زمین سے چل رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جو مخلوق آتی ہے اللہ تعالیٰ غیب سے اس کا رزق بھی بھیج دیتے ہیں۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سرہانے

Marfat.com

کے نیچے سے دس دس کے نئے نوٹ ملتے اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے خلیفہ ومحسن صوفی احسان الٰہی صاحب کو عطا فرماتے اور لنگر شریف کا سامان منگوا لیتے۔

بنی آدم کے جو بے لوث خدمت گار ہوتے ہیں
وہی اقوام کی تقدیر کے معمار ہوتے ہیں

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اول صوفی فقیر محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ لکڑی کا کاروبار کرتے تھے۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صبح دس روپے کا نوٹ عطا فرمانا اور حکم فرمانا کہ جاؤ بکرے کا گوشت لے آؤ اور پکا کر سب مزدوروں کو کھلا دو۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کرنا حضور سارا دن کام کرتے ہیں پھر بھی دس روپے نہیں بنتے اور آپ صبح صبح عطا فرما دیتے ہیں تو آپ نے فرمایا یہ غیب کا خزانہ ہے اسکی طرف مت دیکھو جو حکم ہو اس پر عمل کرو۔

مشکوک نذرانے سے پرہیز:

آپ رحمۃ اللہ علیہ مشکوک مال کا ھدیہ اور نذرانہ ہرگز قبول نہ فرماتے تھے۔ حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب بیان فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ پروفیسر مقصود احمد صاحب (پرنسپل صاحب) نے بیس ہزار روپے نقدی نذرانہ پیش کیا اور عرض کیا کہ حضور یہ مجھے بینک سے منافع ملا تھا میں نے سوچا اس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پیش کروں تو حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ جو کہ جرأت وبیبا کی کی مثال آپ تھے فرمایا پروفیسر صاحب فقیر سود نہیں کھاتا اور نہ ہی ایسا مال قبول کرتا ہے۔ ہم نے اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خزانے مانگے ہیں۔

ایک دفعہ ایک شخص نے خربوزے پیش کئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نور بصیرت سے بھانپ لیا کہ یہ خربوزے چوری کے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو

Marfat.com

فرمایا فقیر حرام قبول نہیں کرتا۔ یہ فلاں جگہ سے چوری لاکر مجھے پیش کررہے ہو۔ پھر اس نے اعتراف کرلیا اور تائب ہوگیا۔

ایک دفعہ ایک شخص نے خوسے لاکر پیش کئے عرض کرنے لگا حضور یہ آپ کے خدام دربار شریف کے لئے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم یہ چوری لے کر آئے ہو۔ فقیر خود اور اس کے خدام بھی ایسا نذرانہ قبول نہیں کرتے۔

غرض آپ رحمۃ اللہ علیہ تقویٰ کے درجہ کمال پر فائز تھے۔ ساری عمر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کامل احتیاط اور تقویٰ میں بسر فرمائی۔ اور ہزاروں لوگوں کو اپنے فیضان وکرم سے متقی بنادیا۔

پیکر تسلیم ورضا:

زندہ کنی عطائے تو دربکشی ادائے تو
ہر چہ کنی رضائے تو دل شدہ مبتلائے تو

پیکر تسلیم ورضا حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم المرتبت عاشق الٰہی تھے۔ اور تسلیم ورضا تک پہنچ کر رب ذوالجلال کی ذات اقدس میں فنا ہو چکے تھے۔ قرب ووصال الٰہی کے انتہائی عظیم مرتبہ ومقام سے سرفراز ہو چکے تھے۔ اور چونکہ فقیر کامل کا مقصود صرف ایک ذات احد ہی ہوتا ہے۔ اور جب غیر مقصود سے توجہ ہٹ کر مقصود کی طرف لگنے لگے تو یہ رضا کی ابتداء ہے۔ اور ذات احد میں اس درجہ استغراق اور غیر کا عدم شعور ہوکر اپنا ہوش نہ رہے یہ فنا کا انتہائی عظیم درجہ ہے۔ تسلیم ورضا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کا ایک روشن پہلو ہے۔ تمام حیات مبارکہ میں ہر لمحہ آپ کے پیش نظر رضائے الٰہی ہی رہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ میں چند مرتبہ انتہائی شدید اور نازک ترین ابتلاؤ آزمائش کی گھڑیاں بھی آئیں

Marfat.com

جن میں سے ایک مشہور واقعہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جب ۱۹۷۳ء کا سیلاب آیا تو میں اور باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ پر موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ احسان الٰہی باہر خیمہ لگالو کمرہ چھوڑ دو۔ جب ہم خیمے میں اپنا سامان لے کر بیٹھ گئے تو کمرے کی چھت گرگئی۔ (یعنی یہ آپ کا نور بصیرت تھا کہ کمرہ گرنے سے پہلے ہی معلوم ہوگیا) ہم اس خیمے میں ایک چار پائی پر بیٹھے ہوئے تھے پانی چارپائی تک گزر رہا تھا۔ ہمارے لوٹے جوتے اور جو سامان تھا پانی میں بہہ گیا۔ تو حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں محمد صدیق صاحب اور رحمت علی صاحب حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور ہمارے غریب خانے تشریف آوری کا شرف بخشیں کیونکہ یہاں پانی بہت زیادہ ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے پیرومرشد کا حکم ہے کہ تم یہاں بیٹھو لہٰذا میں مالک کی رضا پر راضی ہوں۔ اور تمہیں تمہارے پیر کا حکم ہے کہ وہاں رہو۔

ہزار خوف ہو لیکن زبان ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

ایسی نازک ترین گھڑیوں میں اکثر بڑے بڑے عظیم المرتبت لوگوں کے صبر و استقامت کے دامن بھی پارہ پارہ ہوجاتے ہیں۔ مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ ایسی نازک ترین گھڑیوں میں بھی تسلیم ورضا کا پیکر جمال اور صبر و استقامت کا کوہ گراں ہی نظر آتے ہیں۔ بقول پنجابی شاعر

جیویں پیارا راضی ہووے مرضی ویکھ سجن دی
جے توں مرضی اپنی لوڑیں تے ایہہ گل کدی نئیں بن دی

Marfat.com

آفتاب عظمت وہدایت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی کو ذات حق نے بیک وقت جملہ صفات عظمت سے اس طرح مشرف فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات عین صفات اور صفات عین ذات ہیں۔ آپ کے ذکر خیر سے افسردہ دلوں میں تازگی اور روح میں جلا پیدا ہوتی ہے۔ اور عصیاں وطغیان کا مقابلہ کرنے اور دین اسلام اور عشق الٰہی کے دشوار گزار راستے پر احتیاط وثبات کے ساتھ چلنے کا ولولہ عطا ہوتا ہے۔ صاحب جود وسخا، شہسوار میدان معرفت، دانائے رموز طریقت وحقیقت امیر شریعت، حلیم و متین متقی وپرہیز گار اور زاہد شب دار ان سب اوصاف وکمالات کا بیک وقت حامل ہونا ہی کسی انسان کو انسانی برادری کا سرتاج وتاجدار بنا دیتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی تو نہ صرف ان گوناگوں اوصاف وکمالات کی خود آئینہ دار تھی بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فیضان نظر سے ہزاروں کو ان اوصاف وکمالات کا آئینہ دار بنا کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس لئے اعتراف حقیقت کے طور پر یہ کہنا پڑے گا کہ آپ آسمان رشد وہدایت کا ایک آفتاب ہیں۔

ساہو چک میں آؤ دیکھ لو میخانہ نور کا
بٹ رہا ہے فیض عام قلندر حضور کا
ان کو سمجھنا عرفان بہت مشکل ہے دیکھو
آئے ہیں مست لینے جام شراب طہور کا

جلال وجمال کا حسین امتزاج:

ہر کیف وکم دہر سے آزاد ہے مومن
ظلمات حوادث میں سحرزاد ہے مومن

Marfat.com

ہر امن من وقت کا صیاد ہے مومن
خوددار ہے اور قامت شمشاد ہے مومن
طغیاں میں بھی حیرت ایجاد ہے مومن
رزم حق وباطل ہوتو فولاد ہے مومن

فقیر کامل جب فنافی اللہ کے درجہ سے سرفراز ہوتا ہے۔ تو پھر وہ خدائے تعالیٰ کی ذات وصفات کا مظہر صادق ہوتا ہے۔ جلال سے ہیبت ٹپکتی ہے اور جمال میں اسکی جاذبیت کا سبب بنتی ہے۔ لیکن ہر جلال کے لئے جمال اور جمال کے لئے جلال لازمی ہے۔ ہر جمال شدت ظہور سے جلال ہے۔ اور ہر جلال خفت ظہور سے جمال ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات اقدس میں جلال و جمال کا ایک حسین امتزاج تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ شمع توحید کے پروانوں کے لئے دعوت نوروسرور تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبع کریمانہ جب جلال کی طرف مائل ہوتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز مبارک سے دل تو درکنار آستانہ عالیہ کے درو دیوار بھی لرز جاتے تھے۔ تمام خدام دربار عالیہ سب کچھ چھوڑ کر حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھاگ کھڑے ہوتے۔ اور طالبان حق کے علاوہ ارباب سلوک اور صاحب منزل ومقام حضرات بھی اس شان جلالی سے لرزابراندام ہوتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شان جلالی میں ایک فیوض وبرکات کا سمندر طغیانی پر ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حالت جلالی میں ہزاروں وابستگان کی زندگی کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور ہزاروں حلقہ بگوشوں کو بڑی بڑی صعوبتوں اور دشواریوں سے نکالا اور ہزاروں عقیدتمندوں کی بڑی بڑی مشکلوں اور مصیبتوں کو دور کیا۔

حکیم صوفی صغیر احمد صاحب کا لڑکپن کا زمانہ تھا جب حضرت قبلہ عالم کے اسیر محبت ہوئے۔ پہلے بڑے دور رہتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام لینا بھی گوارا

Marfat.com

نہ تھا۔ پھر ایک دفعہ ایک پیر بھائی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر سنا زیارت کا شوق ہوا۔ دیکھتے ہی دل وجان سے فدا ہو گئے۔ داخل سلسلہ ہونے کے بعد ایک غلطی ہوگئی وہ غلطی کیا تھی بلکہ تقدیر بدلنے کا سبب بنی۔ صوفی صاحب کے والد گرامی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آنسوؤں کے ساتھ التجا کی حضور آپ رحمۃ اللہ علیہ غلاموں کو ٹھیک کرتے ہیں یا خراب کرتے ہیں بات سنتے ہی جلال آ گیا فرمانے لگے جاؤ حاجی صاحب آج سے وہ صغیر نہیں بلکہ کبیر ہوگیا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ صوفی صاحب اس دن سے نماز تہجد بھی قضا نہیں کرتے سائل آتے ہیں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں کا صدقہ فیضیاب ہوکر جاتے ہیں۔ بلکہ صوفی صاحب کی صورت دیکھ کر پتہ چل جاتا ہے کہ یہ کوئی اللہ والا ہے اور کسی کا کرم ہے۔

حالت جلالی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عجب شان کرم اور لجپالی و پردہ پوشی کا ظہور ہوتا تھا مگر اس وقت سامنے کھڑے ہونا کسی کے بس کی بات نہ تھی۔

سجادہ نشین حضور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا رومال دھونے کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ واپس آنے میں کچھ تاخیر ہوگئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا احسان الٰہی کہاں گئے تھے۔ عرض کیا حضور رومال صاف (دھونے) کرنے کے لئے گیا ہوا تھا۔ یہ بات سن کر جلال آ گیا فرمایا تم میرے رومال دھوتے ہو دنیا تمہارے اور تمہاری نسل کے رومال دھوئے گی۔

الحمد اللہ واقعی حقیقت ہے کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ حکم پورا ہو رہا ہے۔

عموماً طبعیت مبارک جب جلال کی طرف مائل ہوتی تو ڈانٹ بھی فرماتے اس ڈانٹ کے اندر اصلاح اور فلاح دارین کا دریا معجزن ہوتا۔ اور جھڑک کے ساتھ ساتھ دلنوازی و دلکشائی بھی برابر جاری رہتی تھی۔ اہل ارادت جس قدر

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ڈانٹ سے اصلاح اور فلاح سے مالا مال ہوتے اس سے کہیں زیادہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت سے بھی لذت آشنا ہوتے تھے۔ ڈانٹ فرماتے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انداز کلام اور لب ولہجہ کچھ عجیب وغریب ہوتا تھا۔ کہ ڈانٹ کے وقت خون تو ضرور خشک ہوتا تھا۔ مگر بعد میں یاران طریقت آپس میں بیٹھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ڈانٹ کا تذکرہ کرتے ہیں تو اس وقت ان کی مجلس عجب بہار آفرین ہوتی ہے۔

مرات رخ احمد مختار ہیں خواجہ رحمۃ اللہ علیہ
خود اپنی حقیقت سے نمودار ہیں خواجہ رحمۃ اللہ علیہ
خود عشق ہیں خود حسن کی سرکار ہیں خواجہ رحمۃ اللہ علیہ
خود عاشق ومعشوق طرحدار ہیں خواجہ رحمۃ اللہ علیہ
نور علی نور کی تکرار ہیں خواجہ رحمۃ اللہ علیہ
اے اہل نظر مرکز انوار ہیں خواجہ رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ عالیہ قادری قلندری کی تشریح:

حضرت بابا کرم الٰہی قلندر رحمۃ اللہ علیہ المعروف کانواں والی سرکار نے بہت زھد کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میری قوم کا ایک فقیر پہلے بھی ہو چکا ہے جسکو حضرت پیر عنایت شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ جنہوں نے سید ذات حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستی کو اپنے قدموں تلے جگہ دی تھی۔

اسی طرح حضرت بابا سخی رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ آڑھائی سال سلطان !لہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں بیٹھے رہے۔ باطنی فیض عطا کرنے کے بعد حکم ملا کہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف کے

Marfat.com

قدموں میں چلے جاؤ۔ وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ پانچ سال بیٹھے رہے وہاں سے حکم ملا کہ جاؤ پنجاب دریائے چناب کے قریب بابا کرم الٰہی قلندر ہے ان کے قدموں میں چلے جاؤ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پیدل ہی گجرات شریف پہنچے۔ کانواں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے حکم ملا کہ جاؤ حضرت پیر روشن شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ جموں والوں سے مہر لگوا آؤ اور پھر واپس آ کر گوجرانوالہ میں بیٹھ جاؤ کسی سے گفتگو نہیں کرنی اور نہ ہی ظاہری طور پر میرے پاس آنا تو حضرت بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حکم کی تعمیل کی۔

عرصہ دراز کے بعد بابا کرم الٰہی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے بابا رحمت علیشاہ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرا نام گم ہو گیا ہے میں نے جسکو پلائی وہ اسی میں محو ہو گیا لیکن سلسلہ قلندری کی تشریح نہ کی اور نہ ہی شجرہ چلایا۔ چنانچہ یہ کام اب تیرے ذمہ ہے۔ تو بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور آپ نے مجھے بولنے کا حکم نہ دیا تھا اور ساتھ ہی میرے سامنے ایک ایسا آدمی کھڑا کر دیا جو کہ عقل سے کام لیتا ہے نہ کہ عشق سے ''چنانچہ حضرت بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قبلہ عالم خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر بے ریا و باصفا رحمۃ اللہ علیہ کو حکم صادر فرمایا کہ شجرہ قادری قلندری آپ چلائیں اور سلسلہ عالیہ قادری قلندری کی تشریح بھی آپ ہی کریں گے اور میرے زھد میں گیارہ نمبر کم ہیں وہ آپ پورے کریں گے،، اور جب حضرت بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ساہو چک شریف تشریف فرما ہو کر ظاہری طور پر دیکھا کہ نعت خوانی بھی ہوئی اللہ کی مخلوق کو لنگر شریف بھی احسن طریق سے کھلایا گیا چادریں بھی چڑھائیں گئیں۔ اور غوث پاک پیران دستگیر کی گیارھویں شریف کا نظام دیکھ کر حضرت بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''کہ واہ مولا تو نے میری عبادت قبول کر لی ہے اور یہ ہستی مجھے عطا فرمائی ہے جو کہ سلسلہ عالیہ قادری قلندری کی تشریح بن کر سامنے آ گئی ہے''۔

Marfat.com

قلندر بے ریا و با صفا:

۲۵ اپریل ۱۹۸۰ء حضرت سخی بابا رحمت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پاک کا تیسرا دن تھا جو کہ ہر سال حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ ساہو چک شریف میں پورے تزک واختتام کے ساتھ منعقد فرماتے تھے۔ حضرت خواجہ فقیر صوفی نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے۔ صبح ساڑھے آٹھ بجے کا وقت تھا دونوں حضرت صاحبان جلوہ افروز تھے۔ حضرت خواجہ صاحب نے ختم شریف پڑھنا شروع کیا۔ جب شجرہ منظوم شروع ہوا تو حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب نے یہ شعر پڑھا۔

اپنے فیضان نظر سے دل میرا آباد رکھ ۔

حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ مرشد وراہنما کے واسطے

تو خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''کہ ان کے نام کے ساتھ بہت کچھ پڑھ سکتے ہیں ان کی شان بہت بلند ہے۔ ایک ہوتا ہے قلندر بندر نچانے والا تماشے دیکھانا والا ۔ اور ایک حق کا قلندر ہوتا ہے قلندر کبریاء یہ قلندر کبریا ہیں۔ لہٰذا ان کے نام کے ساتھ پڑھا کرو قلندر بے ریا و باصفاء بارضا، قلندر مرد خدا جو کچھ بھی پڑھا جائے تھوڑا ہے۔ جو کچھ پاس رکھے وہ بندر ہے اور جو سب کچھ لٹائے وہ قلندر ہے صوفی صاحب نے تن من دھن کی بازی لگا دی ہے۔ یہ قلندر بے مثال ہیں۔ انہوں نے واقعی سلسلہ عالیہ قلندریہ کی تشریح کر کے دیکھادی ہے۔ جو کام ہم ہزاروں میل دور جا کر کرتے ہیں صوفی صاحب یہاں بیٹھ کر ہی کر دیتے ہیں۔ صوفی صاحب ہم یہاں مغرب کی جانب آپ کا مزار بنائیں گے اور قیامت تک قوالیاں ہوں گی کہیں مزار سے باہر نہ نکل آنا اندر ہی رہنا''۔

Marfat.com

قارئین! جس ذات کے مشائخ ان کے بارے میں فرمارہے ہیں تو ہم ان کی شان کیسے بیان کر سکتے ہیں۔

اس موقع پر حضور خواجہ صاحب کے خلیفہ خاص صوفی عبدالغنی صاحب، صوفی حیات محمد صاحب (ہزارہ) صوفی محمد اسحاق صاحب (حیدر آباد) صوفی محمد اشرف صاحب (لنگڑے والی) صوبیدار صوفی ذوالفقار علی صاحب (ونجل) حال مقیم اگوکی سیالکوٹ صوفی محمد سلیم اللہ صاحب (بڑا پنڈ حال مقیم بوتھ سیالکوٹ) کے علاوہ اور بھی بہت زیادہ مخلوق موجود تھی۔

پارس بن گئے:

حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب بیان فرماتے ہیں ایک دفعہ حضرت پیر سید حیدر شاہ صاحب علی پوری اور ان کی زوجہ محترمہ تشریف لائے تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کافی دیر بیٹھے رہے واپسی پہ پیر سید حیدر شاہ صاحب اپنی زوجہ محترمہ سے فرمانے لگے کہ دیکھ لو صوفی اللہ رکھا صاحب پارس (اکسیر) بن چکے ہیں۔ اور مقام ارفع پہ فائز ہیں۔

دین والے کو دین دنیا والے کو دنیا:

آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ حضرت الحاج خواجہ مولانا محمد حفیظ اللہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ بڑیلہ شریف کے حضور میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مرید اول صوفی فقیر محمد صاحب، بابا ڈھونڈا، اللہ رکھا صاحب اور دیگر کافی بھائی موجود تھے۔ کہ خواجہ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ دوستو! تم سب صوفی صاحب سے ملتے ہو سب نے عرض کیا جی حضور۔ تو خواجہ صاحب فرمانے لگے۔

"کہ صوفی صاحب عظیم ولی اللہ ہیں ان کے پاس خوب جایا کرو بار بار

Marfat.com

حاضر ہوا کرو۔ ان کے پاس آنے والوں کو دین والے دین اور دنیا والے کو دنیا ملے گی''۔

بیداری میں دیدار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء:

واکر دیئے ہیں عشق نے بند نقاب حسن
جزاک نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا

بیداری میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہونا دلائل واضحہ سے ثابت ہے۔ بے شمار کتابوں میں علمائے حق نے اس کا لکھا ہے یہاں اسکی تفصیل کی ضرورت نہیں ہاں البتہ ایک حدیث مبارک بحیثیت سند کورٹ کر رہا ہوں۔

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فسير انی فی اليقظة ولا يتمثل الشيطان بی متفق عليه۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میرا ہمشکل نہیں ہوسکتا''۔ (راویت کیا اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے)

علامہ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں۔

ترجمہ:۔ ''یہ بشارت ہے ان لوگوں کے لئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کو خواب میں دیکھتے ہیں کہ آخر کار نفسانی تاریکیوں کے اٹھ جانے اور جسمانی موانع کے ختم ہونے کے بعد اس مرتبہ پہنچتے ہیں کہ بغیر حجاب کشفی اور عیانی طور پر بیداری میں اس سعادت سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ چنانچہ خاص اولیاء اللہ کو عالم بیداری میں زیارت نصیب ہوتی ہے۔ اس معنی کے بنا پر یہ حدیث دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی بیداری میں زیارت نصیب ہوتی ہے اور یہ صحیح اور درست ہے،،۔

قارئین مکرم! برکت حاصل کرنے کے لئے میں نے ایک حدیث پاک لکھی اور ایمان ویقین کی پختگی اور تقویت کے لئے اسکی تفصیل پیش کی ہے۔ تاکہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے مقام ومرتبہ کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہو۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد عالی شان ہے۔

''کہ میری بچپن سے خواہش تھی کہ میری آنکھیں دیدار وحدہ لاشریک، دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیدار مرشد میں کھلیں۔ اس کے بغیر میرا کوئی سانس بھی خالی نہ جائے''۔

دوسرے مقام پہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''اب وہ میری التجا قبول ہو چکی ہے اور میں ہمہ وقت اپنے سر کی آنکھوں سے اپنے کریم ولجپال آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں اور جو کام بھی کرتا ہوں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ کر کرتا ہوں،،

کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ کسی نے کوئی عرض پیش کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سکوت فرمایا اور تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ میرے آقا نے فرما دیا ہے کرلو اور اجازت عطا فرمائی۔

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ولی صاحب حال تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ
مستغرق عشق الٰہی صاحب جلال تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ
بحر حسن یوسف صاحب جمال تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ
عرفان غلام زاہرا بتول صاحب کمال تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ

بڑے بڑے امتحانوں اور آزمائشوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی اسکی یہی وجہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یقین محکم تھا۔ کہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ذات ہر لمحہ ساتھ ہے۔ اور یہ سب ان کے حکم سے ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کبھی کسی موڑ پر بھی پشیمان نہ ہوئے تھے۔ بے شمار دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکیلے ہی حجرہ مبارک میں ہوتے لیکن گفتگو میں کسی دوسری ہستی کی آواز مبارک بھی ہوتی۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت بڑے مسرور اور شاد ماں ،وتے۔ اس وقت آستانہ عالیہ کے درودیوار خوشبوؤں سے معطر ہوجاتے جس کا احساس تمام خدام کو بھی ہوتا۔

محبت کے لئے کچھ خاص دل مخصوص ہوتے ہیں
یہ وہ نغمہ ہے جو ہر ساز پرگایا نہیں جاتا

علماء سے محبت اور علماء کی خدمت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ علماء کرام سے بہت زیادہ محبت وشفقت فرماتے اور انکی بہت زیادہ خدمت فرماتے۔ نقدی، لباس اور بے شمار طرح طرح کی چیزوں سے ان کونوازتے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کام کرو اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے بندوبست فرمادیں گے۔

حافظ محمد دین صاحب کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز تراویح کے لئے آستانہ عالیہ پہ مامور فرمایا جو کہ رمضان المبارک میں ہر روز علی پور سیداں شریف سے حاضر ہوتے اور بعد میں واپس چلے جاتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز حافظ صاحب کو دس روپے عطا فرماتے۔ حافظ صاحب نے عرض کیا حضور یہ زیادہ ہیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حافظ جی دین کی خدمت پہ جتنا بھی دیا جائے کم ہے۔

شاہ حسن رحمۃ اللہ علیہ کی طرح جارہے ہیں:

۱۹۷۵ء میں حضرت الحاج خواجہ صوفی نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ بہبل والی تشریف فرماہوئے تو وہاں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مدعو کیا گیا۔ رات بھر محفل

Marfat.com

سماع ہوئی دوسرے دن واپسی پر اسٹیشن پر پہنچنے کے لئے حضرت خواجہ صاحب کی سواری کے لئے گھوڑی پیش کی گئی۔ تو حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا کہ صوفی صاحب آپ سوار ہو کر اسٹیشن پر جائیں آپ رحمۃ اللہ علیہ خاموش ہو گئے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ حکم سب سے بڑا ہوتا ہے۔ لہٰذا آپ گھوڑی پر سوار ہو گئے اور چل پڑے جب تھوڑا سا آگے گئے تو حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے وہ دیکھو صوفی صاحب اس طرح جا رہے ہیں جیسے ہمارے پیرومرشد قبلہ وکعبہ حضرت خواجہ محمد حسن شاہ سلطان الاولیاء گھوڑی پر بیٹھ کر جاتے تھے۔ آج ہم دوبارہ دیکھ رہے ہیں۔

فقیر تو وہ ہے:

صوفی فقیر محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ علی پور شریف والے پیر صاحب کے ساتھ گاڑی میں سفر کر رہا تھا کہ راستے میں ایک درویش کو شدید گرمی میں دوپہر کے وقت دیکھا کہ گرم سڑک پر ننگے بدن بیٹھا ہوا ہے۔ تو میں نے کہا کہ جناب درویش تو یہ ہے جو بغیر کسی لالچ کے اسکی یاد میں مستحکم ہے۔ تو پیر صاحب نے فرمایا کہ بھائی فقیر محمد یہ کیا ہے فقیر تو صوفی اللہ رکھا صاحب ہیں جنکی فقیری کو ہر کوئی مانتا ہے جس نے تن من دھن کی بازی لگا دی ہے۔ فقیر تو وہ ہے۔

مظہر شان غوث جلی:

آستانہ عالیہ بڑیلہ شریف سے شائع ہونے والی کتاب انوار والحفیظ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب مظہر شان غوث جلی لکھا گیا ہے جو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیران عظام سرکار بڑیلہ کی سیرت کی کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح بھی لکھی گئی ہے۔

Marfat.com

محفل سماع:

محفل سماع کے بارے میں آپ تفصیل طلب بحث باب اول میں سماع کے عنوان سے پڑھ چکے ہیں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو محفل سماع (قوالی) میں بہت شغف تھا۔ آپ قوالی میں محویت اور وجد کی کیفیت میں رہتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ قوالی کو موسیقی سمجھ کر نہ سنو بلکہ اس کو اتصال قرب الٰہی سمجھ کر سنو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے میری تو غذا قوالی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعرات کو اور گیارھویں شریف کے موقع پر محفل سماع کی نشست فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مریدین کو فرماتے کہ اس میں توجہ اِدھر اُدھر نہ کرو بلکہ کلام پہ توجہ رکھو۔ تا کہ تمہیں وصل یار کی دولت نصیب ہوجائے۔ قوالی آپ حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کے دوران بھی ان سے اجازت لے کر کبھی کبھی سننے جایا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر بھی سماع سنی تو رقص ووجد کی کیفیت طاری ہوگئی جس میں آپ نے گیارہ صدروپے اور پانچ تن کے کپڑے بھی قوالوں کو عطا فرمادیئے۔ اس کے لئے علاوہ آپ اکثر مشائخ چشت اہل بہشت کی محافل میں ذوق سماع کو پورا کرنے اور عشق کمال کی سیرابی حاصل کرنے کے لئے تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ الحاج صوفی محمد نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تحصیل پسرور کے کسی گاوں میں محفل سماع کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درباری قوال عاشق حسین مرحوم نے یہ کلام شروع کیا۔ جس کا پہلا شعر ملاحظ فرمائیں۔

نسیم صبح گلشن میں گلوں سے کھیلتی ہوگی
کسی کی آخری ہچکی کسی کی دلگی ہو گی

Marfat.com

جب اس کا اگلا شعر پڑھا

بتادوں گا سر محشر دیکھا دوں گا سر محفل

وہ میرے دل میں ہوں گی اور دنیا ڈھونڈتی ہوگی

اس شعر پہ دونوں بزرگ ہستیوں نے رقص شروع کیا اور اس وجد کے ساتھ رقص تھا کہ ساری محفل پہ رقت طاری ہوگئی اور آپ کافی دیر مسلسل رقص کرتے رہے۔ قارئین کے ذوق کے لئے پیش ہے۔ بقول شاعر:

نمی دانم کہ آخر چوں دم دیدارمی رقصم

مگر نازم بہ ایں ذوقِ کہ پیشِ یارمی رقصم

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ محفل سماع کی نشست میں حضرت پیر سید حیدر شاہ صاحب علی پور سیداں شریف حضرت خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت سجادہ نشین بھینسوڑی شریف (انڈیا)۔ صاحبزادگانِ بدوملہی شریف صاحبزادہ خواجہ محمد رفیق اللہ صاحب بڑیلہ شریف و دیگر کئی اولیائے کرام ساتھ بیٹھ کر آپ کے چہرۂ انور اور وجود مسعود پہ انوار وتجلیات کا مشاہدہ کرتے رہتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میری دعا ہے اس کو چار چاند لگیں۔ اور جو کوئی باوضو سنے گا فیض وثواب پائے گا اور جو بے وضو اور بغیر توجہ کے سنے گا وہ گناہ کا مستحق ٹھہرے گا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش ہوتی کہ میرے سامنے کھانا بھی نہ آئے اور قوالی ہوتی رہے۔ اور قوالوں کو نقدی روپیہ، کپڑے اور کمبل تک عطا فرمادیتے۔

صوبیدار میجر صوفی محمد یونس صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے عرض کیا کہ حضور جب آپ محفل میں جلوہ گر ہوتے ہیں اور قوالی شروع ہوتی

Marfat.com

ہے تو محفل میں خوشبو سے کہاں آ جاتی ہے آپ مسکرائے اور فرمایا کہ بیٹا ہماری محفل میں کئی اولیاء اللہ تشریف فرما ہوتے ہیں اور قوالی سن کر مسکراتے ہیں خوش ہوتے ہیں ان کے مسکرانے اور پاس انفاس کے ذکر سے خوشبو پھیلتی ہے۔

آپ سماع میں اولیائے کاملین مثلاً حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ حضرت بوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ حضرت پیر سید بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام سنا کرتے ان کے علاوہ بیدم وارثی، پرنم، سیماب، احمد ندیم، واصف علی واصف لاہوری جیسے شعراء کا کلام بھی سنتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سماع سننے کا طریقہ اور رنگ اکابرین اولیاء والا تھا جس کی وجہ سے ہزاروں لوگوں کی قسمت آپ کی نگاہِ ناز سے بدل گئی۔ حضور کی نظر میں آ گئے اور کیا سے کیا ہو گئے۔

بقولِ شاعر:

نگاہِ مست ملائی تو مئے پلا کے اٹھے
جہاں وہ بیٹھ گئے میکدہ بنا کے اٹھے

ایک دفعہ ایک شخص آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کرنے لگا حضور قوالی نہیں سنتی آپ نے فرمایا سن لیتے ہیں قوال عاشق حسین مرحوم کو بلایا گیا محفل (بزمِ جاناں) شروع ہو گئی اس نے کافی رقم تقریباً دس ہزار کے قریب اس زمانے میں حضور کے پاس رکھ دی اور دل میں خیال گزرا کہ بابا جی نے سارے

Marfat.com

قوالوں کو نہیں دینے کچھ بچالیں گے۔ آپ نے پہلے دو مصرعوں پہ ساری رقم پکڑی اور قوالوں کی طرف پھینک دی اور اس شخص کو فرمانے لگے کہ میں قوالی کسی کے حکم سے سنتا ہوں اور قوال کا رزق اللہ بھیجتا ہے اور قلندروں کے ایسے امتحان نہیں لینے چاہئیں دنیا کے مال کی قدر ان کی نظر میں راعی برابر بھی نہیں دنیا تو ان کے پاس لینے آتی ہے یہ کسی کا حق رکھنے والے نہیں ہوتے۔ بقول شاعر:

نگاہ میں برق نہیں چہرہ آفتاب نہیں
یہ بات کیا ہے؟ انہیں دیکھنے کی تاب نہیں

۲۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء شام کو تمام خدام اور قوال پارٹی کو حکم ہو گیا صبح بڑیلہ شریف چادر پوشی اور محفل سماع کا حکم آ گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ الصبح بڑیلہ شریف پہنچے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کو ارشاد فرمایا کہ صاحبزادہ والا شان حضرت خواجہ محمد رفیق اللہ صاحب کی خدمت اقدس میں عرض پیش کرو کہ صوفی صاحب حاضر ہوئے ہیں اور چادر پوشی کرنا چاہتے ہیں اور قوال بھی ساتھ ہیں۔ عرض کرنے پر صاحبزادہ حضور نے کچھ دیر مراقبہ فرمایا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے سائیں صاحب کو اجازت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قوالوں کے ساتھ چادر پیش کی پھر مزار اقدس یہ گل پاشی کی گئی ختم شریف غوثیہ اور شجرہ ہائے طریقت پڑھے گئے اور اس کے بعد ایک کلام سنا گیا۔ جو کہ صاحبزادہ حضور اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اکٹھے بیٹھ کر سنا۔

اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا کرم الٰہی قلندر رحمۃ اللہ علیہ المعروف کانواں والی سرکار گجرات شریف بھی حاضر ہو کر محفل سماع سنی اور چادر پوشی کی۔

۲۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو آپ رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ شریف حضرت بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور محفل سماع سنی جو کہ رات ۱ بجے

Marfat.com

تک جاری رہی۔ بڑی پررونق فضا تھی حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوش تھے۔ رات سوا ایک بجے حضرت صوفی احسان الٰہی صاحبؒ نے دعائے خیر فرمائی۔

آپ زیادہ تر نعتیہ کلام سنتے یہاں میں چند ایک کلاموں کا ایک ایک شعر مصرعہ آپ کے ذوق کے لئے پیش کر رہا ہوں تا کہ آج اس دور کے سماع سننے والے لوگوں اور آپ کے مریدین کو پتہ چل جائے کہ سماع کس رنگ سے سنی چاہیے۔ اور بعد میں چند نمونہ کلام بھی پیش خدمت ہیں۔

نسیما جانبِ بطحا گذر کُن ز احوالم محمدؐ را خبر کُن

اے تاجدارِ بطحا جلوہ ذرا دکھانا اُجڑے ہوئے چمن میں بن کر بہار آنا

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

آئی نسیمِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر سرورِ انبیاء تیری کُیا بات ہے

محمد محمد پکیندے گزر گئی احد کولوں احمد گولیندے گزر گئی

پکارو شاہِ جیلاں کو پکارو بدل جائے گی قسمت بے سہارو

عید گاہے ما غریباں کوئے تو انبساطِ عید دیدن روئے تو

Marfat.com

کلیر وچ دیوا میرے صابر دا بلدا دہلی میں نظام رہتے ہیں

یاداں شاہِ جماعت دیاں آئیاں اکھیاں وچوں مینہ وسدا

پیرِ کامل صورتِ ظلِ اِلٰہ یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

ولیاں دے ولی میراں غوثِ جلی پا جھولی خیر فقیراں دی

اج سک متراں دی ودھیری اے کیوں دلڑی اُداس گنیری اے

سماع میں چند پسندیدہ کلام کا نمونہ:

(۱)

نمی دانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم
(وہ کیا منزل تھی حسن وعشق کی کل شب جہاں میں تھا)

بہر سو رقصِ بسمل بود شب جائیکہ من بودم
(مسلسل رقص میں تھی زندگی کل شب جہاں میں تھا)

پری پیکر نگاری ، سروقدِ ، لالہ رخساری
(سراپا حسن وہ نورِ مجسم وہ قد و قامت)

سراپا آفتِ دل بود شب جائیکہ من بودم
(ہر ایک جلوے میں تھی رخشندگی کل شب جہاں میں تھا)

Marfat.com

رقیباں گوش بر آوازِ ، اذ درنازِ ، من ترساں

(رقیب اس کے قریں اور امتحاں میری وفاؤں کا)

سخن گفتن ، چہ مشکل بود شب جائیکہ من بودم

(قیامت سے نہ کم تھی وہ گھڑی کل شب جہاں میں تھا)

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکان خسرؔو

(خود خدائے پاک جس محفل میں خسرؔو جلوہ فرما تھا)

محمدؐ شمعِ محفل بود شب جائیکہ من بودم

(نبیؐ کی ذات شمع بزم تھی کل شب جہاں میں تھا)

(۲)

زرحمت کُن نظر بر حالِ زارم یارسول اللہ

(یارسول اللہ ﷺ میری حالت زار پر نظر رحمت فرمایئے)

غریبم بے نوائیم خاکسارم یارسول اللہ

(میں غریب بے نوا بھکاری ہوں یارسول اللہ ﷺ)

زداغِ ہجرِ تو کے دلفگارم یارسول اللہ

(یارسول اللہ ﷺ میں آپ کے داغِ ہجرت سے زخمی ہو چکا ہوں)

بہارِ صد چمن در سینہ دارم یارسول اللہ ﷺ

(لیکن میرے سینہ میں سینکڑوں بہار چمن موجود ہیں یارسول اللہ ﷺ)

توئی تسکینِ دل آرامِ جاں صبر و قرارِ من

(آپ میرے دل و جان کے صبر و سکون اور قرار ہیں)

رخ پر نور بنما بے قرارم یارسول اللہ ﷺ

(آپ اپنے نورانی چہرے کی زیارت کروایئے یارسول اللہ ﷺ)

Marfat.com

توئی مولائے من آقائے من والیِ جانِ من

(آپ ہی میرے مولا ہیں اور میرے تن من کے آقا ہیں)

تو میدانی کہ جز تو کس ندارم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(آپ جانتے ہیں کہ آپ کے سوا میرا کوئی غمخوار نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

دمِ آخر نمائی جلوۂ دیدار جامؔی را

(وقت نزع میں جامؔی کو اپنا جلوہ دکھایئے)

زِلطفِ تو ہمیں امید وارم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(میں آپ کے لطف وکرم سے یہی امید رکھتا ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳)

اگر بینم شبے ناگہ من آں سلطان خوباں را

سر اندر پائے وے آرم فدا سازم دل و جاں را

(اگر میں کبھی محبوبوں کے اس شہنشاہ کو اچانک رات میں دیکھ لوں تو میں اپنا سر اس کے قدموں پر رکھ دوں گا اور اپنے دل و جان اس پر قربان کر دوں گا)

فروزم آتشے در دل بسوزم قبلۂ عالم

پس آنگہ قبلۂ سازم من آں ابروئے جاناں را

(میں اپنے دل میں آتشِ عشق جلاؤں گا اور اس میں زمانے کے قبلہ کو جلا ڈالوں گا اور پھر محبوب حقیقی کے ابرو کو اپنا قبلہ بناؤں گا)

بیا ساقی کہ روئے تو مرا شمع حرم باشد

بگردم گرد میخانہ ببوسم پائے مستاں را

(اے ساقی آؤ کیونکہ تیرا چہرہ ہی میرے لئے حرم کی شمع ہے میں دل کے شراب خانے کے ارد گرد گھومتا ہوں اور مستوں کے قدم چومتا ہوں)

Marfat.com

دل و جاں کردہ ام نذر بتاں اکنوں ہمی خواہم
کہ گر یا بم خریدارے فروشم دین و ایماں را

(میں نے اپنا دل و جان محبوب حقیقی کے نذر کر دیا ہے اور اب اگر مجھے میرا خریدار (محبوب حقیقی) مل جائے تو اپنا دین و ایمان اس کے ہاتھوں بیچ دوں)

نترسم ز آتش دوزخ نہ پروائے جناں دارم
منم شوریدۂ جاناں نخواہم حور و غلماں را

(میں دوزخ کی آگ سے نہیں ڈرتا اور نہ ہی مجھے جنت کی پرواہ ہے میں اپنے محبوب حقیقی کا متوالا ہوں اس لئے مجھے حور و غلماں کی ضرورت نہیں)

چہ گفتی ایں سخن کفر است اگر گوئی شوی کافر
برواے واعظ ناداں چہ دانی سرمستاں را

(اے واعظ تم نے یہ کیا کہا کہ اے قلندر ایسی باتیں کفر ہیں اور کہنے سے کافر ہو جاؤ گے اے نادان واعظ! جاؤ تم اپنی راہ لو تم ہم مستوں کے راز کو کیا جانو)

شرفؔ بر بند لب از گفتن اشعار رندانہ
شکایتہا است از اشعار تو گبرو مسلماں را

(اے شرفؔ (بوعلی قلندر) رندانہ اشعار کہنے سے لبوں کو نہ کھولو کیونکہ تیرے ان اشعار سے مسلمانوں اور آتش پرستوں دونوں کو شکایت ہے)

(۴)

ذرہ ذرہ شد منور چوں کشید از رخ نقاب
آں جمال بے حجاب آمد بروں چوں آفتاب

(جب اس نے اپنے چہرے سے نقاب کو الٹا تو کائنات کا ذرہ ذرہ روشن ہو گیا اور وہ بے پردہ حسن و جمال سورج کی طرح باہر آ گیا)

Marfat.com

برد رو صد پردہ را گر بر رخ او افگند
حسن بے پروائے او ہرگز نماند در حجاب

(اگر اس کے چہرے کی چادر اس کے چہرے پر سینکڑوں پردے بھی ڈال دے تو پھر بھی اس کا بے پرواہ حسن پردہ میں نہیں رہے گا)

نازم ایں شرم و حیارا کاں جمال دلفریب
عاشقاں را در شبے ہرگز نمے آید بخواب

(مجھے اس کے شرمیلے پن پر ناز ہے کہ وہ دل کو موہ لینے والا حسن و جمال عاشقوں کو رات میں بھی کبھی خواب کے اندر نظر نہیں آتا)

در جناں بنی رخ جاناں بدیں چشم حریص
ایں خیال خام اے زاہد! بود نقشے بر آب

(اے زاہد! تم اپنی حریص نگاہوں کے ساتھ بہشت میں محبوب حقیقی کے چہرہ کو دیکھنے کا خیال رکھتے ہو یہ تمہاری محض خام خیالی ہے اور یہ نقشِ برآب کی حیثیت رکھتا ہے)

از خمار زہد و تقویٰ سر مرا باشد تہی
من کہ از خمخانۂ وحدت ہمی نوشم شراب

(میرا سر زہد وتقویٰ کے غرور سے قطعاً خالی ہے مجھے اس کا کوئی مان نہیں ہے کیونکہ میں نے وحدت کے شراب خانہ سے شراب معرفت پی ہے)

غرق بحر عشق او یم گر کنم قصد نماز
گسترم سجادہ بر آب رواں ہمچوں حباب

(میں محبوب حقیقی کے عشق کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہوں اس لئے جب میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں تو جائے نماز کو جاری پانی کے اوپر بلبلے کی طرح بچھا لیتا ہوں)

Marfat.com

جز خلوص و عجز آنجامی پز سند اے شرفؔ
زاہد از زہد ریائی می نہ گردد کامیاب

(اے شرف (بوعلی قلندر) محبوب حقیقی کی بارگاہ میں خلوص و عاجزی کے بغیر کسی چیز کی قدر نہیں ہوتی اس لئے ریاکار زاہد اپنے ریاکارانہ زہد سے کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکے گا)

(۵)

من کہ باشم از بہار جلوۂ دلدار مست
چوں منے ناید نظر در خانۂ خمار مست

(چونکہ میں محبوب حقیقی کے جلوہ کی بہار دیکھ کر مست ہو گیا ہوں اس لئے میری طرح مئے فروش کے گھر کوئی اور مست نظر نہیں آتا)

مے نیاید درد بش انگار دنیا ہیچ گاہ
زاہدا ہر کس کہ شد از ساغر سرشار مست

(اے زاہد! جو شخص چھلکتے ہوئے ساغر کو پی کر مست ہو گیا ہو اس کے دل میں دنیا کی ذرہ بھر حقیقت نہیں ہوتی)

جلوۂ مستانہ کر دی تو در ایام بہار
شد نسیم و بلبل و نہر و گل و گلزار مست

(اے محبوب حقیقی تو نے چونکہ ایام بہار میں ہمیں اپنے جلوۂ مستانہ سے نوازا ہے سو تیرے جلوہ کی بدولت بادنسیم، بلبل، نہر پھول اور باغ سب مست ہو گئے ہیں)

من کہ از جام الستم مست ہر شام و سحر
در نظر آید مرا ہر دم درودیوار مست

(چونکہ میں جام الست کی بدولت ہر شام اور ہر صبح کو مست رہتا ہوں اس لئے مجھے

Marfat.com

ہر وقت در و دیوار بھی مست نظر آتے ہیں)

چوں نہ اندر عشق او جاوید مسیتھا کنم

شاہد مارا بود گفتار و ہم رفتار مست

(میں اپنے محبوب حقیقی کے عشق میں ہمیشہ مستی کا مظاہرہ کیوں نہ کروں؟ جبکہ میرے محبوب کی گفتار اور رفتار دونوں مست ہوتی ہیں)

تا اگر راز شما گوید نہ کس پرواہ کند

زیں سبب باشد شمارا محرم اسرار مست

(اے محبوب حقیقی تیرا محرم اسرار اس لئے ہر وقت مست رہتا ہے تا کہ اگر کبھی راز کی بات کہہ بھی دے تو لوگ اسے دیوانہ سمجھ کر اس کی بات دلیل نہ سمجھیں)

غافل از دنیا و دین و جنت و نار است او

در جہاں ہر کس کہ می باشد قلندر وار مست

(جہان میں جو شخص قلندر کی طرح مست ہو جاتا ہے وہ دنیا، دین، دوزخ اور جنت سے بے نیاز ہو جاتا ہے (یعنی اُسے اپنے محبوب کے سوا کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی)۔

Marfat.com

(٦)

نسیما قاصدانہ ویس لائیں لوجہ اللہ ماہی دے دیس جائیں
ادب سیتی دیویں بوسہ زمیں نوں تے آکھیں اس طرح اس نازنیں نوں
مدت ہوئی نہ ملیا یار پیارا کدی منزل کرے سوہنا اُتارا
بہانواں کول آکھاں بول وے ڈھول ترے بولن اُتوں عالم کراں گھول
کے ہوسی چا نوازیں گولڑی نوں زیادہ نہ کریں گل تھولڑی نوں
وچھوڑا نہ کسے دے پیش آوے کسے دا یار ناں پردیس جاوے
کدیں پردیسیاں نوں یاد کرناں غریب الوطن دا دل، شاد کرناں
کوئی ہووے سیو کشتی مہاناں اساں سر پر سجن دے دیس جاناں
ہوواں میں سگ مدینے دی گلی دا ایہو رُتبہ ہے ہ کامل ولی دا
دلا سمجھا توں آکھیاں روندیاں نُوں جگر دا خون بھر بھر کھوندیاں نوں
رہی سمجھاتے آون باز ناہیں رووں دھوون تے دَسنِ راز ناہیں

Marfat.com

(۷)

نئیں کوئی اوقات اوگنہار دی
جیہو جئی وی ہاں میں ہاں سرکار دی

کیوں پھراں میں منگتیاں توں منگدی
میں تے منگتی ہاں خدا دے یار دی

اللہ دی سونہہ سانوں کوئی بھکھ نہیں
بھکھ ہے تے ہے ترے دیدار دی

کوئی سن کے خوش ہووے یا نہ ہووے
گل کرنی ایں اساں تے یار دی

سوہنے دے عاشق کدی نئیں رج دے
تانگ رکھدے نیں سدا دیدار دی

لہراں بہراں ہو گئیاں نیں گھر میرے
جد دی کیتی نوکری سرکار دی

اوہناں نوں چنگی نہیں لگدی کوئی شے
جھلک ویکھی اے، جنہاں سرکار دی

Marfat.com

(۸)

بے خود کئے دیتے ہیں اندازِ حجابانہ!
آ دل میں تجھے رکھ لوں اے جلوہ جانانہ

جی چاہتا ہے تحفے میں دے دوں تجھے آنکھیں
درشن کا تو درشن ہو نذرانے کا نذرانہ

سنگ در جاناں پر کرتا ہوں جبیں ساعی
سجدہ نہ سمجھ زاہد سر دیتا ہوں نذرانہ

اتنا تو کرم کرنا اے چشمِ کریمانہ
جب جان لبوں پر ہو تم سامنے آجانا

میں ہوش و حواس اپنے اس بات پہ کھو بیٹھا
ہنس کر جو کہا تو نے یہ ہے میرا دیوانہ

پینے کو تو پی لوں گا پر شرط ذرا سی ہے
اجمیر کا ساقی ہو بغداد کا ہو میخانہ

کیوں آنکھ ملائی تھی کیوں بات بڑھائی تھی
اب رُخ کو چھپاتے ہو کر کے مجھے دیوانہ

بیدمؔ میری قسمت میں سجدے ہیں اسی در کے
چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا سنگِ در جانانہ

Marfat.com

(۹)

ہر نظر کانپ اُٹھے گی محشر کے دن خوف سے ہر کلیجہ دَھلا جائے گا
اُوڑھ کر کالی کملی وہ آجائیں گے حشر کا سارا نقشہ بدل جائے گا

عالمِ نفسا نفسی میں اے ہمنوا دیکھنا ایسے میں عظمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
مُسکرا کے جو دیکھیں گے صلِ علیٰ ہر پریشان کا دل بہل جائے گا

سرورِ انبیاء مُونس بیکساں شاہِ کون و مکاں ھادیٔ انس و جاں
آپ کی گر نگاہِ کرم ہوگئی ہر عذاب آ کے رحمت میں ڈھل جائے گا

میرا کیا کر سکے گا بھنور میں بھلا ناز ہے آپ پر یا حبیب خدا
آپ کا نام لیتے ہی بیڑا میرا ڈوبتے ڈوبتے بھی سنبھل جائے گا

اپنی چوکھٹ پہ سرکار بلوایئے کچھ تو بیکل کے بارے میں فرمایئے
اے مسیح دو عالم چلے آیئے ورنہ بیمار کا دم نکل جائے گا

Marfat.com

باب پنجم

علالت و وصال

Marfat.com

علالت:

۱۱،۱۲،۱۳محرم الحرام ۱۴۰۸ھ بمطابق ۵،۶،۷ستمبر ۱۹۸۷ء کو اعلیٰحضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک آستانہ عالیہ ساہو چک شریف میں نہایت عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ عرس پاک کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحت اچانک ۱۰ستمبر ۱۹۸۷ء بروز جمعۃ المبارک کو ناساز ہوگئی۔ اسی دن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کھانا پینا ترک فرما دیا۔ اور ہر وقت محویت کے عالم میں رہتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ۱۶ستمبر ۱۹۸۷ء بروز جمعرات کو حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب اور میجر محمد عارف صاحب علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں کمرہ نمبر ا میں رہے بعد میں کمرہ نمبر ے میں شفٹ ہو گئے۔ جہاں پہلے حضرت پیرو پیشوا الحاج خواجہ محمد حفیظ اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ داخل رہے تھے۔ ہسپتال میں ڈاکٹروں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مکمل طور پر آرام فرمانے کا مشورہ دیا اور کہا کہ ارادتمندوں کی ملاقات پر پابندی رکھیں۔ مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پابندی کو ایک دن کے لئے بھی قبول کرنا گوارا نہ فرمایا۔ ہسپتال میں دن رات زائرین کا تانتا بندھا رہتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اتنی تکلیف اور کمزوری کے باوجود بھی ارادتمندوں کو نظرِ عنائت اور محبت وشفقت سے سرفراز فرماتے رہے۔ وہاں کے لوگ کہتے تھے کہ ایک بزرگ پہلے اس کمرہ میں آئے تھے کہ اتنا ہجوم تھا اور ہروقت لنگر جاری رہتا تھا۔ اور دوسرے بزرگ یہ ہیں کہ اسی طرح مخلوق کا جمِ غفیر ہے اور لنگر جاری ہے۔ ہسپتال میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کے لئے حضرت خواجہ صوفی محمد عظمت اللہ شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقیب آباد شریف بھی تشریف لائے۔ اور فرمانے لگے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت جلد تیاری کر لی ہے بعد میں

Marfat.com

یہ کام کون کرے گا۔تو صاحب بصیرت ولی صاحبِ حال حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ سلسلے کا کام آپ کریں گے۔ چہ جائیکہ اس وقت تک ابھی کرنل محمد عظمت اللہ شاہ صاحب کا اعلانِ سجادہ نشینی نہیں ہوا تھا۔

بالآخر ۲۰ ستمبر تک پانچ دنوں میں ڈاکٹروں کی سمجھ میں کوئی بیماری نہ آئی۔ اور حضرت قبلہ عالم واپس آستانہ عالیہ ساہو چک شریف تشریف لے آئے لیکن کسی کو کیا معلوم تھا کہ مصیبت کے مارے ہوؤں کے آقا ومولیٰ، ھادی ورہبر، غمخوار وغمگسار، ملجاوماویٰ کسی مرض میں مبتلا نہیں بلکہ سفرِ آخرت کی تیاری میں مصروف ہیں۔ حضرت محترمہ صاحبزادی حاجن نذیرفاطمہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دوائی لاکر رکھتے وہ غائب ہو جاتی پھر تالے میں رکھی غائب ہوگئی اور بعد از وصال وہ تمام دوائیں اسی صندوق سے مل گئیں۔

حضرت بابا بھولے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے رابطہ:

۲۰ ستمبر ۱۹۸۷ء بروز پیر علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ سے ڈسچارج ہوکر جب واپس تشریف لائے تو اسی روز سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت پیر بھولے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ڈوگر انوالی کے مزار اقدس پر حاضری دینے کا معمول بنالیا۔ کبھی رات ایک بجے کبھی رات دو بجے کبھی سہ پہر چار بجے اور کبھی دن دو بجے غرضیکہ جب بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ حکم صادر فرماتے تو حکم کی تعمیل کی جاتی ۔ مریدین قوالوں کو بھی ہمراہ لے جاتے۔ محفل سماع کے بعد حضرت قبلہ الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب دعائے خیر فرماتے دعا اور فیوض وبرکات کے بعد وہاں سے واپسی ہوتی۔ بعض اوقات دن میں دو دو مرتبہ اور بعض اوقات تین تین مرتبہ بمعہ لنگر تشریف فرما ہوتے۔ مزار شریف پر ہر مرتبہ ختم شریف اور شجرہ منظوم پڑھا جاتا اور محفل سماع

Marfat.com

ہوتی۔ اور اکثر راقم الحروف احقر کو بھی ساتھ جانے کا شرف نصیب ہوا ہے۔ وہاں حاضری کا راز خدا کی ذات یا حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ہی جانتے تھے۔ یا پھر حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے رازدان جانشین حق حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب جانتے ہیں یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی نے ایفا کی۔

عرس پاک کی صدارت:

۱۴ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو حضرت بابا جی رحمت علی شاہ قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کا دن اور حضرت پیر سید انور حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی کی یاد میں عرس پاک منعقد کیا جاتا ہے۔ جسکی صدارت اور افتتاح حضور پرنور فیض گنجور، مرشد وراہنما، تجلیات ذات احد میں محو رہنے والے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمایا۔ نحیفی اور کمزوری کے باوجود بھی محفل پاک کی صدارت فرمائی اور مخلوق خدا کو فیضان الٰہی سے سرفراز فرمایا۔

صوفی احسان الٰہی کا دامن تھام لو:

دوارن علالت ایک دن کافی بھائی صاحبان حاضر خدمت تھے کہ چوہدری سید احمد صاحب نے آگے بڑھ کر عرض کیا کہ حضور آپ تو تیاری فرما رہے ہیں اور ہم کیا کریں گے۔ تو حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے چوہدری صاحب کا ہاتھ پکڑ کر حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور ارشاد فرمایا'' کہ صوفی احسان الٰہی کا دامن تھام لو اور اس کا ہاتھ میرا ہاتھ سمجھو جو اسکی تائید کرے گا وہ میرا ہوگا۔ میرا جانشین میرا رازدان، میرا بیٹا، میرا عاشق اگر ہے تو محض ایک احسان الٰہی ہے۔ جو اس کا ہے وہ میرا ہے جو اس کے ساتھ بغض رکھے گا وہ میرا نہیں ہوگا،، اس موقعہ پر صوبیدار ذوالفقار علی صاحب، خادم خاص صوفی

Marfat.com

محمد صدیق صاحب، حافظ بشیر احمد صاحب کے علاوہ اور بھی صاحبان موجود تھے۔

روپوں اور چادروں کی تقسیم:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو حاضرین کو اپنے حجرہ مبارک میں بلایا اور حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب کو حکم صادر فرمایا کہ ''ان سب کو پانچ پانچ روپے دو،، صوفی صاحب نے دے دیے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بوقت وصال تک یہی معمول رہا کہ جب دل چاہتا حاضرین کو حجرہ پاک میں بلا لیتے اور کبھی پیسوں سے اور کبھی چادروں سے نوازتے اس عمل میں دن رات کا کوئی لحاظ نہ تھا۔

جنازے والی چارپائی:

واقف اسرار ورموز حقیقت، فنافی الذات سبحانی عارف کامل قلندر کبریا حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ماہ قبل ہی جنازے والی چارپائی بنوانے کا حکم صادر فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد عالیہ کی تعمیل کرتے ہوئے اس حکم کی تکمیل کرنا پڑی۔ اور وہ جنازے والی چارپائی بھائی فضل کریم بھولا صاحب ہپو گڑھا والے تیار کروا کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی پر بستر لگوالیا اور ہمہ وقت اسی پر جلوہ افروز رہتے۔

کشتگانِ خنجر تسلیم را
ہر زمان ازغیب جان دیگراست

جو لوگ رضا و تسلیم کے خنجر سے کشتہ ہو جاتے ہیں (مارے جاتے ہیں) ان کو غیب سے ہر لمحہ ایک نئی زندگی ملتی رہتی ہے۔

تفویض فیض:

۲۹، ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۷ء رات ایک بجے کا واقعہ ہے۔ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

حضرت الحاج صوفی احسان الٰہی صاحب کو فرمایا۔ کہ میرے پاؤں دباؤ صوفی صاحب نے حکم کی تعمیل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف دیکھو جب دیکھا تو شہسوار حقیقت ومعرفت تاجدار ساہو چک شریف حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ''مجھے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات نے عطا فرمایا ہے میں نے فی سبیل اللہ تمہیں بخشا اسے قبول کرو۔ اور جو تمہاری تائید کرے گا وہ میرا ہوگا۔ اور جس مرد خدا کو اس کا اہل سمجھنا اس کے سپرد کر دینا اور مخلوق خدا کو زیادہ سے زیادہ فیض پہنچانا اور ہم ہمہ وقت تمہارے ساتھ ساتھ ہیں۔ اللہ تمہیں ہمارے پیران عظام کے صدقے میں ثابت قدم رکھے،، اس وقت چند خدام خاص حاضر خدمت موجود تھے۔

کہاں ہے پردہ کدھر سے مخفی کب اس کا مکھڑا نقاب میں ہے
قصور اپنی نگاہوں کا ہے ورنہ وہ کب حجاب میں ہے

خواجہ محمد نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ عیادت کیلئے:

۲ نومبر ۱۹۸۷ء کو حضرت پیرو پیشوا الحاج خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کے لئے سہ پہر چار بجے تشریف فرما ہوئے۔ اسوقت آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ خواجہ حضور بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مسجد میں جلوہ افروز ہوئے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے صوفی احسان الٰہی صاحب کو ارشاد فرمایا کہ قلندر پاک کو نیم گرم پانی سے غسل کرواؤ تو صوفی صاحب نے عرض کیا کہ حضور پرنور ہماری بگڑی بنانے والے نے آٹھ سال سے غسل نہیں کیا اور سراپا رحمت کا ارشاد ہے کہ میرے پیر کا حکم ہے غسل نہیں کرنا۔ یہ جواب سن کر خواجہ صاحب نے خاموشی اختیار کرلی کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جسم اطہر اسطرح

Marfat.com

تروتازہ تھا جیسے ابھی غسل کر کے بیٹھے ہوں تو حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو کام ہم ہزاروں میل دور جا کر کرتے ہیں صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر بے ریا وبا صفا رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ پر بیٹھ کر ہی کر دیتے ہیں۔ مزید خواجہ صاحب نے فرمایا۔ کہ ہمارے سلسلہ عالیہ کو جتنی تقویت قلندر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے پہنچی ہے اتنا فائدہ کسی نے نہیں پہنچایا۔ اور واپسی پر کہا قلندر بابا ہم آپ کو سلام کرتے ہیں۔

فقر کے معجزات ہیں تاج وسریر وسیاہ
فقر ہے میروں کا میر فقر ہے شاہوں کا شاہ

پیر خانہ علی پور شریف حاضری:

۱۰ نومبر ۱۹۸۷ء دن ایک بجے حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب کو حکم صادر فرمایا کہ مجھے میرے پیر خانہ علی پور سیداں شریف لے چلو۔ گاڑی کا انتظام کیا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہاں لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز عشاء تک مزار اقدس پہ رہے بعد میں واپسی ہوئی آپ نے وہاں نہ کچھ کھایا اور نہ پیا۔ واپسی پر حضور کو سفید چادریں عطا ہوئیں وہی تجہیز و تکفین ثابت ہوئیں۔

وقت نزع:

۱۲ نومبر ۱۹۸۷ء کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا احسان الٰہی بندوبست کرلو وقت نزع آن پہنچا ہے۔ حضرت صوفی احسان الٰہی نے عرض کیا کہ حضور اگر ہم سے کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو معاف فرمائیں۔ بزم عشاق خدا کے انجمن آراء نے ارشاد فرمایا کہ میں تم پر راضی ہوں اور سب کو خدائے بزرگ و برتر کے سپرد کرتا ہوں اور دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ تجھے ثابت قدم رکھے اور مخلوق خدا کو تیری تائید کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ دوماہ پانچ دن اس نازک صورت حال اور ناتوانی میں بھی عقید تمندوں، مریدین اور نیازمندوں کو تسلی وتشفی اور فیضان سے مستفید فرماتے رہے۔ علالت کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ انور سے تلخی وناگواری کا ذرہ برابر بھی اظہار نہ ہوا بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ارادتمندوں اور خدمت گزاروں سے بڑی خوش خلقی اور رحیمی سے پیش آتے رہے۔ مریدین کا جم غفیر دن رات آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر رہتا اس نازک حالات میں بھی نورانیت ہر وقت ٹپکتی ہوئی دکھائی دیتی جو کہ نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کا خاصا ہے۔ بقول حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

نشان مرد حق دیگر چہ گویم
چو مرگ آید تبسم برلب اوست

ترجمہ:۔ ''مردحق کا نشان یہ ہے کہ جب موت آتی ہے تو اس کے لبوں پر تبسم ہوتا ہے''۔

وصال شریف:

بوقت وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب سے فرمایا کہ قرآن مجید سناؤ اس پر سجادہ نشین حضور نے سورہ مریم کی تلاوت کی۔ اور اس کے بعد حکیم صوفی صغیر احمد صاحب نے شجرہ طیبہ چشتی قادری ابو العلائی جہانگیری پڑھا۔ شجرہ شریف سنتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ٹانگیں سیدھی پھیلادیں چہرہ انور قبلہ رخ کرلیا۔ اس وقت کلمہ طیبہ حضور کے لبوں پر جاری تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اوپر کی طرف آنکھیں اٹھائیں۔ اس کے ساتھ ہی آنکھیں خود بخود بند ہوگئیں۔ لیکن چہرہ مبارک پر ہلکا تبسم تھا اور چہرہ نورانی چمک رہا تھا اس وقت صبح کی اذانوں

Marfat.com

کی آوازیں چہار سو گونج رہی تھیں۔

سفر آخرت آپ کی پیشانی مبارک پر یہ جملہ ہویدا تھا۔

هَذَا حَبِيْبُ اللّٰهِ مَاتَ فِيْ حُبِ اللّٰهِ ط

ترجمہ:۔ ''یہ اللہ کا دوست ہے اللہ کی محبت میں دنیا سے رخصت ہوا،،۔

بوقت وصال حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کے علاوہ اماں حضور رحمۃ اللہ علیہ محترمہ صاحبزادی حاجن نذیر فاطمہ صاحبہ، صاحبزادہ نذیر حسین صاحب، الحاج چوہدری محمد یوسف صاحب، صوفی امانت علی صاحب، منظور احمد صاحب، حکیم صوفی صغیر احمد صاحب، خادم خاص صوفی صدیق صاحب کے علاوہ اور بھی کافی بھائی صاحبان حاضر تھے۔ لیکن حجرہ مبارک کے اندر مذکورہ بالا صاحبان موجود تھے۔

آج رات دنیا اپنے حال میں مست اس ایک ضلع سیالکوٹ کی مایہء ناز ہستی کامل، قلندر کبریا، عارف حقانی، درویش صفت، سراپاء رحمت اور عوام وخواص کے سروں پر دست شفقت پھیرنے والے مرد کامل سے بچھڑ گئی۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّ عَلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں ہی اپنی آخری آرامگاہ کا انتخاب کر کے اس بڑی گھتی کو سلجھا دیا تھا۔ حضور پرنور رحمۃ اللہ علیہ کی مقرر کردہ جگہ پر آخری آرامگاہ کی تیاری شروع ہوگئی۔

اَلَّا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَمْ يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ آخِرٍ ○

ترجمہ:۔ ''اولیا اللہ مرتے نہیں بلکہ دار بقاء کی طرف نقل مکانی کرتے ہیں''۔

Marfat.com

غسل مبارک ونماز جنازہ:

حضور پرنور شہباز میدان طریقت غواص دریائے حقیقت کے اس فانی دنیا کو چھوڑ جانے کی خبر آناً فاناً ہر سو پھیل گئی ہزاروں عقیدتمند اور مریدین پہنچنے شروع ہوگئے۔ بلکہ بعض لوگوں کو دور دراز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود بذریعہ خواب اور حکم اطلاع فرمادی۔ یعنی حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا وصال بھی کرامت سے کم نہیں کہ ہزاروں میل دور مریدوں کو جنازہ میں شمولیت کے لئے حکم بھی صادر فرمارہے ہیں۔ جس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسد مبارک کو غسل دیا جارہا تھا تو یہ دیکھ کر حیرانگی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ مظہر شان جمالی حضور پرنور کے جسد مبارک کا ہر عضو ایک زندہ انسان کی مانند تروتازہ ہے جس کو دیکھ کر اور چھوکر یہ احساس پیدا ہوتا تھا کہ آپ کا سفر آخرت بھی کسی طرح ایک کرامت سے کم نہیں۔ غسل پاک کی سعادت سجادہ نشین حضرت خواجہ احسان الٰہی صاحب اور کافی عقیدتمندوں کو نصیب ہوئی۔ اور راقم الحروف کو بھی کم سنی کے باعث ایک طرف کھڑے ہوکر دیدار باجمال سے مشرف ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

سہ پہر چار بجے ہزاروں عقیدتمندوں کی موجودگی میں حجرہ مبارک سے جنازہ اٹھایا گیا نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے قبل از وصال حکم کے مطابق مرید خاص حافظ صوفی بشیر احمد صاحب سکنہ علی پور گجراں سمبڑیال کے حصہ میں آئی۔

نو بجے شب اس صدی کے قلندر پاک، صوفی باصفا، قطب زماں شہنشاہ اعظم حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو عقیدت واحترام کے ساتھ حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب نے اپنے ہاتھوں سے ابدی قیام گاہ پہنچایا۔ جو کہ ہم سب کے لئے مرجع خلائق ہے۔ اور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی انوار وتجلیات کا مرکز ہے۔

Marfat.com

قطعہ تاریخ ولی الاکمل

شیخ الاسلام وحید العصر حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ

قلندر بے ریا و باصفا رحمۃ اللہ علیہ

سید جماعت علی شاہ کے مرید حقیقی — صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر فقیر حقیقی
عاشقِ رسولؐ محب غوث تھے آپ — شہنشاہ عاشقوں کے راہنما و میر حقیقی
غمگسار و دستگیر بیکساں تھے آپ — حضور علم لدنی میں روشن ضمیر حقیقی
حسن بے مثال کی تصویر تھے آپ — صابر بے ریا و باصفا بے نظیر حقیقی
تمام سلاسل سے فیضیاب تھے آپ — قطبِ زماں، سراج منیر حقیقی
نورِ چشم حفیظ و نقیب تھے آپ — چشتی قادری طرطوسی جہانگیری پیر حقیقی
احسانؔ بظاہر دور باطن میں قریب ہیں آپ — فیض جاری رہے گا تا حشر تھے دستگیر حقیقی

جانشین رحمت علی شاہ قلندر تھے آپ
وہ سخی لجپال لاجواب فقیر حقیقی

۱۴۰۸ھ

(از: حضرت قبلہ الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب)

Marfat.com

خراجِ عقیدت بحضور قطب الاقطاب حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر بے ریا و باصفا رحمۃ اللہ علیہ

جن کا ہے دروازہ کھُلا ہر گدا کے لئے
میرے آقا میرے داتا سخی لجپال قلندر

آپ کے در سے کبھی خالی نہ کوئی گیا
جھولی کو بھردو میری سخی لجپال قلندر

دلبر امیر ملت در پردہ شاہِ رحمت علی
جامِ وحدت کا پلا سخی لجپال قلندر

زیارت سے مشرف جو ایک بار ہو گیا
ہو گیا شیدا تمہارا سخی لجپال قلندر

میں نقشبندی سہروردی چشتی و قادری
ہیں قلندروں کے پیشوا سخی لجپال قلندر

اے غوث العارفین اے سراج الاولیاء
ہو مظہرِ لطفِ خدا سخی لجپال قلندر

فقر و مستی میں پیامِ آگہی دیتے رہے
مردِ مومن باخدا سخی لجپال قلندر

غلاموں کو عرفانؔ ناز ہے اس بات پر
ہیں راہنما و پیشوا سخی لجپال قلندر

(از: صاحبزادہ عرفان الٰہی قادری)

Marfat.com

ہدیہ عقیدت بحضور کشورِ سلطان الفقراء حضرت خواجہ صوفی

اللہ رکھا شاہ مرشد و راہنما قلندر باصفا رحمۃ اللہ علیہ

میرے غمخوار و سلطان سخی لجپال قلندر
حق سے ہیں آشنا سخی لجپال قلندر
دلدار امیر ملت سخی لجپال قلندر
منبع جود و سخا سخی لجپال قلندر
رضائے شاہِ حفیظ سخی لجپال قلندر
ثانی رحمت علی سخی لجپال قلندر
دلبرِ شاہ نقیب سخی لجپال قلندر
مرشد شاہ احسان سخی لجپال قلندر
ماہتاب نقشبندی سہروردی سخی لجپال قلندر
قبلہ گاہ عاشقاں سخی لجپال قلندر
امین چشتی و طرطوسی سخی لجپال قلندر
نائب مصطفیٰ و مجتبیٰ سخی لجپال قلندر
آفتاب قادری قلندری سخی لجپال قلندر
عارفوں میں پیشوا سخی لجپال قلندر
سردارِ اہل ایمان سخی لجپال قلندر
پیرِ بزم رنداں سخی لجپال قلندر

Marfat.com

مظہرِ غوث الثقلین سخی لجپال قلندر
عرفان کے حاجت روا سخی لجپال قلندر

(از: صاحبزادہ عرفان الٰہی قادری)

سنگ بنیاد مزار اقدس:

۸ فروری ۱۹۹۰ء بمطابق ۱۱ رجب ۱۴۱۰ھ بروز جمعرات حضرت خواجہ محمد نقیب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ ساہو چک شریف تشریف لائے آپ کی آمد پر حسب دستور محفل سماع کا اہتمام ہوا۔ رات بھر محفل سماع ہوتی رہی اور صبح ۹-فروری ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک دربار شریف کا سنگ بنیاد حضرت خواجہ صاحب کی سرپرستی میں بدست حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب دیگر عقیدتمندوں کی موجودگی میں رکھا گیا۔

مزار شریف کا نقشہ سجادہ نشین حضور کا تجویز کردہ ہے۔ مزار اقدس اپنی مثال آپ ہے۔ مزار شریف کا گنبد سفید پتھر افغان وائٹ سے مزین کیا گیا ہے۔ خوبصورت دلکش مینار لگائے گئے۔ خوبصورت دلکش ٹائلوں سے دیواروں اور چھت کو مزین کیا ہے۔ برآمدے کے ستونوں کو دوبئی سے پیش کی گئی ٹائل لگائی گئی ہے۔ اور راقم الحروف بندہ ناچیز کی تجویز پر قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ معہ ترجمہ اور عارفانہ اشعار بھی لکھوائے ہیں۔ جو ہر آنیوالے زائر کو تبلیغ پہنچا رہے ہیں۔ مزار اقدس امن وسکون کا مظہر ہے۔ چاہے اسکو بے مثل تعمیری شاہکار تصور کیا جائے یا اسے پیرومرشد سے محبت کے جذبات کا ترجمان سمجھا جائے۔ بلا شبہ یہ سجادہ نشین حضور کے جذبہ محبت کی لاثانی تصویر ہے۔ مزار اقدس کا ہر جزو اعلیٰ معیار کی ترجمانی کرتا ہے۔۔ مزار اقدس کی تکمیل ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

Marfat.com

بمطابق ۲۸ ستمبر ۲۰۰۸ء بروز اتوار ہوئی۔

کعبۃ العشاق باشدایں مقام
ہر کہ ناقص آمد اینجا شد تمام

حجرہ مبارک کی تعمیر:

دامن درگاہ میں اہل محبت کے لئے
ہر گھڑی ہرگام ہے موجود سامان بہار
کعبہ اہل محبت یہ عقیدت گاہ شوق
ہر درو دیوار ہے اخلاص کی آئینہ دار

حجرہ مبارک کا سنگ بنیاد بروز جمعۃ المبارک ۱۷ اگست ۱۹۹۰ء بمطابق ۲۵ محرم الحرام ۱۴۱۱ھ بدست سجادہ نشین حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب رکھا گیا۔ یہ حجرہ مبارک وہ ہے جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت قلندر کبریا رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۷۰ء تا ۱۹۸۷ء تک اپنی زندگی کے وہ لمحات بسر کئے۔ جہاں ہزاروں بھٹکے ہوئے اور بے راہ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے رشد وہدایت پائی اس حجرہ مبارک کی اعلیٰ خصوصیت یہ ہے کہ یہ سرکار قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق ''باب الشفاء،، ہے اس لئے اس کو محفوظ کرنا بھی سجادہ نشین صاحب نے ضروری سمجھا۔ تاکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان عالی شان کو عملی جامہ پہنایا جاسکے اور مخلوق خدا اس سے فیضیاب ہو۔ جس کا اظہار آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا کہ ''جو کوئی جنوبی دروازہ میں سے داخل ہوا ور قطبی دروازہ میں سے باہر جائے اسے بحکم الٰہی کلی شفا ہوگی۔ اور ہرقسم کی جائز مراد پائے گا،، حجرہ مبارک کا بیرونی واندرونی حصہ سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے۔ اور اسکی اندورنی سامنے والی دیوار خوبصورت آرٹ شیشے سے مزین

Marfat.com

ہے۔ اور خوبصورت شیشے کی الماریوں میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے استعمال شدہ برتن، لباس مبارک، جائے نماز، جوتے مبارک، آخری بستر، چادریں وغیرہ موجود ہیں۔ وہ قلمدان جو حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ سے عطا ہوا اور کتاب گلزار سروری جو بڑیلہ شریف سے عطا ہوئی۔ دستار مبارک جو حضرت پیر سید انور حسین شاہ صاحب نے عطا فرمائی تھی۔ اس کے علاوہ ہر وہ چیز جو آپ رحمۃ اللہ علیہ جوانی کے دور میں بھی استعمال کرتے رہے۔ سجادہ نشین حضور نے وہ بھی محفوظ کر لی۔ حجرہ مبارک کے شمالی اور جنوبی دروازے اسی جگہ لگائے گئے ہیں۔ جس جگہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رونق افروزی کے وقت حجرہ پاک کے تھے۔ اس حجرہ مبارک میں عقیدتمندوں، مریدین اور زائرین کے دیدار کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تبرکات محفوظ ہیں۔

جو کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی سادگی کے مظہر ہیں۔ یہ دونوں دروازے دوران عرس مبارک ۲۰ ربیع الاول شریف اور ۱۳۔۱۴۔۱۵ نومبر کو ہر سال کھولے جاتے ہیں۔ تا کہ مخلوق خدا فیضیاب ہو سکے۔ اس حجرہ مبارک کو یہ شرف حاصل ہے کہ یہاں جلیل القدر ہستیاں حضرت قلندر پاک رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے تشریف لاتی رہی ہیں۔ جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

حضرت پیر سید انور حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علی پوری، سلطان الفقراء حضرت بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت پیر سید حیدر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ الحاج حکیم عبدالحی صاحب سیالکوٹی، حضرت خواجہ صاحبزادہ محمد رفیق اللہ صاحب بڑیلہ شریف، پیر سید غلام حسین شاہ صاحب کوٹلی آرائیاں، حضرت صاحبزادہ صوفی محمد عظمت اللہ شاہ صاحب، حضرت پیر صاحب بھینسوڑی شریف انڈیا، پیر سید اولاد حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علی پوری، حضرت پیر سید منور حسین شاہ صاحب علی پور شریف۔

Marfat.com

اب بھی دور و نزدیک سے مخلوق خدا عرس پاک اور عیدین کے موقعہ پر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے تبرکات کی زیارت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور اس بات پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم قلندر زماں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے استعمال کی چیزوں کی زیارت کر رہے ہیں۔ بلکہ بڑی بڑی خانقاہوں کے سجادہ نشین حضرات بھی زیارت سے مستفیض ہوتے ہیں اور سجادہ نشین حضور مظہر قلندر حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کی تعریف بجا لاتے ہیں کہ انہوں نے مرشد کے ساتھ محبت کو بہت احسن طریق کار سے اجاگر کیا ہے اور سجادہ نشین حضور نے حجرہ مبارک میں شعر بھی تحریر کروایا ہے۔

جس جا پہ مرد قلندر کا قدم ہوتا ہے
دیدہ باب محبت میں وہ حرم ہوتا ہے

تیرا خاص مسکن:

تیرا خاص مسکن ساہو چک نہیں ہے
جہاں چاہوں آقا تجھے دیکھ لوں میں
تصور میں اور میری ہر بات میں تم
میرے سامنے آقا دن رات ہو تم
ہو تم دور مجھ سے کوئی پُل نہیں ہے
تیرا خاص مسکن ساہو چک نہیں ہے
میری نظر میں سمائے تمہیں ہو
ہے وہ کونسی جا جہاں تم نہیں ہو

Marfat.com

بجز تیرے آقا میرا دل نہیں ہے
تیرا خاص مسکن ساہو چک نہیں ہے

ستاروں کو دیکھا تو سوچا کہ تم ہو
شراروں کو دیکھا تو جانا کہ تم ہو

سوا تیرے کچھ بھی سجھاتا نہیں ہے
تیرا خاص مسکن ساہو چک نہیں ہے

روانی جو پانی میں دیکھی کہا تم
کوئی بھی صدا جو سُنی تو کہا تم

غافل تیری یاد سے دم نہیں ہے
تیرا خاص مسکن ساہو چک نہیں ہے

آئینہ پکڑ کر تجھے دیکھ لوں میں
دل میں اُتر کر تجھے دیکھ لوں میں

نگاہوں میں تیرے سوا کچھ نہیں ہے
تیرا خاص مسکن ساہو چک نہیں ہے

ہے احسان تیرا کسی کا نہیں ہے
تیرا خاص مسکن ساہو چک نہیں ہے

(از: حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب)

Marfat.com

یہ بھیڑ یہ دُھوم تا قیامت رکھے
تا دیر جہاں میں با کرامت رکھے
ملتی ہے یہاں سُکُوں کی جنسِ نایاب
اللہ ترے در کو سلامت رکھے

❁

جب تک ترے در پہ تھا، ٹھکانے سے رہا
چھُوٹا ترا در تو بھیک پانے سے رہا
ٹھکرا کے اُٹھا دے کہ بٹھا لے در پر
میں اب کسی اور در پہ جانے سے رہا

❁

رشتے تمام توڑ کر سارے جہاں سے ہم
وابستہ ہو گئے ہیں تیرے آستاں سے ہم
ہم ہیں غلام تیرے غلامی پہ ناز ہے
پہچانے جائیں گے اِسی نام و نشاں سے ہم

❁

Marfat.com

باب ششم

ملفوظات وکرامات

Marfat.com

ملفوظات مقدسہ:

بات میرے مرشد نے سب کو یہ بتائی ہے
جو مصطفیٰ کا ہو جائے اس کی سب خدائی ہے

حضور پرنور حضرت قلندر بے ریا و باصفا رحمۃ اللہ علیہ جو نصیحت آموز سخن دلنواز ارشاد فرماتے تو عاشق بے مثال الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب محفوظ فرما لیتے۔ کیونکہ یہ سخن دلنشیں ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اور معرفت الٰہی کو سمجھنے اور تصوف وطریقت میں مقام رفیع حاصل کرنے کے لئے جامع اسباق ہیں۔ کیونکہ آپ اس مقام کے بزرگ تھے کہ آپ جو فرماتے حکم الٰہی کے تحت فرماتے تھے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو اپنے پیر ومرشد حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات مقدسہ کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حق وصداقت کی باتیں یوں پیار سے سناتے رہے
بھٹکے ہوئے بندگان خدا کو راہ حق دیکھاتے رہے
قلب کے ظلمت کدے میں شمع وحدت جلاتے رہے
عرفان سب کے دلوں پہ وہ نقش اپنا جماتے رہے

۱۔ ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ احکام شریعت وطریقت پر عمل کرے۔
۲۔ اللہ تعالیٰ کا غم اور خوف وخطرہ اسی دل میں ہوتا ہے جو ماسوا اللہ سے خالی ہوتا ہے۔
۳۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وحدہ لاشریک کی محبت کی نشانی ہے۔
۴۔ بہشت کی کنجی اللہ ورسول اور اولیاء اللہ کی محبت ہے۔
۵۔ کوئی دم خالی نہ جاوے ذکر سے ذکر بھی ہووے ساتھ فکر کے۔

Marfat.com

۶۔ روحانی تسکین اس کو حاصل ہے جس کا قلبی رابطہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مستحکم ہے۔

۷۔ اگر کوئی اللہ ورسول کا ہوجائے تو وہ تمام دنیا کی نعمتیں جن کو نام نہاد لوگ ایمان فروشی کر کے مشرکین کے دسترخوان سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ خود بخود اس انسان کے قدم چومیں۔

۸۔ اپنی کسی عبادت اور نیکی پر گھمنڈ نہ کرو۔ اس مالک حقیقی وحدہ لاشریک کے فضل وکرم اور رحمت کی امید رکھو اور اپنے رب کی بے نیازی سے ہر وقت ڈرتے رہو۔

۹۔ سالک کے لئے لازم ہے کہ ہر وقت مرضی مولیٰ پہ راضی رہے۔

۱۰۔ اہل اللہ کی محبت وعقیدت کو زیادہ سے زیادہ دل میں جگہ دو۔ اور ان کی محبت کو غنیمت جانو۔

۱۱۔ صدیقیت، خلافت، امانت، شہادت، غوثیت اور ولایت سب کچھ اتباع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ثمرہ ہے۔

۱۲۔ جو شخص اللہ کے ذکر سے منہ موڑے گا اسکی روزی تنگ کردی جائے گی اور بروز حشر نابینا اٹھایا جائے گا۔

۱۳۔ افسوس اے بندہ خدا تو زبان سے نیکی کا حکم دیتا ہے اور تیرا قلب گناہ کی طرف مائل رہتا ہے۔

۱۴۔ بارگاہ الٰہ میں جب بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ تو دل وزبان سے متوجہ ہوکر پوری یکسوئی کے ساتھ طلب کرو۔

۱۵۔ جو خالق سے ڈرتا ہے مخلوق اس سے ڈرتی ہے اور جو خالق سے نہیں ڈرتا مخلوق اس کو ڈراتی ہے۔

Marfat.com

۱۶۔ برے لوگوں کے ساتھ رہنا نیک لوگوں سے دور کردیتا ہے۔ برے لوگوں کو چھوڑو اور صالحین کے ساتھ دوستی رکھو۔

۱۷۔ اللہ تعالیٰ نے سارے خزانوں کی کنجیاں آقائے نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو عطا فرمائیں ہیں ۔ اور حضور ﷺ نے اپنے غلاموں میں سے جس کو چاہا عطا فرمائیں۔

۱۸۔ جب پروردگار عالم اپنے بندے کو اپنی اور اپنے رسول مکرم کی محبت میں خودرفتہ پاتا ہے تو منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔

۱۹۔ قرآن پاک کی تلاوت کثرت سے کرو۔ تاکہ تمہارے اوپر اسرار ورموز الٰہی کی موسلا دہار بارش ہو۔

۲۰۔ جو بغیر محبت مصطفیٰ ﷺ قرآن مجید پڑھتا ہے اسکو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

۲۱۔ خدا کا جلوہ تب نظر آئے گا جب اپنی ہستی کو مٹاؤ گے۔

۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا دیدار اس دنیا میں یہی ہے کہ اس کی تجلیات کا عکس بندہ پر پڑے۔

۲۳۔ روز محشر ہر گنہگار کو سزا کے بعد معافی ہوجائے گی لیکن جو آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا روپ دھار کر مخلوق خدا کے ساتھ دھوکا کرتا ہے۔ اسکی بخشش نہیں ہوگی۔

۲۴۔ خدا کے زیادہ نزدیک وہ ہوتا ہے۔ جس کے دل میں عاجزی وانکساری اور حسن سلوک ہے۔

۲۵۔ اپنا مال اللہ کی راہ میں اسکی رضا کے لئے خرچ کرو تاکہ تمہارا دل پاک ہوجائے۔

۲۶۔ دنیا میں سے اس طرح گزر جاؤ جیسے مچھلی پانی میں ایک طرف سے دوسرے کنارے چلی جاتی ہے۔

Marfat.com

۲۷۔ راہ طریقت کے مسافر کو چاہیئے کہ دل میں محبت واخلاص رکھے۔ اس کے بغیر اہل تصوف میں شامل نہیں ہوسکتا۔

۲۸۔ اللہ تعالیٰ نے اس انسان کو ظاہر وباطن میں سب سے زیادہ حسین وجمیل بنایا ہے۔ اس لئے صوفی کو چاہیئے کہ اپنے گفتار وکردار اور ظاہری وباطنی احوال کو مصفہ رکھے۔ اخلاق رزیلہ سے محفوظ رہے۔ ہمہ وقت اپنے محبوب کی بارگاہ میں اظہار ندامت سے اپنے نفس کی اصلاح کرے۔

۲۹۔ فقیر کو لازم ہے کہ خدا کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرے۔

۳۰۔ طمع نہ کرو۔ منع نہ کرو، جمع نہ کرو۔

۳۱۔ پیر اور مرید کی جیب ایک ہے جو لالچ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

۳۲۔ فقیر جہاں رہے لالچ کے بغیر رہے۔

۳۳۔ جسکی جیسی مراد ہوگی ویسا ہی فیض پائے گا۔

۳۴۔ نیک لوگوں کے ساتھ نسبت قائم کرو تا کہ تمہاری عاقبت بہتر ہوجائے۔

۳۵۔ لوگوں کو چاہیے کہ اپنے اہل وعیال کی طرف بھی توجہ رکھیں۔ ہم تو پابند محبوب ہیں۔ عطا کرے تو کھا لیتے ہیں ورنہ صبر وشکر کرتے ہیں۔ ہمیں تو ذکر سے ہی قوت دی جاتی ہے۔

۳۶۔ میری طرف دیکھ کر اہل وعیال نہ چھوڑو۔ ان کی خدمت کرو۔ تمہاری وہی عبادت ہے۔

۳۷۔ عاشق وہ ہے جو معشوق پر جان قربان کردے۔

۳۸۔ ہر کام عشق سے ہو نہ کہ عقل سے عشق اور عقل کی کوئی نسبت نہیں ہے۔ فلاح عشق سے ہوتی ہے نہ کہ عقل سے۔

۳۹۔ بڑی فقیری یہ ہے کہ فقیر اپنی بستی میں نیک نام ہو۔

Marfat.com

۴۰۔ بڑی فقیری یہ ہے کہ مرجائے مگر کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے۔

۴۱۔ کمال عشق یہ ہے کہ عاشق سے معشوق ہوجائے۔

۴۲۔ کوڑھ دی فقیری نالوں چوری چنگی۔

۴۳۔ پلے رزق نئیں بن دے پنچھی تے درویش۔ جنہاں توکل رب تے رزق انہاں نوں ہمیش۔

۴۴۔ پیر بھائیوں میں حقیقی محبت ہونا اسکی دلیل ہے کہ ان کو پیر سے محبت ہے۔

۴۵۔ فقیر کا کوئی گھر نہیں اور سب گھر فقیر کے ہیں۔

۴۶۔ دنیا کو خدا نہ سمجھ بیٹھو دین ہوگا تو دنیا تمہارے قدموں میں ہوگی۔

۴۷۔ فقیر کا ہاتھ غنی کے ہاتھ سے اونچا رہتا ہے کیونکہ فقیر کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا نائب ہوتا ہے۔

۴۸۔ اگر دنیا کے پیچھے بھاگو گے تو یہ سائے کی مانند تمہارے آگے بھاگے گی اگر بے نیاز ہو جاؤ گے تو تمہارے قدموں میں ہوگی۔

۴۹۔ انسان اس وقت تک عارف نہیں ہوتا جب تک اپنے نفس کی خواہشات پر قابو نہ پالے۔

۵۰۔ شیخ کی صحبت میں عقیدہ کے ساتھ حاضر ہونا چاہیے۔ بدعقیدہ صحبت سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

۵۱۔ جو مرید کو دور سمجھے وہ مرید ناقص ہے اور جو پیر مرید سے دور رہے وہ پیر ناقص ہے۔

۵۲۔ اپنے نفس پر عشق مرشد کو غالب کرلو فلاح پاجاؤ گے۔

۵۳۔ اگر سماع (قوالی) کو باوضو ہو کر عشق کو تازہ کرنے کے لئے سنو تو ثواب ہے فائدہ ہے اور اگر موسیقی اور ساز کا مزہ حاصل کرنے کے لئے سنو تو

Marfat.com

گناہ ہے غلط ہے بلکہ نقصان ہے کیونکہ اس سے فنا و بقا کا سبق ملتا ہے۔

۵۴۔ انسان کو اپنی ناتوانی اور بے نوائی کمزوری کا احساس اس وقت ہوگا جب فرشتہ اجل اسکی گردن مروڑ کر پروردگار عالم کی بارگاہ میں جواب دہی کے لئے پیش کرے گا۔

۵۵۔ ہم تو کسی کے امر سے کھاتے ہیں اور کسی کے امر سے خاموش رہتے ہیں۔

۵۶۔ رزق کی فکر مت کرو تمہارا رزق تمہیں خود تلاش کرتا ہے۔

۵۷۔ تصوف حقیقی ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہم دنیا میں رہ کر بھی دنیا سے بے رغبت رہیں۔ قلب کو صاف رکھیں۔ نفس اور شہوات نفس پر غلبہ حاصل کریں۔

۵۸۔ اہل تصوف کے لئے ضروری ہے کہ نفس وخواہش، شیطان اور بدکردار ہم نشینوں کی مخالفت میں رہیں۔ اور ہمہ وقت جہاد نفس میں مشغول رہیں۔

۵۹۔ اہل تصوف عورتوں اور نابالغ بچوں سے دور رہیں۔

۶۰۔ تمہارے اور ابلیس کے درمیان پرانی عداوت ہے تمہیں اس سے امن نہیں ملے گا۔

۶۱۔ جو کوئی اہل تصوف میں شامل ہوتا ہے۔ تو اس کے صبر کا امتحان لینے کے لئے سخت تند و تیز آندھیاں چلتی ہیں۔ غیر تو غیر اپنے بھی آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔ رشتے توڑ لیتے ہیں۔ لوگوں کے طور طریقے بدل جاتے ہیں۔ ہر چہرہ پر نفرت کے آثار نظر آتے ہیں۔ مصائب کے پہاڑ آ گرتے ہیں۔ لیکن جو ان تمام حالات میں اپنے مالک رحیم وکریم کا دامن رحمت مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے۔ اس امتحان کو اپنے مالک کا انعام سمجھ کر قبول کرتا ہے۔ اغیار کو اپنے دل سے نکال دیتا ہے۔ تو پھر

Marfat.com

اس کو عظیم احسان کا مژدہ سنایا جاتا ہے۔ اس امتحان کے نتیجے میں کامیابی کا پیغام سنایا جاتا ہے۔ کہ وہ بندہ نواز رب اس طریقے سے اپنے بندے پر بندہ نوازیاں کرتا ہے۔ کہ منزل مراد سے زندگی کو رعنائیاں اور سچی مسرتیں عطا فرماتا ہے۔ اور اپنے دیدار کا وعدہ فرمالیتا ہے۔ اس طرح وہ بندہ اہل اللہ کے مقام پر فائز ہوجاتا ہے۔

۶۲۔ اہل تصوف کے لئے لازم ہے کہ مجاہدہ نفس کرے اور دنیا کی چال بازی اور نیند سے دھوکا نہ کھائے۔

۶۳۔ اہل تصوف کو چاہئے کہ اپنے حال سے بلند حال کی طرف نہ دیکھے۔ کسی دوسرے کی حالت کا طلبگار نہ بنے۔

۶۴۔ اہل تصوف کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی کامیابی پر ناز نہ کرے بلکہ زھد وتقویٰ کا پورا پورا حق ادا کرے۔

۶۵۔ جوان درویش راہ خدا کا شیر مرد ہوتا ہے۔ کیونکہ بوڑھا تو نہ اٹھنے کی وجہ سے ہی درویش بن جاتا ہے۔

۶۶۔ ہر روز کوئی ایسا وقت ضرور نکالو جس میں اپنے مالک کے سوا کسی اور پر نظر نہ اٹھے۔

۶۷۔ تمام مخلوقات سے کنارہ کش ہوکر خالق میں مگن ہونا مراقبہ ہے۔

۶۸۔ جو حضور آقائے نامدار ﷺ کے میلاد پاک کی خوشی نہیں کرتا اسے مسلمانی کا حق کیا ہے۔

۶۹۔ وجد ورقص میں تصور شیخ کو پختہ کرو پھر کامل بنو گے۔

۷۰۔ مرید وہ ہے جو اپنا اختیار ختم کردے اور خدا تعالیٰ کے اختیار پہ راضی رہے۔

Marfat.com

۷۱۔ جو کام کرو بے لوث کرو۔ کسی معاوضہ کا لالچ نہ رکھو خدمت میں اپنی عزت وعظمت سمجھو۔

۷۲۔ بناؤ سنگار سے بچو خادم بنو مخدوم نہ بنو۔

۷۳۔ مصلے پر تو کھڑے ہوتے ہو لیکن خیال میں لغو رکھتے ہو خالص رضا چاہا کرو۔

۷۴۔ میرا وہی ہے جو خدمت کرنے والا ہے۔ جس کو بیٹا کہہ لو، عاشق کہہ لو وہ محض مجھے تو احسان الٰہی انسان ملا ہے۔ روز محشر اگر مجھ سے پوچھا گیا تو محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی طرح کہہ دوں گا کہ احسان الٰہی تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔

۷۵۔ بغیر لالچ کے خوشی اور نیک نامی کے ساتھ کسی کو پانی ہی پلا دو یہ بھی عبادت ہے۔

۷۶۔ جس نے مجھے دیکھنا ہے احسان الٰہی کو دیکھ لے یہ ہاتھ احسان کا نہیں میرا ہے۔

۷۷۔ لعل اگر کیچڑ میں گر جائے تو بھی قیمتی ہے گرد اگر آسمان پر چڑھ جائے تو پھر بھی بے قیمت ہے۔

۷۸۔ عقلمند خاموش رہتا ہے اور مشک کی طرح خوشبو دیتا ہے اور نادان جاہل ڈھول کی طرح گونجتا ہے مگر درمیان سے خالی ہوتا ہے۔

۷۹۔ دنیا کی نعمتوں سے لالچی کی آنکھ اور دل سیر نہیں ہوتے۔ جیسا کہ کنواں شبنم سے نہیں بھرا جاتا۔

۸۰۔ جو حرص ولالچ میں مبتلا ہے اسے آخرت کی سزا کا کوئی ڈر نہیں ہوتا۔ وہ خود کو خطرناک کاموں میں پھنسا لیتا ہے اور حرام وحلال میں کوئی تمیز

Marfat.com

نہیں کرتا۔

۸۱۔ درویشوں کے حلقہ میں صبر کرنے والے اور بے صبرے بھی ہوتے ہیں لیکن صابر ہی مرتبہ حاصل کرتے ہیں۔

۸۲۔ اگر ہر قطرۂ شبنم موتی ہوتا تو ہر موتی بے قیمت ہو جاتا۔

۸۳۔ علم جتنا مرضی پڑھ لو اگر عمل نہیں تو تم جاہل ہو۔ بغیر عمل کے نہ عالم، نہ محقق، نہ صوفی بلکہ ایسا ہے جیسے جانور پر چند کتابیں۔

۸۴۔ دو آدمیوں نے بیکار کوشش کی ایک وہ جس نے جمع کیا اور کھایا نہیں دوسرا وہ جس نے پڑھا اور عمل نہیں کیا۔

۸۵۔ بدعادت جہاں بھی جاتا ہے ذلیل ورسوا ہوتا ہے۔ نیک خصلت جہاں بھی ہو عزت پاتا ہے۔

۸۶۔ بے وقوف مالدار کو تعریف بہت اچھی لگتی ہے، لالچی کمینہ مال حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے اگر کسی دن اس کی مراد پوری نہ ہو تو وہ اس کے اُتنے ہی عیب گنتا ہے۔

۸۷۔ شہوت ایک آگ ہے اس سے اپنے اوپر دوزخ کی آگ کو مسلط نہ کرو۔

۸۸۔ اللہ اس گھر پر خوشی کا دروازہ بند کر دیتا ہے جہاں سے عورت کی آواز زور سے آئے۔

۸۹۔ بادشاہ کا لباس خواہ قیمتی ہے لیکن تیرا لباس سب سے اچھا ہے کیونکہ اس نے تیرا تن ڈھانپ رکھا ہے۔

۹۰۔ حق شناس کتا ناشکرے آدمی سے بہتر ہے۔

۹۱۔ جاہل شخص کی عبادت کچھ بھی قدر نہیں رکھتی علم حاصل کرو پھر اس پہ عمل کرو۔ علم بغیر عمل کے نافع نہیں۔

Marfat.com

۹۲۔ دنیا کی محبت اور حرص اولیاء اللہ کی معرفت سے روکتی ہے۔

۹۳۔ خودغرض اور طمع کرنے والے کا واعظ مداہنت اور حوص دنیا سے خالی نہیں ہوتا جس کا سامعین پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۹۴۔ لوگ دنیا کے پیچھے دوڑتے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے سائل بن کر دوڑتی ہے۔

۹۵۔ ایمان عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا نام ہے۔

۹۶۔ جس کا دل اہل بیت کی محبت سے خالی ہے تو وہ شخص ایمان سے اس طرح خالی ہے جیسے بالٹی کو الٹا کر کے رکھا ہوتو وہ خالی ہوتی ہے۔

۹۷۔ بچپن سے یہ خواہش تھی کہ یہ آنکھیں دیدار مرشد اور دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کھلیں یا انوار وتجلیات الٰہیہ کا مشاہدہ کرتی رہیں اور میرے مرشد کے فیضِ خاص سے آج یہ خواہش پوری ہوگئی ہے کہ میں ہمہ وقت اپنے لجپال آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرتا رہتا ہوں اور جو بات بھی کرتا ہوں لجپال کی اجازت سے کرتا ہوں۔

۹۸۔ فقیر ہر وقت رب کو مقروض رکھتا ہے جو آتا ہے اس کی راہ میں لٹا دیتا ہے اس لئے مالک کو اور بھیجنا پڑتا ہے۔ اور یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔

۹۹۔ اگر اخلاص کے ساتھ توبہ کرو گے اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔

۱۰۰۔ نام نہاد صوفی نہ بنو بلکہ اپنے اندر صفات پیدا کرو۔

۱۰۱۔ جمعرات شریف کا دن تھا کہ حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب مغرب کی اذان کے وقت ختم شریف کا سامان اور کھانا لینے کے لئے چلے گئے۔ اس وقت گھر گاؤں میں ہوتا تھا اور اذان پڑھنے میں دوسرے بھائی صاحب نے دیر کردی۔ جب کھانا لے کر آئے۔ تو حضور قبلہ

Marfat.com

عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج یہ روٹی کھانا حرام ہے۔ کیونکہ تم نے اذان مغرب کیوں نہ پڑھی۔ تو صوفی صاحب نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں سمجھا تھا کہ شاید دوسرے بھائی صاحب پڑھ دیں گے لیکن ان سے تاخیر ہوگئی۔ میں ختم پاک کا سامان لینے چلا گیا تھا۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ''ختم پہلے آیا ہے یا نماز،، لہٰذا آج کا کھانا مجھ پر حرام ہے میں نہیں کھاؤں گا۔

۱۰۲۔ ۱۶اپریل ۱۹۷۵ء کو کافی بھائی صاحبان کی موجودگی میں حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب کو مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا۔ ''تھوڑ سے تھیٹر بری ہوتی ہے۔ اگر کبھی تھوڑ آ جائے تو ثابت قدم رہنا گھبرانا نہیں میرا اللہ پوری کر دے گا اور اگر تھیٹر (اُکھڑ جانا) جاؤ گے ثابت قدم نہ رہو گے تو ذلیل وخوار ہو جاؤ گے۔ جو کام بھی کرو اللہ واسطے کرو۔ اپنی غرض سامنے نہ رکھو۔ دنیا مرداڑ ہے مرداڑ کا طالب کتا ہے۔ اگر کوئی غوث پاک پیرانِ پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی کوئی چیز آئے تو اسے فروخت نہ کرنا۔ اور نہ ہی دوسری جگہ پہ استعمال کرنا۔ دوسرے کام خود بخود غیب الٰہی سے ہو جائیں گے۔ اس جگہ کا مالک احسان الٰہی ہے جو میرے نقش قدم پر چلتا ہے۔ جو میرے نقشِ قدم پر چلے گا وہ میرا ہوگا،،۔

۱۰۳۔ ۷رمضان المبارک ۱۹۷۵ء کا دن تھا کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نماز تراویح ادا کرنے کے بعد جب باہر سے کمرے میں مسند پر تشریف لائے۔ کافی بھائی حاضر خدمت موجود تھے۔ اچانک حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت صوفی احسان الٰہی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ''احسان الٰہی چھڑی ہاتھ میں رکھنا بکرے چھترے بہت آئیں گے ذبح

Marfat.com

کر کے مخلوق کو کھلا دینا ذات کے لئے کچھ نہ رکھنا، مستری لگے رہیں تم نگرانی کرتے رہنا جس قدر لوگ حسد کریں گے تمہارا مقام بلند ہوگا،،۔

۱۰۴۔ ۵رمضان المبارک ۱۹۷۷ء نماز تراویح سے فارغ ہوکر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے اور لوگوں کو ارشاد فرمایا۔ ''میرے بعد احسان الٰہی کی تائید کرنا اور گیارہویں شریف کا ختم پاک اس کے ساتھ مل کر اس کی زیرنگرانی پڑھنا جیسے کہ ہر مہینے ہوتا ہے۔ کوئی ردوبدل نہ کرنا اور نہ اپنے پرائے کا لحاظ کرنا سب مخلوق اللہ کی ہے اور آقا ومولا سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ سب کو اسی طرح لنگر کھلانا اگر ایسا کرو گے تو کوئی چیز ختم نہ ہوگی بلکہ ترقی ہی ترقی ہوگی۔ باقی جو میرے سے کوئی رہ جائے تو وہ احسان الٰہی سے طلب کرنا سب کچھ حاصل ہوگا۔ احسان اور میں ایک ہیں جو کچھ مجھے عطا ہوا ہے میں نے وہ احسان الٰہی کو بخش دیا ہے۔ آپس میں نفاق نہ ڈالو عورتوں کی باتوں پر عمل نہ کرو۔ جو کسی کے خلاف بات کرے اس کی نہ سننا تاکہ تم کو ایک دوسرے کے خلاف نہ کرسکیں محبت کے ساتھ مل جل کر رہنا تمام کام درست ہو جائیں گے۔ ان باتوں پر عمل کرو گے تو ہر مشکل کو توڑ جاؤ گے۔ باقی احکامِ شریعت میں ردوبدل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ یہ کسی کے باپ دادا کی ولائت نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام ہیں ان کی اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سب پر اپنی رحمت کی کھڑکیاں فراخ فرمائے۔

۱۰۵۔ ۱۷رمضان المبارک ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک نماز تراویح سے فارغ ہوکر کافی لوگوں کی موجودگی میں فرمایا۔ ''صبر رکھو تمام کام ٹھیک ہو

Marfat.com

جائیں گے۔ جو کچھ ہم نے بتایا ہے اس پر عمل کرنا گھبرانا نہیں۔ احسان الٰہی کی تائید کرنا جو کچھ کہے اس پر عمل کرنا اس کو بچہ نہ سمجھنا۔ میرے مرشد کا صدقہ کوئی تھوڑ نہ آئے گی۔ میرے سے اگر کوئی رہ جائے تو احسان الٰہی سے حاصل ہو جائے گا۔ اور اے احسان الٰہی جب بھی محفل سماع کراؤ تو اپنے دائیں اور بائیں کسی کو نہ بیٹھنے دو وہ کسی کے آنے کا راستہ ہوتا ہے۔

۱۰۶۔ بابا علی احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خلیفہ صاحب حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو کھانے کے لئے فروٹ کا تبرک عطا فرمایا۔ انہوں نے وہ لے کر کہا کہ میں تو روزہ سے ہوں اور تھیلے میں ڈالنا شروع کر دیا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا۔ ''روزہ کس لئے رکھتے ہو روزہ سے تقویٰ کی دولت نصیب ہوتی ہے اور تمہارا تقویٰ یہ ہے کہ شام کے لئے جمع کر رہے ہو کیا وہ مالک شام کو نہیں عطا فرمائے گا۔ فقیر کو ہمیشہ توکل پہ گامزن رہنا چاہیے''۔

۱۰۷۔ حضرت سخی لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کا مطالعہ فرما رہے تھے کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے قلندر کی تعریف اور مقام بیان کرنا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ''مردِ قلندر دنیاوی تکالیف سے متاثر نہیں ہوا کرتا۔ رنج والم کی بنا پر اس کی آنکھ سے آنسو نہیں نکلتا۔ اس کی آنکھ سے آنسو جب بھی نکلتا ہے سوز و مستی میں نکلتا ہے۔ وہ دنیاوی مشکلات اور رکاوٹوں سے گھبرایا نہیں کرتا۔ ان کے اردگرد مخلوقِ خدا سائل کی حیثیت سے جو بال بچوں کی روزی کی غرض سے آتے ہیں۔ ان سے

Marfat.com

بھی نہیں گھبراتا بلکہ خوش ہوتا ہے۔ اور جو آس امید والے یعنی بے اولاد، بیمار، غرض کہ ہر قسم کے امید والے تو ان کی بھی حاجت پوری کی جاتی ہے۔ تو ان سے کسی چیز کی خواہش نہیں کی جاتی۔ بلکہ ان پر رحمت کی جاتی ہے۔ اور قلندر ہر وقت اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک سے صدقہ آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم احمد مجتبیٰ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طالب رہتا ہے۔ اور قلندر پر تمام جاندار فخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قلندر میرا ہے۔ اور وہ بھی قلندر کے در پر کھاتے ہیں۔ اور قلندر ان سے نبھاتا ہے۔ گھبراتا نہیں بلکہ مخلوق کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اور جو کہتے ہیں کہ ہم قلندر کے ہیں اور تلاش دنیاوی کاموں کی رکھتے ہیں وہ عاشق نہیں ہوتے۔ اور جو کہتے ہیں مخلوق سب کچھ کھا گئی اور سب کچھ لٹا دیا ہے وہ بھی قلندر کے نہیں ہوتے۔ یعنی قلندر سب کچھ لٹا کے خوش ہوتا ہے۔ اور اس کا تقویٰ اللہ تعالیٰ پر ہے۔ اور وہ ظاہر وسیلہ پر یقین نہیں رکھتا۔ اس نے سب کچھ اللہ تعالیٰ پر لٹا دیا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر اپنے آپ کو ختم کر دیا ہوتا ہے۔ اور جو لوگ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا وسیلہ بنا دیتا ہے۔

کرامات:

عبدِ فقیر الحقیر اس فصل میں اپنے ھادی وراہنما شیخ الاکمل رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات پیش کر رہا ہے لیکن پہلے یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ کرامت ہے کیا اور یہ کیسے ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل کرنا اس لئے محسوس ہوتا ۔ ، کہ ہمارے بعض احباب طریقت، مسلک حق اہلسنت کے جوان ان باتوں کو پیش کرنے میں

Marfat.com

جھجھک محسوس کرتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ نہ جانے یہ باتیں ہیں یا نہیں۔ تو اس لئے بندۂ ناچیز ان شکوک وشبہات کے ازالہ کے لئے قرآن وحدیث اور اقوالِ ائمہ و اولیاء کی روشنی میں آپ کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ یہ فیضان وکرامات اولیاء اللہ حق ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں انبیاء کرام علیہم السلام افضل ترین اور برگزیدہ ہستیاں ہوتی ہیں وہ خدا تعالیٰ کے بندوں کی ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً مبعوث ہونے پر یہ دین مکمل ہو گیا۔ اور سلسلہ نبوت ختم ہوا۔ انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنی صداقت کی سند کے طور پر ہمیشہ ایسے امور پیش کئے جو خرقِ عادت تھے۔ انہی کو اصطلاح میں معجزہ کہتے ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات سے تاریخ انسانی بھری پڑی ہے اور قرآن مجید بھی شاہد وناطق ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی میراث ان کے معجزات اور ان کی تعلیمات ہوتی ہے۔ اور اس دنیا سے ان کے رخصت ہو جانے پر ان کی میراث ان کی روحانی اولاد یعنی اولیاء اللہ کو منتقل ہوتی ہے۔ بشرطیکہ وہ کامل اولاد ان کی کامل تابع ہو۔ اس لئے نبی کے کامل متبع کو ولی اللہ کہتے ہیں۔ اور اولیاء کرام ہی کو انبیاء کی روحانی میراث ملتی ہے۔ چنانچہ نبی کا معجزہ جب ولی کو بطور وراثت پہنچتا ہے تو اس کا اصطلاحی نام کرامت ہوتا ہے۔ جس طرح نبی کا معجزہ اس کی نبوت کی سند ہوتا ہے اسی طرح ولی کی کرامت اس کی ولایت کی سند ہوتی ہے۔ اور ولی کی کرامت درحقیقت اس نبی کا معجزہ ہوتا ہے جس کا ولی متبع ہوتا ہے۔ اب یہاں قرآن مجید سے چند کرامات کی اسناد پیش کی جاتی ہیں تا کہ قارئین آسانی سے سمجھ سکیں اور ایمان ویقین کو پختہ کر سکیں۔

ا۔ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ

Marfat.com

اَنّٰی لَکِ ھٰذَا قَالَتْ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ○

(سورۂ آل عمران آیت نمبر ۳۷ پارہ ۳)

ترجمہ:۔ ''جب بھی جاتے مریم کے پاس زکریا (اس کی) عبادت گاہ میں (تو) موجود پاتے اس کے پاس کھانے کی چیزیں (یعنی بے موسم پھل وغیرہ) ایک بار بولے اے مریم! کہاں سے تمہارے لئے آتا ہے یہ (رزق) مریم بولیں یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے بے حساب''۔

قارئین حضرت مریم نبی نہ تھیں بے موسم پھلوں کا آپ کے پاس پایا جانا آپ کی کرامت تھی۔

۲۔ قرآن مجید میں سورہ الکھف کی آیت نمبر ٦٦ تا ٨٧ تک حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا ذکر کیا ہے میں یہاں طوالت کے پیش نظر عبارت نہیں لکھ رہا لیکن وہ تمام واقعہ عرض کررہا ہوں۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین کا مضمون بنانے کی سعادت عطا فرمائی۔ اس بات پر اولیاء کا اجماع ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام اللہ کے مقبول ولی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے برگزیدہ رسول تھے۔ مختصراً عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''کہا اس بندے (خضر علیہ السلام) کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں بشرطیکہ آپ سکھائیں مجھے رشد وہدایت کا خصوصی علم جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔ اس بندے نے کہا آپ میرے ساتھ صبر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور آپ صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں اس بات پر جسکی آپ کو پوری طرح خبر نہیں۔ آپ نے کہا آپ مجھے پائیں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا صبر کرنے

Marfat.com

والے اور میں نافرمانی نہیں کروں گا آپ کے کسی حکم کی۔ اس بندے (خضر علیہ السلام) نے کہا اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھئے نہیں یہاں تک کے میں آپ سے اس کا خود ذکر کروں۔ پس وہ دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ سوار ہوئے کشتی میں تو اس بندے نے اس میں شگاف کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام بول اٹھے کیا تم نے اس لئے شگاف کیا ہے کہ اس کی سواریوں کو ڈبو دو۔ یقیناً تم نے بہت برا کیا ہے۔ اس بندے نے کہا کیا میں نے کہا نہیں تھا کہ آپ میں یہ طاقت نہیں کہ میری سنگت پر صبر کر سکیں۔ آپ نے عذر خواہی کرتے ہوئے کہا کہ نہ گرفت کرو مجھ پر میری بھول کی وجہ سے اور نہ سختی کرو مجھ پر میرے اس معاملہ میں بہت زیادہ پھر وہ دونوں چل پڑے حتیٰ کہ جب وہ ملے ایک لڑکے کو تو اس (خضر علیہ السلام) نے اسے قتل کر ڈالا۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کیا مار ڈالا آپ نے ایک معصوم جان کو کسی نفس کے بدلہ کے بغیر بے شک آپ نے ایسا کام کیا ہے جو بہت ہی نازیبا ہے۔ اس نے کہا کیا میں کہہ نہ دیا تھا آپ کو کہ آپ میری معیت پر صبر نہ کر سکیں گے آپ نے کہا اگر میں نے پوچھوں آپ سے کسی چیز کے بارے میں اس کے بعد تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں۔ آپ میری طرف سے معذور ہوں گے۔ پھر وہ چل پڑے یہاں تک کہ جب ان کو گزر ہوا گاؤں والوں کے پاس تو انہوں نے ان سے کھانا طلب کیا تو انہوں نے صاف انکار کر دیا ان کی میزبانی کرنے سے پھر ان دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے قریب تھی اس بندے نے اسے درست کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے اگر آپ چاہتے تو اس محنت پر مزدوری ہی لے لیتے۔ اس نے کہا (بس سنگت ختم) اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا وقت آ گیا ہے۔ میں آگاہ کرتا ہوں آپ کو ان باتوں کی حقیقت پر جن کے متعلق آپ صبر نہ

Marfat.com

کر سکے۔ وہ جو کشتی تھی وہ چند غریبوں کی تھی جو (ملاحی کا) کام کرتے تھے دریا میں۔ سو میں نے ارادہ کیا کہ اسے عیب دار بنادوں اور (اسکی وجہ یہ تھی کہ) اُن کے آگے جابر بادشاہ تھا جو پکڑ لیا کرتا تھا ہر کشتی کو زبردستی سے۔ اور وہ جو لڑکا تھا۔ تو (اسکی حقیقت یہ ہے کہ) اسکے والدین مومن تھے۔ پس ہم نے چاہا کہ بدلہ دے انہیں ان کا رب (ایسا بیٹا) جو بہتر ہو اس سے پاکیزگی میں اور ان پر زیادہ مہربان ہو۔ باقی رہی دیوار (تو اسکی حقیقت یہ ہے کہ) وہ شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ (دفن) تھا۔ اور ان کا باپ بڑا نیک شخص تھا۔ پس آپ کے رب نے ارادہ فرمایا کہ وہ دونوں بچے اپنی جوانی کو پہنچیں اور نکال لیں اپنا دفینہ یہ (ان پر) ان کے رب کی خاص رحمت تھی اور (جو کچھ میں نے کیا) میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا یہ حقیقت ہے ان امور کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا''۔

(ضیاء القرآن جلد سوم صفحہ ۴۱ تا ۴۵ آیت نمبر ۶۶ تا ۸۲ سورہ الکھف)

اب اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ خضر علیہ السلام کا خرق عادت یہ کام کرنا اس علم لدنی کے باعث تھا جو اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو عطا فرماتا ہے یہی حضرت خضر علیہ السلام کی کرامات بنیں۔

۳۔ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ○

(سورہ النمل آیت نمبر ۴۰ پارہ ۱۹)

ترجمہ:۔ ''اور بے شک میں اس کو اٹھالانے کی طاقت بھی رکھتا ہوں امین بھی ہوں عرض کی اس نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ (اجازت ہو تو) میں لے آتا ہوں اسے آپکے پاس اس سے پہلے کہ آپکی آنکھ جھپکے پھر جب

Marfat.com

آپ نے اسے دیکھا کہ وہ رکھا ہوا ہے آپ کے نزدیک تو فرمانے لگے یہ میرے رب کا فضل ہے۔ تا کہ وہ آزمائے مجھے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جس نے شکر کیا تو وہ شکر کرتا ہے اپنے بھلے کے لئے اور جو ناشکری کرتا ہے وہ اپنا نقصان کرتا ہے بلاشبہ میرا رب غنی بھی ہے''۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک خادم آصف بن برخیا نے تخت بلقیس آنکھ جھپکنے سے پہلے پیش خدمت کر دیا یہ اسکی کرامت ہے کیونکہ وہ نبی تو نہیں تھا۔ اس کے پاس تو بس تھوڑی معرفت تھی۔ اور ساتھ ہی یہ سبق دیا گیا کہ غرور نہیں آنا چاہئے۔ بلکہ حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں شکر ہے رب کا اور سراپا نیاز بن جاتے ہیں۔

۴۔ وَ تَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ○ (سورہ الکھف آیت نمبر ۱۸ پارہ ۱۵)

ترجمہ:۔ ''اور (اگر تو دیکھے) تو انہیں بیدار خیال کرے گا حالانکہ وہ سورہے ہیں۔ اور ہم انکی کروٹ بدلتے رہتے ہیں (کبھی) دائیں جانب اور (کبھی) بائیں جانب اور ان کا کتا پھیلائے بیٹھا ہے اپنے دونوں بازو ان کی دہلیز پر''۔

اس میں اللہ تعالیٰ ان ولیوں کی کرامت کا ظہور فرما رہا ہے۔ جو جابر حکمران کے ڈر سے اپنے مولیٰ کی یاد میں اور کفر وشرک سے بچنے کے لئے ایک غار میں پناہ گزیں ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے جسموں کو تین صدیوں تک صحیح سلامت رکھا طوالت کے ڈر سے مکمل واقعہ پیش نہیں کر رہا۔

اب بندہ ناچیز کرامت کا ثبوت احادیث وسنت کی روشنی میں پیش کرتا ہوں

حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے والد گرامی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا۔

''تم سے پہلے لوگوں کے ایک قبیلہ میں سے تین شخص سفر پر روانہ ہوئے۔ رات ہوگئی تو انہیں ایک غار ملی وہ اس میں داخل ہوگئے۔ خدا کا کرنا کہ پہاڑ سے ایک پتھر لڑھکا اور اس نے غار کا منہ بند کردیا۔ انہوں نے آپس میں کہا کہ بخدا! اس پتھر سے نجات تو تب ناممکن ہے۔ جب تک نیک اعمال کے واسطہ سے بارگاہ الٰہی میں دعا نہیں مانگو گے۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ میرے والدین بوڑھے اور عمر رسیدہ تھے۔ میں اپنے والدین سے قبل کسی کو دودھ نہیں پلاتا تھا۔ نہ بیوی بچوں اور نہ ہی غلام کو۔ ایک دن درخت تلاش کرتے مجھے دیر ہوگئی میں شام تک واپس نہ آیا تو وہ سو گئے۔ میں نے دودھ دوھا اور ان کے پاس پہنچا تو وہ ابھی تک سوئے پڑے تھے میں نے بیدار کرنا اچھا نہ سمجھا اور ان سے پہلے بیوی بچوں اور غلام کو دودھ پلانا مناسب خیال نہ کیا چنانچہ ہاتھ میں پیالہ لئے کھڑا رہا اور اس انتظار میں رہا کہ ابھی جاگیں گے۔ اسی دوران صبح ہوگئی۔ اب وہ جاگے تو اپنے حصے کا دودھ پیا۔ تو اے اللہ اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کے لئے کیا تھا تو جس مصیبت میں ہم گرفتار ہیں اسے دور کردے چنانچہ پتھر قدرے ہٹا لیکن نکلنے کا راستہ نہ بنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: کہ پھر دوسرا بولا اے اللہ! میری ایک چچا زاد بہن تھی مجھے بہت پیاری لگتی تھی۔ میں نے اسے بہکانے کی کوشش کی لیکن وہ انکاری ہوگئی۔ ایک سال وہ قحط میں مبتلا ہوگئی۔ تو میرے پاس چلی آئی میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دینے کو کہا کہ اسے برائی کرنا ہوگی۔ وہ رضا مند ہوگئی۔ جب میں برائی پر قادر ہوا تو اس نے کہا تمہارے لئے یہ مناسب نہیں کہ ناحق مہر توڑ دو۔ چنانچہ میں برائی سے باز آ گیا۔ اور پیچھے ہٹ گیا حالانکہ وہ مجھے

Marfat.com

ساری دنیا سے پیاری تھی۔ پھر میں نے اسے وہ سونا بھی چھوڑ دیا جو اسے دے چکا تھا۔ الٰہی اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کے لئے کیا تھا۔ تو ہمیں اس مصیبت سے نجات دے دے۔ جس میں ہم گرفتار ہیں پتھر کچھ مزید ہٹا لیکن یہ اب بھی نکل نہیں سکے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تیسرا بولا کہ الٰہی! میں نے چند مزدوروں سے مزدوری پر کام لیا۔ اور انہیں اجرت دے دی صرف ایک آدمی ایسا تھا جس نے اپنی مزدوری نہ لی اور چلا گیا۔ اسکی وہ اجرت میرے پاس بڑھتی رہی۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد وہ آیا اور مجھ سے اجرت مانگی۔ تو میں نے کہا۔ یہ اونٹ، بکریاں، گائے اور غلام جو کچھ بھی تم دیکھ رہے ہو سب تمہارا ہے اس نے کہا مجھ سے مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا مذاق نہیں کر رہا چنانچہ وہ سب مال ہانک کر لے گیا اور باقی کچھ بھی نہ چھوڑا۔ الٰہی! اگر یہ کام میں نے صرف تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات دے دے۔ جس میں ہم مبتلا ہیں۔ چنانچہ پتھر مکمل طور پر ہٹ گیا اور وہ غار سے نکل کر روانہ ہو گئے،،۔

(الرسالۃ القشیریہ صفحہ ۴۱۰، نفحات الانس صفحہ ۴۹) بستان العارفین بحوالہ صحیح بخاری و صحیح مسلم)

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل واقعہ میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام (اصحاب صفہ) کی دعوت کی۔ آپ نے خود بھی کھانا کھایا اور دوسروں نے بھی۔ ہر لقمہ اٹھانے کے بعد کھانا پہلے سے بھی بڑھ جاتا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے فرمایا اے ہمشیرہ بنی فراس! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک (میرے سرتاج) اس وقت تو یہ کھانا پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ چنانچہ ان سب

Marfat.com

صحابہ نے بھی خوب کھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھی روانہ کیا جسے حضور ﷺ نے بھی تناول فرمایا،،۔

(صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم شریف، مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مسند امام بزار رحمۃ اللہ علیہ المنہاج السوی)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس کے متعلق انہوں نے فرمایا ہو کہ میرے خیال میں یہ اس طرح ہے اور وہ ان کے خیال کے مطابق نہ نکلی ہو،،۔

(صحیح بخاری شریف، المنہاج السوی بحوالہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ وامام نووی رحمۃ اللہ علیہ)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس کا سالار ایک شخص کو مقرر فرمایا جس کا نام ساریہ تھا۔ ایک دن آپ خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک دوران خطبہ فرمایا (پکارا) اے ساریہ پہاڑ کی اوٹ لو۔ جنگ کے بعد لشکر سے ایک قاصد آیا اور کہنے لگا۔ اے امیر المومنین! ہم دشمن سے لڑ رہے تھے۔ اور قریب تھا کہ وہ ہمیں شکست دے دے۔ پھر اچانک کسی پکارنے والے نے پکارا۔ اے ساریہ پہاڑ کی اوٹ لو۔ ہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ کی طرف کرلیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دے دی اور ہمیں فتح ومسرت عطا فرمائی،،۔

(المنہاج السوی بحوالہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ امام بہقی رحمۃ اللہ علیہ امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ)

عبد فقیر نے ہزاروں میں سے چند ایک واقعات مستند حوالہ جات کے ساتھ پیش کردیئے جو کہ اہل شعور اور فکر ویقین والے احباب کے لئے اکسیر کا

Marfat.com

درجہ رکھتے ہیں۔ اب میں کرامت کی تعریف اور ظہور کے بارے میں اولیاء وعلماء کے اقوال کی روشنی میں پیش کرتا ہوں۔

حضرت امام ابو القاسم عبدالکریم بن ھوازن القشیری رحمۃ اللہ علیہ تصوف کی نادر کتاب الرسالۃ القشیریہ کے صفحہ ۴۰۳ پہ لکھتے ہیں۔ کہ حضرت استاذ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''کہ اولیاء اللہ کی کرامتیں قابل تسلیم وجواز ہیں اور اس کے جواز کی دلیل یہ ہے کہ یہ ایک وہم وگمان میں آنے والی چیز ہے۔ اور دماغ میں اس کے آنے سے کوئی شرعی اصول نہیں ٹوٹتا لہٰذا یہ ضروری ہے۔ ہم بتائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ایجاد کرنے کی قوت رکھتا ہے اور جب یہ معلوم ہوگیا کہ اسے ایجاد کردینا اللہ کی قدرت وقوت میں ہے تو اس کے جائز ہونے میں کوئی شے رکاوٹ نہیں بن سکتی''۔

امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۴۰۴ پہ اپنا خیال علمی نکتہ نظر کے تحت فرماتے ہیں۔

''کرامت ایک حادث چیز ہوتی ہے (جیسے معجزہ) کیونکہ جو چیز قدیم ہوتی ہے۔ اس سے کسی فرد کا تعلق نہیں ہوتا یہ ایک عادت کے خلاف ہونے والا کام ہوتا ہے۔ یہ دار تکالیف (دنیا) میں واقع ہوتی ہے۔ ایک بندے کی خصوصیت اور فضیلت بتایا کرتی ہے۔ کبھی تو اسکی دعاء اور اپنی پسند سے واقع ہوتی ہے۔ اور کبھی ظاہر نہیں ہوا کرتی۔ اور کبھی کبھی اس کے اختیار کے بغیر ہی واقع ہوجاتی ہے۔ ولی کو یہ حکم نہیں ہوتا کہ اپنے اعتراف کے لئے لوگوں سے کہے لیکن اگر وہ کسی اہل شخص کو یہ بتادے تو جائز ہوتا ہے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ جو کرامت ایک ولی کو حاصل ہے وہی سب کو حاصل ہو بلکہ اگر کسی ولی کی ایک کرامت بھی ظاہر نہ ہوسکے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ولی ہی نہیں ہے۔ یاد رکھیئے کہ ولی کو اپنی

Marfat.com

کرامت دکھانے کی محتاجی نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ اس کی طرف دھیان دیتا ہے صرف یہ ہوتا ہے کہ کرامت کے واقع ہونے پر ان کا یقین مضبوط ہوتا اور بصیرت بڑھ جاتی ہے۔ کہ یہ اللہ کا فعل ہے چنانچہ وہ اسے اپنے عقائد کی درستگی کا سبب جانتے ہیں۔ بہر حال اولیاء کے ہاتھوں ظہور کرامت کو جائز سمجھنا واجب ہوتا ہے۔ تمام اہل معرفت کا اس بات پر اتفاق ہے۔ اور اس سے اتنا مضبوط علم حاصل ہوجاتا ہے جس سے شکوک وشبہات دور ہوجاتے ہیں۔ ان کرامات کا اظہار کبھی یوں ہوتا ہے کہ ولی کی دعا قبول ہوجاتی ہے۔ کبھی بھوک پیاس لگنے پر کھانا سامنے آجاتا ہے۔ حالانکہ بظاہر کھانا مل جانے کا سبب کوئی نہیں ہوتا۔ یونہی پیاس لگنے پر پانی مل جاتا ہے۔ کبھی مختصر مدت میں آسانی سے طویل مسافت طے ہو جاتی ہے۔ کبھی جانی دشمن سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔ اور کبھی غیب سے آواز آجاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ یہ سب کام عام عادت کے خلاف ہوتے ہیں''۔

حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف نفحات الانس کے صفحہ ۵۴ پہ حضرت شیخ امام قطب انام شہاب الدین عبداللہ عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔

''یعنی ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اولیاء ہیں۔ جنکی کرامات ظاہر ہوئی ہیں۔ علی ھذا ہر ایک رسول کے زمانہ میں ان کے متعین ہوتے ہیں۔ جن سے کرامات فرق عادات ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ اولیاء کی کرامات انبیاء علیہ السلام کے معجزات کا تتمہ ہے۔ لیکن جو شخص کہ احکام شرعیہ کا ملتزم نہیں اور اس کے ہاتھ پر خرق عادات کا ظہور ہوتو ہمارے اعتقاد میں وہ شخص زندیق بے دین ہے۔ اور جو کچھ اس سے ظاہر ہوتا ہے وہ مکر واستدراج ہے''۔

حضرت امام محمد عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف خلاصۃ المفاخر کے صفحہ ۴۰

Marfat.com

پر بحوالہ علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

''کرامات اولیاء حق ہیں اور ولی وہ ہے جو ذات وصفات الٰہی کا عارف، امکانی حد تک طاعت الٰہی کا پابند گناہوں سے مجتنب، شہوات ولذات سے روگرداں ہو اور وہ کرامت اسکی طرف سے کسی خرق عادت واقعہ کے ظہور کو کہتے ہیں۔ کرامت کے حق ہونے کی دلیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد کے بزرگوں سے وہ متواتر واقعات ہیں جن کا انکار ممکن نہیں۔ خصوصاً ایسے امور جو مشترک پائے جاتے ہیں اگر چہ ان کی تفصیل خبر واحد کے ذریعے پہنچی ہے۔ اور قرآن مجید بھی کرامات کے ظہور پر ناطق وشاہد ہے۔ جیسے حضرت مریم کا واقعہ اور سلیمان علیہ السلام کے صحابی کا واقعہ کرامت ولی سے خرق عادت کے طور پر ظاہر ہوئی ہے۔ جیسے معمولی وقت میں لمبی مسافت طے کر لینا اور اسکی مثال آصف بن برخیا کا دور دراز مسافت سے پلک جھپکنے سے پہلے تخت بلقیس لانا ہے۔ اور جیسے ضرورت کے وقت طعام، پانی اور لباس منگوالینا۔ جیسے پانی چلنا، چنانچہ بے شمار اولیاء سے منقول ہے۔ اور ہوا میں اڑنا جیسے جعفر بن ابی طالب اور لقمان سرخی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ جیسے بے زبان چیزوں اور بے زبان جانوروں کا بولنا۔ بے جان چیزوں کے بولنے کے متعلق سلمان فارسی اور ابوالدرداء سے راویت ہے۔ کہ ان کے سامنے پیالے سے تسبیح پڑھنے کی آواز آئی اور انہوں نے سنی اور بے زبان جانوروں کے بارے میں وہ راویت ہے۔ کہ ایک شخص بیل پر وزن لادے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گزرا بیل نے سرکار دوعالم کی طرف رخ کر کے کہا میں اس لئے پیدا نہیں ہوا میں تو کھیتی باڑی کے لئے پیدا ہوا ہوں۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ بیل بول رہا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا اس پر ایمان ہے۔ اور جیسے مصیبتیں ہٹا دینا یا دشمن سے بچالینا وغیرہ۔ اسکی مثال حضرت

Marfat.com

عمر رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ کے منبر پر نہاوند میں اپنے لشکر کو دیکھنا اور امیر لشکر کو اے ساریہ، پہاڑ، پہاڑ پکار کر پہاڑ کے پیچھے سے چھپ کر دشمن کے حملے سے خبردار کرنا ہے۔ اور اسی طرح ساریہ کا اتنی دور سے یہ آواز سن لینا ہے۔ یا حضرت خالد کا بغیر کسی نقصان کے زہر پی لینا یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خط سے دریائے نیل کا جاری ہو جانا ایسے اتنے واقعات ہیں جنہیں شمار نہیں کیا جا سکتا"۔

حجتہ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"کنکریوں کا تسبیح پڑھنا، عصا کا سانپ بن جانا، جانوروں کا کلام کرنا اور اس قسم کے جو واقعات منقول ہیں ان کی تین قسمیں ہیں۔ حسی، خیالی، عقلی (حسی طور پر ان چیزوں کے واقع ہونے کے امکان کے دلائل میں فرماتے ہیں) جو خدا نطفہ سے آدمی اور مادہ سے جاندار پیدا کر سکتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ سنگریزے میں جان ڈال دے اور حیوان کو قوت گویائی دے دے۔ تمام اجسام متماثل ہیں۔ اس لئے ایک جسم میں جو باتیں پائی جاتی ہیں وہ ہر ایک جسم میں پائی جا سکتی ہیں۔ گو بالفعل نہ پائی جائیں۔ آفتاب ایک مدت میں ایک چیز کو گرم کر سکتا ہے۔ آگ فوراً کر سکتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ جو امور بتدریج وقوع میں آتے ہیں۔ پیغمبر کی تاثیر سے فوراً وقوع میں آئیں۔ (اس پر طویل بحث کے بعد لکھتے ہیں) تینوں اقسام حسی، خیالی اور عقلی پر ایمان لانا واجب ہے"۔

حضرت امام ابو الحسن الشطنوفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف مبارکہ بہجتہ الاسرار کے صفحہ ۱۲۸ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"ولی کی کرامت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے قانون پر استقامت فعل ہے۔ ولایت کے سر کی باتیں کرنا نقص ہے اور اسکی نسیم کی گھات میں لگے رہنا کرامت ہے۔ کرامت اس کا نام ہے کہ کسی ولی کے دل پر خدا کے نور کے عکس کا

Marfat.com

اثر نورکلی کی روشنی کے چشمہ سے فیض الٰہی کے واسطہ سے پڑے اور یہ امر ولی پر اس کے اختیار کے بغیر ہی ہوتا ہے۔ اولیاء انبیاء کے ارشادات حقیقی اطلاعوں، نوری ارواح قدسی اسرار، روحانی انفاس پاکیزہ مشاہدات کے ساتھ خاص ہوتے ہیں''۔

امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف بستان العارفین میں صفحہ ۱۳۶ میں فرماتے ہیں۔

''کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ یونس میں فرمایا ہے کہ ''سن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کوئی خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں اور یہی بڑی کامیابی ہے''۔ اہل حق کا مذہب ہے کہ اولیاء اللہ کی کرامات ثابت اور ہر دور میں جاری اور واقعۃً موجود رہی ہیں۔ اس پر عقلی ونقلی دلائل قاہرہ بھی موجود ہیں''۔

(قارئین وہ دلائل گذشتہ صفحات پہ قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کردیئے گئے ہیں۔ راقم الحروف)

حضرت سید محمد بن مبارک کرمانی ''میر خورد'' قدیم ترین کتاب سیر الاولیاء کے صفحہ ۴۸۵ پہ لکھتے ہیں۔

''کہ حضرت سلطان المشائخ خواجہ خواجگان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ تین چیزیں ہیں جو بطریق کرامت حاصل ہوتی ہیں ایک علم بغیر پڑھے سیکھے حاصل ہوجانا۔ جیسا کہ خواجہ ابو حفص نیشاپوری کو سفر حج میں حاصل ہوا۔ کہ جب وہ بغداد میں پہنچے اور خواجہ جنید رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو عربی زبان میں نہایت وضاحت سے گفتگو کرنے لگے۔ دوسرے جو چیز عوام خواب میں دیکھتے ہیں وہ اولیاء کو بیداری کی حالت میں محسوس ومشاہدہ ہونا۔ تیسری جو عوام کا تصور ان کے نفس میں اثر ڈالتا ہے اولیاء کا وہی تصور غیر کے نفس میں موثر ہوتا ہے۔ مثلاً

Marfat.com

جب کوئی شخص حوض کا تصور کرتا ہے اسی وقت اس کا منہ پُر آب ہوجاتا ہے اور یہ تصور کی تاثیر کا ادنیٰ اثر ہے اسی طرح اگر صاحب کرامت نفس غیر میں کسی چیز کا تصور کرے گا تو اس کا اثر فوراً خارج میں موجود ہوجائے گا۔ اور کسی شخص کے حاضر ہونے کا تصور کرے گا تو وہ شخص اسی وقت حاضر ہوجائے گا۔ آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ خارق عادت کے چار مرتبے ہیں۔ ا۔ معجزہ، ۲۔ کرامت، ۳۔ معونت، ۴۔ استدراج معجزہ تو صرف انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے۔ دوسرے کو ہرگز میسر نہیں ہوتا کیونکہ ان کا علم وعمل دونوں درجہ کمال کو پہنچ جاتے ہیں۔ اور وہی حقیقت میں اہل صحو ہیں۔ اور کرامت اولیاء کا حصہ کیونکہ یہ لوگ بھی بہ نسبت اوروں کے علم میں کامل ہوتے ہیں۔ انبیاء اور اولیاء میں فرق ہے اور وہ یہ کہ انبیاء غالب الحال ہوتے ہیں اور اولیاء مغلوب الحال ہوتے ہیں۔ معونت وہ ہے جو بعضے مجنونوں کو میسر ہوتی ہے۔ یہ لوگ علم وعمل کچھ نہیں رکھتے لیکن خرق عادات کے طور پر ان سے گاہے بگاہے کوئی چیز دیکھنے میں آجاتی ہے۔ رہا استدراج اسکی کیفیت یہ ہے کہ جو لوگ ایمان کا حصہ نہیں رکھتے اور ساحروں، شعبدہ بازوں کی طرح برخلاف عادت ان سے کوئی بات دیکھی جاتی ہے تو اس خلاف عادت بات کو استدراج کہنا اور سمجھنا چاہئیے،،۔

حضرت علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ ”کرامت صرف اس ولی سے صادر ہوتی ہے جو اپنے نبی کا کامل متبع ہو۔ اسی وجہ سے وہ ولی اس امت کے خواص میں سے ہوتا ہے معلوم ہوا کہ کرامت کا صدور متقی صالح اور کامل متبع سنت کے بغیر کسی سے نہیں ہوسکتا کیونکہ وہی نبی کی صحیح روحانی اولاد ہوتی ہے“۔

قارئین محترم حضور نبی رحمت مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں

Marfat.com

جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں معجزات ظہور پذیر ہوتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی بہت سی کرامات کا ظہور ہوا جن کی تفصیل کی گنجائش نہیں اس کتاب میں چند ایک واقعات پیش کئے ہیں۔ آپ راقم الحروف کی کتاب خصائص اہلبیت میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد صوفیاء عظام رحمۃ اللہ علیہ اور اولیاء کاملین کے ہاتھوں بے شمار کرامات معرض ظہور میں آئیں۔ اور تا حال خوارق وکرامات دیکھنے میں آرہی ہیں اور قیامت تک ایسا ہوتا رہے گا۔ کیونکہ امت میں ایک جماعت ہمیشہ موجود رہے گی۔ جو نیکی کا حکم دیتی رہے گی اور برائی سے منع کرتی رہی گی۔ اور وہ جماعت صوفیائے کرام کی برگزیدہ جماعت ہے۔

کرامت صرف یہ ہی نہیں کہ کوئی مافوق الفطرت بات کا ہو جانا یا حیرت انگیز کام کر دکھانا بلکہ اصل میں کرامت کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی زندگی کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ڈھال کر رضائے الٰہی حاصل کی جائے اور جو بھی یہ باہمت کام کرے گا وہ صاحب کرامت ولی ہوتا ہے۔

کیونکہ ولی کی کرامت جب ماحول پر اثر انداز ہوتی ہے تو اللہ کی مخلوق خدا تعالیٰ سے دور ہو چکی ہوتی ہے۔ اس کی کوشش سے اللہ کی یاد اور عبادت کی طرف کھینچی چلی جاتی ہے۔ ان کے دل میں یقین اور ایمان کی شمع روشن ہونے لگتی ہے۔ رزائل دور ہوتے ہیں اور فضائل کے حصول کا جذبہ اور شوق پیدا ہونے لگتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کا کتابوں والا واقعہ مشہور ہے۔ کہ وہ سارا منظر دیکھ کر مولانا رحمۃ اللہ علیہ ان کے قدموں میں گر کر معرفت الٰہی حاصل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

مولوی ہرگز نشد مولائے روم تا غلام شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نشد

Marfat.com

اولیاء اللہ کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ایک ہی ایسی ہستی جلوہ گر ہوگئی کہ جس نے بالکل نامساعد حالات میں دعوت الیٰ اللہ کا کام کر کے ہزاروں بگڑے ہوئے لوگوں کو اللہ کا بندہ بنادیا۔

اللہ تعالیٰ اس کو پڑھ کر سب کے شکوک وشبہات کو دور فرمائے اور اولیاء اللہ کی محبت ومعرفت عطا فرمائے۔ اور صحیح معنوں میں مسلمانی کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور میدان معرفت آسان فرمائے۔

(آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم)

بقول شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

یکے دیدم از عرصۂ رودبار — کہ پیش آمدم برپلنگے سوار
چناں ہول زاں حال برمن نشست — کہ تر سیدنم پائے رفتن بہ بست
تبسم کناں دست برلب گرفت — کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت
تو ہم گردن ازحکم داور پیچ — کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

ترجمہ:۔ ''فرماتے ہیں کہ رودبار کے میدان میں میں نے ایک شخص کو دیکھا چیتے پرسوار ہوکر میرے سامنے آیا۔ اس کو دیکھ کر مجھ پر ایسا خوف طاری ہوا کہ میرے پاؤں چلنے سے رہ گئے۔ چیتے کے سوار نے مسکرا کر ہاتھ ہونٹوں پر رکھا اور فرمایا کہ سعدی! جو کچھ تو نے دیکھا ہے اس پر تعجب نہ کر۔ تو خدا کے حکم سے گردن نہ پھیر کوئی بھی تیرے حکم سے گردن نہ پھیرے گا''۔

خواجہ خواجگان حضور پرنور فیض گنجور عاشق رسول حضرت خواجہ فقیر صوفی اللہ رکھا شاہ مرشد وراہنما قلندر بے ریا وباصفا نور اللہ مرقدہ۔ کے پاکیزہ حالات اور سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہر دو کمالات وکرامات سے ایک

Marfat.com

وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ محبوبیت کے انتہائی ارفع واعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ حسن واخلاق کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے جمال ظاہری کی نعمت بھی بدرجہء اتم عطا فرمائی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وجود مسعود ہی ایک اعجاز خداوندی تھا۔ ایسے عظیم المرتبت اہل اللہ جب اپنے کمال کو پہنچ جاتے ہیں تو ان کا وجود مقدس مخلوق خدا کے لئے سراپاء رحمت بن جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میں انکساری کا کمال جذبہ تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ اپنے کمالات کو پوشیدہ رکھنا ہی پسند فرمایا۔

باہروں دسن میلے کالے تے اندر آب حیاتی
لب سکے تریہایاں وانگوں جان ندی وچ نہاتی

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے دست نائب قدرت سے ظہور پذیر ہونے والے کمالات یعنی کرامات کو تحریر میں لانا دشوار ہی نہیں بلکہ محال وناممکن ہے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حلقہ ارادت جو لاکھوں میں شمار ہوتا ہے۔ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہر ارادتمند پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بے نظیر و بے مثال تصرف کے ظہور کی ایک ایک روایت بھی قلمبند کی جائے تو ہزاروں دفتر درکار ہوتے ہیں۔

آنکھ والا تیرے جو بن کا تماشہ دیکھے
دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولیں واضح کرامت یہ بھی ہے۔ کہ دیکھنے والے اکثر پہلی نظر میں ہی گرویدہ ہو کر رہ جاتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والہ وشیدا ہو جاتے۔ دن رات لوگ قدمبوسی کے لئے ہجوم کرتے بڑھتے اور ایسا معلوم ہوتا جیسے دلوں میں نور وسرور کا ایک خزانہ بھر گیا ہے۔ ارادتمند اور نو وارد عوام وخواص یکساں شکار تھے۔ بلکہ غیر عقیدہ بھی اثر لئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ (مولوی غلام رسول وہابی نے مجھے (راقم الحروف کو بتایا کہ باباجی رحمۃ اللہ علیہ جیسا پرکشش اور صاحب جود وسخا،

Marfat.com

امین اور حلیم شخص میں نے آج تک نہیں دیکھا) ایک خاص بڑی جماعت ہر وقت دربار عالیہ میں چلی آ رہی ہے۔ بعض بچپن میں شکار ہوئے۔ کئی گھر بار چھوڑ کر نسبتیں توڑ کر عمر بھر مجرور رہے اور ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یاد دل میں بسائے اس طرح جی رہے ہیں۔

تمہارے آستاں سے اٹھ کر مستانے کہاں جائیں
جو وابستہ ہوئے تم سے وہ دیوانے کہاں جائیں

سجادہ نشین حضرت الحاج صوفی احسان الٰہی صاحب بھی حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات کا مجسم نمونہ بن کر خلق خدا کو اپنے فیضان ظاہری و باطنی سے مستفیض فرما رہے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ فیضان کی توسیع و ترقی کا باعث ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کون کونسی کرامت کا ذکر کروں کہ اس ذات کا ہر لمحہ ایک نئی کرامت سے بھرا ہوتا تھا۔ وہ ذات جسکی گفتار کرامت، کردار کرامت، لیکن اہل ذوق و عقیدت کی محبت میں اضافے کے لئے چند ایک کرامات تحریر کر رہا ہوں۔ جو صحیح اور معتبر اسناد سے مجھ تک پہنچی ہیں۔ لیکن پھر بھی ان میں سے بھی چند وہ بھی مختصر مضمون کے ساتھ تا کہ طوالت نہ ہو جائے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بچپن کی کرامات کا ذکر تو ولادت و باسعادت کے ساتھ کر دیا گیا ہے۔ یہاں مزید ذکر کی جائیں گی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے بڑا فیضان آب شفا والا جو کے آج بھی جاری و ساری ہے اور قیامت تک رہے گا۔

Marfat.com

۱۔ میری آنکھوں کی طرف دیکھو:

حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ پہلی دفعہ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ میری آنکھیں خراب تھی۔ حضور نے مجھے فرمایا کہ بیٹا تمہاری آنکھوں کو کسی نے دیکھا ہے تم میری آنکھوں میں دیکھو اگر لگ گئیں تو ٹھیک ہو جائیں گی ورنہ کوئی حل نہیں صوفی صاحب نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں دیکھا تو ایسا جلوہ یار نظر آیا کہ سب کچھ چھوڑ کر حضور رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں کو اپنا مسکن بنالیا۔ اور حضور کے عشق میں تن من دھن قربان کر دیا۔

نگاہ مست ملائی تو مئے پلا کے اٹھے
جہاں وہ بیٹھ گئے مئے کدہ بنا کے اٹھے

۲۔ نگاہ جلال سے کیفیت قلب بدل گئی:

حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب بیان فرماتے ہیں۔ کہ ایک بھائی صاحب کار لیکر آئے۔ اور باباجی حضور سے عرض کرنے لگے حضور سیر کے لئے چلیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گاڑی میں بیٹھ گئے ہمیں بھی ساتھ بٹھالیا۔ نہ گھر بتانے دیا نہ کوئی زادراہ ساتھ لینے دیا چل پڑے۔ رات گوجرانوالہ میں چوہدری محمد فیض اللہ کانوگو صاحب کے گھر ٹھہرے نماز فجر کے فوراً بعد وہاں سے چلے پتوکی جا کر ناشتہ کیا۔ صوفی صاحب فرماتے ہیں میں نے دل میں سوچا کہ ہمارے پاس پیسے بھی نہیں اگر کسی چیز کی ضرورت پڑ جائے تو کیا کریں گے۔ فرماتے ہیں جب پاکپتن شریف پہنچے تو حضرت شیخ العالم بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضر ہو رہے تھے کہ ایک شخص آیا ہم میں

Marfat.com

سے کسی کا بھی واقف نہیں تھا۔ اس نے اشارہ کیا کہ حضور کی کرسی مبارک نیچے رکھو ہم نے رکھ دی اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قدمبوسی کی پھر ایک ہزار کا نوٹ حضور کی بارگاہ میں پیش کیا حضور رحمۃ اللہ علیہ نے وہ قبول فرما کر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر مجھے پکڑا دیا اور اس نگاہ جلال سے میری طرف دیکھا کہ وہ نگاہ مجھے آج تک نہیں بھولتی اور فرمایا اسکی طلب کرتے تھے۔ یہ لو اور فرمایا۔

پلے رزق نئیں بن دے پنچھی تے درویش
جنہاں توکل رب تے رزق انہاں نوں ہمیش

فرماتے ہیں اس کے بعد آج تک میں نے ایسا خیال ہی نہیں سوچا۔

اسے مل گئے آقا دوجہاں جسے تو نے در پہ بلالیا
یہ تیری نظر کی کشش ہوئی کہ زمانے بھر کو جھکا لیا

۳۔ پاؤں مبارک سے دودھ کا نکلنا:

رات کا دوتہائی حصہ گزرنے کے بعد ایک ایسا وقت آتا تھا۔ کہ دائیں پاؤں یا بائیں پاؤں مبارک سے سفید پانی جو کہ دودھ کی مانند نکلتا تھا۔ اور اس وقت حضور کا جلال و جمال بھی انوکھا ہوتا۔ اور بعض عاشقوں کو وہ دودھ مبارک چکھنے کا شرف بھی نصیب ہوا۔ حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب فرماتے ہیں کہ ایسا ذائقہ آج تک کسی دودھ میں نہیں ملا جو اس میں تھا۔ وہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کی طغیانی تھی۔

ازل سے تابد جاری ہے جو یہ وہ تجلی ہے
فرد جس سے ہے عاجز ہیں وہ سرکن فکاں خواجہ

Marfat.com

۴۔ پیشانی مبارک سے نور کا نکلنا:

صوفی محمد ایوب صاحب سے بھائیوں نے پوچھا کہ جس دن آپ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے ہو تو اس دن باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ رات کو کافی دیر تک اپنے پاس بیٹھنے کی اجازت فرماتے ہیں اور جس دن آپ نہیں آتے تو اس دن جلدی آرام کرنے کی اجازت فرما دیتے ہیں۔ تو محمد ایوب صاحب نے بتایا کہ رات ایک بجے کے بعد حضور رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی مبارک سے ایک نور نکلتا ہے۔ جو آسمان کی طرف جاتا ہے اور چاروں طرف پھیل جاتا ہے۔ میں اسکی زیارت کرنے کے لئے حاضر ہوتا ہوں۔ اور حضور رحمۃ اللہ علیہ مجھے اس کا دیدار کروا دیتے ہیں۔

مجسم جمال نبیؐ خواجہ خواجہ سراپا کمال علی خواجہ خواجہ
سراجاً میزاً کے روشن معانی ادھر چاند ادھر چاندنی خواجہ خواجہ

۵۔ اتنے ہی بکرے آجاتے:

باباجی صوفی شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ اور باباجی محمد سمیع صاحب دونوں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر خانے کے خادم تھے۔ اور راقم الحروف بندہ ناچیز کو اپنے کندھوں پہ بٹھا کر پھیرا کرتے تھے۔ انہوں نے اکثر مجھے (راقم الحروف) کو چھوٹی چھوٹی لکڑیوں کے ساتھ رسیاں باندھ کر دینی اور کہنا کاکا جی باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کرو باباجی بکرے ختم ہوگئے ہیں۔ جب میں نے وہ رسیاں پکڑ کر باباجی حضور شہنشاہ زمانہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا اور یہ عرض کرنا تو حضور نے مسکرانا اور فرمانا کتنی رسیاں لے کر آئے ہو۔ وہ دیکھ کر فرمانا ٹھیک ہے آگئے ہیں۔ اور شام تک جتنی رسیاں ہوتیں اللہ تعالیٰ اتنے بکرے بھیج دیتا کبھی ایک بھی کم نہیں ہوتا تھا۔

Marfat.com

میرے دل کو اب بھی اس کی بڑی آس سی لگی ہے
میری عمر جسکی شفقت کی بہار میں کٹی ہے

۶۔ سزائے موت سے بچ گیا:

حافظ صوفی بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی حضرت علامہ حافظ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سزائے موت کا حکم ہوگیا ہم حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے حضور نے مجھے اپنی تصویر عطا فرمائی اور فرمایا یہ حافظ صاحب کو جیل میں پہنچا دو۔ جب پہنچائی گئی تو صبح تھانیدار جا کر خود بخود حافظ صاحب کو لے کر آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ صاحب کی طرف دیکھ کر فرمایا جاؤ حافظ صاحب آپ بری ہیں۔ جج کے کاغذوں پر لکھ دیا گیا ہے۔ اور ایسا ہی ہوا اور حافظ صاحب جہاں بھی تقریر کرتے یہ واقعہ ضرور سناتے۔ (اور اسی طرح کے واقعات بابو محمد ریاض بٹ اور صوفی محمد عارف کے ساتھ بھی پیش آئے تھے اور وہ لوگ آج تک بقید حیات موجود ہیں)۔

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

۷۔ میرے یار کا بستر نہیں ہے:

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ایک دن صبح سویرے فرمانے لگے کہ آج میرے یار میرے پیشوا حضرت بابا رحمت سخی رحمۃ اللہ علیہ پہ بستر نہیں ہے آپ کو سردی لگ رہی ہے اور حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کو فرمایا کہ ایک لحاف، گدا، چادر اور گاؤ تکیہ لے کر ابھی فوراً چلے جاؤ۔ صوفی صاحب فرماتے ہیں واقعی جب ہم وہاں پہنچے تو حضور کے پاس کوئی بستر نہیں تھا۔ اور شدید سردی کا موسم تھا۔ لیکن

Marfat.com

حاجی رمضان نے اوپر لیتے ہی اتار لیا اور لے گیا۔ جب ہم نے آ کر بتایا تو حضور جلال میں آ گئے اور فرمایا اسکی موت بہت بری ہوگی کیڑے پڑ جائیں گے۔ اور اکثریت اس بات کی گواہ ہے کہ اسکی موت اسی طرح واقع ہوئی۔

نہ اسیں پیر توں جدا نہ پیر اساں تیں جدا
جد جدائی سمجھ لئی سمجھو جدائیاں ہوگئیاں

۸۔ خواجہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کا ایکسیڈنٹ:

حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب صاحبزادہ صوفی نذیر حسین رحمۃ اللہ علیہ حافظ صوفی بشیر احمد صاحب اور دیگر کئی بھائیوں نے بھی بتایا ہے۔ کہ ۱۹۸۳ء کا واقعہ ہے۔ بابا جی قبلہ رحمۃ اللہ علیہ صبح سویرے جلوہ افروز تھے کہ فرمایا کہ میرے پیشوا حضور خواجہ صوفی نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو سٹریچر پر ڈالا جا رہا ہے لہٰذا عرض کرو حضور سفر چھوڑ دیں۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بابا سردار احمد صاحب کے ذریعے پیغام بھیجا۔ تو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کچھ خاموش رہے پھر فرمایا کہ مجھے حکم ہے سفر کا اب یار کی مرضی جیسا بھی کرے۔ لیکن جو کام ہم ہزاروں میل دور جا کر کرتے ہیں صوفی صاحب قلندر بابا رحمۃ اللہ علیہ ساہو چک شریف میں بیٹھ کر سکتے ہیں۔ اور یہ مرد قلندر دیکھ رہے تھے آنیوالا وقت کہ واقعی جولائی ۱۹۸۳ء کو بوجہ ایکسیڈنٹ خواجہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی بائیں ٹانگ کی پنڈلی بری طرح ٹوٹ گئی۔ اور پھر خواجہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ٹانگ مبارک کاٹ دی گئی۔

کسی مخصوص دل کو عشق کے الہام ہوتے ہیں
محبت معجزہ ہے معجزے کب عام ہوتے ہیں

Marfat.com

۹۔ عطائے اولاد نرینہ:

حضور رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ بیکس پناہ میں مخلوق خدا خالی جھولیاں لے کر آتی اور بھر کے جاتی۔ لوگ روتے آتے اور ہنستے جاتے بے اولاد آتے تو اولاد لے کر جاتے۔ بیمار آتے تو شفا لے کر جاتے۔ بہت زیادہ ایسے واقعات ہیں کہ حضور پر نور رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے اللہ کے فضل سے لوگوں کو اولاد نرینہ عطا ہوئی۔ اس کے متعلق زیادہ بتانے کی ضرورت نہیں ہر خاص وعام جانتا ہے۔ صرف چند ایک واقعات یہاں عرض کررہا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فیض عام ہے آج بھی کہ آستانہ عالیہ پہ آنیوالے بے شمار ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو طویل عرصہ سے بے اولاد تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کرم سے صاحب اولاد ہوئے ہیں۔

۱۔ حکیم صوفی صغیر احمد صاحب (خلیفہ مجاز حضرت قبلہ عالم) حاضر خدمت ہوئے اور اولاد نرینہ کے لئے عرض کی۔ حضور کے پاس کیلے کا پھل نذرانہ پیش کیا گیا تھا۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے دو جڑے ہوئے کیلے عطا فرمائے اور انگلی سے اشارہ فرما دیا کہ ''دو'' اور حقیقتاً ان کو اللہ تعالیٰ نے اکھٹے دو بیٹے عطا فرمائے جن کے نام حضور نے ندیم احمد قادری اور وسیم احمد قادری رکھے۔ جو کہ بقید حیات موجود ہیں۔

قلم ربانی ہتھ ولی دے لکھے جو من بھاوے
رب ولی نوں طاقت بخشی لکھے لیکھ مٹاوے

۲۔ ایک دفعہ بابا ڈھونڈا صاحب نے حضور کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضور میں بھی ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہوں میرا باپ میرا دادا میرا پر دادا بھی اکیلا تھا۔ اللہ رکھا وہ بھی آپ ہی کا خادم ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسکو اولاد نرینہ عطا فرمائے۔

Marfat.com

حضور نے دعا فرمائی اور مکھانے کا تبرک عطا فرمایا۔ اور فرمایا جاؤ جتنے مکھانے ہیں اللہ تعالیٰ اتنے ہی بیٹے عطا فرمائے گا۔ وہ پانچ مکھانے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اللہ رکھا صاحب کو پانچ ہی بیٹے عطا فرمائے جو کہ بقید حیات موجود ہیں۔

۳۔ چوہدری محمد صدیق نمبردار صاحب ساہو چک شریف کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ کافی عرصہ شادی کو گزر گیا۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ بابا ڈھونڈا مرحوم کے گھر تشریف فرما تھے۔ رحمت جوش پہ آئی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ دودھ پی رہے تھے۔ اور چوہدری اللہ رکھا صاحب کو فرمایا کہ فوراً جاؤ محمد صدیق کی بیوی کو بلا کر لاؤ۔ وہ گئے اور فوراً لے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت تک وہ دودھ کا پیالہ ہاتھ میں پکڑے رکھا جس میں سے دو گھونٹ پیئے تھے۔ وہ پیالہ مائی صاحب کو دے دیا اور اشارہ فرمایا کہ پی جاؤ اور ساتھ ہی فرمادیا اللہ تعالیٰ دو بیٹے عطا فرمائیں گے اور الحمد اللہ ایسا ہی ہوا کہ چوہدری صاحب کے دو بیٹے پیدا ہوئے ایک کا نام اصغر علی اور دوسرے کا نام افضل ہمایوں ہے جو کہ بقید حیات ہیں۔

۴۔ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب ساہو چک شریف کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ شادی کئے کافی عرصہ گزر گیا تھا۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ایک دن آستانہ عالیہ پر تشریف فرما تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صوفی احسان الٰہی صاحب کو ارشاد فرمایا کہ جاؤ عبد الحمید اور اسکی بیوی کو بلالاؤ۔ ان کے حاضر ہونے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نظر کرم فرمادی اور تبرک عطا فرمایا اور اشارہ فرمایا کہ کھالو۔ کھا چکنے کے بعد فرمایا جاؤ گوجرانوالہ حضرت بابا رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ قلندر فقیر سے مہر لگوا آؤ اللہ تعالیٰ بیٹے عطا فرمادیں گے۔ اور اللہ کے فضل سے ڈاکٹر صاحب کے تین بیٹے ہیں جو کہ بقید حیات ہیں۔

۵۔ چوہدری جمالدین مرحوم ساہو چک شریف کی بیٹی اللہ رکھی کے ہاں کوئی

Marfat.com

اولاد نہ تھی۔ وہ صبح وشام حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں حاضری دیتی تھی۔ ایک دن رحمت جوش پہ تھی فرمایا جاؤ تجھے اللہ تعالیٰ نے بیٹے عطا فرمائے ہیں۔ اور ایسا ہی ہوا اور آج وہ صاحب اولاد ہے۔

۶۔ شیخ ذوالفقار علی قادری سیہو وال کے ہاں ایک ہی بیٹا تھا وہ تقریباً ۱۸ سال کی عمر کو پہنچ چکا تھا۔ اس کے علاوہ بھی بیٹے ہوئے لیکن زندہ نہ بچے۔ یہ ۱۷ مارچ ۲۰۰۷ء کا واقعہ ہے کہ راقم الحروف (صاحبزادہ عرفان الٰہی قادری) کی شادی تھی۔ جب بارات لے کر ہم لاہور سے واپس آستانہ عالیہ پہنچے تو ذوالفقار علی نے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پہ قدموں میں کھڑے ہوکر عرض کی کہ حضور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیارے نواسے کی شادی ہے۔ جس کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بے حد پیار ہے۔ جس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گود مقدس میں کوئی کھیلا بھی نہیں تو اسکی شادی کی ودہائی میں نے بیٹا لینی ہے۔ اگر آپ کو واقعی اپنے صاحبزادے سے محبت ہے تو مجھے اللہ تعالیٰ سے بیٹا لے کر دیں۔ الحمد اللہ ایسا ہی ہوا۔ ٹھیک ۹ ماہ کے بعد اللہ تعالیٰ ذوالفقار علی کو بیٹا عطا فرمایا جس کا نام مزمل حسین قادری رکھا۔ پھر دوسرا بیٹا عطا فرمایا جس کا نام علی جمال قادری رکھا ہے جو کہ بقید حیات موجود ہیں۔

۷۔ چوہدری عطاء محمد صاحب کانمباں والا کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی عرصہ دراز شادی کو گزر چکا تھا۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نظر کرم فرمائی بارگاہِ ایزدی میں دست دعا اٹھائے اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب کو غلام ربانی قادری اور غلام سبحانی قادری عطا فرمائے۔ جو کہ الحمدللہ خوش بخت ہیں اور بقید حیات موجود ہیں۔

(ان کے علاوہ بے شمار سینکڑوں کی تعداد میں ایسے واقعات ہیں جو کہ

Marfat.com

صفحات کی قلت کے باعث اور کتاب کی طوالت کے پیش نظر تحریر نہیں کئے جا رہے لیکن عوام کی زبان پر زدِ عام ہیں۔)

کس سے پوچھیں ہم نے کہاں وہ چہرۂ روشن دیکھا ہے
محفل محفل ڈھونڈ چکے ہیں گلش گلشن دیکھا ہے
رنگِ بہارِ صبح گلستاں دیکھے کیا وہ دیوانہ
جس کی نظر نے ایک ہی گل میں سارا گلشن دیکھا ہے

۱۰۔ شادی اور بیٹے کی بشارت:

ایک دفعہ حاجی چوہدری محمد مالک صاحب تنگل شریف والے حضور پرنور رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ اچانک حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ محمد مالک مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا ہے کہ تھوڑے دنوں کے بعد تمہاری شادی ہو گی اور ہم تمہارے گھر آئیں گے اور تمہارے ہاں ایک سال کے بعد منگل کے روز بیٹا ہوگا۔ (حالانکہ حاجی صاحب اور ان کے گھر والوں کو شادی کا خیال تک نہ تھا) اور ایسا ہی ہوا کہ تھوڑے دنوں بعد ان کی شادی ہو گئی اور حضور پرنور ان کے گھر جلوہ افروز ہوئے رات بھر محفل سماع ہوئی اور ایک سال کے بعد منگل کے روز ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس کا نام محمد ساجد سہیل قادری رکھا گیا جو کہ بقید حیات موجود ہے۔

قربان میں ان کی بخشش پر مقصد بھی زبان پر آیا نہیں
بن مانگے دیا اور اتنا دیا دامن میں ہمارے سمایا نہیں

۱۱۔ موئے مبارک کی برکت:

لالہ محمد اکرم صاحب کوہاٹی بیان کرتے ہیں کہ میں اور صوفی سائیں احمد

Marfat.com

صاحب حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے تبرکاً ہمیں اپنی ریش مبارک کے موئے مبارک عطا فرمائے۔ ہم باکسنگ کے کھلاڑی تھے۔ فوج میں ہم فائنل کے لئے پہنچ گئے۔ سائیس صاحب کے ساتھ جو مقابلے میں کھلاڑی تھا وہ قد آور اور جوان عمر تھا۔ سائیں صاحب نے کہا محمد اکرم میں اس کا مقابلہ کیسے کروں گا مجھ میں اس کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں۔ میں نے کہا وہ قلندر بابا کے بال مبارک کہاں ہیں اس نے کہا میرے پاس ہیں میں نے اس کے دونوں ہاتھوں کی تلیوں میں بال مبارک رکھ کر اوپر کپڑا لپیٹ دیا جب وہ میدان میں گیا تو سائیں صاحب نے جب ہاتھ سے مارنا شروع کیا تو وہ جوان نڈھال ہو کر گر گیا اور سائیں صاحب کامیاب ہو گئے۔

کوئی کھائے نہ اُن بتوں سے فریب ان کے دل میں خدا نہیں ملتا
مانگنا ہی نہ تم کو آیا فنا ورنہ اس در سے کیا نہیں ملتا

۱۲۔ موئے مبارک سے دردیں ختم:

الحاج صوفی محمد سلیم صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میری ہمشیرہ کے جسم میں بہت شدید قسم کی دردیں تھیں۔ بڑے علاج معالجے سے کوئی افاقہ نہ ہوا۔ وہ ہمارے گھر آئی سردی کا موسم تھا میں اس کو ساتھ لے کر اپنے ملجاوماویٰ کے قدموں میں حاضر ہو گیا۔ ابھی اس وقت تک بیعت نہیں ہوا تھا۔ لیکن عقیدت حد درجہ کی رکھتا تھا۔ عرض گزار ہوا کہ حضور ہمشیرہ کو تکلیف بہت ہے۔ حضور نے اپنا خوبصورت دست مبارک اپنی ریش مبارک میں پھیرا اور دو موئے مبارک عطا فرمائے اور فرمایا کہ تعویذ میں بند کروا کر گلے میں ڈال لو میرے مالک نے کرم کر دیا ہے۔ حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد اس کو کبھی دردیں

Marfat.com

نہیں ہوئیں۔

نبیاں تے ولیاں دے درتے مقبول دعاواں ہوندیاں نیں
ہنجوں وگدے نیں جدا کھیاں چوں فیر معاف خطاواں ہوندیاں نیں

۱۳۔درخت کی پھلیاں اور بیٹے:

لالہ محمد اکرم صاحب کوہاٹی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ اقدس میں ایک بے اولاد عورت حاضر ہوئی میں نے اس کی سفارش کی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جاؤ وہ سامنے درخت سے پھلیاں لے کر آؤ میں نے پھلیاں اتاریں اور جا کر پیش کر دیں۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو پانچ پھلیاں عطا فرمائیں اور ساتھ ہی فرمادیا کہ جاؤ پانچ بیٹے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادیئے ہیں۔

۱۴۔گھڑے کا پانی اور مریض:

ایک دفعہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ایک مریض کو چارپائی پر لٹا کر پیش کیا گیا۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے گھڑے سے اس کو پانی پلاؤ اور پھر آپ نے اپنا دستِ مبارک اس کے جسم پر پھیرا اور فرمایا اٹھ کر چلو وہ صحیح سلامت اٹھ کر چلنے لگا۔ اور اس طرح تھا کہ جیسے کوئی بیماری ہے ہی نہیں۔ اور اس بھائی نے بتایا کہ اس واقعہ کو بتیس سال گزر گئے مجھے آج تک کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

آپ کے در سے مریضوں کو شفا ملتی ہے
جامِ صحت جو میرے خواجہ پلا دیتے ہیں

۱۵۔خربوزہ چوری کا ہے:

ایک دفعہ ایک آدمی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں خربوزے لے کر حاضر ہوا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو چشمِ بصیرت کے آفتاب نے فرمایا

Marfat.com

کہ لے جاؤ چوری کا نذرانہ ہم قبول نہیں کرتے تم لوگ اللہ ورسول ﷺ کو حاضر وناظر کیوں نہیں جانتے۔ تم نے یہ خربوزے فلاں جگہ سے چوری توڑے ہیں اور ہمارے پاس لے کر آئے ہو۔ یہاں غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا لنگر چلتا ہے۔ اس آدمی نے اپنی غلطی کو تسلیم کیا اور حضور رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑا اور معافی طلب کی۔ ساہو چک شریف میں رونق افروز ہزاروں میل دور کی خبر رکھتے ہیں اور مخلوق خدا کے دلوں کو نورِ الٰہی سے سرفراز فرمارہے ہیں۔ اور حلال وحرام کی تمیز بھی بتارہے ہیں۔

کتنے روپورش جہانوں کی خبر رکھتے ہیں
ایک صورت کو نگاہوں میں بسانے والے

۱۶۔ دل کا خیال اور پھولوں کے ہار:

ایک دفعہ بھائی محمد ریاض صاحب سیالکوٹ سے حضور پرنور رحمۃ اللہ علیہ کے لئے پھولوں کے ہار لے کر حاضر ہوئے اور دل میں سوچا کہ یہ ہار مرشد وراہنما کے بازوؤں پر پہنائیں گے۔ جونہی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور شہنشاہ عالی رحمۃ اللہ علیہ نے بازو آگے پھیلا دیئے اور فرمایا ہار پہنادو۔ انہوں نے سیالکوٹ میں سوچا حضور رحمۃ اللہ علیہ ساہو چک شریف میں جلوہ افروز دل کے خیال کو سمجھ رہے ہیں۔ اور ان کے دل کی مراد پوری فرمارہے ہیں۔

مرشد جانی حال دلاں دا حال دلاں دے جانے
مرشد باہجھ نہ مشکل ٹلدی کہندے لوک سیانے

۱۷۔ کتنی جانیں بچالیں:

ایک دفعہ صوبیدار میجر محمد سلیمان خان صاحب، ڈاکٹر منظور صاحب، اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب حضرت شیخ خورشید رحمۃ اللہ علیہ (قلعہ قاسم باغ ملتان شریف) کی

Marfat.com

خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ شیخ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ آج ہمارے پاس تشریف رکھیں۔ کافی دیر بیٹھے رہے آخر سہ پہر چار بجے کا ٹائم ہو گیا تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ تاجدارِ ساہو چک شریف رحمۃ اللہ علیہ باطنی پرواز کے ذریعے وہاں جلوہ افروز ہو گئے۔ تو شیخ صاحب نے عرض کیا کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ آپ نے تو دو بجے کا وعدہ فرمایا تھا لیکن اب چار بج چکے ہیں۔ تو حضور پرنور رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کو معلوم نہیں راولپنڈی اُجری کیمپ میں بہت بڑا دھماکہ ہوا ہے اس لئے ہمیں وہاں جانا پڑ گیا تھا اور وہاں ہم نے بہت زیادہ لوگوں کی جانیں بچالیں ہیں اس لئے آنے میں تاخیر ہوگئی ہے۔

تیرا خاص مسکن ساہو چک نہیں ہے
جہاں چاہوں آقا تجھے دیکھ لوں میں

۱۸۔ دوبارہ زندگی مل گئی:

ایک دفعہ ایک عورت کو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں چار پائی پر لٹا کر لایا گیا وہ اس قدر بیمار تھی کہ چارپائی سے اٹھ نہ سکتی تھی۔ ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا اور کہا کہ چند دن تک یہ زندہ رہ سکتی ہے۔ (لیکن جس کو رب رکھے اس کو کون مار سکتا ہے) جب اس لاعلاج مریضہ کو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو حضور رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہِ ایزدی میں دعا فرمائی۔ اور تبرک لبَیب کر کے عطا فرمایا۔ اور فرمایا کہ مریض کو اٹھاؤ جب اٹھایا گیا تو وہ عورت بالکل تندرست ہو گئی جیسے کہ بیمار ہی نہ تھی۔ اور پیدل چل کر واپس اپنے گھر گئی۔ اس کے بعد وہ عورت پچیس سال تک زندہ رہی۔

Marfat.com

درویش بچا لیتا ہے آفات وبلا سے
تقدیر بدل جاتی ہے مرشد کی دعا سے

۱۹۔ چاول تیار ہو گئے:

ایک دفعہ حضور پرنور رحمۃ اللہ علیہ نے بابا عبدالغنی لانگری کو حکم فرمایا کہ صبح کے لئے چاول اور سالن تیار کر لینا۔ بابا عبدالغنی نے دل میں سوچا کہ چاول ہی تیار کر لیتا ہوں سالن کی بچت کر لیتے ہیں۔ جب چاول پکانے لگے تو چار، پانچ گھنٹے مسلسل آگ پر رہنے کے باوجود دیگ میں چاول کچے ہی رہے آخر انہوں نے آ کر حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا اور اپنی غلطی کی معافی طلب کی حضور مسکرائے اور معاف فرما دیا اور اسی وقت چاول تیار ہو گئے۔ پھر حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو حکم ہو جائے بس اس پر ہی عمل کیا کرو۔

اس حسن پہ دنیا مرتی ہے اک ہم ہی نہیں شیدا ان کے
معلوم نہیں یہ کتنوں کو دیوانہ بنائے بیٹھے ہیں

۲۰۔ آنکھیں روشن ہو گئیں:

علامہ مولانا محمد احسان الٰہی صاحب سیالکوٹی نے بتایا کہ میرا بچپن کا زمانہ تھا۔ میں طالب علم وطالب مطلوب تھا میری آنکھیں خراب ہو گئیں نظر کچھ نہیں آتا تھا۔ حضرت شہنشاہ زمانہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا۔ میری والدہ ماجدہ نے حضور سے عرض کیا حضور بیٹا ہے لیکن آنکھیں روشن نہیں۔ حضور نے میری آنکھوں کی طرف دیکھا جب آنکھیں چار ہوئیں تو کرم ہو گیا اور اس کے بعد آج تک تقریباً تیس سال گزر گئے ہیں میری آنکھوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی بلکہ گھر میں اگر کوئی میں چھوٹی سے چھوٹی چیز تلاش کرنا پڑے تو سب مجھ کو

Marfat.com

کہتے ہیں۔ اور آنکھوں کا نور پہلے سے بھی دوگنا ہے۔

وہ آئے روشنی بن کر شبستان محبت میں
اندھیرا ہی اندھیرا تھا اجالا ہی اجالا ہے

۲۱۔ چوہدری اختر علی وریو پہ نظر کرم:

چوہدری اختر علی وریو صاحب حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے گرمیوں کے دن تھے۔ حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے کہ حضور دو دفعہ الیکشن ہار گیا ہوں۔ اب مجھ میں سکت نہیں کہ ٹکٹ حاصل کروں۔ اگر آپ کرم فرمائیں تو بات بنے۔ حضور نے چند لمحات مراقبہ فرمایا اور پھر فرمایا اختر آج کے بعد تجھے شکست نہیں ہوگی۔ اور پھر اس بات میں کوئی شک نہیں کہ چوہدری اختر علی صاحب کا نام ملکی سطح اور غیر ملکی سطح پر بھی جانا جاتا تھا۔ اور چوہدری صاحب یہ خود بتایا کرتے تھے۔ کہ یہ سب حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے کرم سے ہے ورنہ میں تو وہی ہوں جو پہلے تھا۔

کروں کیا بیان میں ہم نشین اثر اس کے لطف نگاہ کا
کہ تعینات کی قید سے مجھے ایک دم میں چھڑا دیا

۲۲۔ ہاتھ کٹنے سے بچ گیا:

ایک دفعہ ایک آدمی صوفی پولیل خان صاحب کو ہاٹی کے گاؤں سے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا۔ اس کا ہاتھ مشین میں آ کر پس گیا تھا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ تو حضرت الحاج خواجہ احسان الٰہی صاحب نے فرمایا کہ ہاتھ کو آب شفاس سے دھولو۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائیں گے۔ جب وہ آدمی واپس چلا گیا تو حضور پرنور رحمۃ اللہ علیہ گاڑی میں بیٹھے ہوئے اس آدمی کو فرما

Marfat.com

رہے ہیں کہ ایک انگلی کاٹ دی جائے گی اور چار ٹھیک ہو جائیں گی۔

جب وہ مریض واپس ڈاکٹر کے پاس پہنچا اور اس کے ساتھی بھی ساتھ ہی تھے۔ تو ڈاکٹر نے کہا کہ چار انگلیاں ٹھیک ہو گئی ہیں اور ایک انگلی کاٹ دی جائے گی۔ دوستو حضور اپنے مزار اقدس میں تشریف فرما ہیں اور آدمی کو بس میں ارشاد فرما رہے ہیں۔

بتایا میکدے میں مجھ کو نقطہ رند۔ بے خود نے
پلٹ دے دل کی جو کایا اسی کو پیر کہتے ہیں

۲۳۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں:

حافظ صوفی بشیر احمد صاحب نے بتایا کہ میں ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ کو مدینہ پاک میں حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کے سامنے بیٹھ کر رو رہا تھا بہت پریشان تھا کہ حضور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ روضہ اقدس کی طرف سے میرے پاس تشریف لائے اپنا دست شفقت میرے چہرے پر پھیر کر فرمایا بیٹا پریشان مت ہو ہم تمہارے ساتھ ساتھ ہیں۔

بظاہر فرد ہیں لیکن بباطن، دوجہاں خواجہ
نشان بے نشان خواجہ مکین لامکاں خواجہ

۲۴۔ لاہور سے کون آیا ہے:

صوفی محمد رزاق شاکر صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ ۱۹۷۷ کا واقعہ ہے میں لاہور میں کاروبار کرتا تھا۔ گیارھویں شریف کا دن تھا۔ میں نے حضور پرنور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا اور لاہور سے چل پڑا۔ رات گیارہ بجے موترہ سٹاپ پر اتر گیا۔ گاڑی وغیرہ نہ ملنے پر جوتا ہاتھ میں پکڑا

Marfat.com

اور پیدل چل پڑا۔ تھوڑا ہی سفر کیا تو ایک تیل والی ٹینکی آئی اور اس کو اشارہ کیا رک گئی مجھے بھی ساتھ بٹھالیا انہوں نے راستے میں کئی سٹاپ کئے۔ آستانہ عالیہ پہ حاضر ہونے تک رات دو بجے کا ٹائم ہوگیا۔ محفل سماع کے بعد دعائے خیر ہوچکی تھی۔ میں ایک سائیڈ پر ہوکر بیٹھ گیا۔ اندر سے حضرت الحاج صوفی احسان الٰہی صاحب تشریف لائے فرمانے لگے لاہور سے کون آیا ہے۔ میں نے عرض کیا حضور میں حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا چلو باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ اندر بلا رہے ہیں کہتے ہیں جب میں حاضر ہوا تو میرے آقائے نعمت رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے بہت پیار کیا بہت شفقت فرمائی۔ اور فرمایا بیٹا موترہ سے جوتا ہاتھ میں پکڑ کر کیوں بھاگ رہے تھے۔ گاڑی کا انتظار کر لیتے۔ تمہاری حاضری تو اس وقت ہوگئی تھی جب لاہور لاری اڈہ سے بیٹھے تھے اور پھر حضور رحمۃ اللہ علیہ نے سفر کے تمام حالات بیان فرمائے جو میرے ساتھ گزرے تھے۔

زمانے بھر میں چاہت کا عجب اظہار دیکھا ہے
تیری آنکھوں میں میں نے دوجہاں کا پیار دیکھا ہے
خدا رکھے تیرے ہی آستاں سے مجھ کو وابستہ
تیرے پیکر میں روشن نور کا مینار دیکھا ہے

۲۵۔ تم میں سے کسی کی ٹانگ ٹوٹ جائے گی:

چوہدری محمد اشرف علی ممبر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں چھٹی کلاس میں پڑھتا تھا۔ حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کی ملاقات کے لئے آیا ہوا تھا۔ باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے ''بیٹا تمہارے گھر والے مجھ سے کرامتیں پوچھتے ہیں مجھے کہتے ہیں

Marfat.com

ہمیں کوئی کرامت دیکھاؤ۔ لیکن میں کہتا ہوں کے رہنے دو،، اشرف صاحب کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ حضور دکھا دو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے جاؤ تم سے کسی کی ٹانگ ٹوٹ جائے گی۔ کہتے ہیں کہ جب میں گھر پہنچا تو میرے چچا کی دوسرے دن ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اس کے بعد ہمارا ایمان پختہ ہو گیا۔

کتنے دم توڑتے جذبوں کو زبانیں دے کر
قطرۂ اشک میں طوفان اٹھایا تو نے

۲۶۔ دولت دین ومعرفت عطا ہوئی:

علامہ ماجد علی کمالی صاحب مصنف کتب کثیرہ جید عالم دین بیان کرتے ہیں کہ میں چوتھی جماعت کا طالب علم تھا کہ میری آنکھیں خراب ہو گئیں بڑی تکلیف تھی۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ حضور نے نظر عنایت فرمائی آنکھیں بھی ٹھیک ہو گئیں اور دولت دین ومعرفت بھی نصیب ہو گئی۔

شیخ نورانی زِراہ آگہہ کند
نوررا بالفاظھا ہمرہ کند

نورانی لوگ اللہ کی راہ سے آگاہ کرتے ہیں
اور اپنے الفاظ کے ساتھ نور بھی دیتے ہیں

۲۷۔ موئے مبارک سے سایہ ختم:

چوہدری لالہ اللہ رحم صاحب نے بتایا کہ میرا بچپن تھا کہ مجھے سایہ ہو گیا۔ مجھے ہر جگہ سے ڈر لگتا میں کوئی کام نہ کرسکتا۔ کھڑا کھڑا گر پڑتا۔ آخر میں ایک دن حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ جب سامنے پیش ہوا قدم

Marfat.com

بوسی کا شرف حاصل کیا۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری طرف نظر رحمت فرمائی اور اپنی ریش مبارک میں ہاتھ پھیرا اور دو موئے مبارک عطا فرمائے۔ اور فرمایا کہ یہ اپنے بازو سے باندھ لو۔ وہ کہتے ہیں کہ آج تقریباً چالیس سال گزر چکے ہیں ایسی کوئی تکلیف نہیں ہے۔

ہوتی ہے شفا دم میں دم آتا ہے بے دم میں
محبوب خدا کا ہے کیا خوب شفاخانہ

۲۸۔ دوسرا قلندر دوبئ میں ہے:

میجر صوفی محمد عارف صاحب نے عرض کیا کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ ہم نے سنا ہے کہ ایک وقت میں آڑھائی قلندر ہوتے ہیں۔ ایک تو ہمارے سامنے ہے اور دوسرا کہاں ہے۔ فرمانے لگے دوبئ میں بیٹھا ہے۔ ڈبل روڈ ہے وہاں سے سنگل روڈ نکلتی ہے اور وہاں آگے جا کر ایک چھوٹے سے کمرے میں تشریف فرما ہے۔

عالم میں کیا ہے جس کی تجھ کو خبر نہیں
ذرہ ہے کونسا تیری جس پر نظر نہیں

۲۹۔ آج سے تمہارا پیدل چلنا ختم:

ایک بزرگ تھے اور حضرت قبلہ عالم کے بڑے معتقد تھے وہ ہر جمعرات شریف کو لنگر کا سامان حسبِ توفیق لے کر حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دن وہ آٹا لے کر حاضر ہوئے اور کرایہ نہ ہونے کی وجہ سے پیدل ہی آ گئے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے پاس بٹھایا پانی پلایا۔ اور فرمایا "کہ آج میں دیکھ رہا تھا کہ تم بہت تکلیف کے ساتھ یہاں پہنچے ہو دو دفعہ راستے میں آرام بھی کیا ہے اور ایک ٹیوب ویل پہ پانی بھی پیا ہے۔ جاؤ آج سے تمہارا پیدل چلنا ختم اور جلدی سے اپنے گھر

Marfat.com

پہنچ جاؤ اور آئندہ تمہاری اولاد بھی پیدل نہیں بلکہ گاڑیوں پہ گھومے گی،، دوستو وہ بزرگ جب گھر پہنچے تو ان کا انتقال ہو گیا اور ان کی اولاد کے پاس آج گاڑیاں اور بڑی بڑی کوٹھیاں ہیں۔

محبت انتہا میں مشکلیں آسان کرتی ہے
مگر اس فتنہ گر کی ابتداء مشکل سے ہوتی ہے

۳۰۔کوئٹہ والے سے کہو آجائے:

حوالدار صغیر احمد صاحب نے بتایا کہ میں کوئٹہ میں ملازمت کرتا تھا کہ ایک بھائی صاحب کوئٹہ سے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے آئے تو آ کر آستانہ عالیہ سے پہلے راستہ والی خانقاہ کے پاس بیٹھ گئے۔ اور کہنے لگے اگر باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ پیغام بھیجیں گے تو حاضر ہوں گا ورنہ واپس چلا جاؤں گا۔ وہ یہ سوچ کر ابھی بیٹھا ہی تھا کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خادم کو بھیجا کہ جاؤ کوئٹہ والے سے کہو آجائے وہ جب حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کوئٹہ سے لے کر ساہو چک شریف کے سفر تمام حالات بیان فرما دیئے۔ اور فرمایا فقیروں کی آزمائش اچھی نہیں وہ فوراً حضور رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پہ گر پڑا۔

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روحِ قرآنی

۳۱۔کوئی تھپکی دے رہا ہے:

ڈاکٹر محمد ناظر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو بخار ہوا تو مجھے یاد فرمایا گیا میں نے دوائی دی اور ایک انجکشن بھی لگایا۔ رات ایک بجے میں نے اجازت طلب کی اور چلا گیا۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی

Marfat.com

تھی میں موٹر سائیکل پہ واپس گھر پہنچا جب میں سو گیا تو میں نے محسوس کیا کہ کوئی میرے گیلے بالوں میں انگلیاں پھیر کر خشک کر رہا ہے۔ اور مجھے تھپکی بھی دے رہا ہے۔ میں پریشان ہو کر فوراً بیدار ہوا جب مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی میں پھر سو گیا۔ دوبارہ میرے تکیے کو ہلایا گیا میں پھر بیدار ہو گیا۔ اتنے میں اذانِ فجر کی آواز میرے کانوں میں سنائی دی۔ میں نے نماز فجر ادا کی۔ اور پھر الصبح حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا۔ اور فرمایا کہ بیٹا میں تمہارے بالوں کو خشک کر رہا تھا اور تم پریشان ہو رہے تھے۔ مزید فرمایا کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔

دل میں تو، ذہن میں تو، ذکر میں تو، فکر میں تو
بجز تیرے اور خیالات میں کون آتا ہے

۳۲۔ دمہ سے نجات:

صوفی محمد بوٹا بٹ صاحب لانس نائیک ۱۹۸۴ء میں اپنی بیوی کو لے کر حضرت بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اس کو دمہ کا مرض تھا۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی اور فرمایا کہ آدھ کلو مکھانے لے کر آؤ جب انہوں نے لا کر پیش کیئے حضور رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا لعاب دہن مبارک ڈال کر انہیں عطا فرما دیئے۔ اور فرمایا جاؤ سب جا کر کھاؤ۔ وہ بتاتے ہیں کہ جس دن سے وہ مکھانے کھائے ہیں یہ بیماری ہمارے گھر میں ہی نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ نے دمہ کی بیماری سے نجات دیدی۔

کچھ ہوش نہیں کہ ہوں میں کس حال میں
ساقی نے یہ کیا پلا دیا مجھ کو

Marfat.com

۳۳۔ چورؔ بھی کہے چور ہوں چور ہوں:

صوفی محمد بوٹا صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری ٹیلی فون ڈیوٹی کے دوران ایک آدمی نے چھ ریلوے ورنٹ چوری کر لئے۔ میں نے اس آدمی سے کہا اگر آپ نے یہ حرکت کی ہے تو ورنٹ واپس کردو۔ وہ کہنے لگا میرے پاس نہیں ہیں تم بڑا کہتے ہو کہ میرے پیر کامل ولی ہیں اگر وہ واقعی کامل ہیں تو ان سے کہو کہ وہ تمہارے ورنٹ تمہیں واپس دلوائیں۔ محمد بوٹا بٹ صاحب نے حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں ایک خط لکھا اس میں تمام واقعہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کو عرض کیا۔ پھر حضور رحمۃ اللہ علیہ نے اس خط کا جواب بھی بھیجا جس میں لکھا ہوا تھا۔ ''کہ پریشان مت ہو چور بھی کہے گا کہ میں چور ہوں چور ہوں۔ اور ذلیل ورسوا ہو گا،، محمد بوٹا صاحب کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں چور دکھایا بھی گیا۔ اور اس نے خود مجھے ورنٹ واپس کئے۔ اور کہنے لگا کہ کافی عرصہ سے میں چوریاں کرتا ہوں لیکن پکڑا نہیں گیا۔ لیکن یہ پہلی دفعہ ہے کہ میں پکڑا گیا ہوں کوئی بزرگ نظر آتے ہیں اور میرے منہ سے بے ساختہ یہ نکلتا ہے کہ میں چور ہوں میں چور ہوں۔

خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں
تیرا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

۳۴۔ زخم اور درد بالکل ختم:

بابو صوفی عبدالرشید صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرا گھٹنہ چوٹ کی وجہ سے ٹوٹ گیا۔ کسی علاج سے ٹھیک نہ ہوا۔ ایک دن میں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ مجھ ناچیز کی طرف نگاہِ جلال فرما کر اپنے گھٹنے مبارک پہ زور سے ہاتھ مارا۔ اور مجھے فرمایا چلے جاؤ۔ میں صبح بیدار ہوا تو میرا زخم اور درد بالکل

Marfat.com

ٹھیک ہو چکا تھا۔ اور اس دن سے آج تک کوئی درد نہیں ہوا۔

اب تک ہے اس کے لمس کی خوشبو بدن کے ساتھ
بیٹھے تھے ہم کبھی کسی گلِ پیرھن کے ساتھ

۳۵۔ جلدی کرو لنگر کھلاؤ:

بابو صوفی عبدالرشید صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں جمعرات کی شب آرام کی غرض سے چارپائی پر لیٹا مجھے نیند نہ آئے۔ رات آنکھوں میں گزار دی۔ صبح لسی پی کر بس سٹینڈ پر پہنچ گیا۔ بس والا کہنے لگا باؤ جی جلدی آؤ میں سوار ہوا بس چل پڑی۔ بڈیانہ سے پیدل کاشانہ مرشد پہ حاضر ہوا آپ نے خادم کو فرمایا کہ جلدی کرو میرے بیٹے عبدالرشید کو لنگر کھلاؤ۔ صبح لسی پی کر آ گیا ہے اور رات ساری میری ملاقات کی خاطر جاگ کر گزاری ہے۔

زمانے بھر میں چاہت کا عجب اظہار دیکھا ہے
تیری آنکھوں میں میں نے دو جہاں کا پیار دیکھا ہے
خدا رکھے تیرے ہی آستاں سے مجھ کو وابستہ
تیرے پیکر میں روشن نور کا مینار دیکھا ہے

۳۶۔ بس الٹ گئی ہے:

صوبیدار صوفی ذوالفقار علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضور عالی مرتبت جلوہ افروز تھے کہ اچانک ایک سرد آہ بھری فرمایا اوہ! میں نے عرض کیا حضور کیا بات ہے کوئی واقعہ بھی پیش نہیں آیا۔ فرمانے لگے ڈیک کے پل سے بس الٹ گئی ہے۔ کچھ لوگ جاں بحق اور کچھ زخمی ہو گئے ہیں کچھ دیر کے بعد اُدھر سے ایک شخص آیا اور اس نے بتا دیا کہ ڈیک کے پل سے بس اُلٹ گئی ہے اور کافی

Marfat.com

نقصان ہو گیا ہے۔ حضور آستانہ عالیہ پہ بیٹھ کر اس کے آنے سے پہلے ہی بیان فرما رہے تھے۔

جے چاہیں عرفان الٰہی تھی کامل دا بردا
کامل دے اک نال اشارے دور ہووے لکھ پردا

۳۷۔ تقدیر بدل گئی:

حافظ صوفی محمد دین صاحب کے سسر محمد اکبر صاحب کن تلونڈی بھنڈراں کے ہاں کوئی بیٹا نہیں پیدا ہوتا تھا۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض پیش کی گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خاموش رہے کہ وہ وقت آ گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں مبارک سے سفید پانی دودھ کی مانند جاری ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا محمد اکبر یہ پاؤں چوس لو۔ اس نے چوس لیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم اپنا مکان بدل لو۔ ہم رب تعالیٰ سے تمہاری تقدیر بدلوا لیتے ہیں۔ اس نے راتوں رات مکان چھوڑ کر سامان دوسری جگہ منتقل کر لیا۔ اور حضور کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اولادِ نرینہ عطا فرما دی۔

درویش بچا لیتا ہے آفات وبلا سے
تقدیر بدل جاتی ہے مرشد کی دعا سے

۳۸۔ نورِ بصیرت:

صوفی محمد بوٹا صاحب کا بھائی بیرون ملک کے لئے ایجنٹ کے ساتھ گیا۔ اس کے دوسرے ساتھی واپس آ گئے۔ اور وہ نہ آیا گھر والے صوفی صاحب کے ساتھ خفا ہوئے کہ نہ جانے لڑکے کو مار دیا گیا ہے کہ وہ واپس بھی نہیں آیا اور باہر بھی نہیں گیا۔ صوفی صاحب اسی پریشانی کے عالم میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پہلے لنگر کھاؤ پھر بات کرنا۔ لنگر کھانے کے بعد صوفی صاحب نے عرض کیا کہ بھائی کی کوئی خبر نہیں آرہی اور وہ کراچی میں ہے۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سامنے زمین پر نظر دوڑائی اور ساتھ ہی فرما دیا کہ وہ پاکستان میں نہیں ہے۔ صوفی صاحب بضد ہوئے کہ وہ کراچی میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر فرمایا کہ وہ پاکستان میں نظر ہی نہیں آیا۔ لہٰذا تم سیدھے اپنے گھر چلے جاؤ راستے میں رکنا مت تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ جب صوفی صاحب واپس گاؤں بھرو کے پہنچے تو پیغام مل گیا کہ تمہارا بھائی باہر جہاں جانا تھا وہاں دو دن قبل پہنچ چکا ہے۔ اور واقعی پاکستان میں نہیں ہے۔

صدقے جاواں کی سناواں ہن کجھ نئیں آوَندا مینوں
دل چاہندا وے سامنے کھلو کے تکدا رہواں میں تینوں

۳۹۔ مرید کو ڈاکوؤں سے بچا لیا:

صوبیدار غلام محمد صاحب پسرور والے ایک دفعہ گیارہویں شریف کی محفل کے بعد اجازت طلب کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے۔ لیکن حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب نہ جاؤ صبح چلے جانا لیکن صوبیدار صاحب بار بار فرمانے کے باوجود بضد رہے اور اجازت لے لی۔ جب کھوئی سٹاپ سے تھوڑا سا آگے ہوئے تو ڈاکوؤں کو راستے میں پایا اور صوبیدار صاحب کی موٹر سائیکل جالدار سے ٹکرائی جو کہ چوروں نے راستے میں حائل کر رکھا تھا۔ اگر صوبیدار صاحب اس میں الجھ جاتے تو گلہ گھٹنے سے مر جانے کا ہی امکان تھا۔ لیکن اس جال سے ٹکرا کر موٹر سائیکل خود بخود جمپ لے کر آگے نکل گئی۔ جب تھوڑے دنوں کے بعد صوبیدار صاحب حاضر ہوئے تو ملتے ہی ان کے بیان سے پہلے ہی حضرت قبلہ

Marfat.com

عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرما دیا کہ اب میں تم کو گھر بھی چھوڑنے جایا کروں۔ اجازت نہ دینے کی کوئی حکمت ہوتی ہے۔ جب اجازت نہ دی جائے تو نہ جایا کرو اور جب اجازت ہو جائے تو سیدھے فوراً چلے جایا کرو۔ یہ واقعہ راقم الحروف کو صوبیدار صوفی ذوالفقار علی صاحب نے بھی بتایا ہے۔

بندہ مٹ جائے نہ آقا پہ وہ بندہ کیا ہے
بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

❁

ساہو چک کا ساقی ہے مستوں کی بھیڑ ہے
ہر کوئی دیکھو میرے مرشد کا اسیر ہے
زلف اس کی پیاری نظر روشن ضمیر ہے
عرفان کا تو حاجت روا قلندر فقیر ہے

❁

ساہو چک کی بستی ہے قلندر کی ہستی ہے
ہر اک کو چڑھی نام محمدؐ کی مستی ہے
عرفانؔ ذرا غور سے سمجھو غور سے دیکھو
رب ذوالجلال کی ہر دم رحمت برستی ہے

❁

Marfat.com

سلام بہ حضرت پیرِ کامل:

السلام اے تاجدارِ پیرِ من از ضیائے نظرِ تو تنویرِ من

ترجمہ: اے تاج شفاعت والے مرشد کامل آپ پر سلام ہو آپ کی نورانی نظر سے میں پیکر نور ہو جاؤں۔

تو شہنشاہی ، من ادنیٰ غلام دست بستہ می کنم پیشت سلام

ترجمہ: آپ کمال بادشاہ ہیں اور میں ادنیٰ غلام ہوں۔ میں ہاتھ باندھ کر آپ کو سلام پیش کرتا ہوں۔

تو شہاب ثاقبی مہر و قمر صد شکر کردی بر ایں بندہ نظر

ترجمہ: آپ آفتاب و ماہتاب اور چمکتے ستارے ہیں صد شکر ہے آپ نے اس بندہ پر پوری توجہ فرمائی۔

یک نگاہے تو مرا گوہر کُند مثلِ تیرہ خوں مس را زر کُند

ترجمہ: آپ کی ایک نگاہ مجھے موتی و لعل بنا سکتی ہے جس طرح پارس تانبے کو سونا بنا دیتا ہے۔

مثلِ ذرہ بر زمیں افتادہ ام در رہت باچشم وا افتادہ ام

ترجمہ: میں ایک ذرہ کی مانند بے وقعت زمین پر پڑا ہوا ہوں لیکن تیری گزرگاہ میں آنکھیں کھولے بیدار بیٹھا ہوں۔

بستۂ زنجیرِ غم آزاد کُن یک نظر فرما دلم راشاد کُن

ترجمہ: میں رنج و غم کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوں ایک نظر کرم فرما کر مجھے شاد کر دیجئے۔

Marfat.com

کرم کُن بر ایں علیل بے نوا گاہے گاہے آں رُخِ زیبا نما

ترجمہ: اس بیمار بیچارے پر کرم کیجئے کبھی کبھی اپنے نورانی چہرے کی زیارت کرا دیجئے۔

ہر چہ ہستم بندۂ تو گشتہ ام گرچہ در زنجیرِ عصیاں بستہ ام

ترجمہ: میں جو کچھ بھی ہوں آپ کا غلام ہوں اگرچہ گناہوں کی زنجیر میں قید ہوں۔

شکرِ حق ہم شکر تو گویَم سدا دستگیرِ من شدی اے ناخدا

ترجمہ: میں حق تعالیٰ اور آپ کا ہر وقت شکر گزار ہوں اے ناخدا آپ نے میری دستگیری کی۔

تو طبیب امراضِ عصیاں اے حکیم تو کریمی کرم فرما اے کریم

ترجمہ: اے حکیم! آپ امراض گناہ کے طبیب ہیں آپ کریم ہیں مجھ پر کرم فرمایئے۔

گشتمے غرقاب در بحرِ قصور ناخدائے من نبودے گر حضور

ترجمہ: میں گناہوں کے سمندر میں غرق ہو چکا ہوتا اگر آپ میری کشتی کے ملاح نہ ہوتے۔

شکر صد اے کشتی ام را پاسباں زد رقم را برسرِ ساحل رساں

ترجمہ: اے میری کشتی کے پاسباں آپ کا صد شکر ہے میری کشتی کو ساحل پر پہنچا دیجئے۔

دستگیر من شدی احسانِ تست طوقِ جانم حلقۂ فرمانِ تست

ترجمہ: آپ کا لاکھ شکر ہے جو آپ میرے دستگیر ہوئے آپ کا حکم و ہدایت میری جان کا طوق ہے۔

Marfat.com

چوں سگم تو مالکِ من گشتۂ پائے جانم رابہ رستے بستۂ

ترجمہ: میں آپ کے در اقدس کا کُتا ہوں آپ میرے مالک ہیں میری جان کو اپنے رسہ سے باندھ رکھا ہے۔

گر بخوانی در بر رانی عاجزم روئے خود بر آستانِ تُو نہم

ترجمہ: اگر آپ بلالیں یا بھگا دیں میں عاجز ہوں میں نے اپنا چہرہ آپ کے آستانہ پر رکھ دیا ہے۔

نظر کردی کامگاری یا فتم رایتِ توصیف تو افراشتم

ترجمہ: آپ نے نظر کرم کی تو میں کامیاب ہو گیا تیری شان کا جھنڈا بزرگی کی چوٹی پر ہے۔

تاجدارِ کشورِ عرفان توئی رونقِ بزم اولیاء اللہ توئی

ترجمہ: آپ سلطنت معرفت کے تاجدار ہیں آپ بزم اولیاء اللہ کی رونق ہیں۔

روز و شب دارم بدل ایں آرزو تشنۂ دیدار بینم روئے تو

ترجمہ: دن رات یہی آرزو دل میں رہتی ہے کہ آپ کے چہرۂ انور کی ہمیشہ زیارت کرتا رہوں۔

شکر تو کیں بندہ راکردی غلام السلام اے مالک من السلام

ترجمہ: ہر دم شکر ہے کہ آپ نے اس غریب کو اپنا غلام بنالیا سلام قبول ہو اے آقا میرا سلام۔

دیدِ تو صد عیدِ من اے پیرِ من عید چہ تبدیلی تقدیرِ من

ترجمہ: اے میرے پیرومرشد آپ کی زیارت میرے لئے صد عید ہے۔ عید کیا ہے میری تقدیر بدل رہی ہے۔

❁❁❁

Marfat.com

باب ہفتم

حضور پُرنور رحمۃ اللہ علیہ کے روشن چراغ

و

جانشینِ بے مثال

Marfat.com

خلیفۂ اول جانشین قلندر کبریاء حضرت الحاج

خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

عرفان جو انسان کو اپنا ہو جائے
ہر رازِ حقیقت کا شناسا ہو جائے
قطرے کی حقیقت نہیں کچھ بھی لیکن
شامل ہو جو دریا میں تو دریا ہو جائے

سلطان المشائخ، قطب الاقطاب، کشور سلطان الفقراء، مرشد وراہنما، حضور پرنور فیض گنجور، عاشق رسول ﷺ، اعلیٰ حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر بے ریاو باصفا رحمۃ اللہ علیہ نے اس کائنات میں ظاہر بین نظروں سے پردا فرما ہونے کے بعد اپنے بے مثال کمالاتِ فقرو ولائت اور فیوض و برکات ظاہری و باطنی کا جو کامل واکمل اور مجسم نمونہ خلقِ خدا کی راہنمائی وپیشوائی اور فیض رسانی کے لئے چھوڑا ہے وہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے خلف الصدق، جانشین حق شیخ المشائخ، پیکر تسلیم و رضا، واقف اسرار ورموزِ حقیقت حضور مظہر قلندر حضرت الحاج قبلہ بابا جی خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہی ہیں۔ تاجدار ساہو چک شریف کی سیرت طیبہ کا کوئی بھی مرقع اس وقت تک مکمل نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک کہ اس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس روشن چراغ یعنی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات وصفات کے اس مظہرِ صادق کے پاکیزہ حالات شامل نہ ہوں۔

کیونکہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ ''جو کوئی مجھے دیکھنا چاہے وہ صوفی احسان الٰہی کو دیکھ لے اور جو صوفی احسان الٰہی سے محبت کرے گا اور اس اطاعت کرے گا وہ میرا ہو گا۔ اور جس نے اس کی مخالفت کی گویا اس نے

Marfat.com

میری مخالفت کی''۔

ایسے ارشادات حضور پرنور رحمۃ اللہ علیہ نے سرِ محفل فرما کر حضرت سجادہ نشین حضور کی عظمت کو عیاں فرما دیا ہے۔ سجادہ نشین حضور حصرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے فیضانِ نظر سے ایام طفولیت میں ہی اخلاق حسنہ کا کامل نمونہ تھے۔ اور چونکہ اس روشن ضمیر شہنشاہِ روحانیت نے اپنی خلافت عظمیٰ کے لئے آپ کے انتخاب فرمایا تھا۔ اس لئے سجادہ نشین حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی فیضانِ نظر وتوجہ کرم سے روحانی پرورش وتربیت سے بھی سرفراز ہوئے اور قرب وکمال کی اعلیٰ منزلیں طے کر لیں۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ان پر ظاہری وباطنی خاص توجہ رکھتے تھے۔ اور سفر ہو یا حضر کسی حالت میں بھی توجہ خاص میں کمی نہیں آنے دیتے تھے۔ اور ہر وقت فیضان سے نوازتے رہتے تھے۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد عالی شان ہے جو کہ آڈیو کیسٹ میں بھی دستیاب ہے۔ کہ ''مجھے واحد ایک احسان الٰہی انسان ملا ہے۔ ویسے تو سب مرید ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ تیرے ہیں تیرے ہیں لیکن بننا بہت مشکل ہے لیکن کوئی ایسا عمل کر کے نہیں دکھا سکتا جیسا کہ احسان الٰہی نے دکھایا ہے۔ اور یہی میرا جانشین ہے باقی سب دنیاوی اُلجھنوں میں مبتلا ہیں اور مجھے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے میں نے وہ سب کچھ فی سبیل اللہ صوفی احسان الٰہی کو عطا کر دیا ہے''۔

ولادت باسعادت:

حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب ۸ جون ۱۹۵۷ء بمطابق ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ بروز پیر کو میانہ پورہ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدین نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پہ حاضر ہوکر

Marfat.com

فرزند صالح کی دعا کی اور اس دعا کا ثمر اللہ تعالیٰ نے یہ مردِ کامل عطا فرمایا۔ آپ کے والد گرامی قدر کا اسمِ گرامی الحاج چوہدری ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھا اور والدہ محترمہ کا نامِ نامی مائی نور فاطمہ صاحبہ تھا۔ آپ گوجر قبیلہ کے چشم و چراغ ہیں۔

آپ کے دادا چوہدری علم الدین صاحب تحصیل نواں شہر کے قصبہ چوہالہ کے نمبردار بھی تھے۔ آپ کا خاندان بڑا باعزت اور مذہبی جانا جاتا تھا۔ آپ کے اجداد حجرہ شاہ مقیم والوں کے مرید تھے۔ آپ نے قرآن مجید کی تعلیم علامہ مقبول احمد صاحب سیالکوٹی سے حاصل کی۔ اور میٹرک کا امتحان مسلم ہائی سکول سیالکوٹ سے اعلیٰ نمبر حاصل کر کے پاس کیا۔ اور باقی تعلیم گورنمنٹ علامہ اقبال کالج سیالکوٹ سے مکمل کی۔

بارگاہ مرشد میں حاضری:

کبھی اللہ اللہ کرنے سے اللہ نہیں ملتا
ملا دیتی ہے اللہ سے محبت پیر کامل کی

آپ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے آپ کی والدہ محترمہ اور پھوپھی صاحبہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں ساہو چک شریف لے کر آئیں۔ آپ کے سر پر ایک رومال تھا جو آپ کی دادی صاحبہ مدینہ شریف سے لے کر آئیں تھیں۔ عشقِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر دل میں بھرا ہوا تھا کہ آپ وہ رومال کسی کو نہ دیتے تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ نے فرمایا کہ صوفی جی اگر یہ رومال باباجی رحمۃ اللہ علیہ نے مانگ لیا تو تم دے دو گے تو آپ نے عرض کیا کہ میں باباجی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کروں گا آپ رومال کیا مجھے ہی اپنے پاس رکھ لیں اور آخر ایسا ہی ہوا۔ آپ کو بچپن سے ہی صوفی صاحب کہا جاتا تھا۔

Marfat.com

ہستی کی ہوس نہ آرزو رہ جائے
دل میں نہ مغائرت کی بورہ جائے
جس طرح سمندر میں فنا ہو قطرہ
اس طرح مٹوں تجھ پہ کہ بس تو رہ جائے

جب حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ''آپ کی آنکھوں کی طرف کسی مردِ خدا نے دیکھا ہے۔ لہٰذا تم میری آنکھوں کی طرف دیکھو اگر آنکھیں لگ گئیں تو ٹھیک ہو جائیں گی ورنہ ان کا کوئی علاج نہیں آخر وہ آنکھیں ایسی لگ گئیں کی دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو گئیں۔

آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے ہو گئے
ہم تمہارے تم ہمارے ہو گئے

بیعت:

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نسخہ عشق کا
کہ کتاب عقل طاق پر جیوں دھری تھی یونہی دھری رہی

آپ پندرہ سال کی عمر مبارک میں ۲۹ جون ۱۹۷۲ء بمطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ بروز جمعرات بیعت سے مشرف ہوئے۔ اس کے بعد دنیاوی تعلیم سے آپ کا دل اچاٹ ہو گیا اور بے قراریوں میں دن رات اضافہ ہوتا چلا گیا آخر مصلحت اس میں سمجھی کہ تعلیم کو خیر باد کہہ کر آستانہ عالیہ پر حضرت پیر و مرشد کے حضور اپنی زندگی کا بقیہ حصہ گزار دیا جائے۔

Marfat.com

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی

عشق پیر ومرشد:

موت توں پہلے مرجا بندیا تے تیرا ویکھے شان زمانہ
اپنے آپ داویری بن جا کسے یار دا تھیں نذرانہ
ہر کوئی ایس موتے نئیں مردا کوئی مرداائے مرد سیانہ
مریں حمید کسے سر چڑھ کے ایویں وی مرجانہ

آپ نے اپنے پیر ومرشد کے قدموں میں اپنی زندگی کا بقیہ حصہ گزارنا چاہا لیکن گھر والوں نے زبردستی آپ کو واپس لے جانا آخر ایک دن آپ نے اپنے والدین سے عرض کیا کہ اگر میری عاقبت سنور جائے تو آپ کو کیا اعتراض ہے۔ یہ بات سن کر گھر والوں نے خاموشی اختیار کرلی۔

ایک دفعہ والدین حضرت پیر ومرشد رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لے کر آپ کو واپس گھر لے گئے گھر جاکر آپ کی والدہ محترمہ نے دیسی گھی میں سوئیاں تیار کیں۔ ابھی پلیٹ لاکر سامنے رکھی تھی کہ یادمرشد نے اسقدر ستایا کہ وہاں سے بھاگ نکلے۔ گھر والوں نے جب باہر آکر دیکھا کہ آپ دور دور تک نظر نہیں آئے۔ اور حضرت پیر ومرشد کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوگئے۔

اک حسن کا دریا ہے اک نور کا طوفان ہے
اس پیکر خاکی میں یہ کون خراماں ہے

آخر یہ امید بھر آئی کہ آپ نے اپنی زندگی کا بقیہ حصہ پیر ومرشد حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گزارنا شروع کردیا۔ تو حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے لنگر کا

Marfat.com

حساب وکتاب ان کے سپرد کردیا اور خلافت طریقت وارشادات سے نوازا۔ آپ نے کبھی اپنے پیرومرشد کو شکایت کا موقع نہ دیا۔

در جوانی توبہ کر دن شیوہ پیغمبری
عمر پیری گرگ زادہ می شود پرہیزگار

آپ نے آستانہ عالیہ کے لئے سرتوڑ محنت کی۔ آپ نے آستانہ عالیہ کی تعمیر وترقی کے لئے اپنے سر پر مٹی اٹھا اٹھا کر آستانہ یار کی خوبصورتی کے لئے دن رات مشغول رہتے اور ہر آنے والے کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ یہ عادتیں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو پسند آگئیں جسکی وجہ سے آپ پر نہایت ہی خصوصی شفقت اور نظر عنایت فرماتے تھے۔

جادو تھی کہ سحر تھی بلا تھی
دریائے عشق پر تیری نگاہ کیا تھی

حضرت قبلہ عالم شیخ کامل رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارکہ ہے کہ:

''فرزندوں میں ارادت صادقہ انہی کے حصہ میں ہے اور صوفی احسان الٰہی طالب صادق ہے خدا کی طلب اسی طرح ہونی چاہئے مجھے اس سے ذاتی محبت ہے۔ جیسی محبت اس کے ساتھ ہے ایسی کسی کے ساتھ نہیں اور ایسے ہی جیسی ان کو میرے ساتھ ہے دوسرے کسی سے نہیں ہوسکتی۔ اور میں نے امور باطن میں اسے اپنا رازدان بنا رکھا ہے۔ میں صرف اس سے اسرار ورموز بیان کرتا ہوں۔ اس میں کوئی دوسرا شامل نہیں ہوتا۔ اور اگر میرا عاشق اور بیٹا ہے تو محض ایک صوفی احسان الٰہی ہے اور یہی میرا جانشین حق ہے۔ اور اس کے ہاتھ کو میرا ہاتھ سمجھیں جس نے مجھے دیکھنا ہو وہ صوفی احسان الٰہی کو دیکھ لے''۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ مرید بھی سجادہ نشین صاحب کے

Marfat.com

ہاتھ مبارک پر ہی کرواتے ۔ آپ کے عشق کا منہ بولتا ثبوت حضرت قلندر کبریا رحمۃ اللہ علیہ کا حجرہ مبارک جس میں تمام تبرکات موجود ہیں۔ یہ آپ کے عشق کی انتہا ہے۔

مزہ زندگی کا حاصل ہے اس کو
جو قدموں میں تیرے کرے گا بسیرے

انوار ورحمت کی بارش:

تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پاگئے
عقل غیاب وجستجو عشق حضور واضطراب

سجادہ نشین حضور حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ مولائی ومرشدی حضور پرنور فیض گنجور رحمۃ اللہ علیہ ہمیں ظاہری شفقت سے بھی نوازتے اور بسا اوقات اس طرح کی شفقت کی انتہا ہی فرمادیتے وہ شفقت تو پھر الفاظ وبیان میں آنہیں سکتی مگر اکثر معمول مبارک یہی تھا کہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر ہمیں زبردست ڈانٹ شروع فرمادیتے مگر وہ ڈانٹ خطرات قلبی اور نفس وشیطان کے لئے برق خاطف ہوتی ہے۔ ماں اسی ہاتھ سے بچے کو پیار دیتی ہے۔ اور اسی ہاتھ سے چپت بھی لگاتی ہے۔ مگر وہ چپت بچے کی اصلاح کی خاطر ہوتی ہے۔ اس لئے ماں کی چپت میں بھی پیار لپٹا ہوتا ہے۔ مرشد کامل کی ڈانٹ میں خاص فیض ہوتا ہے۔ جس وقت حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں ڈانٹ فرمارہے ہوتے تھے تو اس وقت ڈر کے مارے خون تو ضرور خشک ہوتا تھا۔ مگر وہ ڈانٹ کیا تھی۔ یہ تو کوئی ہمارے دل سے پوچھے وہ تو ایک انوار واسرار کی موسلا دار بارش ہوتی تھی۔ جو ہمارے دل پر

Marfat.com

برس رہی ہوتی تھی اور وہ ایک رحمت کی جھڑی ہوتی تھی۔

عشق میں دونوں مزے ہیں مار بھی اور پیار بھی

سائیں منشی صاحب کو چیلنج:

سائیں منشی صاحب نے آپ کو چیلنج کیا کہ تم باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جانا چھوڑ دو ورنہ میں تم کو راتوں رات اٹھا کر لے آؤں گا۔ آپ نے ان کو کہہ دیا کہ میں بارگاہ مرشد میں جارہا ہوں تم جو چاہو کرو جسمیں طاقت ہوگی وہ مجھے اپنے پاس رکھ لے گا۔ آپ کا یہ چیلنج سن کر سائیں صاحب خاموش ہوگئے اور آپ کے والد گرامی سے کہنے لگے کہ ماسٹر جی صوفی صاحب کو ان کے حال پر چھوڑ دیں یہ سلوک راہ معرفت میں بلند مقام کے حامل ہیں۔ اور ان کو ذات مرشد سے وافر مقدار میں فیض حاصل ہے۔

فقراء سے محبت:

ایک دفعہ رات بارہ بجے دیوانہ فقیر جس نے صرف ایک تہبند باندھ رکھا تھا۔ آ کر کہنے لگا کہ روٹی مل سکتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا باباجی ضرور مل سکتی ہے روٹی ہی آپ کی ہے میں کون ہوں۔ حضرت صاحب نے خادم کو کہنے کی بجائے خود لنگر سٹور میں گئے اور روٹی لاکر پیش کی اس نے وہ سب کچھ اپنی دیگچی میں ڈالا اور چلا گیا اور کہا اللہ آپ کو دیتا رہے اور ہم جیسے فقیر لیتے رہیں۔

سجادہ نشین حضور اسقدر فقراء سے محبت کرتے ہیں کہ خود خدمت کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

Marfat.com

بارگاہ مرشد میں استقامت:

بھول جا سب کچھ تو پھر یاد خدا کا لطف دیکھ
معرفت کہتے ہیں اس کو درس عرفان ہے یہی

حضرت پیرومرشد نے سجادہ نشین حضور کے صبر اور استقامت کو آزمانے کے لئے بڑی بڑی مشکلات میں سے گزارا۔ بڑی بڑی سختی فرمائی۔ ڈانٹ ڈپٹ کے علاوہ بہت دفعہ مارا پیٹا لیکن یہ وہ مرد خدا ہے جس نے تن من دھن مرشد کی سرکار میں پیش کردیا تا کہ روز محشر سرخرو ہو سکے۔ حضرت پیرومرشد رحمۃ اللہ علیہ جو حکم صادر فرماتے اور جس وقت بھی صادر فرماتے اسی وقت سر تسلیم خم کرتے اور حکم کی تعمیل کرتے۔ مہمانوں کے لئے کھانے کا بندوبست کرنا بستروں کا بندوبست کرنا وہ حضور کی ڈیوٹی میں شامل تھا۔

صوفی فقیر محمد صاحب بتاتے ہیں کہ ایک دفعہ سجادہ نشین حضور نے مہمانوں کو تمام بستر تقسیم فرما دیئے اور خود ایک چادر اوڑھے ہوئے ہمارے پاس بیٹھ گئے۔ رات کو سردی بہت زیادہ تھی لحاف میں بھی گزارا نہ ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد عاشق قوال صاحب آئے اور عرض کیا کہ صوفی صاحب مجھے لحاف وغیرہ نہیں ملا تو آپ نے فرمایا کہ بھائی صاحب میں نے تو سب تمام تقسیم کر دیئے ہیں۔ اور اب صرف ایک چادر ہی ہے یہ لے لو اور وہ اس کو عطا فرما دی اور خود اسی طرح ساری رات بسر فرما دی۔

محبت جنکی صادق ہو وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پہ مہر خاموشی دلوں میں یاد کرتے ہیں

حکم کی بجا آوری کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ پیرومرشد قبلہ وکعبہ باباجی

Marfat.com

حضور رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ سجادہ نشین حضور نماز میں مشغول تھے۔ کہ باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''احسان الٰہی پانی پلاؤ،، نماز کو توڑ دیا اور پانی لاکر پیش کردیا۔ جب پانی لے کر حاضر ہوئے تو حضور پرنور نے فرمایا کہ ہم نے کہا ہے نماز پڑھو نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ آپ پھر نماز میں مشغول ہوگئے۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر فرمایا ''احسان الٰہی پانی پلاؤ،، پھر نماز کو توڑ دیا اور پانی لاکر پیش کردیا البتہ کافی مرتبہ ایسے ہی حکم ہوا اور سجادہ نشین حضور نے بے چون وچرا حکم کی بجا آوری کی اور کوئی الفاظ بھی اپنی زبان مبارک سے سرزد نہ ہونے دیئے۔ آپ کی یہ استقامت دیکھ کر حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''اے میرے سچے عاشق اور اللہ تعالیٰ کے طالب صادق دین ودنیا میں تجھے کسی قسم کی کوئی کمی نہ ہوگی اور مخلوق خدا تجھ سے فیضیاب ہوگی۔ اور میرے بعد تم ہی میرے جانشین بننے کے مستحق ہو تمہارے سوا میرے نظام کو چلانے کے لائق کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے ثابت قدم رکھے''۔

یہ نگاہ لطف گویا عشق کی تمہید ہے
عشق کے سائے میں جینا زندگی کی عید ہے

(باقی واقعات گذشتہ ابواب میں حسب ضرورت پیش کئے گئے ہیں)

عقد مبارک:

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۸۱ء میں سجادہ نشین حضور کا عقد مبارک سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت اپنی نور نظر صاحبزادی حاجن نذیر فاطمہ صاحبہ کے ساتھ پڑھا دیا۔ نکاح سلطان الاولیاء خواجہ خواجگان حضرت الحاج خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھایا۔ سجادہ نشین حضور کی اولاد میں دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ عرفان الٰہی قادری، رضوان الٰہی قادری، منزہ بتول، مصباح بتول، عائشہ بتول۔

Marfat.com

رسم تاجپوشی:

پیر طریقت حضرت قبلہ الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب طال اللہ عمرہ کی خلافت کا اعلان تو سولہ سال کی عمر مبارک میں ۱۹۷۲ء کو ہی قبلہ وکعبہ آقائی ومولائی مرشدی اعلیٰ حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر مرد خدا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دیا تھا۔

بیعت ہونے کے آٹھ دن بعد آپ اپنے پیرومرشد حضور پُرنور کے ساتھ آستانہ عالیہ نقیب آباد شریف حضرت الحاج خواجہ فقیر صوفی محمد نقیب اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے تھے۔ تو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ بے مثال وپر جلال نے آپ کا انتخاب فرمالیا۔ تو حضور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ بیٹا تمہاری شادی ہوئی ہے آپ نے عرض کیا جی حضور تو خواجہ صاحب نے پوچھا کس کے ساتھ تو آپ نے عرض کیا میرے پیرومرشد کے ساتھ تو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تمہارے پیر صاحب کہاں ہیں تو آپ نے عرض کیا کہ یہ آپ کے ساتھ تشریف فرماہیں۔ یہ بات سن کر خواجہ صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور مٹھائی کا تبرک عنایت فرمایا۔ اور مزید فرمایا کہ یہ ایک ٹکڑا میری طرف سے دوسرا تمہارے پیرومرشد قلندر کی طرف سے اور تیسرا مخلوق کی طرف سے اس کو وصول کرلو اور مزید فرمایا کہ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ثابت قدم رکھے اور اپنے پیر ومرشد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ابرو کے اک انتباہ سے ملتی ہے
دنیائے نظر کی راہ سی ملتی ہے
تدریس نہیں یہاں کی محتاج حروف
تعلیم یہاں نگاہ سے ملتی ہے

Marfat.com

۱۹۷۲ء سے ہی حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ مرشد وراہنما قلندر بے ریا وباصفا وبارضا رحمۃ اللہ علیہ بھی فرمانے لگے کہ ''میرے بعد میرا جانشین صوفی احسان الٰہی ہوگا،، اور مریدین کو بیعت کرنے کے لئے بھی ان کو ہی ارشاد فرماتے۔ اور یہ شعر شجرہ طیبہ میں لکھوایا۔

یا الٰہی امر مرشد پر رکھ ثابت قدم تاحشر
حضرت صوفی احسان الٰہی شاہ حاجت روا کیواسطے

۲۷ جنوری ۱۹۸۸ء بمطابق ۷ جمادی الثانی ۱۴۰۸ھ کو سلطان الاولیاء حضرت الحاج خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آستانہ عالیہ ساہو چک تشریف لائے۔ مریدین اور عقیدتمندوں نے محفل کو سجانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ بعد نماز عشاء سجادہ نشین پیر طریقت رہبر شریعت حضرت الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب تعالیٰ اللہ حیاتہ کی رسم تاجپوشی حضرت خواجہ صاحب نے ادا کی۔ اور اس وقت آپ کو نصیحت فرمائی کہ ''اپنے پیران عظام کا نام روشن کرنا اور مخلوق خدا کی خدمت کرنا اللہ تعالیٰ آپ کے مراتب بلند فرمائے اور آستانہ عالیہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے'' (آمین)

نہیں تھوکتے وہ تاج سکندری پر
تکیہ لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں

مقام سلطان العارفین:

ملتان میں ایک عظیم روحانی بزرگ شیخ خورشید احمد رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جو قلعہ قاسم باغ کے نزدیک پارک میں رہتے تھے۔ جو ایک خداشناس اور مرد قلندر تھے۔ ایک دفعہ ان کی خدمت اقدس میں صوبیدار میجر صوفی محمد سلیمان خان صاحب

Marfat.com

بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ آج ہم آپ کی ملاقات وقت کے سلطان العارفین سے کروائیں گے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہاں حضرت خواجہ احسان الٰہی صاحب باطنی پرواز کے ذریعے تشریف فرما ہوگئے۔ جب صوبیدار صاحب قدمبوسی کے لئے آگے بڑھے تو شیخ خورشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ صرف زیارت کریں۔ اور فرمایا کہ صوفی احسان الٰہی صاحب سلطان العارفین کے مقام پر فائز ہو چکے ہیں۔ اور یہ عدالت عالیہ کے جج ہیں جو فیصلہ بھی ہوتا ہے ساہو چک شریف میں ہوتا ہے۔

رندوں کو بھی معلوم ہیں صوفی کے کمالات
ہر چند کہ مشہور نہیں ان کے کرامات

ہزاروں میل دور مریدین کی راہنمائی:

سجادہ نشین حضور نے ایک مرتبہ صوفی نیامت علی صاحب، صوفی نذیر احمد بسم اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صوفی حاکم علی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ساتھیوں کو سیہون شریف حاضری کے لئے بھیجا اور فرمایا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ جب وہ حضرت سخی شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر پہنچے تو مزار اقدس کے دائیں جانب اعلیٰ حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے جی بھر کر زیارت کی پھر آرام کی غرض سے لال چشمہ کی طرف چلے گئے۔ جو ایک خطرناک جگہ ہے تو وہاں چشمہ کے اوپر حضرت خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب کو دیکھا۔ جو کہ قلندرانہ لباس میں ملبوس ہاتھ میں عصاء مبارک پکڑے کھڑے تھے۔ اور اشارہ سے فرمایا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ جب وہاں سے واپس چلے گئے تو تقریباً دس منٹ کے بعد وہاں ڈاکو (رہزن) آئے جنہوں نے کچھ لوگوں کو قتل کیا اور سامان

Marfat.com

وغیرہ لوٹ کر بھاگ گئے۔ حضور ساہو چک شریف میں بیٹھ کر مریدین کی راہنمائی سیہون شریف میں فرما رہے ہیں۔

کچھ غم نہیں ہے مجھ کو غم روزگار کا
ان کی مہربانیاں ہیں میری زندگی کے ساتھ

ڈاکو کی توبہ:

تیری معراج کے تو لوح وقلم تک پہنچا
میری معراج کے میں تیرے قدم تک پہنچا

آپ کا ایک مرید تھا جو کہ فوج سے بھاگ کر چلا گیا ساتھ کچھ دوستوں کو لگا کر چوری ڈکیتی، اور رہزنی کو پیشہ بنالیا۔ ایک دن وہ حضور کی بارگاہ اقدس میں اسلحہ سے لیس شراب میں دھت حاضر ہوا۔ حضور نے حکم فرمایا کہ ادھر آب شفا سے غسل کر کے میرے پاس آؤ۔ اور خود بارگاہ ایزدی میں دست دعا پھیلا دیئے۔ کہ ''یا الٰہی توبہ کروانا میرا کام ہے اور معاف فرمانا تیرا کام ہے،، اللہ رب العزت نے دعا کو قبولیت کا شرف بخشا حضور نے جب واعظ ونصیحت فرمانا شروع کیا تو وہ عرض کرنے لگا۔ حضور مجھے تو دوسال ہو گئے ہیں فوج سے مفرور ہوں۔ اب کیسے بحال ہوسکتا ہوں۔ یہ بات سن کر آپ کو جلال آ گیا اور فرمایا کہ جاؤ سچے دل سے توبہ کرلو اور آج شام تک ڈیوٹی پر جا کر کھڑے ہو جاؤ تو دوسال کی تنخواہ بھی مل جائے گی اور نوکری بھی بحال ہو جائے گی۔ ایسا ہی ہوا جب وہ ڈیوٹی پر پہنچا تو کلرک کہنے لگا اپنی دوسال کی تنخواہ وصول کرلو۔ اور الحمد اللہ آج تک وہ اپنی ملازمت پوری کر رہے ہیں۔ اسی لئے حضرت عارف کھڑی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

مرد ملے تے درد نہ چھوڑے اوگن دے گن کردا
کامل مرد محمد بخشا لعل بنان پتھر دا

Marfat.com

گفتار و کردار:

حضرت قبلہ مرشدی الحاج صوفی احسان الٰہی صاحب دامت برکا تہم العالیہ طال اللہ عمرہ نہایت شگفتہ دھیمی رس گھولنے والی گفتگو فرماتے ہیں۔ جو کہ ہر خاص وعام کی سمجھ میں آجاتی ہے۔ آپ نرم مزاج، منکسر، متواضع اور مہمان نواز شخصیت ہیں کبھی اپنے مریدوں کو مرید نہیں کہا بلکہ دوست یا بھائی کہہ کر پکارتے ہیں۔ کردار اس قدر مصفہ کہ کوئی جتنا مرضی قریب سے دیکھے ظاہر و باطن ایک نظر آئے گا۔ ہمہ وقت غریبوں محتاجوں کی خدمت میں مصروف اور مرد کامل کی تمام صفات بھر پور۔ پاس کچھ نہ ہو پھر بھی ادھار لے کر غربا و یتامیٰ کے مسائل کو حل فرمانے والے۔ لوگوں کے دینی و دنیاوی مسائل کو بڑی دلجمعی اور شائستگی کے ساتھ حل فرمانے والے۔ ہر کسی کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنے والے۔ ولی کامل صوفی باصفا مرد خدا ہیں۔

اپنے آپ کو مخلوق خدا کا خادم سمجھنے اور بتانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ نہایت سادہ غذا تناول فرماتے ہی۔ سادہ لباس زیب تن فرماتے ہیں۔ تصنع ریا کاری سے پرہیز کرتے ہیں۔ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ محبت سے پیش آتے ہیں۔ مریدین کو عشق رسول ﷺ اتباع رسول ﷺ اور محبت کا درس دیتے ہیں۔ آپ کی نگاہ ناز ہمہ وقت مریدین کے قلوب پر متوجہ ہوتی ہے۔ اپنے خدام کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آتے ہیں۔ اور کسی پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں فرماتے۔ اور یہی اولیاء اللہ کا خاصہ ہے۔

Marfat.com

ملفوظات مبارکہ

۱۔ زندگی ایک سفید چادر ہے اگر اس کو داغ لگ جائے تو ساری عمر صاف کرتے رہو نہیں ہوتا۔

۲۔ ہر کام اللہ کی رضا کے لئے کرو دنیاوی مقاصد کو مدنظر مت رکھو۔

۳۔ عاجزی اختیار کرو مرتبہ ملے گا۔

۴۔ فقیر وہ ہے جو صرف اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرتا ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتا ہو۔

۵۔ محبت ایک ایسی چیز ہے جس سے تم اللہ اور مخلوق کے نزدیک ہو جاؤ گے۔

۶۔ مانگت بھی در پہ آئے تو رب کی رحمت ہوتی ہے۔ اگر دھواں نکلتا ہو تو آگ لینے والے آجاتے ہیں۔

۷۔ جس قدر اللہ کی مخلوق سے محبت کرو گے اسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

۸۔ جس قدر مخلوق آئے گی اس سے دوگنا رزق اللہ تعالیٰ ضرور بھیجے گا۔

۹۔ ہر کام خواہ دینی ہو یا دنیاوی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے لئے کرو گے تو اللہ تعالیٰ غیب سے مدد فرما دے گا۔ اگر دنیاوی اغراض فاسدہ کو مدنظر رکھو گے تو یہ غلط ہے جس رب نے شام کو روٹی عطا فرمائی ہے وہ صبح بھی دے گا توکل پہ گامزن رہو۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت حاضر و ناظر جانو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے مرشد کریم کے حکم کی تائید کرو۔

۱۱۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ محبت اور پیار سے پیش آؤ اللہ تعالیٰ بڑی

Marfat.com

رحمتیں کرے گا۔

۱۲۔ تکلیف آجائے تو پریشان نہ ہوا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہو۔

۱۳۔ تکالیف تو آتی رہتی ہیں لیکن پیر ومرشد کے ساتھ ضد نہ کرو عاشقوں کے نزدیک تکلیف بھی رب کی رحمت ہے۔

۱۴۔ زندگی اور موت رب کے اختیار میں ہے بیمار ہونے سے موت نہیں آجاتی اور مایوس ہونا گناہ ہے۔

۱۵۔ ایمانداری سے بڑی برکت ہوتی ہے جب ایمانداری ختم ہوجائے گی تو برکت بھی ختم ہوجائے گی۔

۱۶۔ جھوٹ اور جوٹھ انسان کو ختم کردیتا ہے۔

۱۷۔ دولت کے پیچھے پڑجاؤ گے تو تمہاری عزت وعظمت ختم ہوجائے گی۔

۱۸۔ جو لوگ رضائے الٰہی کے لئے مخلوق کے ساتھ محبت اور خدمت کرتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ محبت کرتا ہے۔

۱۹۔ مرشد کی ذات پاک کو جمع کرو اور اپنی ذات کی نفی کرو۔

۲۰۔ عاجزی اختیار کرو فلاح پاؤ گے۔

۲۱۔ جو خود کو ادنیٰ سمجھے وہ اعلیٰ ہوتا ہے اور جو خود کو اعلیٰ سمجھے وہ ادنیٰ ہوتا ہے۔

۲۲۔ میں کو ختم کرو اور مالک کی ذات کو سب کچھ سمجھو تب کامیاب ہوجاؤ گے۔

۲۳۔ پیر اگر مرید کرے تو کسی دنیا کے لالچ کے لئے نہ کرے اور مرید اگر بیعت ہو تو کسی دنیا کے لالچ کے لئے نہ ہو۔

۲۴۔ کاروبار رازق نہیں بلکہ یہ تو خود کو مشغول رکھنے کے لئے رازق صرف خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔

Marfat.com

۲۵۔ خیال صرف اپنے پیشوا کی طرف وحدہ لاشریک کی طرف اور آخرالزماں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رکھا کرو باقی سب کچھ فنا ہونے والا ہے۔

۲۶۔ میرا کچھ رہے نہ رہے لیکن میرے پیشوا کا نشان باقی رہے۔

۲۷۔ بندے کا کام محنت کرنا ہے رزق دنیا میرے اللہ کا کام ہے۔

۲۸۔ ہر اک کے ساتھ خلوص کے ساتھ پیش آؤ اللہ تعالیٰ بڑا رحیم ہے۔

۲۹۔ پیر تو مخلوق خدا کی راہنمائی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چوکیدار ہے پیر کا کام ہے خدمت کرنا۔

۳۰۔ مجاہد کا کام ہے ہر وقت تیار رہے اور جو غفلت کرے وہ مجاہد نہیں۔ لہٰذا جوان بنو اور ہمت کے ساتھ اپنے پیرومرشد کا نام روشن کرو۔

۳۱۔ اپنا تن من دھن مالک کے نام پر وقف کردو۔ اگر کوئی تم سے زیادتی کرے گا تو مالک خود پوچھ لیں گے۔ تم عاجزی اختیار کرو۔

۳۲۔ دنیا کی الجھنوں سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہمہ وقت اپنے مالک کا تصور رکھو۔

۳۳۔ ہمارا تو صرف ایک ہی مشن ہے کہ ہمارے پیرو پیشوا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی پیروی ہو اور حضرت قلندر کبریا رحمۃ اللہ علیہ کا نام روشن ہو۔

۳۴۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ باباجی رحمۃ اللہ علیہ حضور کے مہمانوں کی زیادہ سے زیادہ بہتر طریقے سے خدمت کی جائے۔

۳۵۔ ہم تو دل وجان سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرتے ہیں کسی لالچ کی وجہ سے نہیں۔

۳۶۔ ہم کسی لالچ کی وجہ سے محافل کا انعقاد نہیں کرتے بلکہ ہم تو صرف حضرت باباجی قلندر کبریا رحمۃ اللہ علیہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کے لئے

Marfat.com

یہ محافل سجاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امداد فرماتے ہیں اور حفاظت بھی فرماتے ہیں۔

۳۷۔ اولاد رازق نہیں رازق وہ وحدہ لاشریک ہے جس نے انسان کو پیدا فرمایا ہے۔

۳۸۔ یہ مخلوق اللہ کی ہے لہٰذا کسی کو برا مت کہو۔

۳۹۔ ہمیں تو جو کچھ ملا ہے ادب سے ملا ہے ادب کے بغیر کچھ نہیں ادنیٰ کا بھی ادب کرو۔

۴۰۔ اپنے دل کی صفائی کرو یہی محبوب کے رہنے کی جگہ ہے۔

۴۱۔ کھاؤ اللہ واسطے، پیئو اللہ واسطے، جیو اللہ واسطے، آؤ اللہ واسطے، سفر کرو اللہ واسطے، ہر کام اللہ کی رضا کے لئے کرو۔

۴۲۔ اگر یار مٹھائی دے تو کھا لیتے ہیں اور اگر زہر بھی دے تو کھا لینا چاہیے۔

۴۳۔ جو کام بھی کرو پختہ یقین کے ساتھ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تکلیفوں کو آسانیوں میں بدل دے گا۔

۴۴۔ انسان کا ہر کام ارادے سے ہوتا ہے تم ایک ہی آنکھ سے ماں کو دیکھتے ہو۔ اسی آنکھ سے بیوی کو اسی آنکھ سے بہن کو، اسی آنکھ سے بیٹی کو، آنکھ ایک ہی ہے لیکن ارادہ مختلف ہے۔

۴۵۔ ہم تو مخلوق خدا کو خوش کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں ہمارا کام ہی یہی ہے کہ کوئی شخص ناراض نہ ہو جائے فقیر کو کسی سے بھی نفرت نہیں ہے۔

۴۶۔ فقیر کی جب موت (ذلت ورسوائی) آتی ہے تو وہ غیر عورت کو قریب کرتا ہے۔ اور نفس پرستی میں مشغول رہتا ہے۔ جو کہ تصوف میں زنا قاتل سے بدتر ہے۔

Marfat.com

۴۷۔ اللہ کا شکر ہے کہ مہمان ہمارے پاس تشریف لاتے ہیں اور ہمیں اپنی زیارت کرواتے ہیں۔

۴۸۔ خلیفہ کے شروع میں ''خ ،،آتا ہے اور خادم کے شروع میں بھی ''خ،،آتا ہے ۔لہٰذا خلیفہ کا مطلب ہے''خادم،،۔ خلافت حاصل کرکے چوہدری نہ بنو بلکہ خلق کے خادم بنو

۴۹۔ فقیر وہ ہے جس کا دل مومن ہے۔

۵۰۔ پیر کا مطلب ہے خادم۔

۵۱۔ ہر حال میں اپنی نفی کرو اور مرشد کی ذات کو ہر مقام پہ حاضر جانو۔

۵۲۔ ہم نے آپ کو نمبرداری کی دستار نہیں بخشی بلکہ مخلوق کی خدمت کرنے کی دستار عطا کی ہے۔

۵۳۔ بیٹا مصائب تو فقیروں کا حصہ ہیں۔ ان کی طرف دھیان نہ دو بلکہ اپنے مالک کی ذات میں متوجہ رہو۔

۵۴۔ لنگر شریف کے معاملہ میں کوتاہی مت کرو۔ بلکہ خوب ہمت سے خدمت کرو۔

۵۵۔ کسی کے بارے میں منفی سوچ مت رکھو بلکہ اس کا فائدہ کرنے کی کوشش کرو۔

۵۶۔ تم کسی کو برا مت کہو اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کو دیکھ رہا ہے۔

۵۷۔ یہ تمہارا سفر اور آنا جانا رائیگاں نہیں جائے گا میرا اللہ تمہیں ضرور اجر عطا فرمائے گا۔

(یہ تمام ملفوظات میں نے اپنے کانوں سے سماعت کئے ہیں اور میرے پاس جگہ، تاریخ کے مطابق تحریراً موجود ہیں)

Marfat.com

درشان پیکرِ تسلیم و رضا حضرت

الحاج خواجہ صوفی احسان الٰہی صاحب

صد سلام تیری عظمت کو شمع حق کی جلانے والے
بھٹکے ہوئے ہر دل کو منزل کی راہ دکھانے والے
دستِ شفقت ہے تیرا بے سہاروں کے لیے آبِ حیات
مرادیں دل کی پاتے ہیں تیری سرکار میں آنے والے
بگڑا ہوا ہر کام سنور جاتا ہے تیری نظرِ کرم سے
دلِ ویران کی دنیا کو گلزار بنانے والے
جو بھی آیا تیرے در پہ گیاہاتھ نہ خالی
نیک بندہ ہے تو درویشِ خدا کہتے ہیں زمانے والے
رہے گا نام روشن قیامت تک تیرا زمانے میں
اپنی ہستی کو عشقِ محمدؐ میں مٹانے والے
رہبرِ شریعت ہے تو نیک ہیں راہیں تیری
پیرِ کامل ہے تیرا خوابِ غفلت سے جگانے والے
مختصر کرتا ہے اصغر تیری داستانِ حیات
ورنہ قصے ہیں بہت شاہِ احسان تیری عظمت کے سنانے والے

Marfat.com

مرشد کامل

پڑھ بسم اللہ پھڑ لے دامن مُرشد کامل والا
جے توں چاہیں وصل الٰہی طالب حق تعالیٰ
جے چاہیں عرفانِ الٰہی تھی کامل دا بردا
کامل دے اک نال اشارے دور ہووے لکھ پردا
جے توں چاہیں علم لدنی چھوڑ کتاباں سبھے
کامل پیر مکمل باہجھوں ہر گز رب نہ لبھے
علم لدنی سبق صحائف کامل پیر پڑھاوے
علم لدنی درس لطائف پیر کنوں ہتھ آوے
علم لدنی سرور پایا تے وت اہل کمالاں
علم لدنی مُول نہ لبھے باہجھ ولیاں ابدالاں
جے توں چاہیں طالب صادق اکبری حجاں گزاراں
کریں طواف توں پیر اپنے دے لکھ کروڑ ہزاراں
جے تُوں چاہیں تاج شہانہ فخر عزت وڈیائی
جوڑے مرشد کامل دے رکھ ہر دم سر تے چائی
جے توں چاہیں دو ہیں جہانیں روشن دل دیاں آکھیں
خاک قدم دی سُرمے وانگوں وچ آکھیاں دے رکھیں
جے توں چاہیں دیدارِ الٰہی زیارت پاک نبی دی
رکھ تصور صورت ہر دم کامل پیر ولی دی

Marfat.com

جے توں چاہیں عشق الٰہی عاشق تھی رہبر دا
حق رہبر وچ فرق نئیں ذرا عین اوہو در پردا
مرشد کامل عین ہواللہ لا موجود سوی اللہ
مرشد کامل غیر نئیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ
مرشد کامل اولیاء اللہ اللہ اولیاء اللہ
اللہ اولیاء اللہ دے وچ فرق روا نئیں واللہ
مرشد کامل مظہر ذاتی تے خود ظاہر اللہ
مرشد کامل دے ول راجع پاک ضمیر ہُو اللہ
مرشد کامل فرد یگانہ واحد اِک اکلا
مرشد کامل پاک محمدؐ دل وچ رکھ تسلیٰ
مرشد کامل وجہہ اللہ صورت عین خدا دی
مرشد کامل خلیفۃ اللہ نائب سرور عالی
مرشد کامل ذات مشرف واصل ذات خدا دی
مرشد کامل خاص مقرب حاصل ذات الٰہی
مرشد کامل طائر قدسی عنقا مغرب ذاتی
مرشد کامل باز ہوائی تے سیمرغ صفاتی
مرشد کامل شمس وجودی ذات ہویت والا
مرشد کامل قمر شہودی صفت انیت والا
مرشد کامل عارف عالم علم حقیقت والا
مرشد کامل واقف حاکم حکم شریعت والا

Marfat.com

مرشد کامل دُرِمعانی وحدت دے دریاؤں
مرشد کامل نور نورانی پاک عیوب خطاؤں
مرشد کامل ذات مبرا واسع ارض سماؤں
مرشد کامل پاک منزہ فارغ حرص ہواؤں
مرشد کامل برزخ جامع عین وجود عدم دا
مرشد کامل ہے خط فاصل بحر حدوث قدم دا
مرشد کامل نسخہ شامل کتب وجوب امکانی
مرشد کامل پاک مَدُاللہ واہ قدرت سبحانی
مرشد کامل پیر مکمل حق دا راہ دکھاوے
مرشد کامل پہن مزمل پڑھ قرآن سناوے
مرشد کامل مَنْ عَرَفَ دا حرف سدا سمجھاوے
مرشد کامل لِی مَعَ اللہ کُل دا سیر کراوے
مرشد کامل سو کجھ کردا جو اُس دے من بھاوے
مرشد کامل ڈبے بیڑے پل وچ بنھلاوے
مرشد کامل عاشق تائیں دلبریار ملاوے
مرشد کامل طالب نوں مطلوب دے کول بہاوے
مرشد کامل درد منداں نوں دردوں آن چھڑاوے
مرشد کامل زخم دلاں تے مرہم آن لگاوے
مرشد کامل پیر مغاں حقیقی تے ساقی میخانہ
مرشد کامل ذوق شراب پلاوے وحدت دا پیمانہ

Marfat.com

مرشد ہے ورتاوا ونڈے ربی فیض تماماں
مرشد کامل توں ہے لائق سب تعظیم سلاماں
مرشد کامل ملے تے ناہیں مشکل ملنا رب دا
پر نئیں باہجھوں نیک نصیباں مرشد کامل لبھدا
مرشد کامل صوفی اللہ رکھا شاہ کامل مرد نیارا
دلاں موئیاں نوں جواک نظروں زندہ کرے دوبارا
مرشد کامل پار لنگھایا جو وی لنگھیا پھڑ کے
ایہہ سمندر عشق حقانی کوئی نئیں لنگھیا تر کے
مرشد کامل صوفی احسان الٰہی تے کامل مرد الٰہی
مرشد کامل بخشی جنہوں دو جگ دی شاہی
رہبر راہ ہدایت اندر خواجہ وچ زمانے
شیر ہوون شیراں دے جائے ساری دنیا جانے
جس دی نظر اکسیر مبارک بگڑے کاج سوارے
اَدبوں جھک جھک کرن سلاماں ولی اللہ دے پیارے
جے توں چاہیں قرب ربانی مَل مرشد دیاں تلیاں
جنہاں کامل پیر نہ لبھا اوہ پتن روندیاں کھلیاں

Marfat.com

سلام قیام بدرگاہِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یَـــانَبِـــیْ سَلَامُ عَـــلَیْكَ

یَـــارَسُـــوْلْ سَلَامُ عَـــلَیْكَ

یَـــاحَبِیْـــبْ سَلَامُ عَـــلَیْكَ

صَـــلَـــوٰۃُ الـــلّٰـــہَ عَـــلَیْكَ

اَشْـــرَقَ الْبَـــدْرُ عَـــلَیْـــنَـــا وَاخْتَـــفَـــتْ مِـــنْـــہُ الْبُـــدُوْرِ

مِثْـــلُ حُسْـــنِكَ مَـــارَاَیْـــنَـــا قَـــطُّ یَـــا وَجْـــہُ السُّـــرُوْرِ

یَـــانَبِـــیْ سَلَامُ عَـــلَیْكَ

اَنْـــتَ شَـــمْـــسٌ اَنْـــتَ بَـــدْرٌ اَنْـــتَ نُـــوْرٌ فَـــوْقَ نُـــوْرِ

اَنْـــتَ اَکْسِیْـــرًا وَعَـــالِـــیْ اَنْـــتَ مِـــصْبَـــاحِ الـــصُّـــدُوْرِ

یَـــانَبِـــیْ سَلَامُ عَـــلَیْكَ

یَـــاحَبِیْبِـــیْ یَـــامُـــحَـــمَّـــدٌ یَـــاعُـــرُوْسُ الْـــخَـــافِـــقَیْـــنِ

یَـــامُـــؤَیَّـــدْ یَـــامُـــمَـــجَّـــدْ یَـــااِمَـــامِ الْـــقِـــبْـــلَـــتَـــیْـــنِ

یَـــانَبِـــیْ سَلَامُ عَـــلَیْكَ

رحمتوں کے تاج والے دوجہاں کے راج والے

عرش کی معراج والے عاصیوں کی لاج والے

یَـــانَبِـــیْ سَلَامُ عَـــلَیْكَ

Marfat.com

رحمتِ عالم خدارا مُونسِ آدم خدارا
شافعِ امم خدارا کیجئیو کرم خدارا

یَـــانَبِـــیْ سَلَامُ عَـــلَیْكَ

بیکسوں کی بات سُن لو بھیک دو حالات سن لو
دو ہمیں خیرات سُن لو قبلۂ حاجات سُن لو

یَـــانَبِـــیْ سَلَامُ عَـــلَیْكَ

رنج و غم کافور کر دو ہجر کے دن دور کر دو
دل کو رشکِ طُور کر دو نور سے معمور کر دو

یَـــانَبِـــیْ سَلَامُ عَـــلَیْكَ

جان کنی کے وقت آنا کلمۂ طیب سکھانا
چہرۂ انور دکھانا ہم کو ایمان پر اٹھانا

یَـــانَبِـــیْ سَلَامُ عَـــلَیْكَ

واسطہ آلِ عبا کا صدقہ حضرت فاطمہؓ کا
اور شہیدِ کربلاؓ کا غم نہ ہو روزِ جزا کا

یَـــانَبِـــیْ سَلَامُ عَـــلَیْكَ

واسطہ مولا علیؓ کا واسطہ غوث جلیؒ کا
واسطہ ہند الولی کا واسطہ سرور سخی کا

یَـــانَبِـــیْ سَلَامُ عَـــلَیْكَ

واسطہ شاہِ جماعت کا واسطہ خواجہ حفیظ کا
واسطہ شاہِ نقیب کا واسطہ قلندر فقیر کا

یَـــانَبِـــیْ سَلَامُ عَـــلَیْكَ

Marfat.com

از طفیلِ غوثِ اعظم بادشاہِ ہر دو عالم
قصدقہ امام اعظم دُور ہوں سبھی کے رنج وغم

یَـــانَبِـــیْ سَلَامُ عَـلَیْكَ
یَـــارَسُـــوْلْ سَلَامُ عَـلَیْكَ
یَـــاحَبِیْـــبْ سَلَامُ عَـلَیْكَ
صَـلَـوٰۃُ الـلّٰـہَ عَـلَیْكَ

خاتمہ الکتاب

الحمد اللہ تعالیٰ عبدِ حقیر پُرتقصیر نے اس مجموعہ عشق ومحبت ''تجلیات مرشد'' کو اللہ کے فضل وکرم، نبی رحمت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر عنایت اور مرشد کامل کے فیض خاص سے آج مورخہ ۲۶ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ عشاء بوقت ۱۰ بجے مکمل کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے مقبول اور مفید عام و خاص فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ نَفْسًابِكَ مُطْمَئِنَّۃً تُؤْمِنُ بِلِقَاءِكَ وَتَرْضٰی بِقَضَاءِكَ وَتَقْنَعُ بِعَطَاءِكَ۔

آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

عرفان الٰہی قادری
ساہو چک شریف

Marfat.com

ماخذ

تفسیر ابن کثیر	امام حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر ضیاء القرآن	جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
صحیح بخاری شریف	ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
صحیح مسلم شریف	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیری رحمۃ اللہ علیہ
جامع ترمذی شریف	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
سنن ابوداؤد شریف	امام ابوداؤد سلیمان ابن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ
سنن ابن ماجہ شریف	امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید ابنِ ماجہ رحمۃ اللہ علیہ
الرسالۃ القشیریہ	امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری رحمۃ اللہ علیہ
احیاء العلوم	امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
مکاشفۃ القلوب	امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
سرالاسرار	شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
فتوح الغیب	شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
الفتح الربانی	شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
القول الجلی	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
کشف المحجوب	سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ
عوارف المعارف	شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
نفحاتُ الانس	مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ
اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
منہاجُ العابدین	امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
دیوان بُوعلی رحمۃ اللہ علیہ	مترجم حکیم مطیع الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ
انیس الارواح	ملفوظات خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

دلیل العارفین	ملفوظات خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
فوائد السالکین	ملفوظات خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ
راحتُ القلوب	ملفوظات بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
اسرارُ الاولیاء	ملفوظات بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
فوائد الفواد	ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ
راحت المحبین	ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ
مفتاحُ العاشقین	ملفوظات محمد نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
اقتباسُ الانوار	شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ علیہ
بہجۃ الاسرار	حضرت ابوالحسن الشطنوفی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ
الادب المفرد	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
الطبقات الصوفیہ	ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سُلمی رحمۃ اللہ علیہ
اللمع	ابوالنصر عبداللہ بن علی سراج طُوسی رحمۃ اللہ علیہ
سیرُ الاولیاء	سید محمد بن مبارک کرمانی میر خورد رحمۃ اللہ علیہ
سیرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ	پیر سید اختر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ
انوارُ الحفیظ	حافظ محمد اسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ
مہر منیر	مولانا فیض احمد فیض رحمۃ اللہ علیہ
مرشد کامل کی ضرورت کیوں	حافظ نذیر احمد
ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت	علامہ محمد ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ سیالکوٹی
المنہاج السوی	علامہ پروفیسر محمد طاہر القادری
روضۃ السالکین فی مناقب الاولیاء وصالحین	علامہ پروفیسر محمد طاہر القادری
الکنز الثمین فی فضیلۃ الذکر والذاکرین	علامہ پروفیسر محمد طاہر القادری
عقیدۂ توحید اور غیر اللہ کا تصور	علامہ پروفیسر محمد طاہر القادری
حقیقتِ تصوف	علامہ پروفیسر محمد طاہر القادری

Marfat.com

سلوک وتصوف کا عملی دستور	علامہ پروفیسر محمد طاہر القادری
زیارتِ قبور	علامہ پروفیسر محمد طاہر القادری
تبرک کی شرعی حیثیت	علامہ پروفیسر محمد طاہر القادری
تذکرے اور صحبتیں	علامہ پروفیسر محمد طاہر القادری
رابطۂ شیخ	پیر عبداللطیف نقشبندی
بیعت کی تشکیل اور تربیت	پیر عبداللطیف نقشبندی
انیس الطالبین	علامہ غلام مصطفیٰ مجددی
سر العارفین	شیخ بہاؤ الدین محمود ناگوری
سیرتِ غوث الاعظم	مولانا محمد داؤد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
انوارُ الاولیاء	سید رئیس احمد
گلزارِ سروری	حافظ محمد اسحاق چشتی
تذکرۂ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
حکایات فرید الدین عطار	شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
گلستانِ سعدی	شیخ شرف الدین مصلح سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
رجال الغیب	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
افکارِ اولیاء	پروفیسر محمد رفیق لون
تذکرۂ قادریہ	سید طاہر علاؤ الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ
بستان العارفین	امام یحییٰ بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
تمہید ابوشکور سالمی	علامہ ابوشکور سالمی رحمۃ اللہ علیہ
ذخیرۃ الملول	سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
خزینۃ الاصفیاء	مفتی غلام سرور لاہوری
طواسین	حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ
دعوتِ ارواح	محمد ارشد قادری

Marfat.com

صد میدان	خواجہ عبداللہ انصاری ہروی
خلاصۃ المفاخر	امام محمد عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ
آئینہ تصوف	پیروفیسر ضیاالحسن فاروقی
الطاف القدس	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
تاریخ مشائخ چشت	خلیق احمد نظامی
جاء الحق وزحق الباطل	مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ
کلید اعجاز	صوفی عبدالرحمٰن فتح آبادی رحمۃ اللہ علیہ
تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ	علامہ محمد نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ
الفقر وفخری	سید قلندر علی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
شانِ اولیاء	
غیر اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟	علامہ محمد اکمل عطار
شانِ قلندر	محمد الیاس عادل
مقامات اولیاء	سید افتخار الحسن
مناقب رومی	محمد ریاض قادری
شانِ اولیاء المعروف ہفتاد اولیاء	علامہ شاہ مہر ادسہروردی
قرۃ الابصار	محمد محبت علی قادری
فکرِ اسلامی	صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی
کشف القناع عن وجہ السماع	مولانا سید امیر رحمۃ اللہ علیہ
کلیات اقبال	ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ
مصحف بیدم	بیدم وارثی
رنگِ نظام	پیر سید نصیر الدین نصیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

ختم شد

Marfat.com

Marfat.com

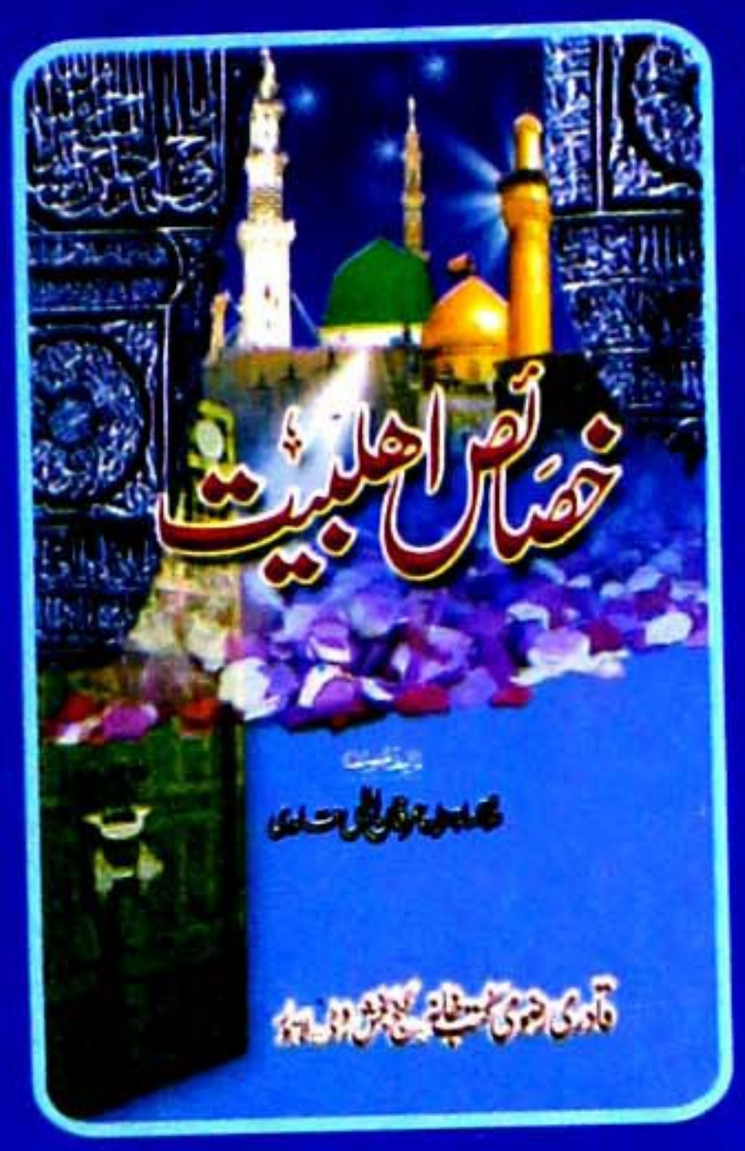

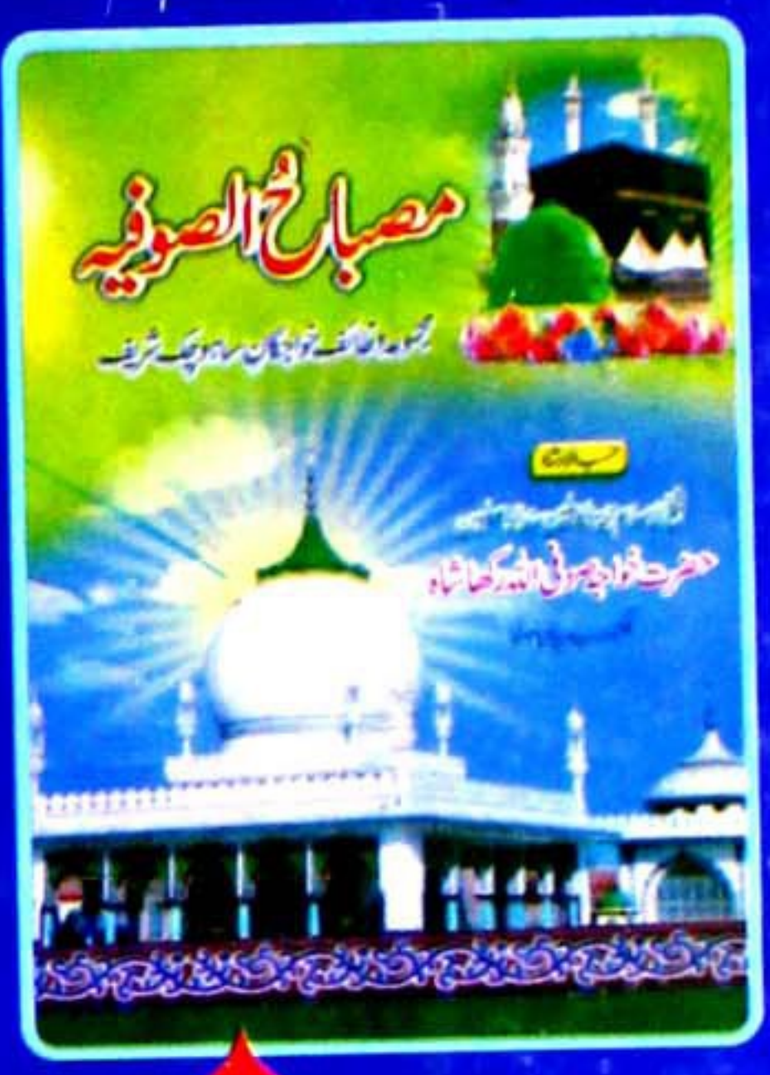

غنیۃ الطالبین

کشف المحجوب / مکتوبات اقوی

سیدنا صدیق اکبر

اعمالِ جنت

خطبات الخفیہ

تحفۃ القادریہ

شانِ حبیب المنعم من روایات المسلم

سر الاسرار

نزہۃ المجالس

مدارج النبوت

شاہانِ گوجر

آدابِ رسول

سیرتِ مصطفیٰ

جنتی زیور

نزہۃ الخاطر الفاتر

امام احمد رضا اور عشق مصطفیٰ

کردارِ یزید

مولانا حافظ خان محمد قادری کی تقریریں

قصص الانبیاء علیہم السلام

متن اغراض شرح فارسی

سنا عاصی یا رسول اللہ

کیا آپ جانتے ہیں؟

فتوح الغیب

قبروں کے حالات

قادری رضوی کتب خانہ

گنج بخش روڈ، لاہور 042-37213575

Marfat.com